۱۳۶ الف ۴۹

۱۲۱

آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ ومرکبۂ اصطلاحی واستعمال فارسی وامثال ومحاورہای عجم ملتزم باسناد

متقدمین ومتاخرین ومعاصرین عجم وبرای ہریک لفظ ترجمۂ بامحاورۂ

زبان اردو مع اسناد کلام یاندانان ہند

جلد شانزدہم

مؤلفہ خان بہادر شمس العلما مولوی احمد عبدالعزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب خدمتہ

سرکار آصفیہ

جمیع حقوق این تالیف وقف عام است پانصد

نسخہای این کتاب کہ طبع می شود آنرا ہم وقف کردہ ایم ہرکس

اختیار دارد کہ بپابندی قواعد مندرجۂ اعلان آخر کتاب چاپ شدہ است ازین منتفع شود

سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۹۱۳ عیسوی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

M.A.LIBRARY, A.M.U.

PE7044

اعزاز و شکریۂ اعزاز

اعزاز | (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون اور یہہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقائے ولی نعمت حضور پر نور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اُس کا آغاز آپ ہی کی مبارک چہل سالہ جوبلی کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کا ڈیڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ عیسوی مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اُنکو ایسی عالمانہ تالیف مین اُنکی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت | (۳) مین ہز اکسلنسی وایسرائے موصوف کا دل سے شکر گزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس طرح وہ شائع ہوتی جاے

پان پالسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاے ۔

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلیحضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار عالی ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کیجاے ۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر رئیس معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ۔

شکریہ عملی (۶) اگرچہ فی زمانہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے چار سو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ مجموعۂ امداد سے زائد ہے اور چند نسخون کی جلد بندی کا بار بھی اس کے علاوہ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے معہ حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور نیز بعض خانگی کتب خانون کے لئے وقف کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ کثیر جلدون کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر مین ایک اور کبھی دو جلدین شائع ہوتی ہین اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کر سکون ۔ وھو علی کل شیٍ قدیر ۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز نائطی (خان بہادر شمس العلما ۔ نواب عزیز جنگ بہادر)

(الف) تنبیر | الف ۔ بقول برہان بروزن نفیر (۱) دہل و کوس و نقارہ و طبل را گویند و (۲)

(ب) تنبیرہ | خانہ را نیز گفتہ اند کہ سرگین پلیدی ہا دران ریزند و ہم او ذکر ب کردہ مرادف الف

بمعنی اوّل گوید و صراحت مزید کند کہ بقول بعض دہلیست کہ میان آن باریک و ہر دو سرش پہن

می باشد ۔ صاحبان جہانگیری و جامع و ناصری و سراج ذکر ہر دو بہر دو معنی کردہ (سیر سخنوری ۵)

سوی کیوان رفتہ از ایوان و از میدان تو ۔ نعرۂ کوس و تنبیر و نالۂ چنگ و رباب ۔ (سنوچہری ۵)

تنبیرہ زن بزد طبل نخستین ۔ شتربانان ہمین بندند محمل ۔ صاحب سروری ذکر الف کردہ بدلیش

اشارۂ (ب) ہم کردہ بر معنی اوّل قانع و بذکر ب معنی دوم را ہم نوشتہ مؤلف عرض کند کہ خیال ما

این است کہ الف بمعنی اوّل و ب بزیادت ہای نسبت بمعنی دوم کہ ظرف سرگین و پلیدی ہم مثل ظرف

نقارہ و این تصرف محاورہ باشد کہ ہر دو را بہر دو معنی استعمال کردہ اند و ہر دو اسم جامد فارسی

ربان (اردو) الف و ب (۱) ڈھول و نقارہ وغیرہ ۔ مذکر (۲) وہ ٹب جس میں کچرا کوڑا مٹی ڈالتے ہیں

تلبینہ | بقول ناصری بروزن شبینہ بمعنی قی و استفراغ (منہ ۵) دارم ز تلبینۂ شبینہ ۔ درد کہ خراش

سینہ ۔ صاحب سفرنگ بشرح (صد و سیزدہمین فقرۂ نامۂ شت و خشور زرتشت) ذکر این بہمین معنی

کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم می نماید (اردو) قے ۔ مؤنث ۔ دیکھو اشکفتہ ۔

نامی فوقانی بابای فارسی

تپ | بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری و رشیدی بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) بمعنی اضطراب

و بیقراری و بی آرامی ۔ خان آرزو در سراج بذکر بمعنی بالا گوید کہ در اصل این مخفف تاب است

و (۲) بمعنی گرمی نیز آمدہ چنانکہ تپ و تاب گویند و تف بفا مبدل آنست و ازین جہتہ (۳)

مرضی را نیز گویند که بعربی حمّی خوانند۔ صاحب اکسیر اعظم در جلد چهارمش بر جمیات گوید که ترجمۂ تپ ہاست و این مرض را بفارسی تب گویند و در اصطلاح اطبا حرارت غریبی است که در دل مشتعل شود یا در عضوی دیگر افروزد و از انجا بدل آید و از دل بواسطۂ روح و خون بطریق شرائین و عروق در تمامی بدن منتشر گردد و آن را گرم گرداند بحدی که افعال طبیعی را ضرر رساند (الخ) و تدبیر کلی آن تنقیح و عدم تساہل و دفع سبب تپ (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد است و بر تب کہ بموجدہ گذشت اشارۂ این کردہ ایم کہ این مبدل آنست و بعضی از معاصرین عجم این را اصل دانند و آن را مبدل این و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) اضطراب۔ مذکر۔ بیقراری۔ بےآرامی مؤنث (۲) تپ۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ بخار۔ حرارت۔ گرمی (۳) تپ۔ بقولہ۔ مؤنث۔ حمّی۔ وہ حرارت جو مادہ کی عفونت وغیرہ سے جسم مین پیدا ہو۔

تپاس بقول ناصری واند بفتح اوّل پارسی ریاضت است و تپاسی ریاضت کش و رنج کم خوردن و کم خوابی بر خود نہادن۔ صاحب سفرنگ بشرح صد و بست و ہشتمی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزانہ و خشوران و خشور) ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تپاس بقول ساطع در سنسکرت بمعنی محنت و مشقت آمدہ و تپس بمعنی ریاضت و تپسی بمعنی زاہد و مرتاض و تپشی کذالک پس فارسیان ہمین تپاس را تفریساً بمعنی ریاضت استعمال کردہ اند (اردو) ریاضت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث زہد۔ نفس کشی۔

تپ استخوان استعمال۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی تپ دق و از کلام ظہوری سندی آوردہ کہ بر (تب استخوانی) گذشت۔ **مؤلف** عرض کند کہ (تب استخوانی) بموجدہ

دوم بجایش بہ ہمین معنی گذشت کہ مرکب توصیفی است
واین فضولی است کہ محقق بانام ونشان سندش را
بتحریف وتبدیل موحدہ بہ بای فارسی در ینجا نقل کرد
واز ان این اصطلاح راپیدا کردہ در موضوع تالیف
مختصر خود داخل کرد واین مرکب اضافی بہتر از
آن مرکب توصیفی نیست ومحاورۂ فارسی اجازت
نمیدہد کہ ما این را برای تب دق کنایہ قرار دہیم
(اردو) دیکھو تب استخوانی۔

تپاک بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی
بروزن ہلاک بمعنی تپ است کہ اضطراب وبیقراری
باشد (فخر گرگانی ؎) ہمان خون جوشیدہ در
بار تاک ہ کہ از دل بر در رنج واز جان تپاک ہ
مؤلف عرض کند کہ این مرکب است از تپ
وآک کہ بمعنی آفت وآسیب گذشت بمعنی آفت
تپ ومراد از اضطراب وبیقراری وتاپاک کہ
ہمین معنی گذشت مزید علیہ این (اردو) دیکھو
تپ۔ صاحب آصفیہ نے تپاک پر لکھا ہے۔

فارسی۔ اسم مذکر۔ اضطراب۔ بیقراری۔ دھڑکن
اختلاج۔ بیچینی۔ جیسے تپاک قلب۔

تپال بقول رشیدی کہ بذیل تاپال گوید مرادفش
مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست
وآن مزید علیہ این یا این مخفف آن بعض معاصرین عجم
ہمین را اصل دانند وگویند کہ برای سہولت تلفظ
الف را داخل کنند چنانکہ عادت فارسیان است
(اردو) دیکھو تاپال۔

تپانچہ بقول برہان وجامع وناصری ومؤید
(۱) ہمان تپانچہ کہ بموحدہ گذشت و (۲) کوبہ
وموجۂ دست بر پا ومعرب این طپانچہ (از ناصری
؎) تپانچہ زد بر رخ خویش زال ومن حیران
؎ بسان رستم وقتی کہ زخم زد بہ سپر ہ مؤلف عرض
کند کہ اسم جامد فارسی زبان است وبقول بعض
معاصرین عجم اصل این (توانچہ) بہ واو عوض با
فارسی متحقق شد کہ توان بمعنی طاقت است وچہ
کلمۂ نسبت یا کلمۂ تصغیر معنی لفظی این منسوب بہ طاقت

یا طاقت اندک که در سیلی زدن از طاقت بسیار کار نگیرند اندرین صورت تبانچه که موحده گذشت مبدل توانچه باشد چنانکه آو و آب و تبانچه مبدل برخلاف خیال ماکه برتبانچه ظاهر کرده ایم (اردو) طمانچه. بقول آصفیه. اردو. اسم مذکر. تھپڑ۔ ہاتھ کا تھپڑ جو کسی کے رخسارے پر لگائیں طمہ۔ لپڑ۔ رہپٹ۔

تپانیدن بقول موارد بمعنی طپیدن فرمودن می فرماید که کامل التصریف است و مضارع این **تپاند مؤلف** عرض کند که متعدی تپیدن است که می آید بمعنی مبتلای تپیدن کردن کسی را موافق قیاس (اردو) تڑپانا۔ تڑپنا کا متعدی جیسے اُس نے مجھکو تڑپا دیا۔

تپیدن بقول بحر مرادف تبیدن که موحده گذشت. کامل التصریف و مضارع این تپید۔ **مؤلف** عرض کند که حقیقت ماخذ همدرا نجا مذکور و دریخا همین قدر کافی است که این مبدل آنست چنانکه اسب و اسپ (اردو) دیکھو تبیدن

تپش بقول برهان بفتح اول و کسر ثانی بروزن تنش (۱) گرما و گرمی را گویند و (۲) مخفف تابش هم که فروغ و نور باشد۔ صاحب جامع این را مرادف تپ گفته یعنی بمعنی اول قانع۔ صاحب ناظری این را مرادف تبش گوید بمعنی اول۔ خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که (۳) بمعنی شپش هم چنانکه در تذکرهٔ نصیرابادی مسطور است در احوال شمس تپشی که چون شپش را در ولایت شیر اتپش گویند و در جامهٔ او شپش بسیار افتاده بود بدین نام موسوم شد **مؤلف** عرض کند که حاصل بالمصدر تپیدن است که گذشت و همین است حقیقت معنی اول و اصلا بمعنی تپ نیست که تپ اسم مصدر است و تپش حاصل بالمصدر که معنی مصدری درین است یعنی تپندگی و نسبت معنی دوم با این را مخفف و مبدل تابش دانیم و مشتاق سند استعمال می باشیم که استعمال این

بدین معنی از نظر مانگذشت و بمعنی سوم اتفاق داریم باتحقیق خان آرزو و اشارهٔ این بر تبش هم کرده ایم ظاهرا این مبدل شپش است چنانکه رخش و رخت (اردو) (۱ و ۲) دیکھو تبش (۳) دیکھو شپش۔

تپلیس بقول رشیدی و انند و سراج بالکسر پای تخت گرجستان مؤلف عرض کند که وجه تسمیهٔ این متحقق نشد۔ صاحب ناصری گوید که معرب همین است تفلیس (اردو) تپلیس گرجستان کے پائے تخت کا نام ہے۔ مذکر۔

تپنچه بقول برهان و جامع و انند مخفف تپانچه که بعربی لطمه خوانند مؤلف عرض کند که موافق قیاس است ولیکن معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) دیکھو تپانچه۔

تپنگ بقول ناصری و جامع و سراج مرادف همان تپنگ که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که مراد همان تپنگو که بموحده دوم گذشت و ماحقیقت این بر تپنگو بیان کرده ایم (اردو) دیکھو تپنگو

تپنگو صاحبان جهانگیری و جامع و سراج و ذکر آن کرده اند مؤلف عرض کند که مراد همان تپنگو که بموحده دوم گذشت و ماحقیقت این بر تپنگو بیان کرده ایم (اردو) دیکھو تپنگو

تپنگوز بقول بهار و بحر و انند بفتحتین و نون و کاف تازی و واو مجهول مرد نادان و احمق و بی خبر (ملا فوقی یزدی ؎) تپنگوزی بود زال زمانه ؛ که دائم می کند نازخرانه ؛ مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید (اردو) نادان احمق۔

تپنکه مرادف همان که بموحده دوم گذشت و ماحقیقت این همه را انجا بیان کرده ایم که این اصل است و آن مبدل این چنانکه اسب و اسپ (اردو) دیکھو تپنکه۔

تپنگ صاحب برهان ذکر هر دو کرده۔

تپنگو مؤلف عرض کند که همان تپنگ است

وتنگه که بوحدده و کاف فارسی گذشت و ماحقیقت این را بر تنگه بیان کرده ایم که به کاف تازی مذکور شد (اردو) دیکھو تنگ اور تنگو۔

تپو بقول انند بحوالهٔ ناصری همان تاپو که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که مخفف (کمال اسمعیل) گرچه بنجیر مراعات فضل نیست زدگانه مرادف تپو (اردو) تاپو

تپه بقول برهان وجامع وسراج بفتح اول وثانی مشدد (۱) کوه پست وپشتهٔ بلند را گویند (۲) کلاه زنان را نیز گفته اند وآن چیزی باشد محرابی که زنان از کلابتون ومروارید دوزند واز طلا و جواهر نیز سازند وبر پیشانی نصب کنند صاحب ناصری نسبت معنی دوم صراحت مزید کند که کله کلاه را که از ماهوت یا شال پشمینه باشد نیز تپه کلاه گویند بجهته برآمدگی صاحب رونق نامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار (۳) کوهسار گفته وصاحب رشحات بحوالهٔ سفرنامهٔ مذکور بامعنی اول اتفاق دارد وصاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم همزبانش **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی قدیم می نماید ومعاصرین عجم هم استعمالش کنند ومعنی سوم برسبیل مجاز متعلق همان وبمعنی دوم هم مجاز باشد که بوجه بلندی این کلاه برسر بدین اسم موسوم کردند (اردو) (۱) بلند ٹیلہ۔ مذکر (۲) عورتوں کی ٹوپی۔ مؤنث (۳) کوہسار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ پہاڑی ملک یا مقام۔

تپیدن بقول برهان وجامع بروزن رسیدن (۱) بمعنی بیقراری واضطراب نمودن و (۲) از جای جستن و (۳) لرزیدن و (۴) کمین کردن می فرماید که معرب آن طپیدن باشد بای ابجد هم او در ملحقات گوید که (۵) بمعنی گرم شدن هم۔ صاحبان جهانگیری ورشیدی این را با تپ و تپاک نقل کرده براضطراب وبی آرامی قانع صاحب بجز ذکر هر پنج معانی کرده گوید که کامل التصریف است ومضارع این تپد صاحب موارد همزبانش وی فرماید که در عرف بطای حطی نویسند (مخلص کاشی) مخلص بزیر تیغ ستم

این قدر تپ کہ عاشق کسی ندید و چنین اضطراب
کن کہ (عنصری ۱) چو آواز سم ستوران شنید
فلاطوس را دل ہمین بر تپید کہ صاحب نوادر بدگ
معنی پنجم معنی اول را نوشتہ گوید کہ این مجاز است
مؤلف عرض کند کہ وضع شد بترکیب اسم مصدر
تپ و یای معروف و علامت مصدر دن و معنی پنجم
اصل است و دیگر ہمہ معانی مجاز آن و تپش کہ گذ
حاصل بالمصدر ہمین۔ کم عزری برہان است کہ
طبیدن را معرب این نوشت (**اردو**) (۱)
بیقرار ہونا۔ تڑپنا (۲) اچھلنا (۳) لرزنا (۴)
گاڑا بیٹھنا۔ بقول آصفیہ (گاڑا کے ذیل مین) دشمن
کے انتظار مین کمین گاہ مین بیٹھنا۔ (۵) گرم ہونا

تای فوقانی با فوقانی

تتار بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری
و ناصری بر وزن قطار بمعنی تاتار و آن ولایتی
باشد از ترکستان و ترکان آنجا را نیز تتار خوانند
(ابن یمین ۲) چہ باد خوش نفس بود این
کہ بشکست بیکدم قیمت مشک تتاری را
خان آرزو در سراج گوید کہ قومی است مشہور
مؤلف عرض کند کہ مخفف تاتار است بہر دو
معنیش (**اردو**) دیکھو تاتار۔

تتارچہ بقول برہان و جامع و سروری و مؤید و سراج و رشیدی و ناصری و دکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ تتارچہ نوعی از تیر باشد و پیکان خاصی ہم دارد صاحبان این متحقق نشد و قیاس مقتضی آنست کہ این قسم تیر را خصوصیتی با تتار نباشد باشد یکی از معاصرین عجم گوید کہ این قسم از تیر ہای معمولی کوچک باشد واللہ اعلم (**اردو**) تتارچہ۔ مذکر۔ فارسی مین تیر کی ایک قسم کا نام ہے جو مختصر ہوتا ہے۔ شاید ملک تاتار کی صنعت ہو

تتر بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری ہمان ولایت تاتار (سعدی ۳) تتری
گر کشد مختش را کہ تتری را عوض نشاید کشت **مؤلف** عرض کند کہ اتفاق داریم با او و مخفف تاتار ہم توان گفت (**اردو**) دیکھو تاتار۔

تترا بقول برہان دانند و ناصری بروزن سحر البلغت ژند و پاژند تابستان را گویند که مقابل زمستان باشد **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دھوپون کا موسم تابستان

(الف) **تترلو** بقول برہان الف بروزن لبلبو و ب باہای موحدہ بہر دو بمعنی ظرافت و لاغ و مسخرگی می فرماید

(ب) **تترلوه** که الف بروزن عرضنگو ہم آمده صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری ذکر این کرده اند (حکیم سوزنی ؎) لیکن نه بازگردم از شرم مردمان ۔ کاندر خورنماخره و تترلو شوم ۔ (شہاب مہمزه ؎) کشت آنکه شد ہمیشه پی ہزل تترلوه ۔ از آنکه سبکتر از چه گران بود ہیچ کوه ۔ صاحبان جامع و ناصری بذیل الف اشارۂ ب ہم کرده ۔ خان آرزو در سراج ذکر الف کرده گوید که بفتح اوّل و سکون دوم و فتح رای مہمله و ضم موحّده و واو مجہول است و با ضافۂ ہا ہم می فرماید آنکه صاحب برہان بفتحتین نوشته صحیح نیست **مؤلف** عرض کند که این فیصلۂ خان آرزو نظر بہمین یک شعر سند است که ما آن را تسلیم نه کنیم و از اینکه صاحب جامع مؤیّد برہان است ما را اتفاق است با او (اردو) الف و ب ۔ ظرافت ۔ مؤنث ۔

تترونتن بقول برہان و ناصری و (جہانگیری در لطمات) و موارد بروزن پہلوزدن بلغت ژند و پاژند بمعنی باریدن **مؤلف** عرض کند که فارسی قدیم است مرکّب از تترون که ترشح را گویند و علامت مصدر تن (اردو) برسنا ۔ دیکھو باریدن ۔

تتره بقول برہان و جامع بروزن قطره مرادف تترلو صاحب سروری ہم ذکر این کرده و لیکن از سند پیش کرده اش معلوم می شود که به تشدید فوقانی دوم ہم آمده (سوزنی ؎) لیکن کنم بارد گر کدبانوی ۔ بیشتر ۔ گه زیر باشم گه زبر بی ریشخند و تتره ۔ یکی از معاصرین عجم گوید که در ہمین شعر بجای تتره تترلو

یافته شد مؤلف عرض کند که این مخفف تتربوه است بحذف موحده وواو (اردو) دیکھو تتربو۔

تتری بقول برہان بفتح اول وثانی بروزن سفری (۱) منسوب بہ ولایت تتر و (۲) بسکون ثانی سماق را گویند و آن چیزی باشد ترش کہ در آشہا وطعام ہا کنند و باین معنی بضم اول ہم آمدہ و بعضی باین معنی بجای حرف ثانی بای ابجد نوشتہ اند و (۳) خشخاش را نیز گفتہ اند۔ صاحبان جہانگیری وجامع وناصری وسروری بر معنی دوم قانع (حکیم ناصر خسرو ۵۲) خار مدبر و تانگرد دو بست و انگشتان نگار و کز نہال و تخم تتری عیشکر خواہی چشید۔ صاحب رشیدی ذکر معنی اول و دوم کردہ۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی دوم وسوم فرمودہ نقل برہان می کند۔ صاحب محیط بر تتریک گوید کہ بکسر فوقانی وتشدید تا و فوقانی ثانی و کسر آن اسم سماق است و بر سماق می فرماید کہ بیونانی روس اقطاد و عرب آن را سماق الدباغین و بفارسی قدیم تتم و بعامہ تتری و بہندی تنریک و تتریک و تاتیر گویند و آن ثمر درختی است و بقول شیخ سرد در دوم و خشک در سوم و آن قابض قائم مقام سرکہ بلکہ لطیف تر از ان و دران جلا و تقویت و رد ع است و منافع دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان صاحب محیط ہر چہ بر خشخاش نوشتہ ماذکرش بر پوستی کردہ ایم۔

(اردو) (۱) تاتاری یعنے تاتار سے نسبت رکھنے والا (۲) سماق۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر ایک دوا کا نام جو مسور کے دانہ کے برابر قدمین اور ترش مزے مین ہوتی ہے (۳) دیکھو پوستی

تتق بقول برہان وجامع وسروری بضم اول وثانی بروزن افق چادر و پردۂ بزرگ را گویند صاحب مؤید گوید کہ در دستور مسطور است کہ آنچہ پیش تخت عروس وقت جلوہ باشد۔ صاحب انند بحوالۂ کشف گوید کہ لغت عرب است بمعنی بیان کردۂ صاحب دستور۔ بہار بحوالۂ کشف

گوید که پرده و نیز آنچه پیش تخت عروس وقت جلوه باشد و بالفظ آویختن و برانداختن و بستن و زدن و کشیدن مستعمل. صاحب غیاث گوید که بقول کشف لغت عربی نیست. صاحب لغات عالمگیری این را بذیل لغات عربی نوشته و صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ذکر این کرده. صاحب مدار الافاضل می نویسد که می باید از الفاظ عربی باشد. صاحب کنز که محقق لغات ترکی است ذکر این کرده می طراز د که بمعنی حجاب لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند که ما این را لغت فارسی نه پنداریم و وجود قاف مؤید خیال ما است عجبی نیست که فارسیان بر سبیل تقریس استعمال این با مصادر فرس و ترکیب فارسی کرده باشند (اردو) چادر. مؤنث بڑا پردہ. مذکر. وہ پردہ جو جلوہ کے وقت دولھا اور دلہن کے درمیان باندھیں. مذکر.

تتق آویختن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قائم کردن پرده باشد بمعنی حقیقی (خسرو ؎)

تخت زدند و تتق آویختند ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یا (اردو) پردہ گرانا۔ پردہ چھوڑنا۔

تتق برانداختن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پرده دور کردن و ظاهر کردن چیزی است (جمال اصفهانی ؎) گر ضمیر غیب گوی تو برانداز د

تتق یا بسکه تشویش عروس کلهٔ خضر اوبد یا مخفی سبا که سند بالا متعلق به ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تتق برانداز یدن است و فرق انداختن و انداز یدن معلوم اگرچه محققین مصادر مصدر انداز یدن را ترک کرده کار از انداختن گرفته اند ولیکن اسم این مصدر انداز است و مصدر حقیقی آن انداز یدن و انداخ که اسم مصدر انداختن است مبدل انداز باشد حیف است که ما مصدر انداز یدن را بجایش ترک کرده ایم و

لہذا در اینجا تلافی مافات کردہ ایم (اردو) پردہ اُٹھانا بقول آصفیہ۔ حجاب دور کرنا۔ بھید کھولنا (دیکھو پردہ برکشیدن)

تَتَق بر زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مراد از (تتق برانداختن) است (خسرو ؎) فرش کشیدند و تتق بر زدند ؎ پردۂ دلبر بر اختر زدند مخفی مباد کہ مصدر (بر زدن) ہم بجایش گذشت و پردہ بر زدن ہم کہ مرادف ہمین است (اردو) دیکھو تتق برانداختن او ر پردہ بر زدن۔

تَتَق بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن پردہ باشد و از سندش مصدر

تَتَق بندیدن پیداست (انوری ؎) از سیاست آسمان بند و تتق ؎ گرچہ از اندیشہ سازی بارگاہ ؎ (اردو) پردہ قائم کرنا۔

تَتَق سپہر گون اصطلاح۔ بقول برہان و سبحر و رشیدی و (جہانگیری در ملحقات) (۱) کنایہ از چادر و پردۂ کبود است و (۲) پیالۂ کبودی را نیز گویند کہ از مینا سازند۔ خان آرزو در سراج معنی اول را حقیقی گوید **مؤلف** عرض کند کہ ما اتفاق داریم با او (اردو) (۱) نیلی چادر۔ مؤنث۔ نیلا پردہ۔ مذکر۔ (۲) نیلا پیالہ۔ مذکر۔

تَتَق کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تتق بستن است (وحشی بافقی ؎) ظلمت بہ پیش خیمۂ حیوان تتق کشید ؎ ما قسمتیم و ذوق چشمۂ حیوان گذاشتیم ؎ (اردو) دیکھو تتق بستن۔

تَتَق نیلی اصطلاح۔ بقول برہان و انند و جامع و رشیدی و سراج و (جہانگیری در ملحقات) (۱) کنایہ از آسمان و (۲) ابر سیاہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب توصیفی

(اردو) (۱) دیکھو آسمان ۔ (۲) کالی گھٹا ۔ مونث ۔

تتم بقول برہان و جامع و ناصری و جہانگیری بضم اوّل و ثانی و سکون میم بمعنی سماق است که در آش و طعام کنند و بفتح اوّل و ضمّ ثانی نیز همین معنی دارد و بضم اول و سکون ثانی هم بنظر آمده صاحبان رشیدی و سراج گویند که جمیع این را لغت ترکی گفته اند و صاحب سروری بحوالهٔ صبیهٔ ابی ریحان بیرونی گوید که پارسی است **مؤلف** عرض کند که سماق را در ترکی زبان بقول صاحب لغات ترکی توتوم گویند فارسیان بحذف هر دو واو که علامت ضمّه بقاعدهٔ ترکی بود این را مفرس کرده اند ۔ اسم جامد است (اردو) دیکھو تتری کے دوسرے معنے ۔

تتماج بقول ناصری آشی است که از سماق پزند (بسماق الطعمه ی) نام تتماج برزبان بردم پاماست را آب در دهان آمد پاء می فرماید که این در اصل تتبم آش بود و فرماید که بعضی این را ترکی دانند و چنین است صاحب سروری بر آش آرد قانع صاحب مؤید این را به جیم فارسی و عربی هر دو آورده **مؤلف** عرض کند که باید که این را به ضم اوّل و دوم خوانیم و شک نیست که ماخذ این همان است که ذکرش صاحب ناصری کرد و شین معجمه از آش به جیم عربی بدل شد چنانکه کاش و کاج و بجیم فارسی هم بدل می شود چنانکه پاشیدن و پاچیدن ۔ قلب اضافت است که از آشِ تتم ۔ تتماش شد و به تبدیل تتماج (اردو) سماق کی آش ۔ مونث ۔

تتمتا بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و فتح ثالث و فوقانی بالف کشیده بلغت زند و پازند خرس را گویند و آن جانور است صحرائی که آن را گرفته دست آموز کنند صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کرده صاحب محیط بر خرس گوید که اسم فارسی است و بعربی دب و مادهٔ آنرا

ربه و فاره گویند و کنیت آن ابوجهیم و بترکی آیو و بهندی ریچهه و بهالو نامند و آن حیوانی
ست معروف محیل تر و شدید القوت از حیوانات. کثیر الخوف از انسان و ذکی و قابل تعلیم انسان بدو
پا استاده نیز راه میرود گرم مزاج و کثیر الرطوبت و گوشت آن لزج و دیر هضم و گوشت و پیهه آن
گرم و خشک در اول سوم و خون آن شدید الحرارت. غلیظ الجوهر و پوستین آن بسیار گرم (الخ)
مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم مستعمل نیست (اردو)
ریچهه. ہندی. اسم مذکر. خرس. بهالو.

تتمتن بقول برهان و جامع بکسر ثالث و فتح رابع بر وزن صف شکن شغال را گویند که برادر
روباه است و این لغت ژند و پاژند است صاحب ناصری نقل برهان برداشته. صاحب جهانگیری
در ملحقات این را آورده. صاحب محیط بر شغال می فرماید که بکسر اول اسم فارسی زبان و بعربی
ابن آوی و کلب بری نامند و کنیت آن ابو دایت و ابو لیس و ابو دال و ابو لعب و بشیرازی
توره و بترکی چقا و بهندی گیدڑ حیوانی است صحرائی بقدر سگ. دراز ناخن در ویرانهٔ زمین
راکاویده دران می ماند و بروز برنمی آید و بشب اطراف آبادی می گردد و فریاد می کند و خواص
آنست که تعلیق چشم راست آن دفع ضرر چشم بد می کند و چون زبان آن در مکانی نهند خصومت
در میان ساکنان او فتد خوردن گوشت آن مقوی اعضا و دافع امراض ریحی و بلغمی و مزمن (الخ)
مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و ذکر این
اسم هم گذشت (اردو) گیدڑ. مذکر. دیکهو اسمر. دکن مین کولا.

تتمه دور زمان اصطلاح. بقول انند بحوالهٔ مظهر العجائب کنایه از جناب رسالتمآب

صلی اللہ علیہ وسلم مؤلف عرض کند کہ بہ اضافت تتمہ و مرکب اضافی است (اردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ مذکر۔

تتہ بقول جامع چولتہ پست و پائین مقابل اوج و بالا صاحب ناصری این را بہ تشدید و اضح نوشتہ گوید کہ باول مفتوح و شد دوم نام شہریست از بلاد سند کہ بہ ہای ہندی تھتہ گویند و از جملہ شہرہای تتہ یکی دیول است کہ حکیم دیولی شاعر از انجا بودہ (امیر خسرو) سروی چو قدت در چمن تتہ نباشد بگل ہچو رخ خوب تو البتہ نباشد۔ پ صاحب جہانگیری ہم در ملحقات این را آوردہ مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ نام این شہر بدین وجہ باشد کہ آبادی آن در پستی واقع باشد و بمعنی اول الذکر اسم جامد فارسی قدیم می نماید (اردو) پست۔ بالا بلند کا مقابل۔ نیز ایک شہر کا نام جو بلاد سندھ سے ہے۔ مذکر۔

تتی بقول برہان و جامع و ناصری و سراج بکسر اول و ثانی و سکون تحتانی (۱) صورت ہائی باشد کہ بچہ بازی کردن و مشغول شدن اطفال از خمیر نان سازند و پزند و (۲) کلمہ ایست کہ مرغان را بدان طلبند صاحب رشیدی ذکر معنی اول کردہ گوید کہ مخفف تی تی است و معنی دوم را ہم آوردہ (سنائی) طفل چون زہر مار کم داند پ نقش اورا تتی تتی خواند پ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم بمعنی اول و اسم صوت بمعنی دوم است (اردو) (۱) وہ مورت جو لڑکوں کے کھیل کے لئے آٹے وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث (۲) مرغ کو بلانے کی آواز ہندوستان میں آآ ہے اور تتی نہیں کہتے۔

تجا بقول برہان وجامع وناصری بفتح اول وثانی بالف کشیدہ (۱) بمعنی تند وتیز صاحب رشیدی تجا وتجار وتجارہ ہر سہ را مرادف یکدیگری بدین معنی نوشتہ گوید کہ در اکثر فرہنگہا (۲) کرہ اسپی را گویند کہ زین نکردہ باشند خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین می فرماید کہ این مخفف تجار است وتجارہ مزید علیہ تجار از عالم خان وخانہ **مؤلف** عرض کند کہ ما تجار را اصل دانیم وتجا مخففش ودر تجارہ ہای نسبت آخرہ کہ منسوب بہ تیزی وتندی ہمان کرہ اسپ است کہ زین نکردہ باشند (**اردو**) (۱) تند۔ تیز (۲) وہ گھوڑا جس پر زین نہ کسے ہوں۔ مذکر

تجار بقول رشیدی مرادف تجا بہر دو معنی ودر فرہنگہا بمعنی کرہ اسپی کہ زین نکردہ باشند وخان آرزو در سراج این را اصل داند وتجا را مخفف این۔ صاحب جہانگیری گوید کہ با اول مفتوح در کتاب زند وبن رونده ونوندہ صاحبان جامع وناصری تجار را بمعنی مطلق تند وتیز نوشتہ واین را بہر دو معنی تجا آوردہ کہ بجای خود گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بتحقیق این ہر تجا عرض کردہ ایم (**اردو**) دیکھو تجا

تجارت بقول بہار بالکسر بازرگانی کردن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل بالمصدر ہم یعنی بازرگانی واین لغت عرب است فارسیان استعمال این بامصادر فرس بترکیب فارسی کردہ اند (خواجہ شیراز ؎) بہای بادہ چون لعل چیست جوہر عقل ۔ بیا کہ سود کسی برد کین تجارت کرد ۔ (**اردو**) تجارت۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ اور بقول تذکیر وتانیث۔ مؤنث سوداگری۔ **مؤلف** کی رائے میں صاحب آصفیہ کا تسامح یا کتابت کی غلطی ہے جو مذکر کہا (تسلیم ؎) لے لئے سیکڑوں دل غمزہ فروشی کر کے ۔ ان حسینوں نے نکالی ہے تجارت اچھی ۔ تجارت کرنا بھی اردو میں مستعمل ہے یعنے سوداگری اور بیوپار کرنا۔

تجاره بقول برہان و جامع و سروری و (جہانگیری در ملحقات) و رشیدی و سراج بر وزن شراره همان تجاره. **مؤلف** عرض کند که صراحت ماخذ این همه را انجا کرده ایم (فخر گرگانی ؎) برفت از شهر گرگان یک سواره ؎ بزیرش تازی اسپی خوش تجاره ؎ (**اردو**) دیکھو تجا۔

(الف) **تجاہل** بقول منتخب لغت عرب است بمعنی خود را نادان نمودن **مؤلف** عرض کند که فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر و بترکیب خود با مصادر به همین معنی استعمال کرده اند و از همین مصدر است ----------

(ب) **تجاہل عارفانہ** که دانسته اغماض است و ----------

(ج) **تجاہل کردن** بمعنی دیده و دانسته اغماض کردن (ظهوری ؎) حال زاهد نگفت رندی بس ؎ بود از عارفان تجاہل کرد ؎ (**اردو**) الف تجاہل بقول آصفیہ عربی۔ اپنے تئیں نادان ظاہر کرنا۔ انجان بننا۔ ٹالنا۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ الف کا ترجمہ جان بوجھکر اغماض ہے (ب) تجاہل عارفانہ۔ بقولہ جان بوجھکر انجان بننا۔ (ج) تجاہل کرنا۔

تجر بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بر وزن شرر (۱) خانۂ زمستانی را گویند که در آن تنور و نجاری باشد و (۲) بزبان قزوین گنجینه و مخزن۔ صاحب جہانگیری تجانه را که گذشت مرادف این بمعنی اوّل گوید و ذکر معنی دوم هم کند (حکیم نزاری ؎) میان این تجر و گنبد فلک فرق است ؎ که هست این به ثبات آن ندارد آرامش ؎ چو تاب آتش می در هوای این پیچد ؎ نیافت خانه از ان تا تجانه شد نامش ؎ صاحبان جامع و سروری بر معنی اوّل قانع۔ صاحب رشیدی بذکر هر دو معنا نسبت معنی اوّل بحوالۂ قاموس گوید که تژر به زای فارسی بمعنی اوّل می آید و تجر معرب آن۔

خان آرزو در سراج همزبانش مؤلف عرض کند که معنی دوم مجازی نماید که مقام خزانه هم مثل خانه تابستانی می باشد در زمین (اردو) (۱) دیکھو تابخانه۔ مذکر (۲) خزانه کا مقام۔ مذکر۔

تجربه بقول بهار بالفتح آزمودن۔ می فرماید که بالغط برگرفتن وکردن مستعمل (ملا میرک جان میرکی تخلص ؎) بیاد تجربه از سنگ آسیا برگیرد که آن دو سنگ دو سنگ اند فرق چون افتاد۔ مؤلف عرض کند که لغت عرب است به تای مدوره آخر و صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان این را به های هوز آخره بمعنی حاصل بالمصدر یعنی امتحان و آزمایش استعمال کرده اند و با مصادر فرس و بترکیب فارسی هم که در ملحقات می آید (اردو) تجربه۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر آزمایش۔ جانچ۔ امتحان۔

تجربه برگرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی امتحان کردن و آزمودن و تجربه حاصل کردن است سندش از میرکی بلخی همان که بر تجربه گذشت و ما آن را متعلق باین نمودیم (اردو) تجربه کرنا۔ آزمانا۔ امتحان کرنا۔

تجربه داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی صاحب تجربه بودن (خزین اصفهانی ؎) تا آمده زایام نخورد دست فریبی۔ دل تجربه داشت ندانم ز کجا داشت۔ (اردو) تجربه رکھنا۔ تجربه کار ہونا۔

تجربه کار اصطلاح۔ بقول بحر و بهار بمعنی کار آزموده (صائب ؎) مرا ز تجربه کاران نصیحتی یاد است۔ که توبه نامه بخط شکسته می باید۔ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) تجربه کار۔ دیکھو ذیل کار۔

تجربه کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
بمعنی استحان کردن است (ظهوری ؎)

ز فکر صبر ز نهار ۔ من تجربه کرده ام سکون نیست
ز نهار ۔ (اردو) تجربه کرنا۔ امتحان کرنا۔ آزمانا۔

تجرد بالفتحتین و ضم راء مهمله بقول منتخب لغت عرب است بمعنی برهنه شدن و کوشش کردن در کاری مؤلف عرض کند که فارسیان این را بمعنی تنهائی و ترک دنیا و قطع علائق استعمال می کنند (ظهوری ؎) در تجرد مسیح مرتبه باش ۔ هست کرحالت حیال بلاست ۔ (ولہ ؎) تجرد از گران باران این راهست درماند ۔ بجرمان حرم سالک اگر احرام بردارد ۔ (اردو) تجرد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ علیحدگی۔ تنہائی۔ خلوت۔ مجرد رہنا کا حاصل بالمصدر۔

(الف) **تجرید** بالفتح بقول بهار بمعنی برهنه کردن و (۲) بمعنی مجرد و برهنه مجاز است و (۳) صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید (۱) بمعنی خالی کردن لفظ از معنی معنی چنانکه (صائب ؎) هرگز شکوه ام به ثمر بار و رنشد ۔ چون صبح گرچه پیرو رین بوستان شدم ۔ می فرماید که اگر بار و ر را از بار خالی نکنند لفظ ثمر زائد می افتد (اسیری لاہجی ؎) اولاً تجرید شو از هرچه هست ۔ دانگهی از خود بشو یکباره دست ۔ مؤلف عرض کند که از همین سند ----------

(ب) **تجرید شدن** بمعنی مجرد شدن و تنها و گوشه نشین و بکنج عزلت نشستن پیدا است۔ مخفی مباد که این لغت عرب است محققین لغات عرب این را بمعنی دوم نیاورده اند پس بخیال ما بمعنی دوم مفترس باشد (اردو) تجرید۔ (۱) برہنہ کرنا (۲) برہنہ۔ مجرد۔ صاحب آصفیہ نے اس کو بمعنی عریانی اور برہنگی لکھا ہے اور یہہ حاصل بالمصدر ہے معنی اول کا (۳) صاحب آصفیہ نے تجرید پر لکھا ہے کہ علم بیانکی ایک صنعت کا نام ہے جس مین زوائدات کو دور کرکے صرف ایک

معنے سے غرض رکھتے ہیں جیسے گل جس کے معنے ہیں گلاب کا پھول مگر بقاعدۂ تجرید مطلق پھول کے لئے استعمال ہونے لگا۔ مؤنث۔

تجلّی بفتحتین وتشدید لام مکسور بقول بہار بمعنی جلوہ کردن وفرماید کہ برق از تشبیہات اوست وبالفظ تراویدن وداشتن ودمیدن وشکستن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است صاحب منتخب بمعنی روشن وآشکارا شدن وجلوہ کردن آوردہ فارسیان این را بمعنی روشنی وفروغ بترکیب فارسی استعمال میکنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تجلی بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ آشکارا ہونا۔ روشنی۔ نور۔ جلوہ۔ جھلک۔ چمک۔

(الف) **تجلّی افروختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ (خزین اصفہانی ؎) شاخ از شگوفہ صبح تجلی فروزشد ۔ چون زلف یار ظلمت شب تار تار شد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ از سندش مصدر

(ب) **تجلّی افروزشدن** بمعنی روشن شدن پیداست استعمال این بحذف الف عیبی ندارد کہ افروزو (فروز مخفف آن) ہر دو یکی است و (تجلی افروز) اسم فاعل ترکیبی است ازین سند مصدر الف پیدا کردن عجب است ودر سند مذکور استعمال مصدر را فروختن ہم نیست بلکہ افروزیدن است پس بخیال ما از سند (تجلی افروز) مصدر (تجلی افروزیدن) قائم کردن ہم درست نباشد باقی حال الف را بمعنی فروغ ظاہر کردن توان گرفت (اردو) الف فروغ ظاہر کرنا۔ (ب) روشن ہونا۔

تجلّی اوّل اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب کنایہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب توصیفی است (اردو) سرور کائنات

صلی اللہ علیہ وسلم۔ مذکر۔

تجلّی تراویدن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فروغ ظاہر شدن است (زلالی خوانساری ؎) تجلی می تراود از لب بام پگہ ہمہ در عکس ساقی می رود کام پ (اردو) تجلی ظاہر ہونا۔ روشنی نظر آنا۔ تجلی ٹپکنا بھی کہہ سکتے ہیں۔

(الف) تجلّی خاستن مصدر اصطلاحی

(ب) تجلّی خیز صاحب آصفی ذکر ہر دو کردہ از معنی ساکت۔ بہار بذکر رب می فرماید کہ معروف **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم الف وب ہر دو را بر زبان دارند الف بمعنی بلند شدن روشنی وظاہر شدنش وب اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روشن و۔۔۔۔۔۔۔۔

(ج) تجلّی خیز شدن مرادف الف و د

(د) تجلّی خیز کردن متعدی آن کہ روشن کردن باشد (ظہوری ؎) از بی طلعت تجلی خیز شد چشم تماشائی پ نظرہا جملہ رخشان گشتہ رخسار اینچنین باید پ (ولہ ؎) کرد آئینہ را تجلی خیز پ از مہ و مہر ساختش لبریز پ (اردو) الف وج۔ روشن ہونا۔ (ب) روشن (د) روشن کرنا

تجلّی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی روشن بودن است (اثر شیرازی ؎) در دل ہر ذرہ چون دارد تجلی حسن او پ ترسم انداز د ہوایش بر در دلہا مرا پ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر داریدن است (اردو) تجلی رکھنا۔ روشن ہونا۔

تجلّی دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ظاہر شدن تجلی است (شانی مشہدی ؎) کوی سلمی کہ تجلی دمد از خاک آنجا پ طور عشقست و کلیمش من غمناک آنجا پ (اردو)

تجلّی - فروغ - روشنی ظاہر ہونا -

تجلّی زادہ اصطلاح - بقول بہار و اند معروف **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ از معشوق باشد یعنی کسی کہ سر تا پا روشن و نورانی باشد (سراج المحققین ص) نویسم کہ بوصف آن تجلّی زادہ مصراعی ہ برنگ رشتہ ہای شمع سوزد تا رسطرہا ہ (اردو) معشوق - مذکر -

تجلّی زار اصطلاح - بقول بہار و اند معروف **مؤلف** عرض کند کہ از عالم گلزار یعنی جائی کہ دران روشنی بسیار باشد (جامی ص) غنچہ سان از دست بردغمزۂ خوبان مرا ہر تجلّی زار چاک سینہ صبح محشر است ہ - (اردو) تجلّی زار اُس مقام کو کہہ سکتے ہین جہان بہت روشنی ہو - مذکر -

(الف) **تجلّی ساختن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی روشن کردن باشد و از سند پیش کردہ اش - - - - - - - - -

(ب) **تجلّی سازنده** پیداست کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روشن کنندہ (حزین ص) دران محفل کہ شمع من تجلّی سازی آید ہ اگر طور است چون پروانہ در پرواز می آید ہ مخفی مباد کہ (سازیدن) مرادف ساختن است کہ بجایش می آید و ب تعلق با سازیدن دارد نہ ساختن (اردو) الف روشن کرنا (ب) روشن کرنیوالا

(الف) **تجلّی سنج** اصطلاح - بہار بذکر الف بمعروف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی کنایہ از روشن کنندہ (ظہوری ص) عشق ہر جا کہ شد تجلّی سنج ہ بہ ترازو زر طور سنگ نہاد ہ و (ب و د) بمعنی روشن شدن است و ج متعدی آن یعنی روشن گردانیدن (ولہ ص) تجلّی سنج خود را می توان کرد ہ

(ب) **تجلّی سنج شدن**

(ج) **تجلّی سنج کردن**

(د) **تجلّی سنجیدن**

نگه میدار میزان دل شب پا منهی مباد که تجلی سنج از عالم سخن سنج است که شاعر را گفته اند (اردو) الف ۔ روشن کرنے والا ۔ روشن ۔ ب ۔ و (ع) روشن ہونا (ج) روشن کرنا ۔

تجلی شکستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفیہ ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از سندش (تجلی شکستن در آئینه) پیداست پس این بمعنی زائل کردن تجلی باشد (ظهوری) (ع) تجلی در آئینهٔ جان شکست ۔ اگر نقش با ساده رویان نشست ۔ (اردو) فروغ زائل کرنا ۔ روشنی مٹانا ۔

تجلی شهودی اصطلاح ۔ بقول اند بفتحتین و تشدید لام ظهور وجود است که مسمّی است باسم النور آن ظهور حق است بصور اسماء در اکوان اسماء صور الٰهیه اند و آن ظهور نفس الرحمٰن است مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی باشد (اردو) تجلی باری تعالیٰ شانہٗ ۔ مؤنث ۔

تجلی فروزشدن مصدر اصطلاحی همان تجلی افروزشدن است که بجایش گذشت و سند این همه را بجا مذکور (اردو) دیکھو تجلی افروزشدن

تجلی قیامت استعمال ۔ بهار بذکر این گوید که از اسمای محبوب است و سندش از ملا بیخود جامی است (ع) در آتشم نشاند تجلی قیامتی ۔ پهلو بشمع طور زند عکس من در آب ۔ مؤلف عرض کند که از سند بالا قیامت نشاندن بمعنی قیامت قائم کردن است و فاعل آن تجلی پس سند بالا برای تجلی قیامت نیست اگر از تجلی قیامت کار گیریم کنایه از آفتاب قیامت توان گرفت مرکب اضافی (اردو) دیکھو آفتاب قیامت ۔ مذکر

تجلی کده استعمال ۔ بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مقام تجلی را گویند (خان آرزو ع) تا دلم گشته تجلی کده حسن ۔ چو شمع بر آرزو جز قدمم سجده گهی نیست مرا ۔ (اردو) تجلی کده اس مقام کو کهه سکتے ہین

جهان روشنی هو۔ تجلی گاه۔

تجلّی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پرتو انگندن و ظاهر کردن فروغ است (والهٔ هروی س) بدون پرده تجلی چو کرد حضرت حسن ۔ بکفر کفر نیامیخت دین بدین نشست ۔ (ظهوری س) تجلی کرد بر طور تماشا شعلهٔ معنی ۔ که ذکر پرتوش در قصهٔ ایمن نمی گنجد ۔ (اردو) تجلی کرنا۔

تجلّی گاه استعمال۔ بهار بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند که مرادف همان تجلی کده (میرزا محمد زمان راسخ س) هوائی تاخت بر جان آه گردید ۔ دلی خون شد تجلی گاه گردید ۔ (اردو) تجلی گاه مؤنث۔ اس مقام کو که سکتے ہین جہان تجلی ہو جیسے خوابگاه۔

تجلّی نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مشاهدهٔ تجلی کنانیدن کسی را (عرفی س) آنکس که بچراغ در آید بخلوتم ۔ بنمایش تجلی طور از حریم خویش ۔ (اردو) تجلی دکھانا۔

(الف) **تجیر** بقول روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار بمعنی حصار۔ صاحب رهنما بر دیوار پارچه قانع که چارسو باشد و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم گوید که تجیر و تجیره هر دو مرادف قنات خیمه که ذکرش بر (ازارخرگاه) گذشت۔ صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید که همان غنات **مؤلف** گوید که غنات مفرس قنات ترکی است و ما تجیر را اسم جامد فارسی جدید دانیم و تجیره که می آید مزید علیه این و صاحب روزنامه ----

(ب) **تجیر کشیدن** را بمعنی (۱) احاطه کردن آورده ذکر (تجیر کشیده) بمعنی احاطه کرده می کند **مؤلف** عرض کند که این کنایه باشد و معنی حقیقی این (۲) قنات قائم کردن است (اردو)

(الف) قنات ۔ مؤنث ۔ دیکھو از ارخیمہ (ب) (۱) احاطہ کرنا (۲) قنات کھینچنا یا گھیرنا بقول آصفیہ ۔ پردے کی دیوار کھڑی کرنا خیمہ کے چاروں طرف یا صحن میں کپڑے کا پردہ لگانا ۔

بحیرہ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار و بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم مرادف همان تحیر که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که مزید علیہ آن (اردو) قنات ۔ مؤنث ۔ دیکھو تحیر

فوقانی باحای حطی

تحت بقول منتخب بالفتح لغت عربست بمعنی زیر که مقابل فوق است مؤلف عرض کند که در بعض مرکبات این معنی قبل هم استعمال میکنند چنانکه در (تحت القهوه) می آید (اردو) تحت بقول آصفیہ عربی اسم مذکر نیچے کا حصہ بخلاف فوق ۔ نیچے ۔ تلے

تحت الحنک اصطلاح ۔ بقول بهار وبحر و وارسته بفتح حای دوم و نون انوعی از بندش دستار و آنچنان است که زاهد در اثنای بستن عمامه یک پیچ را از زیر زنخ می گذرانند و این در بعضی از مذاهب مسنون است و حنک بتحریک زیر زنخ (صائب ۵) هیچکس منکر تحت الحنک واعظ نیست با این قدر همت که چسپان تر ازین می باید کرد صاحب تحقیق الاصطلاح می فرماید که شعار ارباب عمایم امامیه است که زیر زنخ را گوشه دستار بندند همین است تحت الحنک مؤلف عرض کند که بعض معاصرین عجم این مرکب فارسی زبان را استعمال فارسیان دانند (اردو) تحت الحنک ۔ عمامہ بندی کے ایک خاص طریقہ کا نام ہے جس میں ایک پیچ زیر زنخدان بھی ہوتا ہے ۔ مذکر ۔

تحت الشعاع اصطلاح ۔ صاحبان بحر و اند گویند که کنایه از دو روز یا سه روز که در آخر هر ماه جرم قمر از غایت باریکی زیر شعاع شمس از نظر معدوم می گردد ۔ بقول میجب غیاث این ایام منحوس است مؤلف عرض کند که

صاحب انندراج این را استعمال عرب گفته و موضوع صاحب بحر بر خلاف آنست (اردو) وہ دو یا تین دن جو آخر ماہ مین واقع ہوتے ہین جن مین چاند کمال باریکی کی وجہ سے شعاع آفتاب مین چھپا رہتا ہے۔ مذکر۔

(الف) تحت القهوه اصطلاح۔ بقول بہار و بحر قدری از طعام کہ پیش از خوردن قهوه خورند از عالم ناشتا شکنی (محمد سعید اشرف ۵) زتحت القهوه خوانہا آنچنان پر کہ نتوان کرد ما فوقش تصور می فرمایند کہ ------

(ب) تحت القهوه کردن بمعنی خوردن۔ تحت القهوه مستعمل چنانکہ گویند "شما تحت القهوه کرده اید" خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر (الف) کرده گوید کہ لفظ عربی است و صاحب انجمن این را لغت عربی داند **مؤلف** عرض کند کہ تحت در اینجا بمعنی قبل است بر سبیل مجاز و (ب) (از قبیل ناشتہ کردن) و استعمال این مرکب با فارسی زبان مخصوص (اردو) الف وہ ناشتا جو کافی پینے سے پہلے کرین (ب) کافی پینے سے پہلے نہار شکنی کرنا۔

تحرمزاده بقول بہار حرام زادگی می فرماید کہ این متصرف فارسی زبانان متعربست و در ملحقات برہان ذکر این آمده کہ بفتحتین است و ضم میم و گویند کہ این لفظ را فارسیان وضع کرده اند و از حرام زاده مشتق صاحبان سروری و مؤید ہم ذکر این فرموده اند **مؤلف** عرض کند کہ این مشتق از حرام زادگی نیست بلکہ این اسم جامد فارسی است کہ بصورت مصدر عربی از مادهٔ حرام زاده وضع شده بعضی از معاصرین فارسی دان گویند کہ این ظرافت است و نباید ما را استعمال این کردگوئیم کہ چنین گفتن حماقت است معاصرین عجم استعمال این قسم الفاظ را غلط ندانند و تفرد بیمین است (اردو) حرام زادگی۔ مؤنث۔

(الف) تحریر بقول بهار و وارسته بمعنی (۱) نوشتن می فرمایند که فارسیان (۲) بمعنی خطوطی استعمال کنند که برگرد و اگر د کاغذ و تصاویر کشند (سالک یزدی ۵۲) مانی از شرم رخت تصویر نتواند کشید و رکشند همچون خطت تحریر نتواند کشید (محتشم کاشی ۵۲) تا خط یافته تحریر رخ ساده رخان پیش رخسار تو نقشی است که بی تحریر است (بهار صراحت مزید کند که بالفظ شدن و کردن و کشیدن مستعمل و گوید که (۳) بمعنی پیچیده آواز کشیدن موسیقیان است (ظهوری ۵) از نغمه شاه زهره کیچ افتاد است اینجا نغمات جمله پیچ افتاد است مرغوله شود صد از تحریر تش یک زان رو ره گوش پیچ پیچ افتاد است **مؤلف** عرض کند که لغت عربست بمعنی اول یعنی کتابت و بمعنی دوم وسوم مقرس باشد و معنی دوم مجاز معنی اول طرز تحقیق بهار نسبت معنی سوم خوش نمی نماید بلکه بمعنی سوم کشش است که فارسیان استعمال جمع آن هم بقاعده عربی کرده اند و خان آرزو در چراغ هدایت ذکر معنی دوم کرده و صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر معنی سوم فرموده (اردو) تحریر بقول آصفیہ (۱) کتابت (۲) ہلکی لکیر وہ باریک خط جو موقلم سے نقوش و تصاویر وغیرہ [illegible] مطلق لکیر مطلق خط (۳) آہنگ۔ دیکھو آہنج کے پانچوں معنے۔

تحریر ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تحریر کشیدن است بمعنی دوم تحریر (نثر ظهوری) اگر از تحریک باد موجه آب بهجای تحریر ریز است (اردو) دیکھو تحریر کشیدن

تحریر شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی نوشته شدن و رقم یافتن و رقم شدن است لازم تحریر کردن که می آید۔ معاصرین عجم بر زبان دارند گویند که نامه بنام نامی [illegible]

تحریر شد (اردو) لکھا جانا۔

تحریر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی نوشتن است (سنجر کاشی ؎) نیاز نامہ فرستادہ ام بدین مضمون ؎ چنین بخون دل و دیدہ کردہ ام تحریر ؎ (اردو) تحریر کرنا۔ لکھنا۔ رقم کرنا۔

تحریر شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ

بمعنی جدول و خط کشیدن بر صفحات کتابت یا اطراف نقش و تصویر سند این بر لفظ تحریر گذشت (اردو) تحریر کھینچنا۔ کسی تصویر یا کتابت کے صفحہ کے اطراف جدول کھینچنا۔

تحریر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ماضی تحریر شدن است (نثر نصیرای بدخشانی) رسالۂ [illegible] حل معما تحریر یافتہ و بشجرۂ مبارکہ موسوم گشتہ ؎ (اردو) تحریر پانا۔ تحریر کیا جانا۔ تحریر ہونا۔ لکھا جانا۔

(الف) تحریک
(ب) تحریک کردن استعمال۔ ب۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی حکم دادن **مؤلف** عرض کند کہ الف لغت عربست و بقول منتخب بمعنی جنبانیدن۔ فارسیان این را بمعنی سلسلہ جنبانی چیزی استعمال کنند و با مصادر خود ہم ترکیب فارسی (ظہوری الف ؎) جو بیگانہ بجز ربودآری ؎ کہ تحریک آشنا می کرد ؎ و استعمال ب بر سبیل مجاز است و معنی حقیقی آن سلسلہ جنبانی کردن (اردو) الف تحریک۔ مؤنث۔ سلسلہ جنبانی (ب) تحریک کرنا۔ سلسلہ جنبانی کرنا۔ حکم دینا۔

تحسین بقول بہار آراستن و نیک شمردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر سین مہملہ فارسیان استعمال این بمعنی آفرین و مرحبا می کنند و با مصادر فارسی ترکیب

هم چنانکه در ملحقات می آید (صائب ؎) صائب دو چیز می شکند قدر شعر را ؛ تحسین بیوقوف وسکوت سخن شناس ؛ (ظهوری ؎) گردون زره زبیم ظهوری ببر کشید ؛ بر زره دهان تیر به تحسین شست باست ؛ (اردو) تحسین بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث۔ آفرین مرحبا

تحسین برآمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بلند شدن صدای تحسین و آفرین باشد (ضیای فارسی ؎) دوش برچرخ عطارد گفت از شعر تو خواند ؛ که بیکبار برآمد ز کواکب تحسین ؛ (اردو) صدای تحسین و آفرین بلند ہونا۔

تحسین خواستن استعمال بمعنی حقیقی است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس باشد (ظهوری ؎) از تو تحسین صبر می خواهم ؛ شکوه از اضطراب ما غلط است ؛ معنی مباد که سند بالا متعلق است بامصدر خواهیدن که بجایش می آید و آن مرادف خواستن۔ (اردو) تحسین و آفرین چاہنا۔

تحسین داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قابل تحسین بودن است (امیر شهرستانی ؎) بصف آرائی میدان محبت نازم ؛ گر از شعر تو خواند ؛ که بیکبار برآمد ز کواکب تحسین ؛ کشتۂ و مردۂ این معرکه تحسین دارد ؛ (اردو) قابل تحسین و آفرین ہونا۔

تحسین شنیدن استعمال۔ بمعنی حقیقی یعنی تحسین و آفرین سماعت کردن و مورد تحسین شدن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) ظهوری شهرۂ شهر است در حسن او آری ؛ اگر دشمن از و تحسین شنید است آفرین کرده است ؛ (اردو) تحسین و آفرین سننا

تحسین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کندکه بمعنی آفرین گفتن و تعریف کردن (صائب) ی کند تحسین خود هر کس کند تحسین تو را (اردو) تحسین کرنا۔ آفرین کہنا۔ تعریف کرنا۔ واہ واکہنا۔ سراہنا

ے) رتبهٔ فکر ترا صائب عروجی دیگر است

(الف) **تحصیل** بقول منتخب لغت عرب است بالفتح وکسر صاد مهمله بمعنی جمع کردن وخلاصهٔ چیزی برآوردن **مؤلف** عرض کند که فارسیان بمعنی جمع و محاصل وحاصل استعمال این می کنند وبا مصادر فارسی هم مرکب می سازند که در ملحقات می آید۔ بهار ذکر این بمعنی آماده کردن کرده و بذکر

(ب) **تحصیل دار** از شفیع اثر سندی آورده از معنی ساکت (ے) تابردن از دیر آئی سجده اش خورشید را ۔ صبح صادق بر سرش استاد چون تحصیلدار ۔ صاحب اند نقل نگار بهار۔ بخیال ما (ب) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی جمع کننده و محاصل وصول کننده (اردو) (الف) تحصیل۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ خراج محصول **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ جمع اور محاصل اور حاصل (ب) تحصیلدار۔ بقوله۔ اسم مذکر۔ محصل۔ وصول کرنے والا۔ وہ سرکاری عہدہ دار جو زمین کی مالگذاری اور محاصل وصول کرتا ہے۔

تحصیل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی بہ مصدر داریدن نہ داشتن و تحصیل داشتن ذکر این کرده از معنی ساکت و از کلام اثر شیرازی بمعنی جمع داشتن است وبس (اردو) جمع که بر تحصیل دار۔ گذشت سند این آورده **مؤلف** رکھنا۔ محاصل وصول شده رکھنا۔ عرض کند که تسامح اوست که داریدن و داشتن را

(الف) **تحصیل فرمودن** استعمال

مصادر مرادف یکدیگر است و تحصیل دار متعلق

(ب) **تحصیل کردن** آصفی ذکر

(ج) تحصیل نمودن کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که الف وب وج بمعنی حاصل کردن است (ناظم هروی ؎) زشاه مصریم برطبق مقصود ؎ سفارش نامه ها تحصیل فرمود ؎ (سائب ؎) چون لاله درین سبز چمن داغ جگر سوز ؎ تحصیل بخونابه بسیار توان کرد ؎ (نثر حزین اصفهانی) در ابتدای احوال مدرسه نشینی اختیار و قلیل تحصیل نموده (اردو) الف حاصل فرمانا ب وج حاصل کرنا

تحصین بقول صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم بمعنی مورچال وحصار مؤلف عرض کند که در عربی زبان بقول منتخب بالفتح وکسر صاد مهمله بمعنی باره برآوردن گرد شهر است پس استعمال معاصرین برای مورچال بسبیل تقریس می نماید. مورچال در فارسی زبان مغاکی را گویند که بجهت گرفتن قلعه ها در اطراف آن کنند و نیز حصار (اردو) مورچا بقول آصفیه. مذکر. وہ گڑھا جو قلعہ کے چاروں طرف کھود دیتے ہیں. کھائی. خندق. حصار.

تحفه بقول بهار بالضم (۱) ارمغان و تحائف جمع آن و برگوار از صفات اوست. می فرماید که با لفظ بستن بمعنی تحفه ترتیب دادن مستعمل. خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که لفظ عربیست و (۲) بمعنی غریب و عجیب مجازاً چنانکه گویند "فلان چیز تحفه است" و (۳) بمعنی تنگی هم مؤلف عرض کند که لغت عرب است به تای مدوره فارسیان بقاعدهٔ خود استعمال این به های موز آخره می کنند و با مصادر خود بترکیب فارسی استعمال می نمایند که در ملحقات می آید و هیچ تخصیص مصدر بستن با او نیست (ظهوری ؎) بر کمر تحفهٔ جان قاصد دل گشته روان ؎ ایمن از راه زنان باد فرستاده ما ؎ (سلیم ؎) باغبان خلد از گلزار ما گل می برد ؎ همچو تخم گل به تحفه تخم بلبل می برد ؎ مخفی مباد که معنی دوم بهار خوب است که اکثر تحفه وارمغان

خوش و خوب می باشد (اردو) تحفہ (۱) بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ ارمغان۔ ہدیہ۔ سوغات (۲) عجیب۔ انوکھا۔ طرفہ۔ عمدہ۔ بہتر۔ اچھا۔ نفیس۔ نادر (۳) تحفگی بقولہ۔ اسم مؤنث۔ عمدگی خوبی لیکن معنی سوم کا خالص ترجمہ۔ تحفہ دینا ہے یعنی حاصل بالمصدر۔

تحفہ آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی محقق است مرادف آوردن ارمغان کہ در ممدودہ گذشت (عرفی ؎) کنون کہ معرفت حاصل است زود بیار پ باستعانت آن کحل تحفۂ مقدور ہ (اردو) تحفہ لانا۔ دیکھو آوردن ارمغان۔

تحفہ برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن تحفہ و ارمغان است (ناظم ہروی ؎) برداشت تحفہ زشت غباری ز خاک ما پ آن خود گذشت کہ بگوئی فلاں گذشت ہ (اردو) تحفہ قبول کرنا۔ تحفہ لینا۔

تحفہ بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بردن ارمغان باشد (کاتبی نیشاپوری ؎) سوی آن تحفہ ہمی جان زمن ای باد ببر پ نیست چیزی دگرم ہر چہ خداداد ببر ہ (اردو) تحفہ لے جانا۔

تحفہ بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کہ تحفہ ترتیب دادن باشد **مؤلف** عرض کند کہ تحفہ قرار دادن و درست کردن است (والہ ہروی ؎) تحفہ ز جان بستہ ام نثار رہی را پ وز دم روح القدس بہار رہی را ہ۔ (اردو) تحفہ قرار دینا۔ تحفہ تیار کرنا۔

تحفہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ یعنی تحفہ قرار یافتن است

(نظیری نیشاپوری ؎) دل شکسته بود تحفهٔ خزینهٔ ما ۔ ز آگبینهٔ ما بگیر ملک توان ساخت زا گبینهٔ ما ۔ (اردو) تحفہ ہونا۔ تحفہ قرار پانا۔

(الف) **تحفہ پذیر** استعمال۔ ب بمعنی

(ب) **تحفہ پذیرفتن** حقیقی یعنی قبول کردن

تحفہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) عشق اگر تحفہ پذیرست دل وجانی ہست ۔ شوق اگر بر سر لطفت گریبانی ہست ۔ مخفی مباد کہ (الف) درین شعر اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قبول کنندہ تحفہ (اردو) الف تحفہ قبول کرنے والا ادب) تحفہ قبول کرنا۔

تحفہ خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی خواہش ارمغان کردن (اثیر اخسیکتی ؎) تحفہ می خواست عفت گفتش ۔ نیست حالی جز بجانم دسترس ۔ (اردو) تحفہ چاہنا۔

تحفہ دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی پیش کردن تحفہ (حافظ شیراز ؎) بروای زاہد و بر دردکشان خرده مگیر ۔ کہ نداد ند جز این تحفہ بما روزالست ۔ (اردو) تحفہ دینا۔

تحفہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (شفای اصفہانی ؎) بہتر ز آفتاب فلک تحفہ نداشت ۔ دادش بخاک پای تو و تو تیا گرفت ۔ (اردو) تحفہ رکھنا۔

تحفہ شدن استعمال۔ بمعنی قرار یافتن تحفہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (ظہوری ؎) شکر فرصت فوت می گردد مزن بر اشقام ۔ جملہ تقصیرات باید تحفہ نسیان شود ۔ (اردو) تحفہ ہونا۔

تحفہ فرستادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (مولوی رومی ؎)

خاک سکان درت تحفه فرستم بچشم ☆ تا ببرم زیر خاک بهر مباهات را ☆ (اردو) تحفه بهیجنا

تحفه کردن اصطلاح - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که تحفه قرار دادن است (عرفی ؎) می خواست تحفه توکند باغ خلد را ☆ از روی همت تو حیا کرد و رو نگار ☆ (اردو) تحفه قرار دینا۔

تحفه کشیدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که تحفه پیش کردن تحفه باشد (ناظم هروی ؎) کشید از تحفه های مصر چندان ☆ که شد گنجینه دار عقل حیران ☆ (اردو) تحفه پیش کرنا۔

تحفه گردیدن استعمال - مرادف تحفه شدن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس (ظهوری ؎) گر تحفه ز هر چشم تو گردد ☆ همه چاشنیها ز شکر گر تحفه شدند ☆ (اردو) دیکھو تحفه شدن۔

تحقیق بقول بهار و منتخب درست و راست کردن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر قاف - فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر مرکب میکنند با مصادر فرس که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) در ره شرح عشق می پویم ☆ بر ده تحقیق پی بمذهب ما ☆ (اولیه ؎) در دلم انگذاشت رازی بر لبم عرفی نماند ☆ زین همه تحقیق پندارم که محرم عاشقست ☆ (اردو) تحقیق بقول آصفیه - مؤنث - جانچ - چھان بین - تلاش - درست - راست۔

تحقیق داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که واقف بحقیقت بودن (حسابی نظری ؎) شب او بود دست و غیر و صحبت ☆ خلوت خالی ☆ من این تحقیق حال از پی بصحبت برده دارم ☆ (اردو) حقیقت حال سے واقف ہونا۔

تحقیق کردن استعمال - صاحب آصفی

بر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند جهان و کار جهان جمله هیچ در هیچ است ہزار بار من
بحقیقت رسیدن است (حافظ شیرازی ع) این نکته کرده ام تحقیق ہ (اردو) تحقیق کرنا۔

تحکم القبول بها بمعنی حکومت نمودن بر کسی می فرماید که بالفظ بردن و کردن مستعمل مؤلف
عرض کند که لغت عرب است بفتح اول و دوم و ضم کاف مشدد فارسیان این را بمعنی حاصل
بالمصدر گرفته با مصادر خود مرکب کرده بمعنی مصدری استعمال می کنند و سند این در ملحقات
می آید (اردو) تحکم بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ زبردستی کی حکومت۔ دعوی۔ زبردستی

تحکم بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر و حکم دادن (سعدی ع) تحکم کند سیر بر بوی
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که گل ہ (اردو) حکومت کرنا۔ تحکم کرنا بھی
بمعنی حکم قبول کردن و مورد تحکم شدن و اطاعت کہہ سکتے ہیں۔
کردن (سعدی شیرازی ع) سخت است

تحکم کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
پس از جاه تحکم بردن ہ خو کرده بناز جور مردم این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
بردن ہ (اردو) حکم کی تعمیل کرنا اطاعت کرنا۔ که اطاعت کردن و مورد حکومت شدن

تحکم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر مرادف تحکم بردن است (ناظم هروی ع)
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند تحکم تا کی از پیما کشد سنگ ہ تحمل بیش ازین سنگ
که متعدی مصدر گذشته بمعنی حکومت کردن آورد تنگ ہ (اردو) دیکھو تحکم بردن۔

(الف) تحلیل قسم اصطلاح۔ بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات کار کردن بقدر حلال
کردن قسم و این را در محل تقلیل فعل استعمال کنند مثل جلسهٔ خطیب و استعمال این در اشعار

عربی بسیار و در فارسی هم آمده (میرآزاد بلگرامی ؒ) قدر تحلیل کردن سوگند ؛ برگفتهٔ اوقرار دهم ؛ **مؤلف** عرض کند که محقق نازک خیال از کلام جدّ ماجد خود سندی که آورد ازان اخذ اصطلاح درست نکرد از همین سند شاعر هندتر اد مصدر ---------

(ب) **تحلیل کردن سوگند** پیداست قسم را بجای سوگند نشاندن عیبی ندارد که مراد او سوگند است ولیکن الف از شعر میرآزاد نمی برآید (اردو) قسم کو حلال کرنا یعنے جس کام کے لئے قسم کھائی ہے اس کو ہاتھہ لگانا۔

تحمّل بقول آصفی و منتخب لغت عرب است بمعنی برخود رنج بمشقت نهادن و از جای برداشتن **مؤلف** عرض کند که فارسیان استعمال این بمعنی برداشت می کنند و استعمال این بامصادر فرس چنانکه در ملحقات می آید (ظهوری ؒ) بر شعلهٔ نگاه نکردیم جان سپند ؛ دل سوخت بر تحمل ما اضطراب را ؛ (اردو) تحمّل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ برداشت صبر شکیبائی۔

تحمّل آزمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که امتحان صبر و شکیب کردن است (محتشم کاشی ؒ) تحمّل بیجا آزمودنا می خواست ؛ وگرنه لکنم خواهد آنچه می خواست ؛ (اردو) صبر و تحمّل کو آزمانا۔ امتحان کرنا۔

تحمّل بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که صبر و شکیب حاصل بودن است (صحت بخاری ؒ) ناگاهش از وزیدن باد سحر شکست بیچاره را تحمّل بارگران نه بود ؛ (اردو) تحمّل ہونا۔ صبر و تحمّل ہونا برداشت ہونا

تحمل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متحمل بودن و از صفت شکیبایی متصف بودن (عرفی شیرازی ؎) پیش از وجود صلب فلک بود ذات تو پ کی داشتی تحمل بار گران علم پ (اردو) متحمل ہونا۔

تحمل کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ صبر و شکیبائی کردن است (حافظ شیرازی ؎) ساغرما کہ حریفان دگر می نوشند پ ما تحمل نکنیم از تو روا می داری پ (اردو) تحمل کرنا صبر کرنا۔ برداشت کرنا۔

تحمیق بقول بہار کسی را احمق خواندن۔ فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل (خواجہ شیرازی ؎) بخندہ گفت کہ حافظ غلام طبع توام پ ببین کہ تا بچہ حدم ہمی کند تحمیق پ **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح و کسر میم بقول انند لغت عرب است فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر گرفتہ بامصدر کردن بمعنی مصدری استعمال کردند (اردو) احمق بنانا جیسے "وہ مجھکو احمق بناتے ہین"۔

تحویل بقول آصفی سپردن و اظہار کردن۔ صاحب منتخب این را بمعنی برگردیدن و برگردانیدن آوردہ۔ صاحب غیاث بحوالہ کشف اللغات بمعنی سپردن و حوالہ نمودن و داخل شدن ہم نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این را بالفتح و کسر واو بمعنی تفویض و سپردگی استعمال کردہ بامصادر فرس ہم مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) تحویل دل است صبر و طاقت پ خرجش بحساب بی حساب است پ (اردو) تحویل بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ سپردگی۔ ودیعت۔ حوالگی۔ امانت۔

تحویل باشیدن استعمال۔ بمعنی سپرد دن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشیدن بجایش گذشت (ظہوری ؎) ہر دم ند مسیحا جانی بجسم خود نقل ؎ روزی کہ غظر جیش تحویل باد باشد ؎ (اردو) سپرد کیا جانا۔ تحویل مین ہونا جیسا "یہہ مال ان کے تحویل مین ہے وہ اس کے ذمہ دار ہین"

تحویلدار اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند آنکہ چیزی تحویل او کنند۔ صاحب آصفی مصدر (تحویل داشتن) را بہ حوالۂ تحویلدار قائم کردہ **مؤلف** گوید کہ تسامح اوست تحویلدار اسم فاعل ترکیبی است و تحویل داشتن محاورۂ زبان نیست و نہ دار امر حاضر مصدر داشتن بلکہ متعلق بہ داریدن بالجملہ تحویلدار بر زبان معاصرین عجم بمعنی خزانہ دار و خزانچی مستعمل است و بلحاظ ہمین تخصیص ما

این را فارسی می گوئیم (اردو) تحویل دار بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ بمعنی خزانچی اور فوطہ دار

تحویل شدن استعمال۔ بمعنی سپرد شدن است **مؤلف** عرض کند کہ لازم تحویل کردن (ظہوری ؎) خرچ کردم صبر و آرامی کہ شد تحویل دل ؎ باقی نگذاشتم از فاضلم دفتر پست ؎ (اردو) تفویض ہونا حوالہ کیا جانا۔ سپرد ہونا۔

تحویل کردن چیزی مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) معروف و (۲) اظہار کردن چیزی (ملا سنجی ؎) صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز ؎ خازن بخور شید کند ز تحویل ؎ (تاثیر ؎) ناز تحویل کند آنکہ بعاشق شب و روز ؎ چہ حسابست کہ ہرگز نگرفتش بحساب ؎ بہار دگر (تحویل کردن) بہر دو معنی کردہ و نسبت معنی اول می فرماید کہ سپردن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) (۱) تحویل کرنا (۲) کسی چیز کو ظاہر کرنا

فوقانی باخای معجمہ

تنخ بقول برهان و ناصری و جامع و سراج بفتح اول و سکون ثانی ثقل کنجد روغن کشیده را گویند صاحب محیط گوید کنجاره که بهندی کهلی نامند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) کهلی۔ مؤنث۔ دیکھو نربشہ۔

(الف) **تخار** بقول ناصری و انند بالضم نام پادشاه دهستان که بلخ و بامیان باشد و او از مبارزان لشکر کیخسرو بوده و ۔ ۔ ۔

سخت استخوان ۴ وارسته نذکر معنی اوّل گوید که (۴) چاق شدن دماغ از نشئه (محسن تاثیر ص۵)
چه نسبت تخت دماغ سخن گو تاثیر ۴ که شاه بیت بلند تو باب او رنگ است ۴ خان آرزو در
چراغ هدایت گوید که لفظ عربی است بمعنی سریر و فارسیان بکمال رسیدن دماغ مطلقا و رسیدن
افیون خصوصاً آرند چنانکه گویند افیون فلانی تخت شده و همان سند تاثیر را در اینجا نقل می کند که
بالا گذشت صاحب جامع برهان قاطع که مقصودش غیر از معنی اوّل نباشد. صاحب سراج التسهیل
این را بمعنی اوّل سعرّب داند و می فرماید که لغت فارسی است بمعنی لوح و سریر. صاحب غیاث
که یکی از علمای معاصر عجم بود نسبت معنی اوّل گوید که سندلی فراخ و بلندی که پادشاهان روز بار
بران نشینند و می فرماید که اینکه برخی آن را تازی هم دانسته اند درست نیست زیرا که تخت بهمین
چم در پارسی پیش از آمیزش زبان فارسی بود با تازی و اگر تازیان آن را بهمین چم بکار برده
باشند هم پروائی نیست پایانش اینکه آن را مانند آدم و زمان و دولت و کرسی و بسیاری دیگر
نامها بهمان گونه که بوده است بکار آورده اند. بتازی آن را (اریکه و عرش و سریر) می نامند
و در فرهنگ تازی بچم جامه دان یا هر چیز دران رخت نهاده شود. صاحب روزنامه سفر اصفهان
ناصر الدین شاه قاچار گوید که (۵) پلنگ بیمار را نام است. صاحب رهنما بر مطلق پلنگ قانع و
تخصیص بیمار نمی کند و ماخذش هم همان سفر نامه ناصر الدین شاه قاچار. مؤلف عرض کند
که شک نیست که این مخفف تخته و معنی بچم حقیقی است و بدین معنی اسم جامد فارسی زبان مطلق پلنگ
که برای نشستن و استراحت کردن از تخته های چوب سازند و معنی اوّل برای تخت شاهی مجاز
و معنی سوم هم مجاز باشد که اشاره پیل و قرینه لازم است چنانکه برای معنی اوّل هم قرینه و

اشارہ تخت شاہی ضرور است و معنی چہارم فضولی وارستہ و خان آرزو ست کہ ہر دو غور بہ
معنی شعر تاثیر نکردہ اند و حقیقت این بر (تخت تریاک) عرض کنیم و در ینجا ہمین قدر کافی است
کہ معنی چہارم بر سبیل مجاز بلندی و عروج باشد و بلند ہم مخفی مباد کہ معاصرین عجم این را (۶) بمعنی
صندوق ہم استعمال کردہ اند و این ہم مجاز است کہ بر (تخت بستہ) می آید (اردو) (۱) تخت
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سریر۔ دیہیم۔ بادشاہ کے بیٹھنے کی چوکی (۲) وہ تختہ جو قیمتی
کپڑوں جیسے شال وغیرہ کو اس پر لپیٹیں یا اُن پر باندہ دیں۔ مذکر (۳) عماری۔ مؤنث۔ (۴)
بلندی۔ مؤنث۔ بلند (۵) تخت۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ چوکی۔ سنگھاسن۔ پلنگ۔ جسکو دکن میں
تخت پلنگ کہتے ہیں (۶) صندوق۔ مذکر۔

(الف) **تخت آبنوس** اصطلاح۔ الف جادار کہ در کتابت الف تحتانی ترک شدہ باشد
(ب) **تخت آبنوسی** بقول خان آرزو یا ایجاد خان آرزو (اردو) رات۔ مؤنث۔ شب
در سراج کنایہ از شب۔ صاحب برہان ب را **تخت آوردن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب
بہمین معنی آوردہ صاحبان بحر و بہار و ناصری آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
(در ملحقات) و جامع و رشیدی و جہانگیری۔ عرض کند کہ حاصل کردن تخت و تاج است۔
(در ملحقات) مشفق بابرہان **مؤلف** عرض کند (قاسمی گنابادی ۵) بہ کوشش گرفتند شاہان
کہ الف مرکب اضافی است و ب مرکب تو یعنی خراج ہمہ زمادر نیاورد کس تخت و تاج
نظر بر اتفاق ہمہ محققین (ب) را صحیح دانیم (اردو) تخت و تاج حاصل کرنا۔ بادشاہی
اگرچہ از الف ہم ہمین معنی حاصل می شود و ساتھ لانا۔

تخت اردشیر اصطلاح بقول جہانگیری دربرہان وجامع وسروری وناصری ورشیدی و سراج نام نوائیست از موسیقی (منوچہری) بربید عندلیب زند بند شہریار ۔ بر سر زند نواف زند تخت اردشیر ۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است وبقول بعض معاصرین تخت اردشیر عجم این نوا مخصوص بود با دربار اردشیر کہ چون او بر تخت جلوس می کرد نواختہ می شد (اردو) ایک خاص راگ یا باجے کا نام تخت اردشیر ہے جو تخت کے روبرو گایا اور بجایا جاتا تھا ۔ تذکرہ ۔

تخت ببازو نہادن مصدر اصطلاحی بقول صاحب آصفی تخت نہادن بمعنی بار کردن تخت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قائم کردن تخت بہ زور بازو (حافظ شیرازی) ۔ ما ملک حافیت نہ بہ پشکر گرفتہ ایم ۔ ما تخت سلطنت نہ ببازو نہادہ ایم ۔ (اردو) زور بازو سے تخت قائم کرنا ۔ جنگ کر کے بادشاہت حاصل کرنا ۔

تخت بتارک بر نہادن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ تعظیم تخت شاہی کردن (دارشدی سمرقندی) آسمان مر تخت آن شہ را بتارک بر نہد ۔ گر بخدمت پیش این شہ بر زمین نہد جبین ۔ (اردو) تخت کو سر آنکھوں پر رکھنا ۔ تخت کی تعظیم کرنا ۔

تخت بخشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ عطا کردن شاہی وحکومت باشد (نظامی) در انخانہ کہ بود امروز رختش ۔ بصاحب خانہ بخشید مذ تختش ۔ (اردو) تخت عطا کرنا ۔ حکومت عطا کرنا ۔

تخت بر داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ حامل تخت شدن وخدمت والی

کردن (حسن غزنوی ؒ) خورشید کہ زہرہ
تخت او بردارد و ہمنام ترا چہ تاج بر سر دارد
بجو (اردو) خدمت کرنا۔ اطاعت کرنا۔

تختہ بستہ اصطلاح۔ صاحب روزنامچہ
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ
بمعنی صندوق مقفل است **مؤلف** گوید
کند کہ مرکب توصیفی است و این تصرف
عجم است کہ تخت را بمعنی صندوق استعمال
و اشارہ این بر معنی ششم تخت مذکور (اردو)
مقفل صندوق۔ بند صندوق۔ صندوق بستہ

تختپوش اصطلاح۔ بقول بہار و نند (۱)
پوششی باشد از اقمشہ (ملا طغرا در جلوسیہ)
آوردہ) اگر بمقتضای فرمان تخت پوش از
دارائی سفید می بود بہ آب جواہر الوان چون
مثال گلبندی گوناگون می نمود (۲) صاحب
سواء السبیل این را بوحدۃ چہارم معرب
گفتہ می فرماید کہ (۲) بمعنی مکانی کہ از خانہ برای

نشست مردان مخصوص باشد **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی اول اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از
پارچہ زرین و ریشمی قیمتی کہ بر تخت شاہان می
گسترانیدند و بمعنی دوم حصہ مکانی را نام است
کہ دیوارہای تختہ دار برای علیحدگی مقام مردان
و زنان و بدین معنی اسم مفعول ترکیبی است۔
(اردو) (۱) زرین و ریشمی قیمتی کپڑا جو
تخت شاہی پر اڑایا جاتا تھا۔ مذکر (۲) مکان کا
وہ حصہ جو تختے کی دیوار سے مردوں کے لئے
جدا کیا گیا ہو۔ مذکر۔

تخت تریاک اصطلاح۔ بقول بحر عروض
نشۂ تریاک **مؤلف** عرض کند کہ و یگر کسی از
محققین زبانہ دان و اہل زبان ذکر این نکرد
مرکب اضافی است و کنایہ موافق قیاس۔
فارسیان گویند (دماغ تخت نیست) یعنی
دماغ بلند نیست و ازین بلندی دماغ معنی
عام عالی دماغی مراد است و معنی خاص عروج

نشه چنانکه تاثیر در کلام خود استعمال کرده و نقش
بر معنی چهارم (تخت) کرده ایم و همین را خان
آرزو در انجا بتعریف خویش نوشته که اشاره
آن همه در انجا کرده ایم پس بلجا نظر معنی چهارم تخت
عروج نشه را (تخت تریاک) گفتن می توان
که موافق قیاس است (اردو) عروج نشه۔

تخت جمشید اصطلاح۔ بقول ناصری از
آثار قدیم پادشاهان ایران است که در شهر تخت
که استخری نامیدند و اکنون جز قلعه خراب و نامی
کهن از ان نمانده ساخته شده مجملی از بیان آن
آثار اینکه جمشید بپای کوهی دگه ساخته بتعدد از
سنگ سیاه بنیاد نهاده و طرف شرقی آن کوه
پیوسته و سه طرف دیگر بجانب صحرای وسیع کشاده
است از ارتفاع سطح آن دگه قریب سی گز سنگهائی
که در انجا بکار رفته بطول دو سه گز است و از
دو طرف این دگه دو راه که نردبان دارد پله پله
است سنگهای عریض و طویل در ان انداخته

و صورت های غریب در ان منقش کرده گویند بر بالای
ستون هائی که هنوز بعضی از انها بر پاست و بجا
گز طول دارد عمارت نشست گاه جمشید بوده۔
و آن را چهل ستون می نامیده اند هر ستونی از
سه پارچه سنگ سفید بوده و چنان متصل است
که بدقت نظر در زآن پیدا نمی شود و بر ان سنگها
صلب چنان نقاریها کرده اند که بر چوب نتوان
و صور جانوران غریب بر سنگها در کمال خوبی و
استادی ساخته اند و صورت جمشید را در چند جا
بطورهای مختلف بر سنگ منقور و منقوش کرده اند
که معلوم می شود که جمشید با مجمر آتش در برابر خود ایستاده
ایستاده بقانون خود عبادت می کند و در دستی
کمانی دارد و بالای سر مناره شکل شش گز و کرگدن کشیده اند
و در بعضی جا صورت جمشید است که بدستی شاخ
کرگدن گرفته و بدستی خنجر بشکم آن فرو برده و صور
سندلی و گاو و عراده و شتر و اسپ که بار بقطار
می برند کشیده اند و شکل دانه غریب کشیده اند

که باین هیئت جانوری دیده و شنیده نگردیده و
خانهٔ دران حوالی بر کوه ساخته یعنی سنگ را تراشیده
کعبهٔ زردشت بوده بعد از جمشید پادشاهان
فرس آن بنا را زینت و وسعت داده عزیزی
همای چهر آزاد در انجامی نزیست چون اسکندر
ایران بگرفت از عداوتی که داشت نخواست
که چنین آثاری بزرگ از ملوک ایران بماند بسوختن
و خراب کردن آن امر کرد و هنوز سیزده منارهٔ از
چهل ستون آن برپاست می فرماید که وقتی در انجا
شبی توقف افتاد و اشعار عبرت انگیز منظوم شد
زیرا که شهری که بلندیت و پنج میل طول آن بوده
که تخت جمشید دران است و اکنون بجز این اجزا
ازان شهر اثری باقی نمانده است و برخی نوشته
این شهر از حد حضرک الی نهایت راجرد چهار
فرسخ طولاً و دو فرسخ عرضاً بوده والله اعلم۔
مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است یعنی
دار السلطنت جمشید (اردو) تخت جمشید

مذکر جمشید کا دار السلطنت۔

تخت حاسبان اصطلاح۔ بقول بہار و رشیدی و اتند تختہ را گویند کہ محاسبان خاک بران ریختہ بمیل آہنین یا چوبی حساب بران نویسند (خاقانی رح) ز خاک پای مردان کن چو تخت حاسبان تاجت ؛ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) اس تختہ کا نام ہے جس پر محاسب مٹی بچھا کر لکڑی یا لوہے کے ٹکڑے سے اس پر حساب لکھتے ہیں۔ مذکر۔

تخت حساب اصطلاح۔ بقول انند و غیاث ہمچو تخت حاسبان تختہ ایست کہ بران خاک انداختہ نقوش حساب طالع درست کنند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و مرادف ہمان تخت حاسبان (اردو) دیکھو تخت حاسبان۔

تخت حیران اصطلاح۔ بقول بہار و بحر نام کوہ در حوالی تفت کہ جائی است دریزد (محسن تاثیر رح) از لالہ و گل چو طفل ہیچم ہمہ تخت حیران و بالا

میشه خرم ہ قرص مہ و خور کہ بر تر آمد ہ از کوہ
نور او بر آمد ہ ہر جا جبلی ست تا بدخشان ہ
زنجیر بیان تخت حیران ہ خان آرزو در چراغ
ہدایت ذکر این بحوالۂ مثنوی محسن تاثیر کردہ مؤلف
عرض کند کہ بعض معاصرین عجم گویند کہ کسی کہ بر بین کوہ
فراز آید از عجائبات آن مقام حیران می ماند
ازینجاست کہ بدین اسم موسوم شد واللہ اعلم
(اردو) تخت حیران ایک پہاڑ کا نام ہے جو جوالی
تفت مین واقع ہے۔ مذکر۔

تخت خانہ اصطلاح۔ بقول بہار (۱) معروف
و (۲) نام قہوہ خانۂ در صفاہان (نظامی لا)
سوے تخت خانہ زمین در نوشت ہ بالا شدن را نشست
برگذشت ہ صاحب انند بذکر ہر دو معنی نسبت معنی
اوّل صراحت مزید کند کہ مرادف تختگاہ مؤلف
عرض کند کہ بمعنی اوّل قلب اضافت خانۂ تخت
کہ تختگاہ سلاطین باشد و پای تخت و بمعنی دوم بقول
معاصرین عجم ازین شہرت دارد کہ خانۂ چوبین
بود و تخت مخفف تختہ (اردو) (۱) دیکھو تختگاہ
مذکر (۲) تخت خانہ۔ مذکر۔ ایک قہوہ خانہ کا نام
جو اصفہان مین واقع تھا۔

تخت خسرو اصطلاح۔ بقول ناصری و انند
نام تخت پرویز کہ طاق مانند بود و انند آسمان
صور بروج و کواکب دران منقش یافتہ بود۔
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی
حقیقی (اردو) خسرو پرویز کا تخت۔ مذکر۔

تخت خوابی اصطلاح۔ بقول روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار۔ پلنگ
مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و صراحت
پلنگ بر معنی ششمش گذشت (اردو) دیکھو
پلنگ کے چھٹے معنے۔ مذکر۔

تخت خورشید بر سر خرغام اصطلاح
بقول ملحقات برہان و بکنایہ از بودن آفتاب
در برج اسد۔ صاحب مؤید تعریف خوشی کردہ
ای آفتاب در برج اسد مؤلف عرض

تعریف مؤید بهتر از دیگر محققین که آفتاب را نام
است که در برج اسد باشد و کنایه ایست لطیف
موافق قیاس (اردو) آفتاب جو برج اسد
مین ہو۔ مذکر۔

تخت بودن | استعمار صاحب آصفیہ ذکر
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بودن و عطا کردن تخت باشد (مظاہر حسن)
کہ چون شاہ کسی را بسپاہی یا بہ ہر فرد تخت
پادشاہی داد (اردو) تخت دینا تخت عطا کرنا

تخت و ار | اصطلاح۔ بقول برہان زنانی
سپاہ و سراچ بروزن بختیار (۱) جامہ خواب
سفید و (۲) جامہ خواب و مقرب آن (خدا)
است صاحب بحر گوید کہ جامہ سیاہ و سفید
خواب صاحب جہانگیری باتفاق بہ ہمان نسبت
معنی دوم صراحت نمی کند

کہ بہ ہمان تخت بگیرند صاحب برہان جہانگیری
مؤلف عرض کند کہ سوخاص تر کیبی است

پلنگ پوش و این اکثر رنگین باشد بالوان مختلفہ و سیاہ و سپید
و معنی اول بر سبیل مجاز مطلقاً (اردو) (۱) وہ کپڑا جو سپید
اور کالا ہو یعنے یہہ دونون رنگ اس مین ہون مذکر
(۲) پلنگ پوش وہ کپڑا جو پلنگ پر بچھائین۔ مذکر۔

تخت داشتن | استعمال۔ صاحب آصفیہ
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ صاحب تخت و تاج بودن (مظاہر حسن)
گر ایشان داشتندی تخت یا تاج یا تو تاج و
تخت ہی بخشی بہ محتاج (اردو) صاحب
تخت و تاج ہونا۔

تخت داؤد | اصطلاح۔ بقول بہار مرادف
تخت حیران آمدہ است (محسن تاثیر)
منظور اختران مسعود یا اورنگ نشین تخت
داؤد یا صاحب بحر ذکر ہر دو یکجا کردہ گوید کہ
ہم دو کوہ است در حوالی تفت۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت ہمزبان بحر مؤلف عرض کند
کہ ظاہرا مرکب اضافی است ولیکن وجہ تسمیہ

این بوضوح نه پیوست (اردو) تخت داؤد
ایک پہاڑ کا نام ہے جو حوالی تفت میں واقع ہے
تخت روان اصطلاح۔ بقول برہان د
جامع و بحر و مؤید (۱) کنایہ از آسمان و (۲)
تخت حضرت سلیمان (۳) اسپ روندہ
خوش راہ (۴) چہار ستارہ منقش از بنات
النعش ماخوذ رشیدی معنی چہارم را ترک
کردہ صاحب ناصری در ملحقات مشتق بار
صاحب سواء السبیل (تخت روان) را کہ بر طاق
حملی سوم است معرب تخت روان گوید کہ یعنی
(۵) قسمی از ہودہ کہ بران زنان پردہ نشین
سوار شوند و (۶) نوعی از سواری است کہ بر
را بران نشانند و (۷) محفہ را نیز گویند۔ بہار
گوید کہ (۸) تختی کہ در سواری پادشاہان باشد
کہ بر دوش کہاران بردوش بردارند و در
و لاہور تا بر دوش شتر را ہودہ ہودج تعبیہ کنند۔
(میر منشی فقرات ۵۰) شہ اقلیم قدم بخود دی تخت

روان من چہ نہ چون فرہاد مزدورم نہ چون مجنون
زمیندارم چہ دذکر معنی اول و دوم ہم کردہ
نہان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم
و سوم کردہ گوید کہ صاحب برہان ذکر معنی
چہارم ہم کردہ و ہذکر معنی ہشتم می طراز د کہ
این تابع مخصوص پادشاہان ہند است و شہا
دیگر ندارند مؤلف عرض کند مرکب توصیہ
است و ہمہ معانی کنایہ لطیف (اردو)
(۱) دیکھو آسمان۔ تذکرہ (۲) دیکھو تخت سلیمان
تذکرہ (۳) وہ گھوڑا جس کی چال بہت شاندار
تذکرہ (۴) بنات النعش کے چار ستارے۔ تذکرہ
(۵) عماری۔ مؤنث۔ (۶) اور (۷) وہ ہودہ یا تخت
جس پر اہل عجم دلہن کو سوار کرتے ہیں (۸) تخت
کا وہ پلنگ جسکو مسہری۔ سے آرا
جس کو فارسیوں نے محفہ عربی کہا ہے (۹)
وہ تخت جس پر بادشاہ سوار ہوتے ہیں اور
ہند میں اسکو کہار اٹھاتے ہیں اور بعض

دشمنون کے درمیان لٹکایا جاتا ہے۔ صاحب
صفیہ نے تخت روان پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ مذکر
ہموار۔ وہ تخت جس پر بادشاہ سوار ہوکر نکلتا ہے

تخت روندہ اصطلاح۔ بقول برہان
کنایہ از آسمان و تخت سلیمان و اسپ خوش
رفتار۔ صاحب بحر باتفاق برہان شتر ہم گوید
صاحبان جامع و ناصری و بہار این را مرادف
تخت روان گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب
توصیفی است کہ آن مرکب از اسم حال است
یا این مرکب از اسم فاعل (خواجہ نظامی ؎)
بفیروزی رائی شہ نیک بخت ؎ بہ تخت روندہ
برآمد ز تخت ؎ روندہ یکی تخت شاہنشہی
کہ نشیندہ از پویہ بی آگہی ؎ سبق بردہ از آہوان
دشتاب ؎ بگرمی چو آتش بہ نرمی چو آب ؎ خان
آرزو در سراج این را مخصوص کند باہر سہ معنی
اوّل الذکر تخت روان و بخیال ما شامل بر ہمہ
معانیش (اردو) دیکھو تخت روان۔

تخت زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
بمعنی تخت گستردن (خواجہ شیراز ؎) تخت
زرّین زدات گل بچمن ؎ راح چون لعل آتشین
دریاب ؎ (ظہوری ؎) عشق جائیکہ تخت
قدر زند ؎ عقل را پایۂ تعقّل نیست ؎ مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تخت بچھانا

تخت ستان استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ مقابل (تاج دہ) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی
تخت و تاج حاصل کنندہ و تخت و تاج دیگرے
زائل کنندہ (خسرو ؎) گرچہ کہ سلطان جہانم
بملک ؎ تاج دہ و تخت ستانم بملک ؎ (اردو)
تخت و تاج حاصل کرنے والا اور کسی اور سے
زائل کرنے والا۔

تخت سراج اصطلاح۔ بقول برہان و
بحر و بہار بفتح سین بی نقطہ و رای قرشت بالف
کشیدہ بجیم زدہ نام مدرسۂ شیخ ابو اسحق کازرونی

ست گویند شیخ دران مدرسہ چراغی بدست خود
روشن کردہ اند و اکنون چہار صد سال زیادہ
بران شد آن چراغ ہمچنان افروختہ است صاحب
رشیدی گوید کہ این چراغ تا چہار صد سال روشن
بود خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا می فرماید
کہ اگر ہمان چراغ ہیات مجموعی است از کرامات
آن شیخ بزرگوار است و اگر چراغ ہمان است و
روغن و فتیلہ پیش از تمامی نو کردہ باشند از
برکات شیخ است (قدس سرہ العزیز) **مؤلف**
عرض کند کہ ماشاء اللہ چہ خوش تحقیق صاحب
سراج اللغات است نسبت تخت سراج نمی داند
کہ مرکب اضافی است بمعنی اول (۱) این بکنایہ
مقبول شمعدان توان گرفت و معنی مجازی این
(۲) نام مدرسہ مذکور و اگر وجود چراغ تا بحال
یا تا چہار صد سال دران باشد کرامتی نیست بلکہ
نشان حکمت شیخ است کہ از فلز (ریڈیم) ساختہ
باشند و ریڈیم بلال ہندی لغت انگلیسی است گویند

کہ یک ذرہ آن مثل چراغ دائما روشن باشد
(اردو) (۱) شمعدان۔ مذکر (۲) شیخ ابو اسحٰق
کا زرونی کا قائم کیا ہوا مدرسہ تخت سراج سے
موسوم تھا۔ مذکر۔

(الف) تخت سلیمان استعمال۔ بقول
(ب) تخت سلیمانی بہار الف نام کوہ ہے
در وسط کشمیر کہ تخت حضرت سلیمان در انجا
فرود آمدہ و الحال مردم برای زیارت آن جی رود
وب تختی کہ حضرت سلیمان بران نشستہ در ہوا می
(محمد قلی سلیم) از ہجوم مرغ دلہا نیست رہ
در کوی عشق ۔ آخر این صیاد بر تخت سلیمانی
صاحب اند نقلش بر داشتہ **مؤلف** عرض کند
کہ الف مرکب اضافی است بمعنی حقیقی تختی کہ سلیمان
بران می نشست و در ہوا پرواز می کرد و ب
مرکب توصیفی بہ یای نسبت یعنی منسوب بہ تخت
سلیمان و کنایہ از کوہ مذکور و جا دارد کہ ہر دو
بمعنی دوم باشد و معنی اول را خصوصیت است

باب سابع در انیم کہ ہر دو محققین بالا بر قواعد فرس
توجہ نہ نگاشتہ اند و معانی بیان کردہ شان معکوس
مشتاق سند استعمال معنی اول می باشیم کہ معاصرین
عجم ازین ساکت و محققین زبانداں داہل زبان
ہم الف را بمعنی اول ترک کردہ اند (اردو)
صاحب آصفیہ نے دونون کے مقابلہ مین لکھا ہی
فارسی۔ اسم مذکر (۱) ایک پہاڑ کا نام جو مضافات
کشمیر مین واقع ہے۔ لوگون کا خیال ہے کہ یہان
حضرت سلیمان کا تخت ٹہیرا تھا (۲) وہ تخت
جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹھکر اڑا کرتے
تھے) اگر آپ کے بیان کو دونون کے متعلق لف و
نشر مرتب قرار دین تو ہماری تعریف سے موافق
ہے یعنی الف بمعنے دوم و ب بمعنی اول۔

(الف) تخت شدن (ب) افیون	مصادر
(ب) تخت شدن تریاک	اصطلاحی
(ج) تخت شدن دماغ	بہار بکار

الف و ب گوید کنایہ از کمال نشہ مند شدن
بہ اینہا چنانکہ گویند بلا افیون فلانی تخت شدہ (محمد
قلی سلیم) گل از بستان کشیدہ سوی او رخت کہ
شقائق را در و تریاک بر تخت ہا (ظہوری)
این نشہ کسی کہ یافت صاحب تخت است ہا
بر نرم دلان جدائی او سخت است ہا شاہنشہ
نشہ ہا اگر نیست چرا ہا گویند کہ ہے فلونیا بر تخت
و بذکر ج می فرماید کہ چاق شدن دماغ از نشہ و
مطلق رسیدن دماغ (میرزا محسن تاثیر) چو
نیست تخت دماغت سخن مگو تاثیر ہا کہ شاہ بیت
بلند تو باب او رنگ است ہا صاحب انند برای
الف و ب اسناد ذیل آوردہ (میرزا عبد الغنی
قبول) نہ نوشم تا شراب از عیش دوران بی
نصیبم من ہا دماغم تخت در وقتی کہ شد اورنگ
زیبم من ہا (اسمعیل ایماء) از محتسب بداریم
مانندی کشان باک ہا داریم پادشاہی چون تخت
گشت تریاک ہا مؤلف عرض کند کہ ہر سہ سند
بہار بکار ہر سہ مصدر نمی خورد و سند اسمعیل ایما

(تخت گشتن تریاک) من وجہ متعلق بہ الف و ب کہ افیون و تریاک ہر دو یکی است و شدن و گشتن مرادف یکدیگر و سند عبد الغنی قبول (ج) راست با جملہ الف و ب حاکم شدن تریاک بر دماغ و اثر کردن سکر آن بر دماغ باشد و ج بلند شدن دماغ از نشہ و متاثر شدن دماغ ازان (ارد و) الف و ب افیون کا اثر دماغ پر ہونا (ج) دماغ نشہ سے متاثر ہونا۔

(الف) تخت طاقدیس اصطلاح۔

(ب) تخت طاقدیسی الف بقول بہار (۱) تخت کیخسرو کہ بصورت بروج و کواکب منقش بود و (۲) نام نوائی از نواہای باربدی (حکیم سوزنی ؎) بزیر تخت خواہد بود جایم ؎ اگر سلطان تخت طاقدیسم ؎ صاحب بحر الف و ب را مرادف یکدیگر بہر دو معنی بالا گفتہ و بصراحت فرہنگی دوم گوید کہ نام لحن پنجم از سی لحن باربد و نام نوائی از موسیقی خاقانی آورد

در سراج بذکر الف گوید کہ بقول علی قوسی تخت پرویز و لیکن تحقیق آنست کہ علم تخت اوست اما نسبت بہ طاقدیس آنچہ بخاطر می رسد آنست کہ چون تخت مذکور در خانہ کسریٰ مقابل طاق کسریٰ واقع شدہ بود و در رفعت و علو قدر طاقدیس گفتند یعنی طاق مانند چہ دیس لغت فارسی بمعنی مانند است چنانچہ بیاید (الخ) صاحبان برہان و جامع ہر دو معنی بالا را متعلق بہ ب کردہ و ذکر الف نکردہ اند۔ صاحب سروری بذکر ب بمعنی دوم قانع (نظامی ؎) چو تخت طاقدیسی ساز کردی ؎ بہشت از طاقہا آواز کردی ؎ مؤلف عرض کند کہ الف مرکب اضافی باشد و ب مرکب توصیفی است و ہر دو شامل بر ہر دو معنی و طاقدیس بمعنی طاق مانند و از ینکہ این تخت ہمچو طاقی می نمود فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند و ہمین اسم نوائی را نیز کنایتی تخت نواختہ می شد بعض معاصرین عجم گویند کہ اینجا

این نوای خاص برای تخت بود که غیر از دربار جائی دیگر نواخته نمی شد (اردو) الف وب (۱) تخت کیخسرو۔ مذکر (۲) ایک خاص راگ جو اس تخت کے آگے دربار شاہی میں گایا جاتا تھا۔

تخت طاؤسی اصطلاح۔ بقول بہار و انند نام تختی کہ بامر صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان پادشاہ غازی مرتب شد وصورت طاؤس مرصع بجواہر بران تعبیہ بود و بتاریخ ۷ ر صفر ۱۱۵۱ھ نادرشاہ کہ از ایران بغصب ہند آمدہ بود از قلعۂ دار الخلافۂ شاہجہان آباد با سائر تخت ہا و جواہر و خزائن و نفائس و تحائف این دیار متصرف شد چنانچہ عبارت (غصب ہند) مادۂ تاریخ این قضیہ است (خان آرزو ۵) دگرچہ حاجت کیخسروی و طاؤسی است چو کہ عشق را دل پر داغ تخت طاؤسی است

مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) تخت طاؤس۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ اُس تخت کا جسے شاہجہان نے اپنے ایجاد سے چھ کروڑ روپیہ لگا کر بنوایا تھا اسکے اوپر ایک مرصع مور پنکھ پھیلائے ہوئے کھڑا تھا۔ اس تخت کو ۱۱۵۱ھ آمین ہندوستان سے نادرشاہ لوٹ کر لیگیا۔

تخت عاج اصطلاح۔ بقول بحر (۱) روز و (۲) سرین۔ صاحب مؤید گوید کہ بمعنی حقیقی (۳) تخت دندان پیل است و صراحت مزید کند کہ بمعنی اوّل و دوم کنایہ باشد و می فرماید کہ (۴) شرمگاہ ہم۔ صاحب انند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و معنی اوّل و دوم و چہارم کنایہ موافق قیاس و لطیف و بخیال ما در معنی دوم و چہارم اینقدر اضافہ لازم است کہ سپید باشد (اردو) (۱) دن۔ مذکر (۲) سرین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ چوتڑ (۳) ہاتھی دانت کا تخت۔ مذکر (۴) شرمگاہ۔ بقولہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث

جاے ستر عورت۔ اندام نہانی۔

تخت فیروزہ اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار و (ناصری در لطائف) و جامع (۱) کنایہ از آسمان و (۲) تخت کیخسرو را نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) (۱) دیکھو آسمان (۲) کیخسرو کا تخت۔ مذکر۔

تخت قباد استعمال۔ بمعنی تخت شاہ قباد یا تخت پادشاہ عظیم الشان (ظہوری) خواہم سری نہادن روزی بر آستانش ۔ گر زیر پای بختم تخت قباد باشد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ قباد بالضم نام یکی از پادشاہان کیان و نام پدر نوشیروان و ہر پادشاہ عظیم الشان را گویند (اردو) تخت قباد ترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

(الف) **تخت کشادن** مصادر اصطلاحی

(ب) **تخت کشودن** صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سندی کہ از معزی نیشاپوری آوردہ برای الف است کہ مرادف (تخت کشیدن) باشد (ے)

ابر بفشاند ہمی از شاخہا گنج درم ۔ باد بکشاید ہمی دربا ہا تخت حریر ۔ (اردو) دیکھو تخت کشیدن

تخت کشیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر و انند بمعنی تخت گستردن (امیر معزی ے)

وقت آن آمد کہ فرمائی کشیدن بامداد ۔ تخت زیر گلستان و رخت زیر لالہ زار ۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ کشیدن بمعنی در اگردن می آید (اردو) تخت بچھانا۔ قائم کرنا۔

(الف) **تخت کے**

(ب) **تخت کیخسرو** استعمال۔ صاحبان رشیدی و سراج بر (ب) گویند کہ کنایہ از آسمان است **مؤلف** عرض کند کہ الف مخفف ب و ہر دو بمعنی حقیقی مرکب اضافی دب را بقول محققین بالا بمعنی آسمان گرفتن خلاف قیاس۔ تخت فیروزہ بمعنی تخت کیخسرو و آسمان بجالیش گذشت صاحب رشیدی ب را

تخت تعریف (تخت فیروزه) قائم کرده تسامح کاتبین واو عطف را ترک کرده مخرب تعریف شد و خان آرزو در سراج ازین کتابت رشیدی سکندر خورد (اردو) کیخسرو کا تخت ۔ مذکر ۔

تختگاه استعمال ۔ بقول بحر (۱) نام قهوه خانه ایست در صفاهان ۔ بهار گوید که (۲) مرادف تخت خانه یعنی مقام تخت و معنی اول هم میزند صادق دست غیب (ه) گردد چون شوق خضر راهست ۔ نماید راه تختگاهت ۔ و ارسته بر معنی اول قانع و سند بالا را متعلق داند باو صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود ذکر معنی اول نکرده و نسبت معنی دوم گوید که شهری را گویند که پادشاه یک کشور در انجا بود و باش می نماید و از ان رو که آن شهر آرامش جای تخت شاهی است آن را تختگاه و پای تخت نیز می نامند مؤلف عرض کند که ما سند بالا را متعلق بمعنی دوم دانیم و برای معنی اول مشتاق سند دیگری باشیم که محققین

اهل زبان ازین ساکت اند و معاصرین عجم هم از معنی اول بی خبر (اردو) دیکھو تخت خانه ۔

تخت گرفتن (الف) استعمال ۔ صاحب

تخت گیر (ب) آصفی ذکر الف کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حاصل کردن تخت است (ابوحنیفه غزنوی ه)

دشمن تو گر بجنگ رخت تو بگرفت ۔ دیو گرفت از رخت تخت سلیمان ۔ صاحبان بحر و بهار و اند نسبت ب گویند که بمعنی پادشاه است ما می گوئیم که اسم فاعل ترکیبی است (مظاهری ه)

سپه راند زانجا بتخت و سریر ۔ که تا بنشیند آن تخت را تخت گیر ۔ (اردو) الف تخت حاصل کرنا ۔ (ب) پادشاه ۔ مذکر ۔ به ترکیب فارسی تخت گیر کهه سکتے هین ۔

تخت لگن اصطلاح ۔ یعنی لگنی که در ان شمع افروزند مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (ظهوری ه) نمیدهند به پروانه پادشاهی

(۱۰۴۸)

شب ؛ شبی کہ شمع بہ تخت لگن نمی آید ؛ (اردو) وہ شمعدان جس کے نیچے لگن ہو۔

تخت محاسبان شود مقولہ۔ بقول انند بحوالۂ مؤید۔ ای خاک بر سر افتد و گرد آلود شود و صاحب مؤید بحوالہ قنیہ این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ یکی از معاصرین عجم گوید کہ تخت محاسبان تختی را گویند کہ خاک بران گستردہ از قلم میل آہنی کار گیرند فارسیان چون کسی را نفرین کنند و دعا بد دہند گویند کہ تخت محاسبان شود یعنی بر سرت خاک افتد و برباد شود و در خاک رود (اردو) مٹی مین ملے۔ خاک پڑے۔

تخت مہتابی اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند چوترہ کہ برای سیر مہتاب سازند و تنہا مہتابی و ماہتابی نیز گویند (میر حیدری ؎)

تخت مہتابی حوضش کہ مربع شدہ است ؛ ربع مسکون زمین را خلفِ اولاد است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی (اردو) مہتابی۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ ایک اونچا بڑا کھلا ہوا کٹہرے دار چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحن باغ مین چاندنی کی بہار دیکھنے کے واسطے بنا دیتے ہین صحن چبوترے کے آگے جو بیچ مین نکلا ہوا چبوترہ ہوتا ہے (نصیر ؎) شوق گر قلیان کشی کا ہے تو مہتابی پہ بیٹھ ؛ اے مرے سلطان خوبان شب کو کر و فر سمیت ؛

تخت میل اصطلاح۔ بقول بہار تخت محاسبان و بقول بحر تخت محاسبان کہ خاک بران ریختہ میل آہنی یا چوبی حساب بران نویسند۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تخت حاسبان است (اردو) دیکھو تخت حاسبان

تخت مینا اصطلاح۔ بقول خان آرزو در سراج کنایہ از آسمان **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس است و تخت میناکہ بہ ہمین معنی می آید مزید علیہ آنست (اردو) دیکھو آسمان۔ مذکر۔

تختن بالضم مصدر ریست مخفف توختن که اشارهٔ این بر اسم مفعول این می آید بمعنی ادا کردن قرض و دین و امانت باشد و صراحت ماخذ بر توختن کنیم اگرچه توختن بر معانی متعدده مستعمل ولیکن این بعد تخفیف مخصوص شد بایک معنی بالا (اردو) ادا کرنا۔ قرض ہو یا امانت۔

تخت نشین اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ از عالم مسند نشین **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نشیننده بر تخت و کنایه از پادشاه صاحب جهانگیری در لحقات ذکر جمع این تخت نشینان کرده (اردو) تخت نشین بذکر پادشاه

تخت نشینان خاک اصطلاح۔ بقول برهان و بحر و مؤید (۱) کنایه از پادشاهان و (۲) ارواح و (۳) اهل سلوک و (۴) ساکنان زمین۔ صاحب جامع و رشیدی و سراج معنی چهارم را ترک کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی چهارم قریب بمعنی حقیقی که تشبیه خاک را به تخت آورده و بمعنی اول کنایه غیر مطبوع و معانی دوم و سوم موافق قیاس (اردو) (۱) شاہ۔ مذکر (۲) ارواح۔ مؤنث (۳) اہل سلوک (۴) زمین پر بیٹھنے والے۔

تخت نشینی اصطلاح۔ بقول فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود روزیست که پادشاه تازه بر تخت می نشیند (جلوس سلطنت) و نشست خسروی **مؤلف** عرض کند که یای مصدری موافق قیاس (اردو) تخت نشینی۔ بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث۔ راج تلک۔ راج گدی۔ تخت سلطنت پر بیٹھنا۔ (حاصل بالمصدر)۔

تخت نهادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار بمعنی گستردن و بصله بر کنایه از بار کردن تخت (خواجه شیراز ؎) ما ملک عافیت نه به لشکر گرفته ایم ؎ ما تخت سلطنت نه به بازو نهاده ایم ؎ (خواجه نظامی ؎) چو بر پشت پیلان نهم تخت عاج ؎ ز هندوستان آورندم خراج ؎ صاحب بحر بر تخت گستردن قانع **مؤلف** عرض

اتفاق داریم با او و هیچ فرق در هر دو معنی بالا نیست
(اردو) تخت بچھانا۔ تخت رکھنا۔

تخت و ریسبتن مصدر اصطلاحی بقول
ندائی که یکی از علمای معاصر عجم بود بمعنی کامیاب و
یک بخت شدن است در کاری **مؤلف** عرض
لند که موافق قیاس نیست خیال داریم که اصل این
(تخت دریسبتن) به دال مهمله باشد غلطی کتابت و
تسامح محقق این را به واو چهارم قائم کرد بای حال

بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم معاصرین عجم هم
بر زبان ندارند و این را غلط پندارند (اردو)
کامیاب ہونا۔ نیک بخت ہونا۔

تخت و رخت اصطلاح۔ بقول رضا
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار بمعنی
پلنگ و (فرش آن یعنی بالین) **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است (اردو)
پلنگ اور بچھونا۔

تخته بقول برهان بضم اول و فتح ثالث (۱) مخفف توخته که بمعنی ادا کرده و گذارده باشد
اعم از قرض و دین و امانت و نماز۔ صاحب جامع بذکر معنی اول گوید که (۲) بفتحتین معروف
بهار بدیل تخت۔ ذکر این کرده گوید که همین اصل است و تخت مخفف این بمعنی دوم۔ خان آرزو
در سراج بر معنی اول قناعت کرده۔ صاحب روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار گوید که
(۳) فرش سنگ باشد۔ صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود بصراحت معنی دوم گوید که هر پایه
چوب همین را گویند و آن در کمتری از جاها و کارها است که ابنا زر باشد و (۴) نیز بجیم آن چوب یا چار چوبه
ایست که مرده را بران نهاده بگورستان می برند می فرماید که تازیان هم این را تخج گویند **مؤلف**
عرض کند که بمعنی اول اسم مفعول تختن است که گذشت و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان و بمعنی چهارم
مجاز همین معنی دوم و معنی سوم ایجاد معاصرین عجم و ما این را هم اسم جامد دانیم و مجاز معنی دوم که

فرش سنگ ہم در عرض و طول مثل تختہ معمی باشد (اردو) (۱) اداکیا ہوا (۲) تختہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ پٹڑا۔ لکڑی کا سطح چوڑا چپرا ہوا ٹکڑا۔ پارچہ چوب (۳) فرش سنگ۔ مذکر۔ (۴) جنازہ۔ بقول آصفیہ تختۂ تابوت۔ مذکر۔

تختۂ آسیا اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان وبحر (۱) چوبی کہ آہن گاو را بران نصب کنند بجہت شیار کردن زمین **مؤلف** عرض کند کہ باما عتبار ہر دو محققین معنی بالا را ذکر کردہ ایم و این معنی برخلاف قیاس و مجاز معنی دوم گیریم و (۲) تختہ کہ آسیابان قائم کنند مرکب اضافی است (اردو) (۱) وہ لکڑی یا تختہ جس پر آہن جفت قائم کرتے ہیں۔ دیکھو آہن جفت مذکر۔ ہل۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ قلبہ زمین جوتنے کا آلہ۔ دیکھو آماج کے تیسرے معنے۔ (۲) وہ تختہ جس پر چکی قائم کرتے ہیں۔ مذکر۔

تختۂ استرش اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان تختہ چوبی کہ گاو آہن را بدان محکم کنند بجہت شیار کردن زمین۔ صاحب بحر ہمزبانش وگوید بضم ہمزہ و فتح رای مہملہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و استرش بمعنی آہن جفت و آہن گاو بجایش گذشت بالجملہ این مرادف ہمان (تختۂ آسیا) بمعنی اول اوست۔ صاحب مؤید صراحت مزید کند کہ بہندی آن را ہل نامند و استرش را پہال (اردو) دیکھو تختۂ آسیا کے پہلے معنے۔

تختۂ اول اصطلاح۔ بقول برہان وجامع و رشیدی و بحر و بہار و سراج (۱) کنایہ از لوح محفوظ است و (۲) تختۂ اطفال کہ بران الف و با و تا نویسند (خواجہ نظامی ۱۲) تختۂ اول کہ قلم نقش بست ۔۔۔ بر در مجبوبۂ احمد نشست **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی و ہر دو معنی موافق قیاس (اردو) (۱) لوح محفوظ۔ مؤنث (دیکھو ام الکتاب)

(۲) تختی بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مؤنث تختہ مشق۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے۔ وہ چھوٹا سا تختہ جس پر کھڑیا لگا کر لڑکون کو الف با تا کی مشق کے لئے دیا جاتا ہے جو مشق کے بعد اسکی کھڑیا کو دھو دیتے ہین اور پھر نئی کھڑیا چڑہا کر کام کرتے ہین

تختہ برداشتن از دکان مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند بمعنی واکردن دکان (حسین سنائی ؎) تو ہزم ساز بعشرت کہ صبح باده فروش ؛ پی صبوح تو این تختہ از دکان برداشت ؛ **مؤلف** عرض کند کہ در ایران ہمچون دکن رسم است کہ در دکانہا از تختہ ہای متعدده باشند کہ چون خواہند دکان را بندکنند تختہ را قائم کردہ در وسط آن یک سیخ آہنی طویل بگذارند و در وسط آن قفل اندازند و چون خواہند کہ دکان را بکشایند تختہ ہا از جای خودش بردارند از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) دکان کھولنا۔

تختہ بر سر شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند بمعنی خراب و رسوا کردن (محمد قلی سلیم ؎) ہر جا کہ شمہ شیوہ تعلیم سر کند ؛ شاگرد تختہ بر سر استاد بشکند ؛ (سالک یزدی ؎) خرد مشمار کہ ما قطرہ طوفان زائیم ؛ تختہ بر سر شکند شورش ما دریا را ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو سند بالا متعلق بہ مصدر شکستن است نہ شکستن و فرق شکستن و شکنیدن بجایش می آید و این مصدر اصطلاحی مخصوص است از اطفال زیر تعلیم کہ تختہ مشق در دست دارند و از ہر دو سند ہم اشارہ آن پیدا است اگر برای غیر اطفال استعمال این شود آن را مجاز و انیم و تعمیم بیان کردہ بہار را نمی پسندیم معاصرین عجم گویند کہ در استعمال این مصدر برای غیر اطفال ہم اشارہ مجازی اطفال دران لازم است (اردو) خراب کرنا۔ رسوا کرنا۔ تختی سر پر توڑنا یعنے کسی شریر لڑکے کا تختی سے استاد پر حملہ کرنا

(الف) تختہ بر سر کسی زدن
(ب) تختہ بر سر کسی شکستن

مصادر اصطلاحی بہار ذکر الف کردہ و واو ایستہ و بجر (ب) را آوردہ مؤلف عرض کند کہ با صراحت معنی الف بر اصطلاح گذشتہ کردہ و سند (ب) ہم ہمدرانجا ذکور و خیال ما ہم ہمان کہ گذشت (خواجہ آصفی ؎) لوح قبرم کہ می کند فریاد ہی زند تختہ بر سر استاد ہی۔ (اردو) دیکھو تختہ بر سر شکستن۔

(الف) تختہ بستن
(ب) تختہ بستہ

مصدر اصطلاحی بمعنی آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر (ب) کردہ گوید کہ بند نیز مؤلف عرض کند کہ این تخت چوبی است کہ چہار پایہ دارد و بالای آن سطحی صاف و پاک از تختہ ہای چوبی کہ اہل ولایت قریب انوشتہ کار خط و کتابت و مطالعہ کتب و امثال آن و بالای آن طعام گذاشتہ تناول می کنند کہ نیز ہم

نامندش بکسر اول چنانکہ می آید و پائین بعض این خانہ ہا ہم می باشد۔ معاصرین عجم ہمین نیز خانہ دار را چون بند باشد تختہ بند نام کردند نسبت الف عرض می شود کہ این مرادف (تختہ بندیدن) است می آید صاحب آصفی بندی کہ این را مستند می کند آن ہم متعلق بہ (تختہ بندیدن) است (اردو) (الف) دیکھو تختہ بندیدن (ب) بند نیز۔ مذکر۔ وہ نیز جس کے خانے بند ہوں

(الف) تختہ بند

اصطلاح۔ بقول برہان (۱) پارچہ را گویند کہ چون کسی را دست بشکنند یا از جا بدر رود تختہ ہا بران نصب کنند و آن پارچہ را بران تختہ ہا و دست شکستہ پیچند و (۲) مجبوس و در بند افتادہ را نیز گویند۔ صاحب جامع می فرماید کہ دست شکستہ را با تختہ بستن و بمعنی مجبوس۔ صاحب سروری در لطائف گوید کہ عضو شکستہ را گویند کہ تختہ بند کنند و کنایہ از حبس کردن (انوری ؎) در احسان بگو کہ بند کنند ہی

بوالحسن را چو تخته بند کنند ها صاحبان ناصری و رشیدی هم همین قسم تعریف بهر دو معنی کرده جان آرزو در سراج بر نقل قول محققین قانع. صاحب بحر نسبت معنی اول گوید که پارچه که بر دست شکسته پیچند و نسبت معنی دوم می نویسد که محبوس و کنایه از آنست که سراپای عاصی در تخته کشند مؤلف عرض کند که الف اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اول که قماش کم عرض و طولانی دراز را نام است تا بر دست شکسته بالای پارچه های چوبین می پیچند برای اینکه پارچه تخته ها دست را راست دارد و خود را بجای خود هم قائم بدارد که آن را در هندی پٹی و در انگلیسی بینڈیج گویند و بمعنی دوم اسم مفعول ترکیبی است که کسی که تعزیر آدر تخته ها بندند است آن را تخته بند نامند یعنی بسته شده در تخته ها و بر سبیل مجاز محبوس را هم نام است و (۳) بمعنی مطلق بند کرده شده چنانکه بهار بدیل الف آورده (فقره ملا نصیرای همدانی در خطبه

دکان خود فرشی در بازار را تخته بند است" یعنی بند کرده شده. و استعمال .....

(ب) تخته بند کردن (۱) بمعنی تعزیر دادن بشکنجه تخته ها است چنانکه در سند انوری گذشت و همین مصدر (۲) بمعنی عام هم می آید یعنی چیزی را از تخته ها بند کردن چنانکه .....

(ج) تخته بند کردن دکان که بقول بحر بمعنی

(د) تخته بند گذاشتن دکان بند کردن دکان (شوکت ۵۳) زچین زلف او صد کاروان مشک می آید همی کنیدای زلف خوبان تخته بند از شانه دکان را پاد و هم او گوید که (تخته بند شدن دکان) لازم (ج) باشد و بهار بدیل الف .....

(ه) تخته بند گردانیدن را هم به همین معنی دوم ب آورده (فقره میرزا صائب در رثای فرمان عدم مزاحمت شراب) جلاجل را تخته بند گردانیدند (اردو) الف (۱) پٹی. بقول آصفیه. ہندی. اسم مؤنث. زخم بند. وہ کپڑا

جو زخم یا فصد پر باندھا جاتا ہے۔ بندھن مؤلف عرض کرتا ہے کہ انگریزی مین بینڈیج بھی ہے

(۲) تختہ بندی۔ فارسی مین وہ شخص جو سزا کو تختون مین بند کیا گیا ہو ایران مین بعض خاص مجرمین کو تختہ بندی کی سزا دیجاتی تھی یعنے اون کو سیدھا کھڑا کر کے دونون جانب سے تختہ بند کر دیتے تھے کہ وہ ہل نہ سکے اور اسی حالت مین اُسکی موت واقع ہوتی تھی۔ قیدی۔ محبوس (۳) بند کیا ہوا (ب) (۱) انسان کو تختہ بند کرنا یعنے تختہ بندی کی سزا دینا۔ (۲) کسی اور چیز کو تختون سے بند کرنا۔ (ج اور د) دکان کو بند کرنا (ہ) بند کرنا۔ قید کرنا۔

تختہ بند بدن استعمال۔ مرادف تختہ بستن است کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ تعریف بستن و بند بدن بجایش مذکور و این بمعنی حقیقی کہ بستن چیزی بواسطہ تختہ ہا ست و (تختہ بند) کہ گذشت تعلق دارد بہمین (اردو) تختہ باندھنا

تختہ پل استعمال بقول بہار و اند بضم بای فارسی پل کہ از تختہ ہا بر خندق قلعہ سازند تا در قلعہ آمد و رفت واقع شود (حکیم زلالی ؎)

قلعہ تہمتہ دہان کردہ ہا تختہ پل بر درش زبان کردہ ہا مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت پل تختہ و این پلی باشد کہ ہر وقت کہ خواہند بر سر پل تختہ ہا خندق آہنی از رو دیا خندق می بردارند و باز می گذارند (اردو) تختہ کا پل۔ مذکر۔

تختہ پوست اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و وارستہ ہمان پوست تختہ مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی ہمدرانجا موجود (ابو نصر ضیرای بدخشانی ؎) باکلاہ نمد بہ تختہ پوست شہریار یم و تاج و تخت اینست ؎ (اردو) دیکھو پوست تختہ۔

تختہ تابوت اصطلاح۔ بقول انند معروف (شیخ شیرازی ؎) ترا بہ تختہ تابوت ہم کشد روزی ؎ اگر خزانہ و لشکر ہزار خواہد بود

مؤلف عرض کند کہ این ہمانست کہ بر معنی چہارم تختہ گذشت مرکب اضافی است (اردو) خانہ۔ مذکر۔ دیکھو تختہ کے چوتھے معنے۔

تختہ تخت یا تختہ تابوت مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ فارسیان در بی ثباتی دنیا استعمال این مثل کنند یعنی ہمان تختہ است کہ گاہی بہ تخت است و گاہی بہ تابوت (اردو) دکن مین کہتے ہین "پلنگ پر سوئے یا سلا کر روئے" یہہ کہاوت قریب قریب اسی فارسی مثل کے مطابق ہے یعنے پلنگ وہی ہے جس پر آرام کرتے ہین یا لاش کو اس پہ لیجاتے ہین

تختہ تعلیم اصطلاح۔ بقول بحر و ارستہ و بہار دوحی کہ اطفال بران مشق کنند (خواجہ آصفی ؎) مارا سر تعلیم خرد نیست برین در ہا از سر ہوس تختہ تعلیم نہادیم (مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و مرادف (تختہ اول) معنی دوم موافق قیاس (اردو) دیکھو تختہ اول کے دوسرے معنے۔

تختہ جوہری اصطلاح۔ بقول بحر و ملتقط برہان (۱) رنگ سبز و کبود و (۲) کنایہ از رنگ نیز مؤلف عرض کند کہ جوہری بر تختہ جملہ اقسام رنگ جواہر درست می کند برای مبصرین و خریداران و ہمین تختہ را فارسیان بر سبیل مجاز بدین دو معنی استعمال کردہ اند و بہر دو معنی کنایہ باشد و معنی اول ازینکہ اکثر بر تختہ جوہری جواہر سبز و کبود رنگ می باشد (اردو) (۱) سبز اور کبود رنگ۔ مذکر (۲) رنگ برنگ۔

(الف) **تختہ حاسبان** اصطلاح۔ خان آرزو در سراج بذیل (تختہ محاسبان) گوید کہ مرادفش۔ صاحب انند بحوالہ مؤید نسبت (ب) میفرماید کہ ای تختہ حساب کہ آن را تختہ خاک ہم گویند و ہم او بر تختہ خاک گوید کہ تختہ

(ب) **تختہ حساب شناسان**

تحاسبان و زمین مؤلف عرض کند کہ ہمان (تخت حاسبان) کہ گذشت (اردو) دیکھو تخت حاسبان

تختۂ حمام اصطلاح۔ بقول بحر و ارستہ و بہار و انند سنگی کہ در حمام برای ادای نماز گذارند (محسن تاثیر ۵) ہر چاری را کہ عادت کردہ باسوز جگر ہا تختہ اش جز تختۂ حمام نتواند شدن ہا مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) وہ تخت جو حمام مین ادای نماز کے لئے بچھا رہتا ہے۔ مذکر۔

تختۂ خاک اصطلاح۔ بقول لطائف برہان و مؤید و انند (۱) زمین و (۲) تختۂ محاسبان صاحب بحر بذکر معنی اول گوید کہ (۳) قالب انسان مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و این کنایہ ایست لطیف و موافق قیاس بہر دو معنی اول و برای معنی سوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان مدارند و دیگر تحقیق از ان ساکت و لطافت ہم ندارد (اردو) (۱) زمین

مؤنث (۲) دیکھو تخت حاسبان (۳) قالب انسان

(الف) تختۂ در استعمال۔ بقول بہار و انند معروف و ہمچنین بقول ہر دو ۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) تختۂ دکان مؤلف عرض کند کہ الف بمعنی یک پارۂ دروب یکی ازان تختہ ہا کہ دکان را ازان بندند و کشایند (صائب ۵) صائب ز گفتگوی تو گرم است بزم عشق ہا خاموشی تو تختۂ دکان آتش است ہا (اردو) الف پٹ۔ بقول آصفیہ۔ تختۂ در۔ کواڑ۔ (ب) دکان کا پٹ۔ دکان کا تختہ۔ اُن تختون مین سے ایک جن سے دکان بند کرتے ہین۔ مذکر۔

تختۂ رقوم اصطلاح۔ بقول بحر و ملحقات برہان تختۂ رمال و منجم۔ صاحب مؤید مطبوعہ صراحت فرماید کہ منجمان بران پانسہ انداختہ حساب اشکال کنند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس۔ صاحبان مؤید قلمی این صراحت را نہ نوشتہ اند و متصرف مطبع معلوم می شود و غلط می نماید کہ پانسہ اندازی

کار منجم نیست بلکه کار رمال است (اردو) تختہ رقوم۔ اُس تختہ کا نام ہے جس پر منجمین اپنا حساب لکھتے ہین۔

تختہ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان وبحر وسروری وجامع (۱) کنایہ از پینہ را حلاجی کردن باشد کہ بتازی ندف گویند بہار گوید کہ ظاہرا تصحیف پختہ زدن بمای فارسی است چرا کہ پختہ بمعنی پنبہ آمدہ۔ صاحب مؤید بذکر معنی بالا بجوالہ قنیہ گوید کہ (۲) آگندن قبا واشال آن محلوج خان آرزو در چراغ ہدایت بذیل این تعریف (تختہ زدن ترسا) کردہ کہ بجا یش می آید **مؤلف** عرض کند کہ در حلاجی از دستہ آلہ معروف بر تختہ آلہ می زنند پس وجہی نیست کہ بر خلاف زبان و تصدیق محققین اہل زبان تصرف در لفظ کنیم۔ صاحب آصفی گوید کہ (۳) بمعنی تخت گستردن است و ما بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دھنکنا۔ دھنا۔ دیکھو پنجیدن (۲) قبا یا رضائی مین روئی بھرنا (۳) تخت بچھانا۔

تختہ زدن ترسا مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار آنست کہ ترسایان وقت سحر در معبد خود تختہ بر تختہ میزنند۔ صاحب بحر بذیل تختہ زدن ذکر این کردہ وخان آرزو در چراغ ہدایت ہم۔ (میر نجات ؎) ہست آواز شلنگ تو باین زیبائی کہ زند تختہ بہنگام سحر ترسائی **مؤلف** عرض کند کہ بترکیب اضافی موافق قیاس (اردو)۔ ترساؤن کا عبادت مین تختہ تختہ پر مارنا۔

تختہ زدن دکان مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وبحر وانند کنایہ از بند کردن دکان (مخلص کاشی ؎) صرفہ نتوان برد از کاری کہ شد بسیار دست پختہ زد زاہد دکان شید در ماہ صیام **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ تختہ ہای متعددہ عوض در دکان می باشد کہ دکاندار در بست وکشاد دکان از ان کار می گیرد (اردو) دکان بند کرنا۔

تختۂ زرنیخ اصطلاح۔ بقول برہان و مجمع کنایہ از انگشت و زغال افروختہ۔ مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است و زرنیخ جزء اوست کافی کہ ذکرش بر ارباب فن مخفی نیست پس زغال افروختہ را تختۂ زرنیخ گفتن کنایہ لطیف است (اردو) ۔ ۔ ۔

تختہ از بال و پر طوطی شود دکان ما پر (اردو)
دکان بند ہونا۔

تختہ شدن یاقوت مصدر اصطلاحی۔
بقول واسوختہ وبحر و بہار مسطح و ہموار شدن
(محسن تاثیر ؎) مفتون راہ و رسم نہ رونی شود
پہ یاقوت اگرچہ تختہ شود درنمی شود پہ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است بر سبیل مجاز و کنایہ
ایستادہ لطیفہ (اردو) یاقوت کا مسطح ہونا اور
تختی کی شکل میں پھیلا ہوا ہونا۔

(الف) تختہ شلنگ اصطلاح۔ بقول بحر
ورزش کشتی گیران است کہ ہفت تختہ بدیوار
قائم کردہ و زنگہا بستہ بوضع معہود بران شلنگ
زنند **مؤلف** عرض کند کہ شلنگ بفتحتین بمعنی
وثاقت و محکمی جستن و پا فشاندن و شاملران و
کشتی گیران است بدیں کہ پاشنہ پای ایشان بہ
سرین ایشان می رسد (کذا فی البحر) و ہم او ---

(ب) تختہ شلنگ زدن رابی اضافت

آوردہ کہ بمعنی جست کردن بقاعدہ مذکور است
(میر نجات ؎) دل دگر گرم طپیدن شدہ و در
سینہ تنگ پہ می زند آن بت طناز مگر تختہ شلنگ
پہ واستہ و بہار و خان آرزو در چراغ ہدایت
ذکر (ب) کردہ اند و بخیال ما حق آنست کہ
این (شلنگ تختہ زدن) با اضافت شلنگ است
و بقلب اضافت ہم مستعمل (خان خالص ؎)
چنین گر در برمردم شلنگ تختہ خواہی زد پہ
کزیں آخر تو کشتی گیر خواہی شد (اردو) الف
کشتی گیروں اور پہلوانوں کی جست اور چھلانگ
جو تختے کھڑا کر کے اس پر سے چھلانگ مارتے
ہیں۔ **مؤلف** (ب) استادہ تختوں پر سے چھلانگ
مارنا فوجیوں اور پہلوانوں کی ایک ورزش ہے

تختہ شماری اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی تختہ کہ
بر سر آن آتش باشد (کذا فی زفانگویا) **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب اضافی است۔ ہمان قلبہ کہ
بر تختہ آسیا گذشت (اردو) دیکھو تختہ آسیا۔

تختۂ عاج اصطلاح۔ بقول بحر و ملحقات برہان مرادف تخت عاج **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و بہ ترمیم تعریفش خیال خود را ہمدرنجا ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو تخت عاج۔

تختۂ قماش اصطلاح۔ بقول بہار آنچہ از دو تختہ چوب سازند و دران قماش بہار نگاہ دارند و بازبہ طناب محکم بندند **مؤلف** عرض کند کہ بعض اقسام قماش ریشمی را بر یک تختہ یا چند برای قماش ریشمی دو تختہ از دو جانب لفافہ قائم کنند الای آن را طناب کشند تا گرم ماند و کرمش نخورد (محسن تاثیر ؎) افتادہ ام بہ بند نگہداری عیال ؎ چون تختۂ قماش کہ بندند باطناب ؎ (اردو) وہ تختہ جس پر ریشمی کپڑا لپیٹا جاتا ہے یا اونی طاقون کی دو جانب رکھ کر کستے ہیں تاکہ کیڑے سے محفوظ رہے۔ نذکر۔

تختۂ قناد اصطلاح۔ بقول بہار و انند بالفتح تختہ کہ قناد و حلوائی شیرہ ہا بران چینند **مؤلف** عرض کند کہ قناد بہ تشدید نون۔ حلوائی را نام است و این مرکب اضافی است (ابو نصیر نصیرای بدخشانی ؎) گلدرخ غنچہ دہان من بگل شد خندہ زن ؎ از شکر ریزی چمن را تختۂ قناد کرد ؎ (اردو) وہ تختہ جو حلوائی کی دوکان کے آگے بچھایا جاتا ہے جس پر مٹھائی جائی جاتی ہے نذکر۔

تختۂ قیمہ اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند تختۂ چوبی کہ گوشت را بران ببرند و قیمہ کنند (وحید ؎) دلم دائم از وی سر اسیمہ است ؎ از و سینہ ام تختۂ قیمہ است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و این پارۂ تنۂ درختی باشد خان آرزو در چراغ ہدایت ہم ذکر این کرد (اردو) کندہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ قیمہ کوٹنے کی لکڑی۔

تختہ کردن دکان مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند بمعنی بند کردن دکان مرادف (تختہ زدن دکان) **مؤلف** عرض کند کہ صراحت

کافی ہمدرانجا کردہ ایم (محمد سعید اشرف ۵) تا قدت نسخ نازکردہ بلند پا تختہ کردست سرو دکان را پا منحنی مباد کہ از سند بالا (تختہ کردن دکان را) پیداست۔ عیبی ندارد (اردو) دکان بند کرنا۔

(الف) **تختہ کلاہ** اصطلاح۔ بقول بہار و بحر (۱) کلاہ چوبینی کہ رنگلہا بدان بندند و بر سر بچہ ہا نگذارند و رسوا کنند کہ آن را کلاہ تختہ و کلاہ رنگلہ نیز گویند (ملا شریف ۱) از کہ آموختی ایں عمل کہ از اسپ کسان پا توکنی نعل و مرا تختہ کلہ فرمائی **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا ۔۔۔۔۔۔

(ب) **تختہ کلہ فرمودن** بمعنی رسوا کردن پیداست پس الف بمعنی رسوا باشد و مجازاً (۲) بمعنی رسوائی ہم۔ بہار ذکر این کردہ ولیکن بتعریف خوشی نکرد (محمد سعید اشرف ۲) نازند شہان اگرچہ بر تخت و کلاہ پا در مذہب ما تختہ کلاہ است است اینجا پا منحنی مباد کہ کلہ مخفف کلاہ است و در سند اول استعمال ہمین مخفف (اردو) (الف) (۱) رسوا (۲) رسوائی۔ مؤنث (ب) رسوا کرنا۔ رسوائی کرنا۔

تختہ گردن اصطلاح۔ بقول بحر و انند۔ مرکب تختہ گردن کہ عنان برابر ہنتابد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سخت گردن دارندہ کہ پروائے لگام نکند اسم فاعل ترکیبی است استعمال این اکثر بصفت اسپ می شود معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) سخت گردن۔ شریر گھوڑا منہ زور گھوڑا۔

تختہ گوی اصطلاح۔ بقول بحر چوگان کہ سر آن مانند چمچہ باشد و بدان گوی بازند **مؤلف** عرض کند کہ تشبیہ کفگیر بہ از چمچہ می نماید و فک اضافت (تختہ گوی) است کہ مرکب اضافی است چوگان را مانند و حالا بر زبان معاصرین عجم ہمین چوگان است۔ صاحب لطائف برہان این را (تختہ گوئی) بہ دو تحتانی نوشتہ خیال ما

این است که غلطی کتابت راه یافته یا یای وحدت
را داخل اصطلاح دانست۔ تسامح اوست
(اردو) چوگان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
اسم مذکر۔ گیند کا بلا۔ گلی کا ڈنڈا وہ ڈنڈا جو سر
کی طرف سے کج ہو۔

تختہ گوی بازی اصطلاح۔ بقول مؤید
با پنجم و ششم فارسی ترجمہ طبطاب عربی و آن
چوبکی است کہ خزاطیان راست می کنند و رشتہ
در سیمان پیچیدہ بچہ گان در زمین زنند بگردد
و آواز کند لٹو و بھنورہ مانند (کذا فی القنیہ)
و اقول این تفسیر لفظ (تختہ آبی) است
زیرا چہ لٹو گردی شود مؤلف عرض کند کہ بچارہ خود
نمیداند کہ چہ چیز است و ناحق بتائید فضلا ایشان
را براہ غلط می برد این ہمان (تختہ گوی) باشد
کہ گذشت و لفظ بازی بران اضافہ شد و سہو ہم
این را برشتہ ہای تفت مثل تار عنکبوت می باشد
کہ تار و پودش دور دور می باشد کہ شبکہ ہا

ظاہر می شود تا گوی محفوظ می ماند۔ محقق با نام و نشان
این را مشاہدہ نکردہ باشد از اینجاست کہ در تعریف
این سکندری خورد۔ معاصرین عجم با اتفاق
دارند (اردو) دیکھو تختہ گوی۔

تخت ہلاکو اصطلاح۔ بقول ناصری عبارت
است از دربند باکو بہ تا بغداد و از ہمدان
تا سرحد روم و در حقیقت بایستی مراغہ را بدین
نام خوانند زیرا کہ تختگاہ ہلاکو خان بودہ و در انجا
رحلت نمودہ و قبرش در میان دو آب معروف
است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است
(اردو) تخت ہلاکو۔ مذکر۔ اس ملک کا نام ہے
جو دربند باکو سے بغداد تک اور ہمدان
سے سرحد روم تک واقع ہے۔

تختہ حی سبان اصطلاح۔ بقول لمحات
برہان و بحر (۱) کنایہ از زمین است۔ بہار
گوید کہ (۲) مرادف ہمان تخت حاسبان و
کنایہ از زمین۔ صاحبان رشیدی و سراج ہم ہمین

گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ ما این را مرادف دشیم
و معنی اول را خلاف قیاس پنداریم و از اینکہ محققین
زبانداں اعنی سروری و ناصری و جامع از معنی زمین
ساکت اند بدون سند استعمال معنی اول را تسلیم
نکنیم (اردو) (۱) زمین مؤنث (۲) دیکھو تختہ
حاسبان اور تخت محاسبان۔

تختۂ محاسبان شود مقولہ۔ بقول لطائف
برہان و بجز خاک بر سر افتد و گرد آلود شود مؤلف
عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بد دعا دہند
ہمین مقولہ را استعمال می نمایند کہ موافق قیاس
است (اردو) تم پر خاک پڑے۔

(الف) تختۂ مشق اصطلاح۔ بقول بہار
و مفید بہ اضافت و بی اضافت (۱) تختہ کہ الفاظ
دبستان بران مشق کنند و (۲) ہر چیزی کہ بسیار
بہ استعمال آید (صائب ۵۲) لوح دل کہ آئینہ
راز عالم است ۔ حیف است تختۂ مشق
ہوس کنی ۔ (محسن تاثیر ۵) بی ستون آئینہ

احوال من است ۔ تختۂ مشق جنون نامۂ اعمال من است
مؤلف عرض کند کہ از سند اول ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) تختہ مشق کردن یعنی تختہ مشق فراہم
دادن پیدا است (اردو) الف تختۂ مشق
بقول آصفیہ (۱) وہ تختی جس پر لڑکے مشق کرتے
ہیں لکھنے کی پٹی۔ لوح (۲) وہ چیز جو بہت
استعمال میں آئے (باضافت و بے اضافت)
(ب) تختہ مشق بنانا۔

تختۂ میل اصطلاح۔ بقول خان آرزو در
سراج (بذیل تختۂ محاسبان) ہمان تختۂ حاسبان
مؤلف عرض کند کہ ازین کہ کتابت بر خاک
این تختہ از میل آہنی می شود این را بدین اسم
موسوم کردند (اردو) دیکھو تختۂ محاسبان۔

تختۂ مینا اصطلاح۔ بقول ہمان (بحر عجم
و ناصری و جہانگیری و لطائف) کنایہ از آسمان
است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و
موافق قیاس باشد (اردو) دیکھو آسمان۔

(الف) **تختهٔ نرد** اصطلاح۔ بقول بحر تختہ کہ بر آن بازی نرد بازند و ہم او بر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **تختهٔ نرد آبنوسی** گوید کہ (۱) فلک البروج است صاحب لطائف برہان (ب) را آوردہ صاحب رشیدی گوید کہ فلک است۔ خان آرزو در سراج (ب) را بحذف تحتانی آخرہ (تختہ نرد آبنوس) نوشتہ بذکر معنی اول گوید کہ (۲) کنایہ از شب نیز **مؤلف** عرض کند کہ ب مرکب توصیفی است و بقول خان آرزو مرکب اضافی و معنی دوم ہم موافق قیاس (**اردو**)

الف وہ بساط تختہ جس پر نرد کھیلیں۔ مذکر۔

(ب) (۱) آسمان۔ مذکر (۲) رات۔ مؤنث

تختهٔ یخ اصطلاح۔ بقول بہار یا چیزے یخ کہ از کمال برودت ہوا در حوض یا رودہا می بندد و بغایت شفاف می باشد مانند آئینۂ قدنما (یحیی شیرازی ؎)

وہ چیز ہے اینکہ چو در تاب شد ہ آئینہ چون تختۂ یخ آب شد ہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (**اردو**) یخ کا ٹکڑا۔ مذکر۔

تجمّم بقول برہان و جہانگیری بفتح اوّل و ضم جیم بروزن انجم (۱) بمعنی حریص و بقول جامع (۲) صاحب شرف صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ بہ حای مہملہ صحیح نہ بہ خای معجمہ و لغت عرب است نہ فارسی (خاقانی ؎) ناصح ہمای دولت و شہباز خضرتست ہ نہ کرگس قرخجہ و نی زاغ تجمم است ہ (ولہ ؎) پیش دل شان سپہر و انجم ہ این بودہ و رنج و آن تجمّم ہ صاحب رشیدی اشارہ می کند بہ شعر دوم خاقانی کہ از ان فتح دوم و تشدید جیم عربی ہم ظاہر است۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید کہ میتواند کہ از عالم پر و قر بود کہ مشدد و مخفف ہر دو آمدہ اما کہ مشدد را مخفف کردہ اند چنانکہ ضابطۂ فارسیان است کہ در الفاظ عربیہ نیز چنین متصرف

نسندیس قول جہانگیری خطا نبود **مؤلف** عرض کند کہ تجمّم بہ حای مہملہ دوم در عربی زبان بمعنی برآمدگی پستان و ہر چیز نوشتہ پس بی غوری صاحب ناصری است کہ ایراد درین لغت می کند با عتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست و باعتماد دیگر محققین تحقیق پسند این را لغت فارسی زبان دانیم اگر در عربی زبان بہ حای مہملہ عوض خای معجمہ بہ ہمین معنی می بود در ان حالت ما این را مفرّس می گفتیم بر سبیل تبدیل (اردو) (۱) حریص (۲) صاحب شر۔

تخرہ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید کہ مخفف تسخرہ بمعنی تمسخر است و می فرماید کہ عربی الاصل بود کہ فارسیان در ان تصرّف کردہ باشند دیگر ہمہ محققین ازین لغت ساکت **مؤلف** گوید کہ اگر سند استعمال این پیش شود ما این را اسم جامد فارسی زبان توانیم گفت محض بیان محقق بالا برای این کفایت نمی کند (اردو) تمسخر۔ مذکر ٹھٹھول ظرافت۔

تخس بقول برہان و سروری و ناصری و جامع بفتح اول و ثانی بر وزن عسس تافتن دل باشد از غم و الم و بعض می فرمایند کہ بسکون ثانی ہم گفتہ اند و بہ این معنی بجای حرف اول بای ابجد ہم بنظر آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بوجدہ بمعنی پژمردہ بر نشان آوّلش و بمعنی گداز و رنج بر نشان سومش گذشت و صراحت ماخذش ہمدر انجا مذکور پس این را مبدّلش دانیم چنانکہ تبکوب و بتکوت (اردو) دیکھو تخبس کے پہلے اور تیسرے معنے۔

تخش بقول برہان بفتح اول بر وزن رخش بمعنی (۱) بالا و صدر مجلس و (۲) نوعی از تیر ہم و (۳) تیر آتشبازی را نیز گفتہ اند و بقول بعض (۴) نوعی از کمانست کہ تیر بسیار کوچکی دارد۔ صاحب جامع گوید کہ تخشیدن بمعنی در صدر نشستن می آید پس صدر مجلس را تخش گویند و ذکر دیگر

سعدانی هم کرده صاحب ناصری معنی چهارم را ترک کرده صاحبان رشیدی و سروری بر معنی چهارم قناعت کرده و نسبت معنی اوّل همین قدر گویند که کسی که بالانشست می گوید که تخشید. خان آرزو در سراج می طراز د که صحیح آنست که تخشیدن بمعنی بالانشستن آمده و تیر آتشبازی را بهمین نسبت تیر تخش گویند که در هوا بسیار بلند رود و ظاهرا ناوک را مجاز تخش گفته باشند که تیر آن در هوا بلند رود اگرچه انداختن تیر ناوک در هوا رسم نیست زلّه بردارش بهار بذکر معنی چهارم گوید که بمعنی گویند تخش بان که در جنگ های هند سر دهند و آن آهنی باشد مجوّف که از بارود پر کرده آتش دران زنند و جانب خصم در هوا اندازند. مقصود بهار درینجا از معنی سوم است (ظاهر و حید ۵۳) تو گوئی چو شد تیر تخشش بلند ۴ که کرده است این ریشه در خاک بند ۴ و ارسته مشقوق با بهار که خود بهار نقلش برداشته. صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معنی سوم قانع (ظ و برهان قاطع) بعطری که عطار گیسو دهد ۴ به تیر یکه از تخش ابرو جهد ۴ (ها تفی ۵۴) زهر سو دوانند پرنده رخش ۴ بد انسان که تیر از کمانهای تخش ۴ مؤلف عرض کند که بقول بعض معاصرین سالخورده عجم اسم جامد فارسی زبان است که بمعنی تیر لیست قدری خم دار که تیر اندازان چابک دست آن را بالطرز خاصی می زنند که اوّل بالای رود و باز بر سر نشانه می افتد پس معنی دوم اصل است و معنی سوم مجاز آن این تیر آتشبازی همانست که آن را در هند بان گویند و معنی چهارم مجازش که کمان تیر را هم تخش گفتند که خم آن مثل تیر تخش باشد و معنی اوّل هم مجاز معنی دوم که صدر نشین هم بلندی دارد چنانکه تیر تخش اوّل بلندی شود و این بمعنی اوّل اسم مصدر تخشیدن است که بجایش می آید مخفی مباد که بعض معاصرین عجم این را بمعنی چهارم اسم جامد دانند و معنی دوم را مجاز آن که تیر تخش بشبیهه کمان

است و معنی سوم ہم مجازش کہ تیر آتشبازی یعنی بان ہم خمیدہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) صدر نشین۔ میر مجلس۔ پریسیڈنٹ (۲) وہ تیر جس کو فارسیون نے تیر تخش کہا ہے جو کسی قدر خمدار ہوتا ہے اور بلند ہو کر نشانے کے سر پر بیٹھتا ہے۔ مذکر (۳) بان۔ مؤنث۔ بقول آصفیہ وہ تیر جو از قسم ہوائی ہے جو اگلے زمانہ کی لڑائیون مین دشمن پر چھوڑا کرتے تھے (۴) کمان۔ مؤنث دیکھو افعی قربان۔

تخشا بقول برہان و جہانگیری و جامع بہ فتح اول بر وزن احشا بمعنی سعی کنندہ و کوشندہ (از راشت بہرام یزدی ؎) بگو تخشا بکار تو نہ پیوست ہمی باشید و می دارید پیوست ؎ صاحب نوادر ذکر این بذیل مصدر تخشانیدن کردہ گوید کہ این مجاز است چرا کہ در بالا روی سعی را دخل تمام است **مؤلف** عرض کند کہ درست گوید ولیکن از حقیقت چرا خبر نمی دہد کہ این اسم مرکب است با امر حاضر تخش و الف فاعلی کہ افادۂ اسم فاعل کند چنانکہ دانا و بینا و جویا و پویا و این اصلا اسم جامد نیست بلکہ بقاعدۂ فارسی لغتی است کہ از مشتقات مصدر پیدا شد (اردو) کوشش کرنے والا۔ ساعی۔ سعی کرنے والا۔

(الف) تخشد
(ب) تخشیدن الف بقول برہان بروزن بخشید یعنی بالا نشست چہ تخش یعنی بالا و صدر مجلس ہم آمدہ و ہم او نسبت ب گوید کہ بروزن بخشیدن یعنی بالا نشستن صاحبان ناصری و بحر و مؤید و انند و موارد و نوادر ذکر ب کردہ اند صاحب بحر صراحت کند کہ کامل التصریف است و مضارع این تخشد و صاحب موارد می فرماید کہ حاصل بالمصدر این تخش **مؤلف** عرض کند کہ الف ماضی مطلق ب و ب مرکب از تخش کہ اسم مصدر است و یای معروف و علامت مصدر دن۔ برہان الف را

اسم جامد دانست غلط کرد (اردو) الف بلندی پر بیٹھنا (ب) بلندی پر بیٹھنا۔

تخفیف بقول بہار سبک کردن می فرماید کہ بالفظ دادن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح۔ فارسیان استعمال این بمعنی سبک با مصادر و ترکیب فارسی کردہ اند کہ در لغات می آید (اردو) تخفیف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ کمی۔

تخفیف تصدیع استعمال۔ بقول بہار مرادف تخفیف زحمت **مؤلف** عرض کند کہ استعمال این در فارسی زبان بسیار کم است۔ البتہ تخفیف زحمت بر زبان است بمعنی کمی زحمت (اردو) تخفیف تصدیع۔ تخفیف زحمت دونون دکن مین مستعمل ہین بمعنی حقیقی یعنے تکلیف کی کمی

تخفیف دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سبک کردن و آسانی پیدا کردن است (طالب آملی ؎) حدیث عشق دراز است و یار نازک طبع ؛ دماغ دردسرش نیست می دہم تخفیف بگو (اردو) ہلکا کرنا۔ بار گھٹانا۔ آسان کرنا۔

(الف) تخفیف زحمت کردن استعمال صاحب

(ب) تخفیف کردن

آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش الف پیدا است از اینجاست کہ ما او را جا دادہ ایم کہ بمعنی زحمت کم کردن است و ب ہم بمعنی کم کردن مستعمل۔ (حافظ شیرازی ؎) خاک کویت بر نتابد زحمت ما بیش ازین بگو لطفہا کردی بتا تخفیف زحمت می کنم ؛ (اردو) الف۔ تخفیف زحمت کرنا تکلیف کو کم کرنا ب کم کرنا تخفیف کرنا ہلکا کرنا

تخفیفہ بقول بہار دستار کوچکی کہ ہنگام خواب و خلوت بر سر پیچند نسبت بعمامہ سبک باشد (محسن تاثیر ؎) اگر خفت نمی آرد بسر ترک ادب دون

؎ چیرا بر سر نہد تخفیفہ ہر کس بی تکلف شد ؎ (مخلص کاشی ۵) کجاست راحت تخفیفہ و سبک روحی ؎ علاقہ نیست بدستار اعتبار مرا ؎ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ لغت عربست۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ ہای نسبت با	لفظ تخفیف مرکب کردند **مؤلف** عرض کند کہ استعمال این بہمین معنی در عربی یافتہ نشد ما این را مفرس دانیم (اردو) وہ مختصر رومال جو عمامہ سے چھوٹا ہوتا ہے جسکو خلوت میں سوتے وقت سر میں لپیٹ لیتے ہیں۔ مذکر۔

تخلص خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ (۱) لفظی کہ شاعر برای خود مقرر کند و (۲) بیتی کہ شاعر تخلص خود در ان کند (کمال خجندی ۱۲) تخلص ہای تو بس نامدار است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب انند می فرماید کہ عربی است و در اصطلاح شعرا (۳) نام ممدوح آوردن است (کذا فی الجامع الصنائع) اما در اساس الفضلا کہ تصنیف قاضی شہاب اللہ باشد مندرج است کہ حسن تخلص آنست کہ خروج از غزل و دخول در مدح بہ احسن وجہ باشد و درین معنی لغوی مرعی می شود زیرا چہ رستن از غزل است **مؤلف** عرض کند کہ در عربی زبان مطلق بمعنی رسیدن است و معنی اول یافتہ نمی شود معلوم می شود کہ مفرس است و فارسیان بمعنی اول استعمال کردہ اند و بہ معنی دوم مقطع مستعمل است نہ تخلص و بمعنی سوم استعمال عرب است نہ فارسی (اردو) تخلص۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر (۱) شاعر کا وہ مختصر اور فرضی نام جو شعر میں ڈالا جاتا ہے۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے یہہ شاعر کا وہ مختصر اور فرضی نام ہے جسکو شاعر اپنے اشعار میں اپنے آپ کو اس نام سے موسوم کرتا ہے (۲) مقطع۔ بقولہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔

غزل یا قصیدہ کا آخری شعر جس مین شاعر کا تخلص واقع ہو۔ قدما شعرا اوّل مین بھی تخلص ڈالدیا کرتے تھے کبھی فارسی اور اردو مین مطلع کو بھی مقطع بنا ڈالتے ہین **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ مطلع کی کیا خصوصیت ہے درمیان اشعار کسی ایک شعر مین بھی تخلص لایا جا سکتا ہے لیکن اُسکو مقطع نہین کہہ سکتے اور نہ اُس مطلع کا نام مقطع جس مین تخلص ہو (۳) ممدوح کا نام جو اشعار مین لایا جاے عربی مین تخلص کہا جاتا ہے مگر فارسی اور اردو مین ان معنون مین مستعمل نہین ہے

تخلّف بقول بہار و الپس استادن از چیزی **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و بقول منتخب واپس ماندن۔ فارسیان این را بمعنی رسائی نہ شدن و پست ہمتی و عدم الفا بمصادر فارسی استعمال کنند کہ در لغات می آید (اردو) (۱) رسائی نہ ہونا کا حاصل مصدر یعنی عدم رسائی مؤنث۔ پست ہمتی۔ مؤنث۔ عدم الفا۔ مذکر۔ وعدہ خلافی۔ مؤنث۔

تخلّف افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش معنی رسائی نشدن پیدا است (علی خراسانی ۵) بود این نکتہ پر روشن کہ در باب جناب تو ہر تخلف تا ابد افتاد در اقوال انسانی ۵ (اردو) رسائی نہ ہونا

تخلّف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش معنی پست ہمتی شدن پیدا است (علی خراسانی ۵) بر بہرہ ہا خاک در دوست گواہ است ۵ کز طاعت می خانہ نکردیم تخلّف ۵ (اردو) پست ہمت ہونا۔ انکار کرنا۔

تخلّف ورزیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش پیدا است

آرزو بمعنی وفا کردن است (خان آرزو ۵) می کند وعدہ با غیار و تخلف در وعدہ ہا چہ کند	آرزوی ما کہ با او اینہم نیست ہ (اردو) وفا کرنا۔

تخلہ بقول برہان و جامع و رشیدی و جہانگیری بفتح اوّل و لام و سکون ثانی بمعنی (۱) نعلین و (۲) عصا و (۳) ریزہ و خردۂ ہر چیز۔ صاحبان سروری و ناصری و مؤیّد بر معنی اوّل و دوم قانع (شمس فخری ۱۲) ایا شاہی کہ ہر سائل کہ آید ہ بدرگاہ تو بی دستار و تخلہ رہ (منجیک ۱۲) اندر فضائل تو قلم گونی ہ چون تخلہ کلیم پیر شد ہ خان آرزو در سراج متفق با برہان مخالف عرض کند کہ صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است۔ اسم جامد فارسی قدیم دانیم و حالا بر زبان ما ہمرین عجم نیست (اردو) (۱) نعلین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ دو نعلین جوتیاں۔ جوتوں کا جوڑا (۲) عصا بقولہ عربی۔ اسم مذکر۔ لاٹھی۔ سونٹا۔ چوب دستی۔ دیکھو تازہ (۳) ہر چیز کا خردہ۔ ریزہ۔ مذکر۔

تختم بقول برہان بضم اوّل و فتح ثانی و سکون میم (۱) پارچہ باشد کہ نثار چینان بر سر چوب بندند و بدان از ہوا نثار بر بایند و بسکون ثانی (۲) دانہ و اصل ہر چیز و (۳) مرضی را نیز گویند بعربی بیضہ خوانند و (۴) مطلق بیضہ را نیز گفتہ اند اعم از ماکیان و غیر ماکیان و (۵) بمعنی منی و آب پشت ہم ہست کہ مادۂ وجود حیوانات است و (۶) بمعنی اصل و نسب و نژاد نیز آمدہ صاحبان جہانگیری و سروری بر معنی اوّل قناعت کردہ اند۔ صاحب جامع بذکر ہمۂ معانی نسبت معنی چہارم تخصیص بیضۂ مرغ کند و معنی دوم بخصوصیت بیان نکرد۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل و دوم معنی چہارم را مخصوص بامرغ کردہ و ذکر معنی ششم ہم فرمودہ صاحب مؤیّد

شارهٔ بمعنی دوم کرده گوید که آن اصل هر چیز است و نیز (۷) اولا صاحب فدائی می فرماید که دانه
هر چیز که بکارند و سبز شود و خوشه ها یا میوه ها بر آرد و آنچه بتازی بیضه خوانند و آن را خاک هم نامند
و تخم کبوتر و کنجشک و مانند آن و (۸) خایهٔ مردم نیز (شمس فخری ۱۵) بگه آنگاه شاه زر بخشد بچرخ
سازد زر مرط ابر تخم پدر خان آرزو در سراج گوید که بمعنی اصل و نژاد است و مطلق بیضه و اغلب
که این هر دو در اصل مجاز بود که شهرت گرفته چه تخم در اصل دانه را گویند و بذکر بمعنی اوّل می فرماید
در این تصحیف تخم است صاحب محیط بر تخم می فرماید که اسم فارسی بزر است و بعض طیور را نیز شامل
و سرکیب بمقام خود مسطور چنانچه در بزر نیز اشارت رفته مؤلف عرض کند که حقیقت بیضه بجایش مذکور
بهار گوید که اصل و نژاد و تخم غله و درخت چون تخم کدو و تخم ریحان و تخم گل و تخم سنبل و
امثال آن و بمعنی بیضهٔ مرغ و مطلقه مجاز است و بالفظ افگندن و بالیدن و بر خاک افشاندن
و پریشان کردن و در خاک کردن و دمیدن و سبز شدن و فرو کردن و کاشتن و کردن و نهادن
مستعمل است می گوئیم بمعنی اوّل تخم بیای فارسی اصل است چنانکه اشارهٔ این همه را انجا کرده ایم
و صراحت ماخذ بر تخم گذشت و این را مبدل تخم دانیم و همین مثال اوّل این تبدیل است و
بمعنی دوم اصل دیگر همه معانی مجازی هم جامد فارسی زبان و معنی سوم مجازش که آن را تخمه هم نامند
که این مرض پیدا می شود از نیکه تخم در غذای غیر بچه هضم نمی شود و تخمه عائد می گردد ما این را بدین معنی
مخفف تخمه دانیم و تخمه بقول صاحب منتخب در عربی زبان بمعنی مطلق ناگواری طعام است صاحبان
اند و غیاث تخمه را بمعنی بد هضمی طعام از امثال لغت عرب گویند و معنی چهارم و پنجم و ششم و هفتم
و هشتم همه مجاز معنی دوم موافق قیاس است و استعمال این با مصادر در ملحقات می آید (اردو

(۱) دکھیو بچم (۲) دکھیو بزر (۳) تخمہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی قے جو بدہضمی یا فاسد غذا سے ہو جاتی ہے اس مین اور ہیضہ مین یہہ فرق ہے کہ ہیضہ اخلاط غذا مین فساد ہو کر ہوتا ہے اور تخمہ غذا کے فساد سے (۴) تخم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ہیضہ۔ انڈا (۵) منی بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤنث۔ آب پشت۔ آدمی کا بیج۔ نطفہ۔ وہ سفید مادہ جو آدمی کے عضو تناسل سے بر وقت جماع خارج ہوتا ہے اور اُس سے حمل قرار پاتا ہے (۶) تخم۔ بقولہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نسل (۷) تخم بقولہ مذکر۔ اولاد (۸) تخم۔ مذکر۔ بقولہ۔ خایہ۔

تخمار بقول برہان و جامع بضم اوّل بروزن بلغار تیر لیست کہ پیکان ندارد و بجاے پیکان گرہی دارد صاحب رشیدی گوید کہ این را تخمار و تکمہ ہم گویند صاحب ناصری گوید کہ بجای پیکان گرہی دارد و بشکل تخم کبوتر و ازان اورا تخمار گویند و تخمار ہم منسوب بہ تخمہ و گوید کہ در بہار عجم آوردہ و در فرہنگہا نیافتیم **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو ماخذ بیان کردہ صاحب ناصری موافق قیاس و این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) تخمار یا تخمار تیر کی ایک قسم کا نام ہے جس مین پیکان کے عوض ایک گرہ ہوتی ہے۔ مذکر۔

تخم افشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این بحوالہ بہار کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بوئیدن و کاشتن تخم باشد

در خاک (صائب ؎) ہر کسی تخمی بخاک افشاند
و ما دیوانگان ؎ دانہ بنجیر در دامان صحرا کاشتیم

(ظہوری ؎) شراب از خوی برویش تخم افشاند
؎ توان خورشید از رویش درو کرد ؎ (**اردو**) بیج بونا دکن مین بیج چھڑکنا بھی کہتے ہین۔

تخم افگندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف تخم افشاندن است

مؤلف عرض کند کہ صراحت معنی ہمدرا نجا کردہ ایم (ثنائی مشہدی ؎) بسکہ با من سازگاری افگندہ ام ؛ (اردو) دیکھو تخم افشاندن۔

تخماق بقول بہار صحیح بہرد وقاف افزار چوبی کہ بر سر میخ زنند تا میخ در زمین خوب فرو رود واستوار باشد (میر یحیی کاشی ؎) اول با عشق زنرمی دم زد ؛ پس صدمۂ سختم زقفای ہم زد ؛ تا بند نگردد بزمین اول میخ ؛ تخماق بہ فرقش نتوان محکم زد ؛ مؤلف عرض کند کہ توقاق ہمین معنی لغت ترکی است (کذا فی لغات ترکی) فارسیان بحذف واو و تبدیل قاف بخای معجمہ (چنانکہ برق و برخ) این را مفرس کردہ بالضم خواندہ اند (اردو) دکن میں موگری کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے موگری پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ زمین کوٹنے کا چوبین آلہ میخکوب بھی اردو میں مستعمل ہے۔

تخم انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف تخم افشاندن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (نوعی جنوشانی ؎) قطرۂ بر خاک دل از آب تاک انداختم ؛ تخم پاکی یافتم بر جای پاک انداختم ؛ (اردو) دیکھو تخم افشاندن۔

تخم اہیر اصطلاح۔ بقول محیط اسم لسان العصافیر است مؤلف عرض کند کہ بر لسان العصافیر

ہر چہ نوشتہ ما نقلش بہ (بنجشک روان) کردہ ایم (اردو) دیکھو بنجشک روان۔

(الف) تخم باختن مصدر اصطلاحی بقول صاحب آصفی بجوالۂ دارستہ روز نوروز وعید بہ بیضہ ہای رنگین بازی کردن و بسند این از طغرای مشہدی شعری آوردہ کہ ازین

(ب) تخم بازی پیداست (ملا ؎) کہ در روغ ہنگامہ سازی کند ؛ ز روی فطرت تخم بازی

کند ؛ **مؤلف** عرض کند کہ وارستہ ذکر تخم بازی
بہ ہمین معنی کردہ و صاحبان بحر و بہار ہم این را
آوردہ ما می گوئیم کہ اگر ازب خواہیم کہ مصدر قائم
کنیم الف درست نباشد بلکہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(ج) **تخم بازیدن** مصدر آنست و ازسند
بالا مصدر مرکب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(د) **تخم بازی کردن** پیداست کہ صاحب
بحر ذکرش بہ ہمین معنی کردہ وب عاصل بالمصدر
(ج) است وبس (اردو) الف وج وہ
لڑکوں کا نوروز کے دن انڈوں سے کھیلنا۔
(ب) اسی کھیل کو فارسیوں نے تخم بازی کہا ہے
تخم بالیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی گوید کہ بمعنی سبز شدن تخم است **مؤلف**
عرض کند کہ معنی لفظی این کلمہ شدن تخم از بالیدگی
است وکنایہ باشد از پیدا شدن درخت از و
(صائب ؎) در گذر زین عالم پر شور و شر
صائب کہ تخم ہا در زمین شور بالیدن نمیدہد

آہیست ؛ (اردو) پیدا ہونا ۔ نشو و نما پانا
تخم بخاک فرو کردن مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی (تخم بر خاک فرو کردن) را نوشتہ
گوید کہ بمعنی کاشتن تخم است **مؤلف** عرض کند
کہ از سندش مصدری کہ پیدا می شود و موافق قواعد
آن را قائم کردہ ایم صلہ بر را ہیچ تعلق نیست
(کلیم ہمدانی ؎) دہقان بہر زمین کہ نشاند
نہال تاک ؛ من ہم بجا تخم کدوئی فرو کنم ؛
(اردو) تخم بونا ۔
تخم بر چیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
آصفی برداشتن آن **مؤلف** عرض کند کہ تخم
از عاصل کردن تخم است (عرفی ؎) ہر کجا تخم
آرزو چیدی ؛ بدہقان عطا فرستادی ؛ (اردو)
تخم حاصل کرنا ۔
(الف) **تخم بر خاک افشاندن** استعمال ۔
(ب) **تخم بر خاک ریختن** صاحب
ذکر ہر دو بمعنی کاشتن تخم کردہ سند الف

افشاندن گذشت (دانش شہیدی ؎) شبہا و شنگ
دیگر گردش افلاک ریخت ۔ دانہ ہای اشک بلبل
تخم گل بر خاک ریخت ۔ مؤلف عرض کند کہ
موافق قیاس است (اردو) بیج بونا ۔

تخم برخیزیدن استعمال ۔ مرادف تخم برخاستن
یعنی پیدا شدن درخت از زمین (ظہوری ؎)
کجا بر سینہ آلودہ داغش می شود خرمن ۔ کہ تخم
گرم خونی از زمین پاک برخیزد ۔ مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است (اردو) بیج اگنا
دکن میں مولکا نکلنا کہتے ہیں ۔

تخم بنگ استعمال ۔ بقول برہان آنست
کہ بعربی بذر البنج نام است و آن را خداع الرجال
نیز گویند و آن سہ نوع می باشد سفید و سیاہ و
سرخ و بہترین آن سفید ۔ بعد ازان سرخ و
سیاہ و آن زہر است و سرد و خشک در سیم ۔
مؤلف گوید کہ صاحب محیط ذکر این نکرد و
بزر البنج برای ہتوز حوالۂ بنج می دہد و بذر البنج

می فرماید کہ بر شاخہای آن ثمر در غلاف شبیہ بہ
گل انار در شکل و آن مملو از تخم شبیہ بہ تخم کشوت
و غیر مدور و آن سہ نوع است سیاہ و سرخ و
سپید و قوت تخم آن تا یکسال باقی می ماند و آن
مختلف الطبع است چنانچہ سیاہ آن سرد و خشک
در آخر سوم و سرخ آن در اول سوم و سفید آن
گرم و جمیع اقسام آن مخدر منوم مجفف مسکن اوجاع
مفرحات و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)
بنگ کے بیج ۔ مذکر ۔

تخم پاشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی
گوید کہ بمعنی تخم افشاندن باشد مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است (او حدی کرمانی ؎)
در بوم بر زمانہ جنت ۔ تخم گل آفتاب پاشید
(اردو) دیکھو تخم افشاندن ۔

تخم ترشہ اصطلاح ۔ صاحب محیط گوید کہ
بفارسی تخم حماض را نام است و بر حماض گوید
کہ بفارسی ترشہ مؤلف عرض کند کہ صراحت

ترشہ بجایش می آید (اردو) دیکھو ترشہ بیہ
اُس کے بیج ہیں۔ مذکر۔

تخم تونر اصطلاح۔ بقول محیط دوائی است ہندی
بشکل کبابہ بخندان در مزاج گرم و خشک۔ نافع ریاح
و درد شکم و اہل ہند عرق این می کشند و بہ استعمال
می آرند و در مطبوخات نیز و اگر بقدر چار دام
گرفتہ در یک آنار آب بجوشانند کہ سوم حصہ بماند
و صاف کردہ مضمضہ نمایند نافع درد دندان
است **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ خود
محیط صراحتاً این نکرد کہ چہ چیز است و نام این بلغتہ
ہم نہ نوشت۔ جز این چارہ نیست کہ بر این قناعت
کنیم (اردو) تونر کے بیج۔ افسوس ہے کہ
تونر کا مشہور نام معلوم نہ ہو سکا۔ تخم تونر مذکر

تخم جاروب اصطلاح۔ بقول برہان
و رشیدی و سراج دوائی است کہ آن را ابرسم
اطریلال خوانند صاحب جامع بر نام دوائی قانع
مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط ہر چیز نسبت

اطریلال نوشتہ ما ذکرش در مقصورہ کردہ ایم
و برخی ازان بر آطریلال در ممدودہ حیف است
کہ وجہ تسمیہ این متحقق نشد کہ چرا فارسیان
این را تخم جاروب گفتند (اردو) دیکھو اطریلال

تخم جہود اصطلاح۔ بقول برہان و سراج
جامع و سراج کنایہ از پراگندہ و پریشان۔
بہار گوید کہ وجہ این بر فقیر ظاہر نیست
مؤلف عرض کند کہ صاحب اندراج کافی بہ
جہود کردہ گوید کہ جہود نام درختی است بلند
و بالا کہ بہندی تاڑ نامند و چون میوۂ او پختہ
گردد از میان بترقد چنانکہ خستۂ او بغایت متفرق
و پراگندہ شود بحدیکہ اگر بخواہند کہ آن را در یک
یکایک بیابند از نجاست کہ فارسیان تخم
جہود پراگندہ و پریشان را گفتند (اردو)
پراگندہ و پریشان۔

تخم چیزی برافتادن مصدر اصطلاح
بقول مجرد وارستہ یعنی نابود و معدوم شدن

آن بحیثیتی کہ نام ونشان ازو نماند (طغرا ے)
تا کف کشودیم بر شاخ عشرت ہ شد قحطی گل
تخمش برافتاد ہ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ
ایست موافق قیاس وما این اصطلاح را
مخصوص بہ نباتات دانیم وسند بالا ہم تقاضائے
آن می کند اگر سندی دیگر بہ تعمیم معنی بدست
آید البتہ اعتبار را شاید محققین اہل زبان و
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) نابود
اور معدوم ہو جانا۔ مٹ جانا۔

تخم حرام اصطلاح۔ بقول بحر وبہار۔
حرام زادہ وولد الزنا (محسن تاثیر ے)
با دختر رز نشین کافتی تو زبام آخر ہ گیرد
دل ودین از تو این تخم حرام آخر ہ جان آزرد
در چراغ ہدایت ذکر این کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی بمعنی نسل حرام دارند
(اردو) حرام زادہ۔ ولد الزنا۔ دیکھو
بچہ کو۔ اسم مذکر۔

تخم خلال اصطلاح۔ بقول برہان وجامع
ورشیدی وسراج ومحیط ہمان تخم جاروب
کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ
این ہم بوضوح نہ پیوست واللہ اعلم واشارہ
این بر آطرلال بقول محیط گذشت (اردو)
دیکھو تخم جاروب اور آطرلال۔

تخم خلیل اصطلاح۔ بقول برہان بکسر
خا وتحتانی مجہول تخمیست بمقدار تخم کرفس
وشکل واندام زیرہ دارد وکبود رنگ می باشد
ودر غایت تلخی بود ونبات آن را العربی رجل
الغراب وحرز الشیاطین نامند **مؤلف** عرض
کند کہ اشارہ این بقول محیط بر اطرلال کردہ ام
(اردو) دیکھو اطرلال۔

تخمدان اصطلاح۔ بقول برہان وجامع
وبحر زمینی را گویند کہ دران شاخہای درختان
فرو برده باشند یا چیزی کاشتہ باشند کہ بعد از
سبز شدن بجای دیگر نقل کنند وارستہ حراث

کند که این زبان اہل شیراز است (میر نجات ؎)
چشمم بیاد قد تو ای سرو خوشخرام ہ از گریه تخمدان
نہال جنوب راست ہ خان آرزو در چراغ ہدایت
و سراج ہم ذکر این کرده (تاثیر ؎) ز جمع مال
ممسک چون زمین تخمدان باشد ہ که یکجا مال او
آخر نصیب دیگران باشد ہ **مؤلف** عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی است و کنایه باشد (اردو)
وہ زمین جس مین درختون کی شاخین دابین یا
تخم بوئین جن کی جڑین پیدا ہونے یا پیڑ نکلنے پر
دوسری زمین مین منتقل کرتے ہین ۔ مؤنث ۔

تخم در خاک کردن مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ۔
مؤلف عرض کند که بمعنی تخم کاشتن است
(صائب ؎) این تخم توبه را که تو در خاک کرده
ہ موقوف آبیاری اشک ندامت است ہ
(اردو) بیج بونا ۔

تخم در زمین کردن استعمال ۔ بقول
صاحب آصفی کاشتن تخم است **مؤلف** عرض
کند که اگرچه سند استعمال بنظر نکرده ولیکن عیبی ندارد
که موافق قیاس است (اردو) تخم زمین مین بونا

تخم درودن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که سند او بکار نمی خورد و برای تخم
کشتن است که می آید (کمال اصفہانی ؎)
چه تخم ہای بر و مند را بباغ وجود ہ زمانه کشته
و بس نارسیده بدرود ہ مخفی مباد که محقق ہمدم
نژاد بر معنی شعر غور نکرد (اردو) ناقابل ترجمہ

تخم دمیدن استعمال ۔ بقول صاحب
آصفی بمعنی سبز شدن تخم **مؤلف** عرض کند
که بمعنی حقیقی است (کلیم ہمدانی ؎) چنین
که تخم به تعجیل می دمد از خاک ہ قریب دانه دریغ
دامگه نخورد شکار ہ (اردو) پودہ پیدا
ہونا ۔ دکن مین مولکا نکلنا ۔

تخم رستن استعمال ۔ بقول آصفی بالضم

مرادف تخم دمیدن است **مؤلف** عرض کند بمعنی حقیقی است (انوری ؎) تخمی که نروید ارچه کارم چیزی که نیایم ازچه کارم **مؤلف** عرض کند که این سند تخم روئیدنست که مرادف این بجای خودش می آید (اردو) دیکھو تخم روئیدن

تخم رسیدن مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی شاکت و همان سند کمال اصفهانی را برای این آورده که نقش بر تخم درودن گذشت **مؤلف** عرض کند که قوت امتیاز لفظ و معنی و اخذ مصادر ندارد لغو است و لغو (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تخم روئیدن استعمال۔ مرادف تخم رسیدن است که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که سند انوری که در انجا نقل شد سند این است بمعنی دمیدن تخم باشد (اردو) دیکھو تخم دمیدن

تخم رهل اصطلاح۔ بقول محیط اہل است **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت اہل را انجا عرض کرده ایم و وجه تسمیه این بوضوح نپیوست و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو اہل۔

تخم ریحان استعمال۔ بقول صاحب آنند و مؤید بعربی بزر الریحان دوائی است معلل جمیع اورام۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر بزر الریحان گوید که تعریف این در ریحان می آید و بر ریحان گوید که تخم آن گرم و خشک در اقول و خوردن سفوف آن با شکر صبح و شام نافع دوار و منافع بی شمار دارد **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است (اردو) ریحان کے بیج۔ مذکر۔

تخم ریختن استعمال۔ صاحب آصفی سند این را بر (تخم بر خاک ریختن) نقل کرده که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که هر دو یکی است بمعنی حقیقی (اردو) دیکھو تخم بر خاک ریختن۔

تخم ریزہ اصطلاح۔ بقول سروری (۱) خاگینہ و آن را خایہ نیز گویند صاحب رشیدی ذکر این کردہ صاحب بحر گوید کہ خاگینہ و (۲) قیمہ کہ در وقت بریان کردن تخم مرغ بران ریزند (۳) زراعت کنندہ و (۴) محل زراعت۔ بہار بر معنی اول قانع۔ صاحب مؤید بحوالۂ علمی ہمہ بان بحر در معنی دوم می فرماید کہ چندان کفچہ زنند کہ یکذات می شود و سنبوسہ ازان سازند و بانان نیز خورند کہ برای قوت نافع بلکہ انفع خان آرزو در سراج بر ذکر معنی اول و دوم قانع مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول تخم در ینجا بمعنی بیضہ و در معنی دوم طرز و تعریف محققین آن را معنی جلد گاہ ظاہر کردہ و حقیقۃً ہمان معنی اول است و مراد از قیمہ۔ قیمۂ تخم مرغ است و بہ این معنی اسم مفعول ترکیبی است و بہ معنی سوم اسم فاعل ترکیبی و تخم در ینجا بمعنی برزد بمعنی چہارم اسم مفعول ترکیبی و در ینجا ہم تخم بمعنی برز باشد (اردو

(۱) خاگینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ آپ فرماتے ہیں کہ خاگینہ دراصل خایہ گینہ تھا۔ تلے ہوئے انڈے اور کتری ہوئی پیاز ملا کر قیمہ کی طرح پکایا ہوا سالن (۲) ناقابل ترجمہ (۳) کاشتکار۔ مذکر (۴) زراعتی زمین۔ مؤنث۔

تخم زرداب اصطلاح۔ بقول محیط بفارسی تومون است و بر تومون گوید کہ بعضے آن را تومرون و ثرمون نوشتہ اند و بفارسی تخم زرداب و بہ ترکی صقرا اودی نامند تخم نباتی است شبیہ بخاکشی۔ نبت آن بجاہای سایہ گیاہ و آن شبیہ بہ سداب تخم آن تلخ و تند و ریزہ و گویند تہ بدزردبج و در افعال مشابہ خرنق گرم و خشک در سوم و تخم آن قوی الحرارت و قوی و مسہل اخلاط مراری و غلیظ و مخرج اقسام کرم معدہ و جنین میت و ملک بول و حیض و محلل اورام بارد و مؤلف عرض

نذکہ تخم تربداست وبس (اردو) تربد کے بیج۔ مذکر۔

تخم سرشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی مخلوط کردن تخم در خاک و آب و امثال آن (فقیر ؎)

در خاک و خون خویش سرشتند تخم داغ ؎ تا لالہ از خاک شہیدان بر آمدہ ؎ مخفی مباد کہ از ہمین سند

تخم سرشتن در خاک کنایہ از کاشتن تخم پیدا می شود (اردو) بیج بونا۔

تخم شربتی اصطلاح۔ بقول محیط تخم بادروج باشد **مؤلف** عرض کند کہ بادروج بجائش گذشت و این تخم ہمان است و از بنگ فارسیان استعمال تخم این مثل تخم ریحان در شربت ہا کنند یعنی در شربت پاشیدہ می نوشند بناء علیہ تخم موسوم کردند و حق آنست کہ بادروج ہم قسمی از ریحان است (اردو) بادروج کے بیج۔ مذکر۔ دیکھو بادروج اور اقسمین۔

تخم شہوہ اصطلاح۔ بقول محیط اسم خاکشی است **مؤلف** عرض کند کہ خاکشی بجائش مذکور شود و ظاہراً وجہ تسمیۂ این جزئین نباشد کہ خاکشی مبہی است (اردو) خاکشی کے بیج۔ مذکر۔ دیکھو خاکشی۔

(۱) **تخم فشان** مصدر اصطلاحی۔ ف

(۲) **تخم فشاندن** مخفف ہمان تخم افشاندن کہ گذشت و الف اسم فاعل ترکیبی کنایہ از کاشتکار کہ تخم می افشاند (ظہوری ؎) در مقطع غم تخم فشان گشت ظہوری ؎ از کشت زبان خرمن تو فیر مر آورد ؎ (ولہ ؎) بی ذکر تو از سینہ اگر تخم فشاندم ؎ نارستہ شد از خرقہ پشمینہ بر آمد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ہمچنین است...

(۳) **تخم فشان گشتن** مرادف (۲) کہ از سند اول ظاہر است (اردو) (۱) کاشتکار (۲) مذکر (۲ و ۳) تخم بونا۔ بیج ڈالنا۔ دیکھو کاشتکار

تخم۔ دکن مین بیج چھڑکنا بھی مستعمل ہے۔

تخم قنب استعمال۔ بقول محیط اسم این درفارسی شہدانج۔ صاحب برہان بر شہدانہ گوید کہ تخم بنگ را نام است و معرب آن شہدانج مؤلف عرض کند کہ تخم بنگ بجایش گذشت وقنب بنگ را نام است و مرکب اضافی است (اردو) دیکھو تخم بنگ۔ مذکر۔

تخم کاج اصطلاح۔ بقول محیط بفارسی چلغوزہ راگویند مؤلف عرض کند کہ کاج بقولہ اسم صنوبر است پس معنی لفظی این مرکب اضافی تخم صنوبر باشد وازینکہ چلغوزہ راکہ می آید در عربی زبان حب الصنوبر کبار نام است این ہم موافق قیاس وتعریف کامل بر چلغوزہ مذکور شود (اردو) چلغوزہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی مذکر۔ ایک قسم کا میوہ جو تقوی دماغ ہے درخت صنوبر کا پھل۔

(۱) تخم کاجرہ اصطلاح۔ بقول محیط بفارسی

(۲) تخم کاجیرہ حب القرطم را نامند مؤلف عرض کند کہ ہم او بر قرطم گوید کہ بہ گیلانی تخم کاجیرہ و تخم کازیرہ نامند و قرطم را در فارسی خشک دانہ نام است و تخم کافتہ ہم و بتعریف خشک دانہ بجایش می آید درین جا اگر ہوس است۔ ہمین قدر بس است۔ مخفی مباد کہ (۱) مخفف (۲) باشد (اردو) خشک دانہ۔

(الف) تخم کاریدن استعمال۔ صاحب آصفی وکرب کرنا

(ب) تخم کاشتن از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تحقیق است معنی بوئیدن تخم باشد (ظہوری) سہ زار شور دران دشت تخم می کارم ۔ کہ آب برق بجوی گیاہ می سوزد ۔ (طالب آملی) تخم مہری کہ بامید وفا کاشتہ ایم ۔ بسر دوست کہ انگاشتہ ایم ۔ وما الف را ازین قائم کردہ ایم کہ مرادف ب است ومتقنین فارسی زبان مشتقات یکی را در دیگری شریک کردہ اند

وسعد رکاریدن را ترک فرموده و ماهردو را بجایش ذکر کنیم وسند اول متعلق به الف است که محققین زباندان آن را هم متعلق به ب دانسته اند (اردو) تخم بونا۔

تخم کافشہ استعمال۔ همان تخم کاجیره که گذشت مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این بقول محیط همه را نجا کرده ایم۔ مرکب اضافی است و صراحت کامل برخشک دانه می آید (اردو) دیکھو خشک دانہ۔

تخم کبکو اصطلاح۔ بقول محیط حب النیل است وهم او برحب النیل گوید که بفارسی این را تخم کبکو و تخم نیلوفر هیچ نامند و در انگریزی یومیا سرولیا و بهندی کالہ دانہ و کسوا و مرچائی وزیرکی و کواڈوری بالجمله دانه ایست سیاه رنگ کوچکتر از نخود۔ غیر مدوّر و مغز آن سپید گرم و خشک در سوم۔ طلای آن جالی و نافع برص و بهق ابیض و منافع بسیار دارد و مؤلف عرض

کند که ما تعریف این برانجلک هم کرده ایم و این ظاهر امرکب اضافی معلوم می شود ولیکن حقیقت کبکو هیچ معلوم نشد و وجه تسمیهٔ این بوضوح نپیوست و اشارهٔ این برانجلک هم گذشت (اردو) کالا دانہ۔ مذکر۔ دیکھو انجلک۔

تخم کتان استعمال۔ بقول ناصری و انند بابا تیست که در دواها بکار برند و اسپرزه گویند و عرب آن را معرب کرده بذر قطونا خوانند مؤلف عرض کند که حقیقت این برا سپرزه گذشت (اردو) دیکھو اسپرزہ۔

تخم کردن اصطلاح۔ بقول بهار که صراحتش بذیل خایه گذاشتن کند مراد فش که (۱) کنایه از بیضه دادن مرغ است و بقول آصفی (۲) کردن کاری که ننگ و عار بار آرد چنانکه گویند فلانه کس خایه نهاد و تخم کرد و هم او گوید که (۳) بمعنی کاشتن تخم است (خسرو ۳) گل که بر دمید از زمین سرخ و زرد پاک تنگه زر دان که کشش تخم کرد

؎ (ظہوری ۳ ۵) تخمی کہ گریہ کرد بہ دامان ہای ہا
؎ در فصل خندہ قہقہہ رویید زکشت ما ؎ (ولہ
۳ ۵) مغمہ گر تخم کنم نوحہ بہ انبار برم ؎ خاطر
اہل تمنا ہمہ حسرت خیز است ؎ مؤلف عرض
کند کہ برای معنی اوّل و دوم مشتاق سند استعمال
می باشیم کہ محققین اہل زبان ذکر این نکردہ اند
و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱)
مرغ کا انڈا دینا (۲) ایسا کام کرنا جس سے
ندامت حاصل ہو (۳) تخم بونا۔

تخم کرفس رومی استعمال۔ بقول محیط
اسم کما فیطوس و ہم او بر کما فیطوس گوید کہ
تخم کرفس رومی و بشیر ازی باش و اردو بہ
لاطینی آبیکہ و بفرنگی جودہ و بہندی کلروندہ
نامند۔ بقول شیخ گرم در دوم و خشک در
سوم۔ مفتح سدد و منقی و جلای آن بہر اعضائے
باطنی بیشتر از اسخان آنست و دران قوّت
مسہلہ و منافع بسیار وارد (الخ) مؤلف
عرض کند کہ آنچہ صاحب محیط بر کرفس نوشتہ
ترجمۂ آن در ہندی اجمود است کہ ماصر اصفش
بر او و اساالیون و اجمود کردہ ایم و این چیز
دیگر است کہ در اصطلاح نامش تخم کرفس
است و در حقیقت تخم نیست بلکہ نباتیست
ثمرش خیر کنایہ نباشد نظر بہ شباہت کہ این ثمر
تخمی می نماید (اردو) کلروندہ۔ بقول آصف
ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک درخت اور اُس کے
پھل کا نام جو مزے مین ترش اور رنگ مین
سرخ ہوتا ہے لوگ اس کا اچار ڈالا کرتے ہین

تخم کشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ گوید کہ بمعنی کاشتن تخم است مؤلف
عرض کند کہ کشتن مخفف کاشتن است و ہر دو
یکی و این بمعنی حقیقی است (قربی داماوندی
۵) تخمی کہ بمزرعۂ محبت کشتیم ؎ نخلی شد و
حاصل بر مہجوری داد ؎ (اردو) بیج بونا۔

تخم کلملی اصطلاح۔ بقول محیط دانہ ہندی

است بقدر خاکشی سفید و املش که سرد تر است
و نزد بعضی گرم و خشک. استعمال آن از خارج
جائز. چون در آب یا شیر گاو سائیده کلف و
غش و برش دور سازند. براق و روشن نماید
و گویند تخم کرملی همین است و آن در حاشیش
خواهد آمد و هم او بر حاشیش گوید که همین را
بفارسی حسن یوسف و بهندی تخم کرملی و کلملی
گویند و بقول صاحب قانون دوای ارمنی است
و نیز فارسیس گویند و آن دانه ها ئی است بسیار
کوچک و سفید از خشخاش کوچکتر و سخت. گرم
و خشک در چهارم و بسیار تند و شخصی که درد
شدید داشته باشد اگر آن را نیم درم به آب
گرم بخورد قی شدید آورد و چیزی شبیه بخون
قی می نماید و از ان نجات یابد و منافع بسیار
دارد. **مؤلف** عرض کند که کرملی ترجمهٔ هندی
حاشیش است فارسیان تخم خشیش را بترکیب
اضافی تفرنگیا به تبدیل رای مهمله به لام استعمال
کرده اند دیگر هیچ (اردو) حاشیش. ایک دوا
کا نام ہے جس کو ہندی مین تخم کرملی کہتے ہین ندکر

تخم کنب اصطلاح. بقول محیط بفارسی
شهدانج است و هم او بر شهدانج گوید که
شاهدانج و شاهدانک و شهدانق نیز گویند و هم
معرب شهدانه فارسی است و معنی آن سلطان
الحبوب و بسریانی ذرع آدم و نیز بفارسی تخم کنب
و قنب نامند و آن بقول شیخ تخم درخت قنب
باشد و بقول شیخ گرم و خشک در سوم. محلل
و مجفف بقوت و خلط آن قلیل ردی و مصدع
بحرارت خود و دران لطافت و جلاست و
منافع وارد. **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی
می نماید که هم او بر کنب گوید که اسم فارسی بنگ
است پس این همان تخم بنگ باشد که گذشت
(اردو) دیکھو تخم بنگ۔

تخم کونچه اصطلاح. بقول محیط بافقای
مصری است **مؤلف** عرض کند که حقیقت

باقلا بجایش و بر باسمیر نوشته ایم و هم او بر کویچه
گوید که اسم هندی کبیکچ است و کبیکچ بقولش
باقلا نیست ازین صورت معلوم میشود که این
کنایه ایست مقرس برای باقلا (اردو) دیکھو
باقلا و باسمر۔

تخمکان بقول برهان و مؤید و سراج بر
وزن استخوان (۱) بیضه های آدمی را گویند
و بعربی خصیتین خوانند و (۲) تخم روئیدنی ها
را هم نامند عموماً و (۳) تخم خرفه را خصوصاً
صاحب ناصری بر معنی اول و دوم قانع مؤلف
عرض کند که ظاهر القاعدهٔ فارسی جمع تخمه و آنکه
تخم بمعنی خصیه و بزرگذشت و تخمه بهر دو معنی
بالا نیامده پس می بایست که جمع تخم را تخم ها گویند
و این تصرف فارسیان است که های زائده بر
لفظ تخم زیاده کرده جمع آن بقاعدهٔ خود تخمکان
کردند معنی های آخره بدل کردند به کاف فارسی
و پس ازان الف و نون جمع در آخرش زیاده
کردند چنانکه بچگان و سفلگان ما این استعمال را
مشتاق سند استعمال می باشیم که محققین اهل زبان
اعنی صاحبان سروری و جامع ازین ساکت
قول ناصری که او هم صاحب زبان است البته
اعتبار را شاید و معنی سوم مجاز معنی دوم باشد
(اردو) (۱) خصیے۔ مذکر (۲) عموماً بیج مذکر
(۳) خرفے کے بیج۔ مذکر۔

تخم گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده گوید که (۱) کاری کردن
که ننگ و عار بار آرد چنانکه فارسیان گویند
فلان کس روز جنگ هزار تخم وغا بگذارد و
مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بتصدیق این
معنی می کنند که کنایه ایست و (۲) بمعنی حقیقی
تخم نهادن و بیضه نهادن طیور است (اردو)
(۱) ایسا کام کرنا جس کا مآل ندامت ہو (۲)
انڈے دینا۔

تخم گل استعمال۔ بقول بهار گل که علم ورد

و آن را قلم می نشانند درین صورت مراد از تخم
گل یگاهای دیگر باشد مثل لالہ و نافرمان و میفرماید
کہ گمان دارم کہ مراد ازان زردی گل است کہ
درمیانہ گل باشد و آن را زرگل و خردہ گل نیز
گویند صاحب محیط می فرماید کہ عبارت از ثمرۂ
آنست مانند تخمہ می باشد در افعال مانند و لیکن
است کہ عبارت از ثمر گل سرخ و صحرائی
باشد و گویند ثمر گل سرخ آنست کہ بعد ریختن
برگ گل ظاہر می شود سرخ رنگ و از غلاف
گوچک تر و گیلانی می نویسد کہ بزر الورد آنست
کہ در داخل گل سرخ بود و آن در حقیقت
تخم آن نیست چون خشک آن برلہات بپاشند
خون آن قطع کند و بہترین آن خوشبو۔ سرد و
خشک در دوم و دران قبض ظاہر و تجفیف
است و افعال آن مائل بہ تبرید و تجفیف و
مقوی اعضا و محکم کنندۂ آن و منافع بسیار
وارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ طبع آزمائی

اوّل بہار فضول محض است ما اتفاق داریم باینجا
بیان کردۂ صاحب محیط و ہمین است اصل زر
گل کہ مرکب اضافی است (اردو) زرگل بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ پھول کے اندر کا
ریزہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ زرگل کے
نیچے گھنڈی کی شکل مین ایک چیز ہوتی ہے۔
جس پر زرگل کے ریزے ہوتے ہین درحقیقت
فارسیون نے تخم گل اسی کو کہا ہے۔

تخم مرغ اصطلاح۔ بقول بحر و انند و مؤید
بمعنی بیضۂ مرغ است صاحب رہنمای سہولت
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ہم ذکر این
کردہ و صاحب محیط آنچہ بذیل بیض آوردہ
ما نقش بر بیضہ کردہ ایم مؤلف عرض کند
کہ تخم بہ معنی بیضہ بجایش گذشت و این مرکب
اضافی است (اردو) مرغ کا انڈا۔ مذکر
بیضۂ مرغ بھی بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین۔

تخم نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر این کرده گوید که بمعنی بیضه نهادن باشد تا بچه برآید **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) انڈے دینا۔

تخم نیلوفر پیچ اصطلاح بقول محیط بهاری اسم حبّ النیل است و برحبّ النیل اشاره کرده که مانقش برانگک کرده ایم **مؤلف** عرض کند که حیف است که وجه تسمیه بوضوح نه پیوست جزین که نیلوفر پیچ را اسم فاعل ترکیبی است صفت تخم قرار دهیم و معنی لفظی این تخمی که نیلوفر را در پیچ و تاب دارد (اردو) دیکھو انگک۔

تخمه بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری و رشیدی بضم اول و سکون ثانی و فتح ثالث (۱) مرضی است که آدمی و حیوانات دیگر را از خوردن بسیار عارض شود خصوصاً کبوتر را که بعربی بیضه خوانند و (۲) بمعنی اصل و نژاد هم (حکیم سنائی ۱) تخمه چون با ضمه تباه شود ۲ معده پر مرده دو تاه شود ۲ (فردوسی ۲) یکی آنکه از تخمه کیقباد ۲ همی از تو گیرند گوئی نژاد ۲ خان آرزو در سراج گوید که بهر دو معنی با برای نسبت است غایتش در معنی دوم افادهٔ تشبیهه کند و نسبت معنی اول بربرهان قاطع اعتراض کرده می فرماید که مرض مذکور دیگر حیوانات را نشود مگر طیور را و ناگواریدن طعام نیست که به آدمی شود و آن را بیضه خواستند بلکه تخمه مرض آدمی است بفتح تا که در اصل واو بوده مشتق از وخامت و آن لفظ عربی است پس بمعنی اول نوعی از بیماری مرغانست خصوصاً کبوتران را و آن دانه ایست که بشکل تخمی بر پایه برمنقار پیدا می شود صاحب فدائی بر معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند که تخمه بضم اول و فتح دوم لغت عرب است بقول منتخب بمعنی ناگواری و ناگواری طعام پس فارسیان همین را بسکون دوم برای مرضی خاص استعمال کردند که از قصور هاضمه عارض انسان شود و همین را صاحب اکسیر اعظم در دومی جلدش

گوید کہ ازین مرض طعام در معدہ اصلا ہضم نشود وہمچنان باقی ماند وعلاج این بعد قی بآب و نمک ہرچہ در علاج فساد ہضم مذکور شد حسب سبب بکار برند (الخ) و آنچہ طیور و خصوصاً کبوتر را عارض شود دانہ ہاست برمنقار یا بر پای شان ومعنی دوم ہم موافق قیاس کہ تخم بمعنی خصیہ ہم آمدہ وشک نیست کہ ہر دو معنی لفظ تخم وہای نسبت در آخرش شامل و تخم بمعنی اوّل این بر معنی سوم گذشت مخفف ہمین می نماید (اردو) (۱) تخمہ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ دیکھو تخم کے تیسرے معنے اور دکن مین کبوترون اور پرندون کے اس مرض کو بھی تخمہ کہتے ہین جس سے پاؤن اور چونچ پر دانے نکل آتے ہین۔ مذکر۔ (۲) اصل ونژاد۔

تخمہ فروش اصطلاح۔ بقول بحر کسی کہ حبوب برشتہ فروشد۔ بہار گوید کہ کسی کہ گنجد سیاہ دانہ وغیرہ مصالح نان بفروشد (میرزا طاہر وحید) (ے) چہ گویم ز بیداد تخمہ فروش ۔ کہ در سینہ ام سوخت دل را ز جوش ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت در تعریف این با صاحب بحر متفق۔

مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) وہ دکاندار جو بھونے ہوے تخم فروخت کرتا ہے جسکو فارسیون نے تخمہ فروش کہا ہے

(الف) **تخمیر** بقول بہار بمعنی سرشتن وحی فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با ترکیب مصدر کردن می کنند یعنی

(ب) **تخمیر کردن** بمعنی خمیر کردن و سرشتن است (ملا ابو البرکات منیر ے) چون شوم نابود از غم باز بہر سوختن ۔ عشق از آب و گل پروانہ تخمیر کند ۔ مخفی مباد کہ ازین سند مصدر مرکب

(ج) **تخمیر کندن** بہ ضم کاف پیدا است و تعریف کردن و کندن بجای خود ش می آید (اردو)

(الف) خمیر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سڑا ہوا آٹا یا کوئی اور چیز جس مین جوش و خم پیدا

ہو جاے۔ جوش ابال (ب و ج) خمیر کرنا مکھ سکتے ہین۔ سرشتن کا ترجمہ۔

(۳۹۶۵) **تخمین** لغت عرب است بالفتح و بقول منتخب بگمان و قیاس گفتن۔ صاحب اند بحوالۂ غیاث بذکر معنی بالا گوید کہ اندازہ کردن ہم مؤلف عرض کند کہ فارسیان بہمین معنی استعمال این در فارسی زبان می کنند (ظہوری ؎) قیاسی ندارد زمہرم چہ پرسی ؎ کسی مہر در دل بتخمین نہ چیند ؎ (اردو) تخمینہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اندازہ۔ تکدمہ۔

(الف) **تخوار** بقول برہان و سروری بضم اوّل و واو معدولہ بروزن دوچار نام پادشاہ دہستانست کہ از مبارزان لشکر کیخسرو بودہ صاحب رشیدی گوید کہ این ملک را.....

(ب) **تخوارستان** نام است۔ خان آرزو در سراج بذکر (الف) ذکر (ب) ہم بدین طرز کردہ می فرماید کہ طخارستان معرب آنست و صراحت مزید کند کہ الحال نام موضعی است در نواحی بلخ و نام ملکی نیست مؤلف عرض کند کہ (ب) موافق قیاس است از قبیل ترکستان و ہندستان (اردو) الف تخوار۔ فارسی مین دہستان کے بادشاہ کا نام (ب) تخوارستان۔ دہستان کو کہتے ہین۔ مذکر۔

(۳۹۶۷) **تخیل** بفتح اول و دوم و تشدید تحتانی مضموم بقول منتخب لغت عرب است بمعنی در خیال آوردن فارسیان استعمال این بمعنی خیال می کنند مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) کردہ سیرم از تماشای ہمہ ؎ در تخیل آنکہ مہمان من است ؎ (ولہ ؎) دیگر کمر نہ بست شکیب و تحمل ؎ ہر کس کہ در تخیل تاب کمر نشست ؎ (اردو) خیال۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تصور۔ دیکھو بند کے بارہوین معنے۔

فوقانی با دال مہملہ

(الف) تدارک بقول بہار دریافتن و بدست آوردن (مخلص کاشی ؎) متصدیم
در تدارک ہر ما حضر مکش ہ داری چو سر کہ دلکی در دسر مکش ہ وارستہ گوید کہ اسم مصدر است
بمعنی بالا مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و بقول منتخب دریافتن چیزی رفتہ
را فارسیان بمعنی تلاش و انتظام استعمال این می کنند و معاصرین عجم ہم۔ صاحب رہنما بحوالہ
سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ----------

(ب) تدارک دیدن بمعنی انتظام کردن نوشتہ (اردو) الف تدارک بقول
آصفیہ تدبیر۔ بندوبست۔ انتظام (ب) انتظام کرنا۔

(الف) تداوی بقول بہار خود را بچیزی وا ردکردن (ملا طغرا ؎) اگر سنبل از ضعف
دل شد سقیم ہ تداوی بعنبر کند از شمیم ہ مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین بمعنی
درمان کردن مطلق و فارسیان بمعنی مطلق درمان استعمال این می کنند و این را با مصدر
کردن مرکب کردہ ----------

(ب) تداوی کردن را بمعنی درمان کردن استعمال کردہ اند چنانکہ از سند ملا طغرا
پیداست (اردو) الف درمان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ علاج۔ چارہ۔ معالجہ
دوا۔ دارو (مومن ؎) درد ہے جان کے عوض ہر رگ و پے مین ساری ہ چارہ گر ہم
نہین ہو نیکے جو درمان ہوگا ہ (ب) علاج کرنا۔

تدبیر بقول بہار نیکو اندیشیدن می فرماید کہ خصم بند و ولایت کشای از صفات اوست

و بالفظ آوردن و دادن و ساختن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر موحده فارسیان استعمال این ترکیب الفاظ فارسی می کنند و بدون ترکیب بمعنی حاصل بالمصدر یعنی (۱) اندیشه و فکر و (۲) موقع هم مستعمل و بیان مرکبات این در ملحقات می آید مخفی مباد که معنی دوم مجاز معنی اول است (ظهوری ؎) هوس گنج بر آورده ز تعمیر مرا ؎ ترک تدبیر علم کرده به تدبیر مرا ؎ (اردو) (۱) تدبیر بقول آصفیه۔ عربی۔ مؤنث۔ علاج چارہ۔ درمان۔ فکر۔ اندیشہ۔ غور و تامل۔ کوشش (۲) موقع۔ مذکر۔

تدبیر آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی فکر و تامل کردن در کاری است انتظامی ؎) دران غم که تدبیر چون آورد ؎ کزان سایه خود را برون آورد ؎ (اردو) تدبیر کرنا۔

تدبیر اندیشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تدبیر کردن است (انوری ؎) چون کنم تدبیر کاری چون کنم ؎ چون دل تدبیر اندیشم نماند ؎ (اردو) تدبیر کرنا۔ دیکھو تدبیر آوردن

تدبیر دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی موقع دادن و این مجاز است متعلق به معنی دوم تدبیر (علی خراسانی ؎) بس سراسیمه بود از دم تیغ شه دین ؎ دشمنش اندیشه حادثه تدبیر فرار ؎ (اردو) موقع دینا۔

(الف) **تدبیر داردن** مصادر اصطلاحی

(ب) **تدبیر داشتن** صاحب آصفی ذکر ب کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از سندش مصدر الف پیداست و هر دو بمعنی تدبیر جهتا بودن و صاحب تدبیر بودن است (عالی شیرازی ؎) طپیدن سوختن

در خاک و خون غلطیدن و مردن ؛ بحمد الله که در دو عاشقی تدبیرها دارد ؛ مخفی مباد که تعریف داریدن و داشتن بجایش بیان کنیم (اردو) صاحب تدبیر ہونا۔ مدبر ہونا۔

(الف) **تدبیر ساختن** | (ب) **تدبیر سازیدن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از سنه پیش کرده ش مصدر ب پیداست و تعریف سازیدن بجایش می آید ہر دو بمعنی تدبیر کردن است (سعدی ؎) چه تدبیر سازم چه درمان کنم ؛ که از غم بفریاد و جان در تنم ؛ (اردو) تدبیر کرنا۔

تدبیر سگالیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی فکر تدبیری کردن است (معزی نیشاپوری ؎) ضمیر تو چو سگالد نخجسته تدبیری ؛ خدای جل جلاله چنان کند تقدیر ؛ (اردو) تدبیر کی فکر کرنا۔ ارادۂ تدبیر کرنا۔

تدبیر شناس | صطلاح۔ بقول بحر بمعنی مردم عاقل و حکیم و دانا۔ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است۔ صاحب ملحقات برہان ذکر جمع این (تدبیر شناسان) به همین معنی کرده و صاحبان انند و مؤید (تدبیر شناسندگان) را به همین معنی آورده که موافق قیاس است (اردو) عاقل۔ حکیم۔

تدبیر کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی تدبیر ساختن و نمودن است (سنجر کاشی ؎) دریغ و درد که کردم بخود بسی تدبیر ؛ کزین طلسم برآیم نشد زہی تقدیر ؛ (اردو) تدبیر کرنا۔

تدبیر کسی کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر فعل تنبیع یعنی لواظت نمودن **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین اہل زبان

ذکر این نکرده و سند استعمال هم پیش نشد و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) لوالت کرنا۔

تدبیر کند بنده تقدیر زند خنده مثل صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را بحق کسی زنند که شرائط تدبیری ادا کند و با وجود آن در مقصود خود ناکام بماند و خصوصاً بحق کسی که با وجود تدبیر معالجه بمیرد نیز گویند (فکر صد سال می کند بنده ؛ مرگ بر فرق می زند خنده ؛ (اردو) دکن مین کہتے ہین "لاکھ تدبیر کی مگر تقدیر نے ایک نہ چلنے دی" اس کہاوت کا استعمال اُس شخص کے حق مین ہوتا ہے جو ہر قسم کے تدابیر معالجہ کے باوجود جان نہ بچے

تدبیر گر اصطلاح۔ بقول بہار و انند بمعنی شیکو اندیش (میر معزی ۵) آباد بران کالکت کژ بخت لقب دارد ؛ تدبیر گر دولت تصویر گر دوران ؛ مؤلف عرض کند که معنی لفظی این صاحب تدبیر است و این از قبیل چارہ گر و داگر باشد اسم فاعل ترکیبی (اردو) خیر اندیش۔

تدبیر نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مراد وی تدبیر کردن است (ناظم ہروی ۵) همان بہتر تدبیری نمایم ؛ که پاک از گرد این خواری برآیم ؛ (اردو) تدبیر

تدرنخ بقول مؤید مطبوعه ای آتش انگشت مؤلف عرض کند که در نسخ قلمی همین لغت را به همین معنی آتش انگشت دان تل زرنیخ نوشته و در بعض نسخ قلمی (تل زونخ) در اینجا همین قدر کافی است که تصحیف مطبع نولکشور است (اردو) دیکھو تل زرنیخ۔

تدرو بقول ناصری بفتح اول و ثانی بواو کشیده نام مرغی است صحرائی شبیه به خروس و در نهایت خوش رفتاری و آن را تدرو نیز گویند و معرب آن تدرج است و به تدرو معروف گویند

باد رخت سرو رغبتی دارد صاحب محیط بر تدرو حوالہ تدرج کردہ **مؤلف** عرض کند کہ او ہرچہ بتدریج نوشت ما نقاش بر بلد چین کردہ ایم و اشارہ این ہم ہمدرانجا موجود (خسرو) آنکہ پیدی زیر خود تدرو پاماندہ چو پر گم شدگان زیر سر و پا (اردو) دیکھو بلد چین۔

تدرو بہاری اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب از اسمای معشوق است **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ ایست موافق قیاس نظر بر خوش رفتاری معشوق (اردو) معشوق۔ مذکر۔

آتش آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن مقصودش غیر از فروغ آفتاب نباشد کہ آن را آتش نوشت وحق آنست کہ آفتاب را نام است کہ رفتار خوشش مثل تدرو است وصفت زرّین بر اشارہ بخطوط شعاعی اوست دیگر ہمہ محققین ازین ساکت (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

تدرو زرین پر اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ قنیہ بانہم فارسی مفتوح کنایہ از

تدری بقول محیط بالضّم ہمان تودری کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ در اینجا ہمین قدر کافی است کہ مخفف تودری است بحذف واو (اردو) دیکھو تودری۔

تدو بقول برہان بفتح اوّل وثانی بواو کشیدہ (۱) نام مرغی است صحرائی شبیہ بخروس در نہایت خوش رفتاری۔ صاحبان جہانگیری وجامع گویند کہ بضمّ دوم (۲) جانوری است سرخ رنگ کہ بیشتر در خارہا پیدا شود صاحب رشیدی این را کرم سرخ رنگ گوید صاحب ناصری باتفاق جہانگیری می فرماید کہ این را بعربی ابن وردان گویند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ عجب از صاحب برہان کہ بمعنی مرغ صحرائی نوشتہ حالانکہ بدین معنی تدرو است بدال ورای مہملہ

غالب دهلوی در قاطع برهان اعتراض بر برهان کرده و قاطع القاطع در جوابش باستناد سروری
سکندری خورده که صاحب سروری ذکر این لغت مؤلف عرض کند که بقول بعض صاحبان
خصوصاً از اصفهانیان این مخفف ندرواست که می آید و اینان در تلفظ خود رای مهمله را می اندازند
پس صاحب برهان خطا نکرده چنین که حقیقت لفظ است یعنی اول ظاهر کرده و صاحب
انجمن دوم برتند نیم که بذال معجمه می آید (اردو) (۱) دیکھو ندر و (۲) دیکھو نذر
(الف) تدویر بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات در اصطلاح اهل هیات فلک که
فلک تدویر نیز گویند و علماء هیئت جدید تعریف فیل گوید (ع) آنا قی بتشخیص در دایره
آید یا چنانچه اشیاست چه ارض چه سمائی یا گردون تن و تدویر سر و چشم بینه یا چنانچه
معنوی آکنده زره گرانی یا صاحب آصفی می فرماید که گردگردانیدن چیزی باشد (مؤلف)
(ع) فلک را شکل دوائی هم خوانند و تدویر را قمر زیر فلک شمس هم بود و سیارات مؤلف
گفته که بفتح کسر واو و سکون هر دو معنی بالالف عرب است فارسیان بترکیب این با مصدر

(ب) تدویر خوردن یعنی دور کردن و دور شدن استعمال کرده اند صاحبان
بحر و بهار (ب) را یعنی چرخ زدن آورده موافق قیاس است و بحر و الف در تدویر
فارسی بمعنی حاصل بالمصدر یعنی دور و چرخ است و بس (اردو) الف دور
(ب) دور کرنا۔ پھیرنا۔
تدویر القلوب (ا) و جامع بفتح اول و ثانی و سکون ثالث و فتح رابع و سکون خامس

صاحبان سروری و جهانگیری و رشیدی و سراج ذکر این کرده اند (نزاری ق) وسواس بدسگال نوگشته کفن برو ۔ چون تار کرم پیله که بر خود زخود تنده ۔ **مؤلف** عرض کند که چرا نمی گویند که مخفف تنیده است بحذف نون و یای تحتانی (**اردو**) دیکھو تنیدن یہہ اُس کے اسم مفعول کا مخفف ہے۔

فوقانی با ذال معجمہ

تذرج بقول برہان بفتح اوّل و ثانی و سکون رای بی نقطہ و جیم معرب تذرو است که می آید **مؤلف** عرض کند که فارسیان استعمال این معرب هم می کنند از ینجاست که صاحب برہان ذکر این کرده (**اردو**) دیکھو تذرو۔

تذرو بقول برہان و بہار و جامع و سروری و سراج با واو بمعنی تدرج است که مرغ صحرائی شبیہہ بہ خروس باشد (میرزا رضی دانش ق) پنجۂ رنگین ساقی سایه بر مینا فگند ۔ بر سر سروی تذروی بال خود را باز کرد ۔ **مؤلف** عرض کند که در ینجا همین قدر کافی است که این مبدل تذرو است که گذشت چنانکه آذر و آذرو بعضی برانند که همین اصل است و تذرو به ذال مهمله مبدل این۔ خیال ما بر خلاف ایشان باشد ما تذرو را اصل می دانیم و این را مبدل فارسیان عربی دان همان تذرو را به ذال معجمه خواندند و این مسلّم است که تذرو لغت عرب نیست و بلحاظ ذال معجمه لغت فارسی هم نباشد (**اردو**) دیکھو تذرو۔

تذرو رنگین اصطلاح۔ بقول رشیدی بمعنی آفتاب **مؤلف** عرض کند که غیر از رشیدی دیگری ذکر این نکرد و شتاق سند استعمال می باشیم و از ینکه آفتاب هم رفتار خوشی دارد فارسیان این را کنایتہً بدین اسم موسوم کرده باشند کنایہ خوشی نیست و (تذرو زرین) بهتر ازین است

که بهمین معنی می آید (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔ مذکر۔

تذرو زرنیخ اصطلاح۔ بقول برہان و سراج و انند کنایه از انگشت و زغال اقرع خشک و صاحب بحر گوید که مرادف تخته زرنیخ است که گذشت **مؤلف** عرض کند که زرنیخ جوہریست کانی که ذکرش برار سانیقون گذشت۔ (اردو) دیکھو تخته زرنیخ۔

(الف) تذرو زرین اصطلاح۔ بقول جامع و سراج و (جہانگیری و ناصری در ملحقات) کنایه از آفتاب **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی و کنایه لطیف است و فارسیان آفتاب را بنا

(ب) تذرو زرین پر هم گفته اند که خطوط شعاعی خورشید زرین پر راماند صاحب برہان (ب) را (۲) بمعنی آتش هم گفته و صاحب جہانگیری بر آفتاب قانع **مؤلف** عرض کند که شامع برہان است که معنی دوم پیدا کرد و موافق قیاس هم نیست و لطافتی هم ندارد و معاصرین عجم هم پسند نمی کنند۔ و وجه کنایه هم پیدا نیست (اردو) الف و ب دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

تذکره خانه اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی مکانی که ازان برای سفر ممالک پروانۂ راہداری عطا می شود که همین را محکمۂ راہداری هم نام است **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت و اصطلاح معاصرین عجم است و موافق قیاس (اردو) وہ محکمہ یا دفتر جہاں سے سفر ممالک غیر کے لئے پروانۂ راہداری دیا جاتا ہے۔ مذکر۔

تذو بقول برہان و جامع بفتح اول و ثانی بواو کشیده جانوریست سرخ رنگ و پردار که بیشتر در حمامها و متوضاها می باشد و آن را بعربی ابن وردان گویند۔ صاحب سروری صراحت مزید کند که او را سنگم هم نام است **مؤلف** عرض کند که همان تذو بمعنی دوم اوست که

[illegible] اسم جامد فارسی زبان و این جزبن [illegible]	بقول جعفر کبری ما می کنیم که تا تو اصل [illegible]
[illegible] یا تصرف عربان فارس کرد [illegible]	[illegible] جامد فارسی زبان [illegible]
[illegible] را به ذال معجمه بدل کردند صاحب محیط	[illegible] مبدل و مخففش که [illegible]
[illegible] بات و ردان هرچه نوشته بانقلش بر [illegible]	[illegible] بدل شد به دال [illegible]
[illegible] کرده ایم صاحب برهان برسنگم گوید که قسمی [illegible]	(اردو) یا ترکی [illegible]
از قبل که در مقام مرطوب پیدا می شود و	بس به کامل بیان [illegible]

فوقانی با رای مهمله

[illegible] بقول برهان و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) مرغکیست کوچک [illegible] و خوش آواز [illegible] بعربی صعوه خوانند و می فرماید که باین معنی با زای منقطه دارهم آمده و (۲) نقشی [illegible] و (۳) [illegible] شخصی که باندک چیزی از جا در آید و در قمار سازعت کند [illegible] و (۴) کنایه از مرد طمع و فاسق هم. صاحب سروری بر معنی اول و دوم قانع و صاحب [illegible] معنی چهارم را گذاشت صاحب رشیدی بذکر معنی اول گویا کفایت تفصیل نیز [illegible] و چون خوشتر و بهتر خان آرزو در سراج بذکر هر چهار معنی [illegible] معنی اول [illegible] نماید که صحیح بدین معنی تشبیه زنی تجربه است چنانکه قوسی آورده صاحب [illegible] [illegible] می داند که (۵) بمعنی شرمنده و (۶) [illegible] عاشق گشتن [illegible] با آنش زبانی ها تیز پرواز است [illegible] که چون پارسای خود [illegible]

خشک می گویند هرکس که چنان نباشد او را تر گویند و نیز (۷) پنجم چالاک. صاحب سخندان پارسی می فرماید که بمعنی پنجم لغت سنسکرت هم. بهار بذکر معنی دوم گوید که چون ابر تر و اشک تر و بوسه تر و شربت تر و شعر تر و شکر تر و کافور تر و کباب تر و نالهٔ تر و (۸) بمعنی تازه و آبدار و صاف و پاکیزه و نسبت معنی پنجم می طراز و که کلمهٔ تر علم تفضیل است در فارسی با کلمهٔ که ملحق او شود در صورت ترکیب افاده بمعنی مبالغه کند و بذکر معنی ششم گوید که مجاز است و با لفظ آمدن و شدن و کردن مستعمل و تر آوردن متعدی آن. صاحب محیط ذکر این بمعنی اول نکرد و بر صعوه گوید که گنجشک کوچک است که بفارسی تیرندک و سنگانه گویند مؤلف عرض کند که بمعنی اول و دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و دیگر همهٔ معانی مجاز آن و استعمال مرکبات این در ملحقات می آید

(اردو) (۱) دیکھو سنگانہ۔ صاحب آصفیہ نے صعوہ پر لکھا ہے۔ اسم مذکر۔ ایک چڑیا کا نام جسکی لمبی دم۔ ہر وقت اور جلدی جلدی حرکت کرتی رہتی ہے جسکو اللہ میاں کی دھوبن کہتے ہین۔ (۲) تر۔ بقولہ گیلا۔ بھیگا ہوا (۳) اوچھا۔ بقولہ۔ تنگ ظرف۔ کمینہ۔ سبک وضع۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اوچھا شخص اُس شخص کو کہتے ہین جو صبر و تحمل سے کام نہ لے اور ذراسی بات پر الجھ جاے (۴) تر دامن۔ دکن مین مرد ملوث اور فاجر و فاسق کو کہتے ہین (۵) تر۔ بقولہ۔ زیادہ۔ افزون۔ بڑھا ہوا (۶) شرمندہ (۷) چالاک (۸) تر۔ بقولہ تازہ۔

تر آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و آنند

(۱) بتنگ آمدن (ندیم اصفهانی ؎) تر آمد یار از سیل سرشک من ندانستم ؎ که خواهد ساخت جانم

خون فشانم ما جرا مشب ؎ بهار گوید که (۲) بمعنی خجالت کشیدن است (محسن تاثیر ؎) شوخی که گشته خون دلم از نیمه نگیش ؎ گل در چمن

ترآمده از شوخ و شنگیش پ مؤلف عرض کند که معنی اول مجاز معنی دوم باشد (اردو) (۱) تنگ آنا بقول آصفیه عاجز آنا۔ ناچار ہونا۔ دق ہونا۔ (۲) خجل ہونا۔ نادم ہونا۔

ترآوردن مصدر لاصطلاحی۔ بقول آصفی وبهار متعدی ترآمدن مؤلف عرض کند که ما این را خلاف محاورهٔ فرس دانیم استعمال این از نظر ما نگذرد و بدون سند استعمال مجرد قول محققین سند نتواند اعتبار را نشاید (اردو) (۱) تنگ کرنا۔ (۲) سرزنده کرنا۔

ترا بقول برهان بفتح اول بروزن سرا (۱) دیوار بلند و رفیع را گویند مانند دیوار خانهٔ پادشاه و دیوار قلعه و کاروان سرا و دیواری را نیز گویند که در پیش چیزی کشند یعنی سدی و دیواری که باکاه و گل و گلابه استوار کرده باشند و (۲) بضم اول ترکیبی باشد از لفظ تو و را که در محاورات وکنایت او را می اندازند و (۳) بمعنی خود را۔ صاحب جهانگیری و جامع بمعنی اول قانع و تعریفش مجرد دیوار رفیع و بلند است (رضی الدین نیشاپوری ؎) زبیم تیغ جهانگیر همچو خورشید پ همیشه ماه ترا بسته باشد از خرمن پ صاحب سروری در معنی اول با جهانگیری متفق و در معنی دوم و سوم با برهان (نظامی ؎) گفت با من فروش باغ ترا پ تا دهم روشنی چراغ ترا پ صاحب ناصری بر ذکر معنی اول و سوم قانع و برای معنی سوم از نظامی سند آورده که بالا مذکور شد۔ خان آرزو در سراج این را بهر سه معنی آورده و در چراغ هدایت میفرماید که بمعنی دوم کلمهٔ خطاب است بمعنی مفعول و گاهی مضاف الیه نیز آمده درین صورت حرف را بمعنی برای خواهد بود۔ زله بردارش بهار نقل نگارش مؤلف عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم ضمیر مخاطب منفصل و بمعنی سوم نتیجه و بمعنی

دوم است و آن اصل نیست و اصل ہمان معنی دوم است (اردو) (۱) بلند دیوار
مؤنث (۲) تجھے۔ تجھکو (۳) اپنے آپ کو۔

تراب بقول برہان و جامع بفتح اول بروزن شراب (۱) بمعنی ترشح و تراویدن و
کم کم چکیدن آب و شراب و روغن و امثال آن از کوزہ و سبو و مشک و امثال آن و
(۲) بمعنی خاک زبان آوری ہم و بضم اول بعربی خاک را گویند۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی
اول گوید کہ مصدر این ترابیدن است (مولوی معنوی ؒ) خموش آب نگہدار ہمچو
مشک و راست بدوز از شگاف بریزی تراب معیوبی پ صاحب سروری بذکر معنی اول
بحوالۂ تحفہ می فرماید کہ (۳) بمعنی آبی یا روغنی کہ از ظروف اندک اندک می چکد (امیر معزی
۳ ؒ) اگر تراب زدست تو آیدی بزمین پ بجای سبزہ زبرجد بروییدی ز تراب پ صاحب
ناصری بر رشحہ و چکہ آب قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی چکیدن آب و امثال آن
و تراو مبدل این مؤلف عرض کند کہ معنی سوم حقیقی است و این اسم مصدر ترابیدن است
کہ می آید و ترالش حاصل بالمصدر آنست بمعنی ترشح و تراوش کم کم و ری بعض محققین و تخیری
از قواعد زبان است کہ معنی اول را قائم کردہ اند و معنی دوم باعتبار صاحب جامع اسم جامد و اسم
(اردو) (۱) دیکھو تراوش۔ مؤنث (۲) حیلہ۔ مذکر (۳) وہ پانی جو تھوڑا تھوڑا ٹپکے۔

ترا با آب می برم و تشنہ می آرم مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی
ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجای
می زنند کہ مقصودشان از اظہار کمال بی نصیبی ہ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "مذی کو جائے

اور پیاسا آئے ۔ یہ بدقسمتی کے بیان میں مستعمل ہے ۔

ترابِ آلودہ اصطلاح ۔ بقول بہار بمعنی خاک آلودہ (صائب ؎) بوسہ از تشنہ لبی سینہ گذار و بر خاک ۔ تا شد از خط آلب لعل ترابِ آلودہ ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) خاک آلودہ ۔ آلودۂ خاک ۔ وہ چیز جس پر مٹی لگی ہو ۔ مؤنث ۔

(الف) ترابد بقول برہان بروزن و معنی تراود است کہ مشتق از تراویدن و تراوش باشد یعنی تراوش می کند و می تراود چہ در فارسی با بہ واو و برعکس تبدیل می یابد صاحب موارد بذیل تراویدن ذکر ۔۔۔

در اینجا همین قدر کافی است که فارسیان بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند که معنی لفظی این قطره کردن و مراد از تراوش کردن باشد و تراوش حاصل بالمصدر آنچه صاحب سروری الف را مستقبل گفته شایان اوست که محقق اهل زبان از قواعد زبان خود بی خبر است و نمی داند که تراود مضارع (ج) است که شامل باشد بر معانی حال و استقبال۔

(اردو) الف و ب و ج دیکھو تراویدن جس کا مضارع تراود ہے اور حاصل بالمصدر تراوش

تراترا اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعہ ای طوطیان دنیا و فاسقان مؤلف عرض کند کہ در نسخ قلمی (تواترا) بہمین معنی آمدہ کہ صراحتش بجای خودش کنیم تصحیف کتابت مطبع باشد کہ واو درم را بشکل رای مہملہ نوشت (اردو) دیکھو تواترا۔

تراتیزک بقول برہان سبزئی است کہ بہ (تیرہ تیزک) اشتہار دارد و تزندنکش نیز گویند و بعربی جرجیر خوانند۔ صاحب ناصری گوید کہ اصل این (تردہ تیزک) است صاحب محیط ذکر (تردہ تیزک) کردہ اشارہ جرجیر کند و بر جرجیر گوید کہ بکسر اول و سکون ثانی و کسر جیم اسم عربی است و بہ یونانی او دیمن و بسریانی کرگیر و بفارسی کیکر و کلج و کہرک و کہرل و بہندی ترمرا نامند می فرماید کہ بعضی از عدم تحقیق فارسی آن تردہ تیزک و تخم آن را بہندی ہالون و ہالم نوشتہ اند و حالانکہ این اسمای حرف است بالجملہ دو نوع می باشد نوع دوم را در فارسی زبان تردہ تزک نام است گرم و خشک در دوم و گویند صحرائی آن گرم در سوم و خشک در آخر دوم و بستانی آن گرم در دوم و خشک در اول۔ مہیج باہ و مسخن و ملطف مفتح سدد و مدر بول و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ ماحقیقت این بر انداد ہم

بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو انداد۔

تراج بقول برہان بروزن ومعنی وُرّاج است و آن پرندہ باشد صحرائی کہ شکارش کنند و بخورند صاحب ناصری می فرماید کہ (۱) بضم اوّل مرادف وَرّاج است و (۲) بفتح اوّل ترجمۂ لفظ آمین کہ بعد دعا بجہت استجابت گویند صاحب سفرنگ در پنجاہ و دومین فقرۂ (نامۂ وخشور ظہورث) ذکر معنی دوم کردہ۔ خان آرزو ذکر معنی اوّل کردہ می فرماید کہ مبدّل وَرّاج باشد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مبدّل وَرّاج است کہ بر پور گذشت چنانکہ زردشت و زرتشت و بمعنی دوم لغت ژند و پاژند (اردو) (۱) دیکھو بلدرچین اور پور (۲) آمین بقول آصفیہ عربی۔ ایک کلمہ ہے جو اجابت دعا کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔

تراز بقول برہان و جامع و جہانگیری بروزن نماز (۱) رشتۂ ریسمان خام را گویند و (۲) نام درخت صنوبر و (۳) نام شہریست در ترکستان کہ منسوب است بخوبان و معرّب آن طراز صاحب ناصری بذکر معنی سوم گوید کہ (۴) بمعنی علم جامہ خصوصاً و زینت و آرایش عموماً و بذکر معنی اوّل می فرماید کہ تار ابریشم ہم (قطران ۱۵) از غم ہجر طراز ہمہ خوبان تراز ؎ زرد و باریکم و لرزانم چون تار تراز ؎ (فرّخی ۵۳) یاد باد آن شب کان شمّہ خوبان تراز ؎ بطرب داشت مرا تا بگہ بانگ نماز ؎ (ولہ ۵۴) غزلی خوان چو حلّہ کہ بود ؎ نام خسرو بر دیبای تراز ؎ ہیچ شہ را چنین نبود وزیر ؎ مملکت دار و کارملک تراز ؎ صاحب رشیدی بر معنی سوم و چہارم قانع و گوید کہ بکسر اوّل نیز گفتہ اند و می فرماید کہ طراز بہ طای حطّی معرّب آن و بمناسبت علم جامہ مطلق زینت و آرایش را نیز گویند و فرماید کہ در فرہنگ بالفتح بمعنی رشتۂ ریسمان خام

و درخت صنوبر. خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین گوید که بقول قوسی طراز بفتح منسجاف جامه و طراز آستین و گریبان و آن زینتی است که قبل ازین می کرده اند و بکسر شهری معروف در ترکستان که اهل آن بکمال حسن شهره اند و جامه های نیکو در انجا بافند و نقش و نگار و علم نیز آمده پس طراز بمعنی زینت حقیقت است غائیش طای آن از عالم طپیدن و افعال از باب آن می آید چنانکه طراز دو به طراز (انتهی) مؤلف عرض کند که سبحان الله چه خوش تحقیق محقق با نام و نشان است که سر و پائی ندارد ما می گوئیم که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم هم که صنوبر را نام است و حقیقت آن بر ارس گذشت و وجه تسمیه نام شهری همین یافته می شود که همین لفت بمعنی زینت و آرایش بر معنی چهارمش مذکور و مراد از ان نقش و نگار هم. پس جا دارد که نظر بر خوبرویان این شهر آن را ملقب به طراز کرده باشند و از همین معنی چهارمش بر سبیل مجاز (۵) معنی رقم هم پیدا می شود و بدین معنی اسم مصدر طرازیدن است که می آید و طراز و طرازیدن به طای حطی مبدلش و این تصرف علمای عرب باشد که در فارس سکونت ورزیدند (قطران ۵) اگر نگشت هوا جای آهوان ختن ۴ وگر نه گشت زمین جای شنگران طراز ۴ چو آهوان ختن آن چراست مشک فشان ۴ چو بت گران ترا زین چراست نقش طراز ۴ (اردو) (۱) رشته. کچا تاگا. تار ریشم. مذکر (۲) صنوبر. دیکھو ارس (۳) ایک شہر کا نام ترا ز ہے جو ترکستان مین واقع ہے جس کے باشندے حسین ہوتے ہین. مذکر. (۴) زینت. آرایش. مؤنث. نقش و نگار. مذکر (۵) تحریر کتابت. مؤنث.

ترازو بقول برہان (۱) آلتی باشد که چیز ہا را بدان وزن کنند و (۲) نام برج میزان هم

کہ از جملہ دوازدہ بروج فلکی است و (۳) عدل و عدالت را نیز گویند و (۴) بمعنی ادراک و درک ہم آمدہ صاحب ناصری بذکر ہر چہار معنی بالا گوید کہ (۵) بمعنی ہم قوت و ہم پایہ صاحب فدائی بر معنی اوّل قانع۔ بہار ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس (ظہوری ؎) فقر را در پایہ داری باغنا سنجیدہ ام ۔ در ترازوی زند سوا ندک و بسیار ما ۔ (اردو) ترازو (۱) بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ تکھڑی تل۔ میزان۔ وزن کرنے کا آلہ (۲) برج میزان۔ تلا راس۔ (۳) عدل و انصاف نذکر (۴) ادراک۔ نذکر۔ دیکھو ادرک (۵) ہم قوت۔ ہم پایہ۔

ترازو برافراختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار بمعنی ترازو نصب کردن مؤلف عرض کند کہ معنی این ترازو بلند کردن است و این عمل از نصب کردن و آویختن ترازو در مقامی ہم پیدا می شود یا بدست گرفتنش (خواجہ نظامی ؎) بسیر سپہر انجمن ساختند ۔ ترازوی انجم برافراختند ۔ (اردو) ترازو لٹکانا۔ کھڑا کرنا۔

ترازو بر زمین زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) ابراء و مسامحت طلب شدن بہار بذکر معنی بالا گوید کہ در حق معشوق عاشق کش می گویند۔ مؤلف عرض کند کہ ما با تعریف بالا اتفاق نداریم معنی این (۲) آمادۂ دکانداری شدن و مجازاً (۳) آمادۂ کاروبار شدن است۔ عادت است کہ چون دکاندار آمادہ بکار خود شود پلۂ ترازو را اوّل بر زمین زند تا صاف و پاک شود و بعد ازان آغاز وزن کشی شئی زیر بیع کند (سلیم ؎) بدور او فلک خود فروش چند زند ۔ ز مہر و ماہ عجب بر زمین ترازو را ۔ (اردو) (۱) دیکھو

ابرام کردن (۲) دکانداری پر آماده ہونا۔
(۳) آمادۂ کار و بار ہونا۔

ترازو بر سنگ زدن مصدر اصطلاحی

بقول بہار ظاہرا مرادف مصدر گذشتہ (میر حسن ؎) فلک یک تہہ برون آورد ہمسنگش
بمورونی پگر زہرہ کنون بر سنگ خواہد زد
ترازو را پ مؤلف عرض کند کہ ازین شعر
ہم معنی سوم مصدر گذشتہ ظاہر می شود کہ
ہمدرانجا نوشتہ ایم (اردو) دیکھو ترازو
بر زمین زدن کے تیسرے معنے۔

ترازو بر زمین زدن مصدر اصطلاحی

بقول انند مرادف (ترازو بر زمین زدن)
کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ تحقیق خود
ہمدرانجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو
ترازو بر زمین زدن)۔

ترازو چشمہ داشتن مصدر اصطلاحی

بقول برہان و (سروری در ملحقات) کنایہ
از زیادتی و سنگینی یک پلّہ ترازو ست از پلّہ
دیگر۔ بہار بالتفاق برہان گوید کہ عرب گوید
فیہ عینٌ (شاعر ؎) چو غرنیچی بہ محشر زندہ
گردد پ بسنجد طاعتش ایزد بمیزان پ کم آید
طاعتش گوید خدایا پ ترازو چشمہ دارد دیگر دان پ
مؤلف عرض کند کہ محققین قوت تعریف
ندارند معنی این مصدر کنایہ الیست از راست
وزن و صحیح نبودن ترازو۔ عادت است کہ
چون در یک پلّہ ترازو سوراخ پیدا می شود وزن
آن از پلّہ دیگر کم شود و نتیجۂ لازمی این است در
ترازو خرابی پیدا شود و راستی باقی نماند۔
زاہد با خداوند تعالی ہمین گوید کہ خداوندا آنچہ
طاعت من بہ میزان تو کم نماید وجہ این ہمین
است کہ ترازو نقصانی دارد بناءً علیہ اغماض
کن (اردو) ترازو میں نقصان پیدا ہونا
اسکی راستی جاتی رہنا۔

ترازو خسیس است ہر سوزیادت یافت

سر فرو برد مثل - صاحبان خزینه وامثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را بحق کسی زنند که در رای خود مستقل نباشد می گویند که آقا همچون ترازوی نیست هستی بهر سو که زیادت است سر فرو برد یعنی چنانکه ترازو بسوی وزن سر فرو برد تو بغلبهٔ دیگران اتفاق می کنی و برای خود مستقل نمی مانی (اردو) دکن مین کہتے ہین جناب کی رائے کیا ہی ترازو ہے جدہر اوروں کی رائے دیکھی آپ اُدہر جھک گئے۔

(الف) ترازو دار اصطلاح - بهار بذکر این از معنی ساکت (سیفی ه) سنگ گر کم نزدی ما ترازو دارم پا بازدل همچو ترازو نشدی بسیارم ؛ فرماید که ترازو بروج میزان را هم گویند از همین جهت ماوطرف بهام پیدا کرده صاحب آصفی از همین سند - - - - - - - - -

(ب) ترازو داشتن پیدا کرده او هم از معنی ساکت مؤلف عرض کند که سبحان الله همین است تحقیق که هر دو معنی شعر نفهمیده اند یا قوت تعریف ندارند (ترازو داشتن) بمعنی حقیقی است یعنی بدست داشتن ترازو و آماده سنجیدن بودن و (ترازو دار) اسم فاعل تحقیقی است مراد از کسی که آماده سنجیدن بود (ظهوری ه) تا میان دل و جان بخش کنم ذوق حضور ؛ از خدنگ ستمش سینه ترازو دارد ؛ (اردو) الف ترازو دار بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہین۔ وہ شخص جسکے ہاتھ مین ترازو ہو اور تولنے پر آمادہ ہو (ب) ترازو رکھنا۔ تولنے پر آمادہ ہونا

ترازو روان کردن مصدر اصطلاحی بقول بهار و بحر کنایه از ترازو منصب کردن۔ مؤلف عرض کند که نه چنین باشد بلکه بکار گرفتن ترازو و از ترازو کار گرفتن و آماده وزن بودن (نظامی ه) ترازوی تهمتنان روان می کنم ؛ سبک سنگی خسروان می کنم ؛ (اردو)

تولنے پر آمادہ ہونا۔ ترازو سے کام لینا۔

ترازو زدن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید کہ چون روستائی در شہر وارد شود بازاریان ترازوی مس یا برنج بردارند و در قفای او روان شدہ آن ترازو را بہم زنند تا آوازی ازان برآید و مردم شہر مطلع شدہ ہنگامہ رشنجند راگرم کنند (ملا سالک قزوینی ؎) از پی عقل جنون گرم ترازو زدن است ہا شہر دیوانہ کند مردم صحرائی را۔ صاحبان بحر و مصطلحات ہمزبان بہار یا بہار نقل نگار وارستہ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم ہمین تعریف کردہ مؤلف عرض کند کہ عادت روستائیان شہر عجم است کہ چون کسی از پیش دکان بگذرد یک پلہ ترازو را بر پلۂ دیگر زدہ آواز می کنند و این حسن طلب خریدار است یعنی بیا اینجا و خرید کن شئی مطلوب را چون کسی از اہل قریہ بشہری آید و بہ بازار رود ازین آواز ترازو پریشان می شود و روستایان رشنجند کنند ملا سالک یزدی ہمین مضمون را در کلام خود نظم کردہ و محققین نازک خیال در تعریفش بہ ترکستان رفتہ اند معاصرین عجم بابا تقی دارند (اردو) گاہک کو آواز دینا۔ بلانا۔ دیہاتی کو پریشان کرنا۔

ترازو شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وجامع ورشیدی (۱) کنایہ از برابر شدن دو غنیم باہم در شجاعت و زور۔ صاحب نامہ بذکر معنی اول گوید کہ در بعضی از فرہنگ ہا (۲) بمعنی افتادن و (۳) بمعنی پیچیدن و (۴) بمعنی کشتی از جنگ مرقوم۔ صاحب ملحقات برہان متفق با ناصری و ہمہ معانی خان آرزو در سراج بمعنی اول گوید کہ (۵) گذشتن تیر از چیزی و مانند منصفی یا نزدیک منصفی ازان بر طرف نشاندہ چنانکہ گویند تیرش ترازو شد و ہم او در چراغ ہدایت می فرماید کہ گاہی برگذشتن شاخ گاؤ و غیرہ از چیزی بوضع مذکور آمدہ او حید در توضیح

میار مسجد گوید (ص) کشیده از هر سو بچرخ برین
پر تراز و شده شاخ گاو زمین ؛ صاحب بحر ذکر
معنی اول و پنجم کرده و در معنی پنجم بنقل خان آرزو
فرموده ـ زآنجا برداشت بهار بر معنی اول قانع
و می فرماید که ـــــــــــــــــــــــ

تراز و شدن تیر از چیزی بیرون رفتن
و گذشتن یک نصف تیر از نشانه و برین قیاس ـ

تراز و شدن شاخ و کمان و مژگان

مانند آن (مخلص کاشی ص) حاشا که کشد آه دل
از زخم جنایت ؛ گر تیر تو گردیده تراز و نکشیدست
(صائب ص) چون کمان هر چند مشت استخوانی
گشته ایم ؛ می شود از جوش گردون تراز و تیر ما
(ولہ ص) نیم آگاه از زلف بلندش اینقدر
دانم ؛ که از دلها تراز و گشت مژگان رسای
او ؛ و هم او گوید که (تراز و شدن کمان) محض
ادعاست مثل ماه در بختن و حالانکه ماه در بخطا
مقلبیست مشهور و این نوعی از تفنن بود (سید
عبداللہ خانی ص) نه خالست آنکه ظاهر از میان
آن دو ابرو شد ؛ پر ز شوخی این کمان پیش از
خدنگ از دل تراز و شد ؛ **مؤلف** عرض
کند که باعتبار محققین اهل زبان معنی اول قرین
قیاس و هیچ تخصیص بالشکر نباشد بلکه بمعنی عام
برابر شدن باشد و معانی دوم و سوم و چهارم
بیان کرده ناصری و ملحقات برهان خلاف قیاس
و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معلوم می شود
که هر دو محققین از غور کار نگرفته اند و تعریف معنی
پنجم درست نیست هیچ خصوصیت با تیر و شاخ
و مژگان نباشد بلکه معنی عام وارد معنی گذشتن
چیزی طویل از میان چیزی بقدر نصف اعم از آنکه
تیر باشد یا شاخ یا سوزن یا چیز دیگر مماثل آن
که هیئات این مشابه تراز و باشد که نصف آن
باین طرف است و نصف دیگری آن طرف و این
هم کنایه ایست مثل معنی اول و آنچه بهار نسبت
(تراز و شدن کمان) محض ادعای شاعری

خیال کردہ تسامح اوست واین (۶) بمعنی حقیقی
است یعنی شاعر گوید کہ کمانِ ابروی او ترازو
گردید ازینکہ یک خال میان دو ابرو آمد و
ہر دو ابرو را مشابہ ترازو کرد مخفی مباد کہ
در بعض اسناد بالا عوض شدن۔ گردیدن
گشتن مستعمل است عیبی ندارد۔ (اردو)
(۱) دو چیزون کا برابر ہونا مساوی ہونا (۲)
دیکھو افتادن (۳) دیکھو پیچیدن (۴) بھاگنا (۵)
کسی لانبی چیز کا کسی چیز مین سے اسطرح گذرنا کہ
نصف اُدہر رہجاے اور نصف اُدہر جیسے
(ع) جون ناک مین مرغی کا پر آدہا اِدہر آدہا اُدہر
(۶) ترازو بنجانا جیسے آپ کے ابرو ترازو
بن گئے ہین ۔

ترازو شکستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ در سندش ترازو شکن مستعمل کہ بمعنی چیزی است
ترازو را بشکند (اسم فاعل ترکیبی) بمعنی حقیقی
پس معنی این مصدر ہم حقیقی است (منظاہی ۵)
زنان را ترازو بود سنگ زن ۔ بود سنگ مردان
ترازو شکن ۔ (اردو) ترازو توڑنا

(الف) **ترازو کردن** استعمال۔ صاحب
(ب) **ترازو کردن تیر** آصفی ذکر الف کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی
است یعنی ترازو قرار دادن (فطرت مشہدی
۵) در ہمان گرمی کشد بر سیخ تا نخچیر را ۔ ہمانا گوش
راشت صاف او ترازو کردہ است ۔ ہمہا
ذکر (ب) کردہ گوید کہ متعدی ترازو شدن
تیر کہ مثالش در مبحث (بر سیخ کشیدن) گذشت
مؤلف عرض کند کہ بیچارہ از ہمان سند
فطرت این مصدر را اصطلاحی پیدا کردہ است
می گوئیم ازو کہ ہیچ خصوصیت تیر درین نیست
و تعمیم الف کافیست فاعل (اردو) ترازو
کر دینا۔ ترازو قرار دینا۔

(الف) **ترازو گردیدن** استعمال۔ صاحب

(ب) ترازو گردیدن تیر از چیزی

(ج) ترازو گشتن

آصفی ذکر این کرده بدیل آن (ب) را نقل کرد **مؤلف** عرض کند که این همان است که بر (ترازو شدن) تیر از چیزی) گذشت و سند این هم با سند ج همدرانجا مذکور و صراحت تعریفش همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو ترازو شدن تیر از چیزی۔

(الف) ترازو نهادن مصدر اصطلاحی بقول بهار کنایه از ترازو نصب کردن (خواجه نظامی ؒ) بزرگان ایران بفر نگ او یکی ترازو نهادند بر سنگ او یکی می فرماید که جناب خیر المدققین در شرح این بیت می فرماید یعنی ترازو نصب کردند برامید سنگ دو قرا یعنی خواستند که موازن و مقلد او شوند و عقل و فراستی که او دارد ایشان را هم حاصل باشد یا آنکه ترازوی امتحان در دست داشتند و سنگ خرد هر یکی را امتحان می نمودند چون نوبت برعقل وی رسید و آن را بر دست خردهای خویش یافتند دانستند که ترازوی قیاس ما تحمل نمی تواند کرد و خواهد شکست۔ ترازو از دست افگندند و ازان اندیشه باز آمدند (انتهی) صاحب بحر همزبان بهار در معنی نصب کردن ترازو۔ **مؤلف** عرض کند که بیچاره یا خیر المدققین ذوق زبان ندارد ازینجاست که معنی شعر را نفهمیده هرچه در دلش می آید می نگارد عادت دکانداران است که همیشه سنگ ترازو یعنی اوزان را بجائی محفوظ کنند و بالای آن ترازو می نهند شاعر نازک خیال در کلام خود همین نقش را صورت بسته می فرماید که بزرگان ایران ترازو را بدست گرفتند و خواستند که سنگ ترازو را در ترازو کنند وزن فرنگ ممدوح کنند هرگاه پیش ازین امتحان از فرنگش واقف و مطمئن شدند ترازو را بر سنگ ترازو گذاشتند و از امتحان باز آمدند

این است حقیقت این مصدر اصطلاحی که بمعنی از دست نهادن ترازو ست نه قائم کردن و

(ب) **ترازو نهادن بر کسی** آماده امتحان او شدن است (ظهوری ۵) سنجیده ترازو نهد بر کسی پله در پله ماضر دل و خرد و ارگران است یا مؤلف عرض کند که درین اصطلاح البته بمعنی قائم کردن ترازو پیداست ولیکن از کلام نظامی که بر الف گذشت این معنی را پیدا کردن ستم است بر نظامی (اردو) الف ترازو رکھدینا (ب) امتحان پر آمادہ ہونا

ترازوی آهنین دوش اصطلاح بقول بحر و مؤید و انند بمعنی ترازوئی که دسته او آهنین باشد مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب توصیفی است (اردو) وہ ترازو جسکی ڈنڈی لوہے کی ہو۔ مذکر۔

ترازوی انجم اصطلاح بقول بحر و مطابق برہان و بہار و مؤید و انند اسطرلاب مؤلف عرض کند که کنایه ایست موافق قیاس (اردو) اسطرلاب۔ عربی۔ وہ آلہ جس سے آفتاب اور ستارون کی بلندی معلوم ہوتی ہے۔ مذکر۔

ترازوی پولاد سنجان اصطلاح بقول برہان رشیدی و بحر و (ناصری و سروری و ملحقات) کنایه از نیزه و سنان مبارزان است (نظامی ۵) ترازوی فولاد سنجان بلیل بر زکفه بکفه همی راند سیل بر بهار گوید که فرید علیه ترازوی پولاد سنج است که ترکیب توصیفی است و ترازو کنایه از نیزه که صورت ترازو دارد وحق آنکه در وسط آن جای قبض می باشد و هر دو طرف آن را که یکی را بزبان هندی پهل خوانند و دوم بوری بدو کفه ترازو مناسبت است و می توان گفت که الف و نون درین ترکیب علامت جمع است و پولاد سنج کنایه از مردم مباشر با سلحه چنانچه در لفظ پولاد سنج گذشت و برین تقدیر ترازوی پولاد سنجان کنایه از نیزه

مبارزان بود **مؤلف** عرض کند که در خیال ما
مرکب اضافی است و پولاد سنجان بمعنی دلاوران
و مبارزان بجایش مذکور شد و نیزه و سنان را
ترازو ازین نام شد که مبارزان بر وسط آن
دست گذارند نصف در پائین باشد و نصف
بالا (اردو) نیزہ۔ مذکر۔

ترازوی چرخ اصطلاح۔ بقول بحر و
ملحقات برہان و مؤید و انند کنایہ از برج میزان
مؤلف عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف و
موافق قیاس (اردو) برج میزان۔ مذکر۔

ترازوی زر اصطلاح۔ بقول برہان
و جامع و ملحقات ناصری و بہار و انند و رشیدی
و بحر کنایہ از آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ ترازوی
یک پلہ ہم می باشد ازینجاست کہ این کنایہ لطیف
قرار یافت (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے
معنے۔ مذکر۔

ترازوی زہرہ از گرانی ستارگان

ترشکند اشل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی
مؤلف ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
عرض کند کہ معاصرین عجم ازین ساکت و غیر از
ہر دو محققین بالا دیگری نسبت کنایہ ترازوی
زہرہ چیزی ننوشت۔ خیال می کنیم کہ ترازوی
زہرہ کنایہ باشد از برج میزان۔ فارسیان استعمال
این بجائی کنند کہ مقصودشان این باشد کہ شخص
موزون بکاری ازان کار خستہ نمی شود و بآسانی
کند (اردو) دکن مین کہتے ہین "کاردان
اپنے کام سے نہین تھکتا"۔

(الف) ترازوی سنگ زدن مصدر
اصطلاحی۔ بقول بہار مثل ترازوی قلب و
آن را تنہا سنگ زدن نیز گویند۔ صاحبان بحر
عجم و انند ہمین معنی بر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) ترازوی سنگ زن نوشتہ اند
و طرز تحریر و تعریف بہار و سندش ہم تقاضای
آن می کند کہ مادر الف تسامح کاتب خیال کنیم

مؤلف عرض کند که ب موافق قیاس و اسم
مفعول ترکیبی و مراد از ترازوئی که پاسنگ در آن
زنند آنیکه قلب است (خواجه نظامی ؎)
زنان را ترازو بود سنگ زن ؎ بود سنگ مردان
ترازو شکن ؎ هم او می فرماید که بعضی از محققین بر آنند
که درین بیت بمعنی مذکور نیست زیرا که در مصرع
دوم بیان زور و دلیری است پس معنی بیت
آن باشد که ترازو زنان را سنگ زن است
یعنی زنان همین قدر زور دارند که ترازو بردارند
و ترازو اینها را سنگ می زند و سنگ و قدر
مردان چنانست که ترازو را می شکند یعنی زن
چنان باید و مرد چنین پس این انشائی است در
صورت اخبار مؤلف عرض کند که بهار از ب
بوسیلهٔ همین سند نظامی معنی ترازوی قلب که پیدا
کرده ایجاد بنده را ماند اگرچه گنده ترازوی
سنگ زن ترازوی قلب را نگویند بلکه ترازوئی
را گویند که دران بضرورت پاسنگ کشیده باشند
نه بوجه قلب ترازو نظامی علیه الرحمه در صفت
نزاکت و سبکی وزن زنان بمقابلهٔ مردان گوید
که اگر مرد در ترازو نشیند از وزن سنگینش ترازو
بشکند و چون زن در ترازو نشیند منظر بسبکی زن
بدون پاسنگ ترازو بصحت نیاید و این انتهای
مبالغه در اظهار سبکی و نزاکت است که ترازو
بوجه سبکی شان از حالت اصلی خود هم بلندی شود
و بدون پاسنگ بحالت اصلی نیاید لطف معنی را
غیر از سخن سنج دیگری نداند (اردو) وہ ترازو
جس مین کسی ضرورت سے پاسنگ رکھے ہوئے ہوں

ترازوی عدل اصطلاح - بقول بحر (۱)
ترازوئی که بسنجیدن در هر دو پلّه آن کمی و بیشی
نباشد صاحبان اند و غیاث متفق با بحر مؤلف
عرض کند که بدون سند استعمال این معنی را تسلیم
نه کنیم ظاهرا (۲) ترازوی عدل عدل باشد که
تشبیه عدل با ترازو درست است که فریقین
را مساوی داند و فصل خصومت کند و این تقاعد

فارسی با اضافت تشبیهی است یعنی عدل مثل ترازو است واگر بدون سندین معنی را پیدا کنند غلط نباشد ولیکن پسند خاطر ما نیست که ذوق زبان ندارد (اردو) (۱) بیچی ترازو۔ مؤنث (۲) عدل مذکر

ترازوی فلک اصطلاح۔ بقول بحر وانند میزان مؤلف عرض کند که کنایه ایست واضح و مرکب اضافی که برج میزان بر فلک است۔ (اردو) برج میزان۔ مذکر۔

ترازوی فولاد سنجان اصطلاح۔ بقول جامع همان ترازوی پولاد سنجان که گذشت مؤلف عرض کند که پولاد اصل است وفولاد مبدلش دیگر هیچ پس این مبدل آن چنانکه پیل وفیل وسپید وسفید (اردو) دیکھو ترازوی پولاد سنجان۔

ترازوی قلب اصطلاح۔ بقول بهار دبحر ترازوئی که یک طرفش کم بود وطرف دیگر زیاده مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی مراد از ترازوی پاسنگ خور که وزن یک پله اش با پله دیگر مساوی نباشد (واله هروی خطاب به آفتاب ؎ ای کرده ترازو نمایان پ میزان وحمل دو کفه آن پ سنجیده دغل همیشه بازوت پ قلب است بهر دو سر ترازوت پ مخفی مباد که از الفاظ سند بالا ترازوی قلب پیدا نیست ولیکن از مضمونش ترازوی قلب را پیدا توان کرد۔ (اردو) جھوٹی ترازو۔ ناقص ترازو۔ پاسنگ دار ترازو۔ مؤنث۔

ترازوی قیامت اصطلاح۔ بقول بهار وانند ترازوئی که روز قیامت اعمال مردم بدان سنجند (میرزا صائب ؎) مهیا شود لا در عشق انواع ملامت را پ که سنگ کم نمی باشد ترازوی قیامت را پ مؤلف عرض کند که کنایه باشد از انصاف قیامت۔ آنانکه ذوق سخن ندارند می دانند که در قیامت ترازوئی قائم شود ونمیدانند که عدالتی قائم شود که بی ترازو

کار ترازو کند از انصاف (اردو) قیامت کا انصاف۔ تذکر۔

ترازوی نارنج اصطلاح۔ بقول بهار بفتح اوّل (۱) ساختن و (۲) آراستن (عرفی ص) زمانه دانند۔ اطفال جهت بازی از پوست ترنج ولیمو وغیره ترازوئی می سازند (ملا جامی ص) برمه آنروز ترنج ذقنش می چربید ۔ که بازیچه نارنج ترازوئی ساخت ۔ **مؤلف** عرض کند که لفظاً سند بکارش نمی خورد و معنیٔ ازان ترازوی نارنج پیدا توان کرد (اردو) ارنج کی ترازو جو لڑکے کھیلنے کے لئے بناتے ہیں ۔ **مؤلف**

ترازوی نظم اصطلاح۔ بقول بحر و بهار کنایه از علم عروض که اوزان و بحور شعر ازان معلوم می شود **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) علم عروض۔ تذکر۔

ترازیدن بقول بهار بفتح اوّل (۱) ساختن و (۲) آراستن (عرفی ص) زمانه

گفت تو پرویزو من ترنج زرم ۔ بکام خود ترازم چنانکه میدانی ۔ (والهٔ هروی ص) سپاه حسن اگر میدان ترازد بهر کین جوئی ۔ نه بینی از سر شوریدهٔ خالی سنانی را ۔ صاحب بحر بذکر معنی بالا می فرماید که کامل التصریف است و مضارع این ترازد صاحب موارد هم این را بمعنی دوم آورده می فرماید که حاصل بالمصدر این ترازو مؤلف عرض کند که ترازو که گذشت اسم مصدر این است نه حاصل بالمصدر و حاصل بالمصدر این ترازش باشد و بر زبان فارسیان (۳) بمعنی توشتن هم (کمال اسمعیل ص) فلک زشرم پر تیر بر نهد سر گردن ۔ که نوک خامهٔ بنده شود مدیح ترازد ۔ صاحب موارد صراحت مزید کند که در عرف بطاحقی می نویسند تا مشتبه نشود به برازد برای موحده که هم بمعنی آرایش است مخفی مباد که معنی دوم اصل است و معنی اوّل و سوم مجاز آن (اردو) (۱) بنانا (۲) بناؤ کرنا سنوارنا (۳) لکھنا۔

تراس صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم گوید که بمعنی جهتابی و مقام بلند بی سقف است

و در انگلیسی زبان ٹرٹیس نامندش مؤلف عرض کند که مفرس دانیم که تای هندی بدل شد به فوقانی و فوقانی بدل شد به الف (اردو) چبوترہ۔ مذکر۔

تراش بقول برہان و جامع بفتح اوّل بروزن نواش (۱) طمع و توقع و (۲) تراشیده را گویند صاحب سروری گوید که معروف و مقصودش از معنی دوم باشد که همین معروفست و می فرماید که (۳) بمعنی اخذ و گرفتن نیز و (۴) تراشنده و (۵) امر به تراشیدن صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم می طراز د که بمعنی تراشیدن چیزی (ظهوری ۱۵) در تراش اهل دل خوش دلخراش افتاده اند ہ می کنم همواره خود را در تراش دیگرم ہ صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع وارسته بر معنی اوّل و دوم قناعت فرموده۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل معنی دوم را تراشیدن و تراشیده گوید مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل اسم مصدر تراشیدن است که می آید و معنی دوم تراشیده و تراشیدن نباشد بلکه بقول معاصرین عجم لغت قدیم است بمعنی شق عجب است که محققین بالا این معنی را ترک کرده اند و بخیال اینکه همین تراش حاصل بالمصدر تراشیدن هم است معنی تراشیده نوشتند و درین صورت هم تراشیده غلط است می بایست که تراشیدگی نویسند و آنانکه تراشیدن را داخل معنی دوم کرده اند مقصودشان همان حاصل بالمصدر است نه مصدر و بمعنی سوم هم اسم جامد و اسم مصدر دانیم که بمعنی اختراع است و مصدر تراشیدن از همین معنی است صاحب ناصری تعریف خوشی نکرد و بمعنی چهارم تراش نمی آید تا آنکه با اسمی مرکب شود چنانکه بت تراش که اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی پنجم امر حاضر تراشیدن است۔

(اردو) (۱) طمع۔ توقع۔ مؤنث (۲) تراشا ہوا۔ تراشیدگی۔ مؤنث۔ شق۔ مؤنث۔ صاحب

آصفیہ نے تراش پر فرمایا ہے۔ مونث۔ کاٹ۔ قطع و برید۔ کاٹ چھانٹ۔

تراش پاشیدن برکسی مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند و آصفی قرار دادن چیزی کہ در اصل نبودہ باشد (زلالی خانساری ؎) بخود مسعود شاہی بر تراشند ؛ تراش رشک بر محمود پاشند ؛ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی سوم است و با مصدر پاشیدن مستعمل کہ محاورۂ زبان است (اردو) تراشے ہوئے مضمون کو کسی سے منسوب کرنا۔

تراش زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند بمعنی (۱) تراشیدن و (۲) تراشیدن (مولوی عبد الرزاق فیاض ؎) خط رازدی تراش و جہان در زند امتست ؛ مصحف سفید گشت و نشان قیامت است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول تراشیدن محاورۂ فارسیان است و معنی دوم ہم درین شعر یافتہ نمی شود بلکہ تراش پیدا کردن است یعنی اختراع متعلق بہ معنی سوم

تراش واگر بمعنی دوم بیان کردۂ بہار ہم گیریم و مضمون مصرع دوم سند تائید آن من وجہ می کند و برای معنی اول مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) دیکھو تراشیدن (۲) مونڈھنا۔

تراش کردن استعمال۔ بقول بہار و بحر و انند عبارت ازان است کہ مانند چیزی کہ خواستہ باشند بسازند و آن چیز کہ ساختہ شود بعینہ مانند منقول عنہ گردد **مؤلف** عرض کند کہ تعریف بالا خوب نیست متعلق است بمعنی سوم تراش و ترجمہ اش اختراع است کہ در ساختن چیزی اختراع خود را ہم دخل دہند (اردو) اختراع کرنا۔

تراشہ بقول برہان بفتح اول و رابع (۱) بمعنی آخر تراش است کہ تراشیدہ شدہ و (۲) آنچہ از تراش برآمدہ و (۳) بلال واری از خربزہ و ہندوانہ را نیز گویند صاحب جامع بذکر معنی اول و دوم نسبت معنی سوم گوید کہ قاچ باشد۔ صاحب

سروری بر معنی اوّل قانع صاحب ناصری بذکر معنی
اوّل گوید که آنچه بهنگام تراشیدن قلم و چوب فرو
ریزد (ع) گر این مقله دگر باره در جهان
آید ؛ تراشهٔ قلمت را بدیده بر باید ؛ خان آرزو
در سراج ذکر معنی دوم و سوم کرده گوید که از
تراشیدن است **مؤلف** عرض کند که نه خیر.
های نسبت بر تراش زیاده کرده اند و تراشه و
تراشیدن هر دو از تراش پیدا می شود (اردو)
(۱) تراشی ہوئی چیز اور (۲) اُس کا برادہ (۳)
پنسل یا تراش وغیرہ کی قاش۔ دیکھو برش۔

تراشهٔ چین اصطلاح. بقول بهار بمعنی ریزه
چین (طالب آملی ع) خورشید رخش بخواب
دیدم ؛ صد همچو قمر تراشهٔ چین داشت ؛ (نجیب الدین
جربادقانی ع) دلش چو بحر دو صد ابر را نواله دهد
کفش هزار چو دریا تراشهٔ چین دارد ؛ (کمال
اسمعیل ع) تراشهٔ چین کمالش سپهر بی سروپای
نوالهٔ خوار نوالش جهان بی بن و بار ؛ **مؤلف**
عرض کند که اگرچه معنی لغلی این همان تراشهٔ بی کار را
بردارنده و حاصل کننده است ولیکن مجازاً بمعنی
زلّه ربا و خوشه چین باشد یعنی کسی که از دیگری فیض
حاصل کند (اردو) زلّہ ربا. اسم مذکر مرادف
خوشہ چین.

تراشیدن بقول بحر بروزن و معنی (۱) خراشیدن
و (۲) هموار کردن و (۳) انگیختن و (۴) انگاشتن
و (۵) توقع و طمع داشتن و (۶) ساختن و (۷)
ایجاد کردن می فرماید که کامل التصریف است
و مضارع این تراشد صاحب موارد بذکر معنی هفتم
این قدر را اضافه کند که بمعنی (۸) بهم رسانیدن و
(۹) بریدن و (۱۰) سترون و (۱۱) قرار دادن
و هم او تراش را حاصل بالمصدر گوید. استعمال
این ترکیب فارسی در ملحقات می آید **مؤلف** عرض
کند که از معنی اوّل تراشیدن قلم مقصود باشد که
تعریفش درست نیست و خراشیدن برای آن
بکار نمی خورد اسم مصدر این همان تراش است

ایجابش گذشت و بلحاظ معانی اسم مصدر بمعنی پیچم و
بفتحتم و نهم و دهم اصلی است و دیگر معانی مجاز آن
(اردو) (۱) چھیلنا (۲) ہموار کرنا (۳) برانگیختہ
کرنا (۴) لکھنا (۵) طبع کرنا (۶) بنانا (۷) ایجاد
کرنا (۸) حاصل کرنا (۹) کاٹنا (۱۰) مونڈھنا (۱۱)
قرار دینا۔

تراشیدن آشنا مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد بذیل تراشیدن بمعنی بہم رسانیدن آشنا
(قدسی ؎) زچوب خشک خوبان می تراشند آشنا
قدسی ؎ مگر چون زلف شان از شانہ ہر سو محرمی دارد
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم تراشیدن
است (اردو) آشنا پیدا کرنا۔

تراشیدن بخود مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد بذیل تراشیدن گوید کہ بمعنی قرار دادن
بخود است کہ معنی یازدہم تراشیدن باشد
(زلالی ؎) بخود مسعود شاہی بر تراشید ہ تراش
رشک بر محمود پاشید ہ مؤلف عرض کند کہ

از سنش مصدر بر تراشیدن پیداست (اردو)
اپنے آپ کو قرار دینا جیسے زید نے اپنے آپ کو
بکر قرار دیا۔

تراشیدن خامہ مصدر اصطلاحی بمعنی
درست کردن خامہ بہ تراش مؤلف عرض
کند کہ متعلق بمعنی اول تراشیدن (ظہوری ؎)
گو ظہوری خامہ بتراش و ورق در ہم مکش ؎
آرزوی مدحت تولا رخان خوش غالب است
(اردو) قلم چھیلنا

تراشیدن خط مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر۔ تراشیدن موی نو دمیدۂ رخسار مؤلف
عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم تراشیدن و ہیچ
خصوصیت خط ندارد با موہم استعمال توان کرد
(اردو) خط رخسار کو مونڈنا۔

تراشیدن رزق مصدر اصطلاحی بقول
موارد (بذیل تراشیدن) بمعنی بہم رسانیدن
رزق مؤلف عرض کند متعلق بہ معنی ہشتم

تراشیدن است (صائب ؎) می تراشم رزق خود چون ماه از پهلوی خویش ؛ می کنم تا هست ممکن حفظ آب روی خویش ؛ (اردو) رزق پیدا کرنا۔ حاصل کرنا۔

تراشیدن سخن مصدر اصطلاحی۔ صاحب ؎ (اردو بدیل تراشیدن گوید که بمعنی فراهم کردن سخن است **مؤلف** عرض کند که نه خیر۔ این را تعلق است بامعنی ششم تراشیدن که سخن ساختن باشد (محسن تاثیر ؎) از سخن حاصل او آئینه سان دست تهی است ؛ ساده لوحی که تراشد سخن از روی سخن ؛ (اردو) بات بنانا۔ بات پیدا کرنا۔

تراشیدن طعنه مصدر اصطلاحی۔ بمعنی طعنه زدن **مؤلف** عرض کند که من وجه متعلق بمعنی هفتم تراشیدن دانیم (ظهوری ؎) زبان تیشهٔ فرهاد همچنان تیز است ؛ هنوز طعنه تراش از برای پرویز است ؛ (اردو) طعنه مارنا

تراشیدن وفا مصدر اصطلاحی بمعنی بهم رسانیدن مهر و وفا باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی هشتم تراشیدن (ظهوری ؎) اگر مهر و وفا باید تراشید ؛ به از فرهاد بودن صنعتی نیست ؛ (اردو) مهر اور وفا پیدا کرنا۔

تراشیده اصطلاح۔ بقول فدائی (۱) هر چیز که از تراشیدگی و پرداخت رنگین و هموار شده باشد و (۲) هر سخنی که باسنجیدگی گفته شود (۳) هر مردیکه از دانش پرورش یافته خداوند خوبیهای ستوده شده باشد۔ صاحب انند این را (۴) مرادف تراشه گوید صاحب نوادر گوید چون خامهٔ تراشیده و ناخن تراشیده و سُم تراشیده و می فرماید که حکیم الملک محمد حسین شهرت این را بمعنی تراشه بسته و این محل نظر است (؎) مه نوکه بر آسمان جای اوست ؛ تراشیدهٔ ناخن پای اوست ؛ **مؤلف** عرض کند که در اصل اسم مفعول مصدر تراشیدن است و بمجاز معانی بالا پیدا کرده

(اردو) (۱) بذریعۂ تراش درست کی ہوئی چیز جیسے جوہر تراشیدہ (۲) سنجیدگی سے کی ہوئی بات۔ مؤنث (۳) تعلیم یافتہ شخص مذکر (۴) دیکھو تراشہ۔	

تراق بقول رشیدا بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آواز بلند **مؤلف** عرض کند کہ ظاہراً لغت ترکی زبان یافتہ می شود ولیکن لغات ترکی ازین ساکت ما این را فارسی جدید خوانیم کہ زبان معاصرین عجم است متحقق نشد کہ از کدام زبان مفترس کردہ اند قیاس غالب ہمین کہ تقریس از ترکی است کہ در ترکی زبان تاراق فرق سر را گویند و بامعنی دوم تراک ہم متعلق می نماید کہ بکاف عربی عوض قاف می آید (اردو) بلند آواز۔ مؤنث۔

تراک بقول برہان وجامع بفتح اوّل ورابع ساکن بروزن ہلاک (۱) بمعنی چاک و شگاف و (۲) آوازی را گویند کہ از شکستن یا شگافتہ شدن چیزی بگوش رسد و (۳) صدای رعد را نیز گفتہ اند و طراق عربی آنست۔ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل و دوم قانع (حکیم خاقانی سلہ)

بر دل شیر ولینگ افتد آنگاہ تراک ؎ کہ بشست تو برآید زکمان تو ترنگ ؎ (فرخی سلہ) تراک دل شنود خصم تو زسینۂ خویش ؎ چو از کمان تو آید بگوش خصم تراک ؎ صاحب سروری ہم ذکر معنی اوّل و دوم کردہ۔ صاحب ناصری بذکر معنی دوم گوید کہ مصدرش تڑکیدن و فرماید کہ طراق معرّب این است۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ معنی گوید کہ اغلب کہ معنی سوم مجاز باشد **مؤلف** عرض کند کہ ہر سہ معنی اسم جامد فارسی زبان۔ و یکی از معاصرین عجم گوید کہ ترک بمعنی چاک و شگاف اصل است و تراک اسم صوت شگاف است فارسیان تراک را بمعنی اوّل ہم استعمال کردہ اند بخیال ما ترک اسم مصدر ترکیدن است (اردو) (۱) چاک۔ شگاف۔ مذکر (۲) تراق بقول آصفیہ

مذکر کسی سخت چیز کے ٹوٹنے کی آواز چٹاخ (۳) رعد کی آواز۔ مؤنث۔

ترانگبین اصطلاح۔ بقول انند و مؤید بفتحتین با کاف فارسی موقوف (۱) شیرۂ کہ از خار شتر خار بدر آید مانند شہد کذا فی التحفۂ نامہ و در مدارک مذکور کہ (۲) آسمان ہیچو برف می بارد بر قوم موسی علیہ السلام وقت صبح و آن را بتازی من می گویند۔ صاحب محیط گوید کہ معنی آن عسل تر و بعربی عسل الحاج نیز گویند و یونانی سخارون و ہندی شکر جو آسا و بانگریزی مینا آف دی دررٹ و آن شبنمی است از آسمان بر اشجار خار شتر در ملک شام و خراسان و ماوراء النہر و گیلان و گرجستان و ہمدان و نواح آن می نشیند و منعقد می گردد گرم تر در اول و گویند معتدل در حرارت و رطوبت و برای حفظ صحت نیکو و نافع محرور و معتدل مزاج و یابس المزاج و مسکن تشنگی و ملین سینہ و حلق و مرطب آن و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب است از ترنج و انگبین و (۲) اطبا از ترنج و انگبین ہم شربتی سازند کہ دافع صفرا است و این اصل است و بجاز آن را نام شد (**اردو**) ترنجبین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث (۱) ایک قسم کی شکر ہے جو اکثر درخت خار (اونٹ کٹارا) کے کانٹوں پر شبنم کی طرح خراسان مین گر کر جم جاتی ہے۔ مسہل مین اکثر کام آتی ہے (۲) افشردہ لیمو جبین کھانڈ ڈالکر پیتے ہین۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ اطبا ترنج اور شہد سے بناتے ہین۔

ترانہ بقول برہان و جامع بروزن بہانہ (۱) جوان خوش صورت و شاہد تر و تازہ و صاحب جمال و باصطلاح اہل نغمہ (۲) تصنیفی است کہ آن سہ گوشہ داشتہ باشد۔ ہر کدام بطرزی یکی بیتی و دیگری مدح و یکی دیگر تلا و تلالا و در لغت نقش و صورت و دو بیتی سرود و نغمہ را خوانند و (۳)

دهن خوانی وطرز وخوش طبعی و (۴) بدخوئی وحیله روئی هم. صاحب سروری بر معنی اوّل و دوم قانع ونسبت معنی دوم گوید که دوبیتی سرود باشد وبس (هفت پیکر ۱۲) هر نسفته دری دری می سفت ؛ هر ترانه ترانه می گفت ؛ (استاد فرخی ۱۲) از دل آویزی وتری چون غزلهای شهید ؛ از غم انجای وخوشی چون ترانه بوطلب ؛ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که دوبیتی یعنی رباعی ونغمه وخوانندگی ومی فرماید که بعضی این لغت را بضمّ اوّل مخفّف تورنه دانند یعنی خوبان منسوب به توران. صاحب رشیدی هم بر معنی اوّل و دوم قناعت کرده وصاحب جهانگیری همزبانش. خان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان ذکر همهٔ معانی کرده بهار بذکر معنی دوم گوید که موج از تشبیهات اوست وبالفظ بستن وبلند کردن وزدن وسرودن وسنجیدن وگفتن مستعمل. مؤلّف عرض کند که معنی اوّل حقیقی است ومرکّب می نماید از لفظ تر وانه یعنی منسوب به تر وتازگی ومعنی دوم وسوم مجازش ومعنی چهارم البتّه بامجاز هم تعلّق ندارد مگر باعتبار صاحب جامع که صاحب لسان است اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) تر وتازه لڑکا خوش جمال. خوش صورت. مذکّر. صاحب آصفیه نے ترانہ پر فرمایا ہے۔ (۱) لغوی معنے جوان رعنا (۲) نغمہ. گیت. ایک خاص قسم کا گیت جسکو عوام تلّانہ بولتے ہیں۔ ایک خاص لے یا سُر (۳) ظرافت. خوش طبعی. مؤنّث (۴) بدخوئی. مؤنّث. حیلہ. مذکّر.

ترانهای خزانگی اصطلاح. بقول بحر وانند وغیاث ترانه های عمده وترانه هائی که پادشاهی یا امیری تصنیف کرده باشد. مؤلّف عرض کند که اوّل کسی که این اصطلاح را نوشت صاحب غیاث است دیگر هر دو محقّقین نقلش برداشته اند وما این را خلاف ذوق زبان دانیم ومحقّقین

صاحب زبان ازین ساکت بدون سند استعمال این را پسند نکنیم (اردو) وہ عمدہ ترانے جن کے مصنف امرا یا بادشاہ ہوں۔ مذکر۔

ترانہ برخاستن مصدر اصطلاحی آغاز شدن ترانہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) بر سادہ دلیم نقش بستند ناصح بنشین ترانہ برخاست یا (اردو) ترانہ آغاز ہونا

ترانہ بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی آغاز شدن و سرودہ شدن ترانہ باشد موافق قیاس (حسن مشہدی ؎) ز گل بسینۂ بلبل ہزار خار شکست ؛ کنون ترانہ بوصف بہاری بندد ؛ (اردو) ترانہ گایا جانا

(الف) ترانہ پرداختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و مقابل آن ترانہ پرداز بحوالۂ بہار نوشتہ گوید کہ ترانہ پرداز و ترانہ ریز ہر کدام معروف

مؤلف عرض کند کہ ـــــــــــــ

(ب) ترانہ پرداز کسی را گویند کہ ترانہ آغاز کند و کنایہ از مطرب و سراینده ترانہ باشد و الف بر زبان نیست (اردو) ب مطرب ترانہ گانے والا۔

ترانہ ریز اصطلاح۔ بقول بہار مرادف ترانہ پرداز **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کنایہ از مطرب (نثر ظہوری) جلاجل اوراق درختان بہوای او ترانہ ریز ؎ (اردو) دیکھو ترانہ پرداز۔

(الف) ترانہ زدن مصدر اصطلاحی

(ب) ترانہ زن صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت بہار ب را مرادف ترانہ پرداز گوید **مؤلف** عرض کند کہ الف بمعنی ترانہ سرودن است و ب اسم فاعل ترکیبی (سلمان ساوجی ؎) سودای زر خشکم بر باد داد حاصل ؛ مطرب بزن ترانہ ساقی

بیار باده ؛ (میر خسرو ؒ) از نوای ترترانه زنان ؛ هر دو تن خاستند نازکنان ؛ (اردو) الف ترانه گانا ب دیکھو ترانه پرداز۔

(الف) ترانه ساختن مصدر اصطلاحی **(ب) ترانه ساز** صاحب آصفی ذکر الف کرده از معنی ساکت بهار نسبت (ب) گوید که مرادف ترانه پرداز است **مؤلف** عرض کند که الف بمعنی ترانه تالیف کردن است و ب اسم فاعل ترکیبی بمعنی ترانه پرداز (ب) را با الف تعلق نیست بلکه تعلق دارد با ترانه ساز یدن که بمعنی سرودن ترانه است (باقر کاشی ؒ) خونم زدیده مطرب امشب روان ساخت ؛ یارب چه درد داشت کسی کان ترانه ساخت ؛ (ظهوری ؒ) گر یه رقاصی تواند کرد ؛ ما بهای ترانه ساز آید ؛ (اردو) الف ترانه تصنیف کرنا (ب) دیکھو ترانه پرداز

(الف) ترانه سرا اصطلاح۔ الف بقول (ب) **ترانه سرائیدن** بهار مرادف ترانه پرداز صاحب آصفی ذکر ترانه سرودن کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که الف اسم فاعل ترکیبی است و ب بمعنی ترانه سرودن و الف را باب تعلق است نه با (ترانه سرودن) (اردو) الف دیکھو ترانه پرداز۔ (ب) ترانه گانا۔

ترانه سنجیدن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف ترانه سرائیدن است (طالب آملی ؒ) لبم بعشق نه سنجد ترانهٔ زنهار ؛ ولی ز اشک من این مدعا برون آید ؛ (اردو) دیکھو ترانه سرائیدن۔

ترانه شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بهار مرادف افسانه شدن که شهرت گرفتن است (اسیری لاہجی ؒ) در کسوت اغیار چو بینند دریغ آن یار ؛ این قصه در آفاق جهان گشت ترانه

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است اگر چه در سند استعمال (ترانه گشتن) است عیبی ندارد (اردو) مشہور ہونا۔

ترانه شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی سماعت کردن ترانه (صائب ۵) بشنو ز من ترانه عبرت فزای را ۔ گر مردمی ای سپند نگهدار پای را (اردو) ترانا سننا۔ سماعت کرنا۔

ترانه گشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تصنیف ترانه کردن است چنانکه سخن گفتن (نظامی ۵) هر نه سفته دری دری می سفت ۔ هر ترانه ترانه می گفت (اردو) ترانه تصنیف کرنا۔ ترانه کہنا۔ جیسے شعر کہنا۔

ترا و بقول برہان بسکون واو بمعنی تراوش کہ از تراویدن و ترشح کردن باشد صاحب نوادر بدیل تراویدن ذکر این کرده گوید کہ بمعنی رشحہ و چکیدہ **مؤلف** عرض کند کہ ما بر (تراویدن) اشارہ این کرده ایم کہ در فارسی قدیم بمعنی قطرۂ آب آمده و در ینجا عرض کنیم کہ ہمین است ماخذ مصدر (تراویدن) کہ می آید و تراوش حاصل بالمصدرش بمعنی تراویدگی پس صاحب برہان تسامح کرد کہ این را بمعنی تراوش نوشت و فرقی در اسم مصدر و حاصل بالمصدر نکرد و آنچہ می فرماید کہ این از تراویدن است غلط است تراویدن مرکب شد ازین البتہ می توانیم گفت کہ این امر تراویدن ہم ہست (اردو) قطرہ۔ نذکر۔

تراود بقول برہان بروزن عداوت مشتق از تراویدن و تراوش یعنی آب و شراب و امثال آن تراوش می کند صاحب سروری گوید که مستقبل تراویدن است (مصرع) از گوزه همان برون تراود که در وست پ صاحب مؤید هم مستقبل گوید مؤلف عرض کند که هر سه محققین با نام و نشان و خصوصاً یکی از اهل زبان و دیگری مؤید الفضلا ما را معاف دارند که ما اینها را از قواعد زبان بخبر دانیم تراود مضارع مصدر تراویدن است نه مستقبل و در مضارع و مستقبل فرق نکردن کار محققین نیست آنچه صاحب برہان این را مرادف تراوش داند او بی خبر است از فرق مصدر و حاصل بالمصدر و لمی دانند که حاصل بالمصدر اشتقاق ندارد و برخلاف آن مصدر و از تعریف برہان پیداست که او این را حال داند و حق آنست که این مضارع است و بس

و ضرورت بیان این بود که مصدر این تراویدن می آید (ارزو) ٹپکے۔ تراویدن کا مضارع

(الف) **تراوش** بقول بہار مرادف تراویدن و فرماید که بمعنی چکیدن است و بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند که تحقیق جز این نباشد که ----------

(ب) **تراوش کردن** بمعنی (۱) چکیدن آمده (صائب ؎) نیست در دست سبوی من عنان اختیار پر از عشق از دل تراوش گر کند معذور دار پ صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود تراویدن و تراوش را یکی بانقل کرده گوید که زهیدن آب و مانند آن مؤلف عرض کند که ما فدائی را دیده ایم و نمی دانستیم که از قواعد زبان خود بیخبر است الف حاصل بالمصدر است نه مصدر و ب موافق قیاس ولیکن (۲) بمعنی ظاهر شدن هم که مجاز معنی اول است بہار در پیروی این زبان

سکندری خورد است (اردو) الف چھوا۔ تقاطر۔ ترشح۔ ب (۱) ٹپکنا۔ (۲) ترشح ہونا۔ ظاہر ہونا۔

تراول بقول برہان وجامع وسراج بکسر واو بروزن ہلاہل برگ گیاہیست نامعلوم صاحب مؤید گوید کہ بزای معجمہ عوض رای مہملہ ہم آمدہ وبتقدیم واو بر الف ہم مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است ازین ہر سہ ساکت وہر چہ محققین بالا نوشتہ اند صراحت مزید آن نتوانیم کرد (اردو) تراول ایک قسم کی گھاس کا نام ہے۔ مؤنث۔

تراویدن بقول برہان وجہانگیری وجامع بروزن دواویدن (۱) بمعنی چکیدن وتراوش کردن آب وشراب وامثال آن صاحب جامع این قدر بیفزاید کہ بمعنی اول تراب ہم بمعنی ترشح صاحب بحر عجم می فرماید کہ بمعنی ترشح کردن وکم کم چکیدن آب وروغن وامثال آن از کوزہ وسبو ومشک ومانند آن و (۲) بسوی محسوسات عقلیہ ہم اسناد کنند تا دلالت کند بر کثرت آن (غنی ع) صفای حسن بتان می تراود از دلہا پھر می فرماید کہ کامل التصریف است ومضارع این تراود بہار این رامرادف تراوش نوشتہ

چنانکہ ہمدرا نجا ذکرش کردہ ایم وہم او در نوادر این رامرادف ترابیدن نوشتہ۔ صاحب موارد بذکر معنی اول ودوم می فرماید کہ بمعنی (۳) بر آمدن ہم چون (تراویدن آتش) وتراوش وتراورا حاصل بالمصدر این گفتہ مؤلف عرض کند کہ معنی سوم ومعنی دوم داخل است وتراوہم این مصدر است چنانکہ بجایش نوشتہ ایم حاصل بالمصدر وترابیدن کہ گذشت مبدل این چنانکہ آوو آب (اردو) (۱) قطرہ قطرہ ٹپکنا (۲) ظاہر ہونا (۳) نکلنا۔

تراویدن آتش مصدر اصطلاحی۔ ضمناً

موارد بذیل تراویدن ذکر این کرده مؤلف عرض کند که در محدوده بر (آتش تراویدن از چیزی) گذشت (اردو) دیکھو آتش تراویدن از چیزی ۔

تراویدن از زبان مصدر اصطلاحی ۔ صاحب موارد بذیل تراویدن ذکر این کرده گوید که بمعنی بر آمدن از زبان باشد (عرفی ؎) حیا تیغ است یا بهم که از تکفیه من کافر شوند ۔ گر تراود از زبانم لیس فی (لقی ؎) ۔ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) زبان سے ٹپکنا ۔ زبان سے نکلنا

تراویدن تبسم مصدر اصطلاحی ۔ صاحب موارد بذیل ذکر این کرده مؤلف عرض کند که این همانست که بر (تبسم تراویدن) گذشت ۔ (اردو) دیکھو تبسم تراویدن ۔

تراویدن تجلی مصدر اصطلاحی ۔ صاحب موارد بذیل تراویدن این را بمعنی ظاهر شدن تجلی نوشته مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (زلالی ؎) تجلی می تراود از لب بام ۔ همه در عکس ساقی می رود کام ۔ (اردو) تجلی ٹپکنا ۔ ظاہر ہونا ۔

تراویدن جوانی مصدر اصطلاحی ۔ صاحب موارد بذیل تراویدن این را بمعنی ظاهر شدن جوانی نوشته مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) جوانی می تراود از لب بام ۔ جهان پیر بر نائی رساند است ۔ (اردو) جوانی ٹپکنا ۔ جوانی ظاہر ہونا ۔

تراویدن حاجت مصدر اصطلاحی ۔ صاحب موارد بذیل تراویدن ذکر این بمعنی ظاهر شدن حاجت کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) ظهوری راست خواهد شد که از خود پیگاه عرض حاجت می تراود ۔ (اردو) حاجت ظاہر ہونا ۔

تراویدن خروش مصدر اصطلاحی ۔ صاحب

موارد بدیل تراویدن ذکر این بمعنی برآمدن خروش کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (میرزا بیدل ؎) خروش ناتوانی می تراود از شکست من ؛ زبان سرمه آلود ست موی خویش چینی را ؛ (اردو) آواز نکلنا۔

تراویدن خیال مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد ذکر این بمعنی برآمدن خیال کرده مؤلف عرض کند که ظاهر شدن خیال است (قاسم مشهدی ؎) شام هجر از بس خیالش می تراود از دلم ؛ هر ورق در جیب تا بگذاشتم تصویر داشت ؛ (اردو) خیال ٹپکنا۔ ظاہر ہونا۔

تراویدن درد مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد ذکر این بدیل تراویدن بمعنی برآمدن درد کرده مؤلف عرض کند که ظاهر شدن درد است (قاسم مشهدی ؎) ز اعضایم تراویده چنان درد ؛ که چون رنگ از رخم گشته عیان درد ؛ (اردو) درد ظاہر ہونا۔

تراویدن ذوق مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بدیل تراویدن ذکر این بمعنی برآمدن ذوق کرده مؤلف عرض کند که بمعنی ظاہر شدن ذوق است (طالب آملی ؎) لاله زاری شد جهان از تشنه نازم هنوز ؛ می تراود ذوق خون از خنجر جلاد من ؛ (اردو) ذوق ٹپکنا۔ ظاہر ہونا۔

تراویدن راحت مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بدیل تراویدن ذکر این بمعنی برآمدن راحت کرده مؤلف عرض کند که بمعنی ظاہر شدن راحت است (ظهوری ؎) به نیش غمزهٔ دل در خریدار ؛ ز ریش سینه راحت می تراود ؛ (اردو) راحت ٹپکنا۔ راحت ظاہر ہونا۔

تراویدن رقم مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ظاہر شدن و برآمدن رقم است مؤلف عرض کند که موافق قیاس (ظهوری ؎) تراود از قلم خبر رقم حسرت آب ؛ نامهٔ تشنه لبان جمله بیک مضمون است ؛ (اردو) لکھا جانا۔

تراویدن زهر مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ظاہر شدن زہر است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ؎) شہد نصیحتا چو نیفتاد سود مند ہ زہری برون تراود اگر از سخن مرنج ہ مخفی مباد کہ اگرچہ از سند بالا (زہر برون تراویدن) پیداست ولیکن زہر تراویدن ہم محاورۂ زبان است (اردو) زہر ٹپکنا۔ زہر ظاہر ہونا۔

تراویدن نالہ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برآمدن نالہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ؎) این نالہ ام از کام و زبان بر نتراود ہ کز درد تو برہم نفشارد جگرم را ہ مخفی مباد کہ اگرچہ از سند بالا (بر تراویدن نالہ) پیداست ولیکن (تراویدن نالہ) ہم محاورۂ زبان است (اردو) نالہ ٹپکنا۔ نکلنا۔

تراہی بقول برہان و جامع و ناصری بروزن تباہی بمعنی میوہ نوباوہ و نورسیدہ۔ صاحب جہانگیری برنوباوہ قانع (سعدی ؎) بود بوستان بان بایوان شاہ ہ تراہی ولی ہم زبستان شاہ ہ خان آرزو بذکر این گوید کہ بعض را بسند این اشتباہ است **مؤلف** عرض کند کہ این اشارہ باشتباہ رشیدی است و ما این اشتباہ را نغود انیم کہ محقق اہل زبان اعنی جامع تصدیق این معنی می کند۔ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) پہلا میوہ۔ مذکر۔

تراہیان بقول برہان و رشیدی و جامع و جہانگیری و سراج بروزن اناردان نام مرض اسہال است۔ صاحب مؤید گوید کہ بہندی ہنس و نام مرض اسہال **مؤلف** عرض کند کہ نظر باعتبار صاحب جامع کہ اہل زبان و محقق زبان خود است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) اسہال کا مرض۔ مذکر۔

تراویدن بقول برهان وجهانگیری بایای حطی بروزن ومعنی تراویدن وتراوش کردن صاحب بحر گوید که کال التصریف است ومضارع این تراید صاحب موارد هم این را آورده غالب وهلوی بر برهان اعتراض کرده این را غلط پنداشته وتراویدن را صحیح انگارد وصاحب قاطع القاطع جواب باردمی دهد ولی بحقیقت نمی برد. یک جواب دندان شکن که غالب را مغلوب می کند همین که واو در فارسی زبان به تحتانی بدل می شود چنانکه انگور وانگیر وانگول وانگبیل پس این مبدل تراویدن است وماخذ تراویدن بجای خود مذکور پس وجهی نیست که بر قول موارد وبرهان وجهانگیری وبحر غالب را ترجیح باشد شک نیست که محققین صاحب زبان اعنی سروری وناصری وجامع این را ترک کرده اند مؤلف عرض کند که ما هم در محاوره فرس استعمال این ندیدیم ولیکن در صحت این لغت تأملی نیست (ا لـ دـ) دیکھو تراویدن کے پہلے معنے

تراپ بقول برهان بفتح اول وسکون ثانی وبای ابجد (۱) مکر وحیله وزرق وتزویر (۲) کرانه و (۳) زبان آوری وبضم اول (۴) معروف است که عربان ثعلب خوانند. صاحب جهانگیری بر معنی اول قانع. صاحب سروری بذکر معنی اول می فرماید که صاحب فرهنگ تراقوه هم آورده که آنرا ترف نیز نامند وبذکر معنی چهارم می فرماید که قسمی از بنیشی است که بنفشه نازک وسفید باشد که هم برگ وهم بنفشه خورند ها ضم طعام وبغایت منتهی است (ا ویعنی طیب) ترب نیکو باشد از بهر سعال پا بول راند چشم را روشن کند. صاحب ناصری بذکر معنی اول وسوم ذکر ترف هم کرده. صاحب رشیدی بر معنی اول قناعت فرموده صاحب جامع ذکر معنی اول ودوم فرموده. صاحب محیط می فرماید که بشیرازی ترنزه وبسریانی مغالا

وبرومی وقیون وبفرنگی رغانس وبیونانی افاتیس وابابوس وبعربی فجل وبهندی مولی مانند بقول جالینوس مسخن ومجفف در درجهٔ دوم اما ترب صحرائی قویتر وطبع آن گرم وتر در اول وشاف بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که همین است حقیقت معنی چهارم وآنچه صاحب سروری اشارة تعرف کرده صراحتش بر (ترپ) می آید که بیای فارسی است وآن را با این لغت هیچ تعلق نیست وما بهمه معانی اسم جامد فارسی زبان دانیم مخفی مباد که ما در معنی سوم بیان کرده برهان تاملی داریم که لفظ زبان آوری را بی محل استعمال کرده وبر معنی اصطلاحی غور نکرده وظاهر المقصودش از معنی دوم باشد (اردو) (۱) مکر وحیله۔ مذکر (۲) لاف وگزاف مؤنث۔ دیکھو بلند پروازی (۳) زبان آوری۔ مؤنث۔ شاعری صاحب آصفیه نے زبان آور بمعنی شاعر کہا ہے (۴) مولی۔ بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کی جڑ کا نام جسے کھاتے ہین۔ عربی مین فجل۔ فارسی مین ترب مزاجًا اول درجه مین خشک دوم مین گرم۔

تربالی بقول برہان وجہانگیری ورشیدی بروزن چنگالی نام عمارتی است بسیار عالی بنا کردهٔ اردشیر بابک در شرقی شهر گون که از شهرهای فارس است وگون معرب آنست گویند که بر سر آن بنا آتشکده ساخته بودند ودر برابر شهر کوهی است وازان کوه آبی به آن آتشکده می آید صاحب جامع ذکر این کرده۔ صاحب ناصری بنقل قول برہان گوید که آنچه درین لغت مرقوم شد از فرہنگ ها نقل افتاد دران چند خطاست اول آنکه طربال به طای حطی عربی وبمعنی عمارت عالی که بنا کنند یعنی هر کوه وسنگ وهر پارهٔ از کوه وسنگ بزرگ وبلند بود که از کوه پیش آمده وبرآمده باشد ودیوار دراز وبلند وچینهٔ بالائین دیوار است طرابیل السام موضعی ملک شام

و اینکه نوشته اند نام آن شهر گون است هم خطاست جور است و آن نام قدیم شهر فیروز آباد بوده و در جور مرقوم خواهد شد **مؤلف** عرض کند که اگر تصریح ناصری را صحیح دانیم طای حطی بدل شده به فوقانی چنانکه در اکثر لغات دیده شد و یای نسبت در آخر تربال آمده **(اردو)** تربالی ایک عمارت عالی کا نام ہے جو اردشیر کی بنا کئے ہوے شہر گون مین واقع ہے۔ مؤنث۔

تربامان بقول برہان بروزن مشتاقان بیونانی نام گلی است لاجوردی و برگهای آن دراز می باشد و گل و شاخ و برگ آن همه تلخست و آن را غافث بروزن آفت نیز گویند و بجای بای ابجد یای حطی هم آمده۔ صاحب محیط بر غافث گوید که اسم عربی است و بیونانی او قطاریون (الخ) **مؤلف** عرض کند که ما بر او قطاریون صراحت کامل کرده ایم **(اردو)** دیکھو اوقطاریون۔

تربت بقول بهار بالضم خاک و مجازاً بمعنی گور و بالفظ شگافتن و کشادن مستعمل (ظهوری ؎) ز زهر کینهٔ خسرو هنوز از تربت شیرین ؎ گیاه تلخ می روید پی فرهاد می لرزد ؎ **مؤلف** عرض کند که بتای مدوره لغت عربست بمعنی خاک و این تفرلس فارسیان است که متصرف در رسم الخط کرده بتای دراز نوشتند و بمعنی گور استعمال کردند و استعمال این ترکیب فارسی در ملحقات مذکور شود **(اردو)** تربت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ قبر۔ گور۔ مزار (ثاقب ؎) مانگنا گو ہے بُرا پر جو ملے مانگے سے ؎ اپنی تربت کے لئے کوچۂ جانان مانگوں ؎

تربت خانه اصطلاح۔ بقول بهار مقبره (حکیم زلالی ؎) ایاز از شبنم مژگان وضو کرد ؎ به تربت خانهٔ محمود رو کرد ؎ **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت خانه تربت است **(اردو)** مقبرہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر جای قبر۔ قبرون کا مقام۔

تربت خوردن مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر (تربت خودن بیمار) کرده می گوید که چون بیماری از دو از ائل نشود خاک تربت امام رضی الله عنه به نیت شفا می خورانند (تاثیر اصفهانی ؎) نگردد سرمه باشد جلوه گر زان نرگس جادو بخاک تیره بخشان خورد تربت چشم بیمارش، ؛ مؤلف عرض کند که این بمعنی خاک خوردن است و بلحاظ استعمال فارسیان خاک مزار خوردن و از اینکه خاک مزار مبارک امام علیه السلام را خاک شفا نام است مومنین بیمار خاک تربت علیه السلام می خورند و در هند رسم است و عجبی نیست که این رسم عجم هم باشد که بعزم مرجومی بیمار شود و از دار و صحت پذیر نشود اورا خاک تربت مرحوم می خورانند و خیال ایشان است که غم مرحوم با نحطاط پذیرد و بیمار تندرست شود پس همین است ماخذ تربت خوردن (اردو) قبر کی مٹی کھانا۔

تربت شگافتن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که کشادن تربت بمعنی حقیقی است (طالب آملی ؎) تربت شگافم زبهم سودن دستی ؛ در حوصلهٔ مرگ من افسوس نگنجد ؛ (اردو) قبر کھولنا۔ قبر کو توڑ کا دینا۔

تربت کشادن مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است (حافظ شیرازی ؎) بکشای تربتم را بعد از وفات بنگر ز آتش دردم دود از کفن برآید ؛ (اردو) قبر کھولنا۔

تربد بقول برہان و جامع بکسر اول و ثالث و سکون ثانی و دال ابجد (۱) نام شهریست غیر معلوم و بضم اول و ثالث (۲) دوائیست معروف که اسهال آورد و باین معنی بکسر اول و ثالث هم آمده و (۳) چوب و نی خالی را نیز گویند. صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که همانا ترمد را به تصحیف تربد خوانده اند درین صورت معلوم است که شهری غیر معلوم خواهد شد برخلاف ترمد که شهریست

معروف و ماوراء النهر و بلاخ ترتیب حروف تهجی در محل خود می آید. خان آرزو در سراج بذکر
هر سه معنی بالا گوید تحقیق آنست که همان دوای مشهور است که بهترش مجوف و خالی بود چنانکه
از کتب طبیعیه بوضوح می پیوندد. صاحب محیط بر ترمذی فرماید که بسریانی طور بد و بیونانی فوطر
و بهندی نسوت و ناک پتر نامند بهترین آن مجوف سفید باطن. گرم در اول سوم و خشک در آخر
آن خشکی آن زیاده از گرمی و تجفیف آن قوی و در طعم آن اندک قبض و منافع بی شمار دارد (الخ)
مؤلف عرض کند که حقیقت معنی اول بوضوح نه پیوست. جا دارد که همان ترمذ باشد که صاحب
ناصری ذکرش کرد و این مبدل آن باشد چنانکه غرم و غرب. و بدین وجه که صاحب جامع که صاحب
زبان است بتصدیق این لغت کرده است ما این را غلط ندانیم و نسبت معنی سوم خیال ما
این است که اسم جامد باشد بسبیل مجاز چنانکه خیال خان آرزو ست (اردو) (۱) ترمذ ایک
شہر کا نام۔ ندکر۔ دیکھو ترمذ (۲) ترمذ ایک دوا کا نام جسکو ہندی مین نسوت اور ناک پتر کہتے
ہین۔ مؤنث (۳) نے۔ مؤنث۔

تربره بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و رشیدی بر وزن غرغره نام نوعی
از انگور است. خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم
باشد (اردو) انگور کی ایک قسم کو فارسیون نے تربرہ کہا ہے۔ ندکر۔

(الف) تربزه بقول برہان و جہانگیری و جامع و سراج بفتح اول و ضم ثالث (۱) ہندوانہ
(ب) تربزه و (۲) خیار و بادرنگ و (۳) بضم اول ترب را گویند که بعربی فجل خوانند
(سراج الدین علی خان) آنچه بنظر رسیده نمودن که چه پای تربزه بی مزه بودن که چه پای بهار بمعنی اول

الف قانع (ملا طغرا ۵) بود تخم دنیا دین کاشتن ۲) دو تر بر یک دست بر داشتن ۳) صاحب محیط بر ب همین قدر نوشته که اسم ترب است **مؤلف** عرض کند که ما ذکر ترب بجای خود کرده ایم و آنچه صاحب محیط بر هندوانه نوشته ما نقلش بر بای شیخی کرده ایم و خیالش نسبت معنی اول با د رنگ نوشته ایم و ما این هر دو لغت را اسم جامد فارسی زبان دانیم و در ترکیب الف لفظ تر مرکب است با نر. تر بمعنی بار دو بر بمعنی بخش که زمین است و معنی ترکیبی این زمین تر دارنده و بالنده در زمین تره. ب های نسبت باشد یعنی منسوب بزمین تره و قیاس می خواهد که ب را اصل دانیم و الف را مخفف (اردو) (۱) دیکھو بای شیخی (۲) دیکھو با د رنگ (۳) دیکھو ترب.

تربسم بقول برهان و جهانگیری و جامع بروزن مدرسه قوس قزح را گویند صاحب رشیدی گوید که بالضم و بالفتح هر دو آمده خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا می فرماید که ترسه هم بهمین معنی آمده و این مخفف آنست بحذف موحده **مؤلف** عرض کند که اتفاق داریم با او و این اسم جامد فارسی قدیم است معاصرین عجم این را لغت ژند و پاژند گویند (اردو) قوس قزح دیکھو اغلیسون.

تربسی بقول محیط بکسر تای فوقانی و سکون رای مهمله و کسر موحده و سین مهمله و سکون تحتانی اسم با د رنگ است **مؤلف** عرض کند که تعریف با د رنگ بیایش گذشت و شک نیست آن

نبیار سر است و این مرکب است با تر بمعنی بار دو بس بمعنی نبیار رویای نسبت یا زائده. ظاهرا اسم جامد فارسی زبان و موافق قیاس می نماید و آنچه استعمال این بکسر موحده بیان

شده و تصرف محاوره بیش نیست (اردو) دیکھو بادرنگ ۔

ترنگ بقول برهان و جامع و رشیدی بضم اول بروزن ادرک نام نوعی از انگور است ۔ خان آرزو در سراج گوید که در کتب دیگر دیده نشد و در کتب طبی (روباه ترنگ) بمعنی سکنکور نوشته اند پس غلط در لفظ و معنی کرده باشند و صحیح ترنگ بمعنی کشک سیاه که قراقروت باشد چنانکه در جهانگیری و برهان است مؤلف عرض کند که محقق با نام و نشان اگر در دیگر کتب این لغت را بمعنی انگور ندیده باشد خطای اوست و اگر مقصودش از (دیده نشد) بنظر نیامده باشد خطای چشم اوست صاحب جامع که محقق اهل زبان است ذکرش کرده و صاحب برهان هم آورده که نیم عجم است و از محققین هند نژاد صاحب رشیدی ذکرش کرده که محقق معتبر است با تفحص این هر سه شاهدان معتبر این لغت صحیح را تسلیم نکردن که معاصرین عجم هم ازین واقف اند و بنظر سطحی اشکال پیدا کردن شایان تحقیق نیست و آنچه بمعنی قراقروت است بهای فارسی است نه عربی یکی از معاصرین عجم گوید و ما با او اتفاق داریم که فارسیان بر لغت ترنگ کاف تصغیر زیاده کرده انگور کوچک را نام نهاده اند دیگر هیچ (اردو) انگور کی ایک قسم بہت چھوٹے انگور (نذکرہ)

ترنگ کندن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار و انند بالضم کنایه از جماع کردن است (ملا فوقی یزدی ؎)

چه ترنگها که نکندم بطرز خود که فلک بخاک زمین بنزل من داد خط

ترخانی ؎ مؤلف عرض کند که معنی لفظی این فعل کندن از زمین و محاورهٔ لوطیان و سوقیان است (اردو) جماع کرنا

ترنین بقول برهان و جامع و جهانگیری و ناصری بفتح اول و ضم ثالث و سکون ثانی و نون ثالث بسیار سخت را گویند صاحب رشیدی لفظ بسیار را ترک کند خان آرزو در سراج بدگوید این

می فرماید که لیکن ترسن بدین معنی می آید مؤلف عرض کند که طرز بیانش ترسن را صحیح داند
و نسبت ترسن نقل قول رشیدی کند و این طرز تحریر و تعریف او در اکثر الفاظ سهل انگاری
را ظاهر کند و نمی خواهد که زحمت تحقیق بردارد یکی از معاصرین عجم درست گوید که معنی لفظی
این بنیاد ترساننده یعنی که در آن کاشت ترسی می شود و این قسم زمین در گرما بسیار سخت
می باشد و صراحت ناخذ ترسن بجایش کنیم (اردو) سخت زمین ۔ مؤنث ۔

ترسبند بقول برهان و ناصری و جامع بروزن سربند پارچه باشد که آن را ترکنند و بر
زخم کارد و شمشیر و امثال آن بندند تا خون بایستد ۔ خان آرزو در سراج گوید که مقابل این
خشک بند است مؤلف عرض کند که این طبع آزمائی و اظهار این است که ما هم جدتی پیدا
کرده ایم ۔ ایجاد بنده است اگرچه گنده باشد ۔ بذیل لغت خشک در ملحقاتش خشک بند را خود
خان آرزو ذکر نکرد و نه خشک بند بر زبان معاصرین عجم است ترسبند ۔ بندشی است که پارچه
بالای زخم را در آب یا برف تر کنند که رطوبت بهریان خون را زود بند می کند از اینجاست که این
را ترسبند نام نهادند و بلا خصوصیت تری همین پارچه را زخم بند گویند و تخته بند هم قسمی ازین
است که برای اعضای شکسته بکار می برند یا بجمله خشک بند چیزی نیست جز این که پیدا کرده خشک
و ماغان است (اردو) بھیگی ہوئی بیانڈیج جو زخموں پر باندھا کرتے ہیں تاکہ خون جلد رکجائے مؤنث

ترلبو بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی بفتح اول و سکون ثانی و ثالث بواو کشیده
پارچه را گویند سفید و سفت و باریک ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا می فرماید که لیکن پرتو
بهای فارسی تردیک به همین معنی گذشت مؤلف عرض کند که سبحان الله چه خوش تحقیق است

پرتو بمعنی فروغ و عکس و روشنائی گذشته است محقق بانام و نشان می طراز د که آن نزد یک بهمین معنی است مقصودش بخرین نباشد که پرتو مهتاب یا آفتاب هم مثل پارچه باریک است نمیدانیم که ازین صراحت بی معنی چه مفاد است و بچه ضرورت جزین که در تسلیم تعریف این لفظ بوجه لفظ (لیکن) شبهی پیدا می شود قلب بعض نیست که در ماخذ این مدد ے بدست آید حق آنست که نظر باعتماد محققین اهل زبان ما این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم کنیم و اینقدر اضافه کنیم که همین لغت بموحده اول دتای فوقانی سوم بجایش گذشت و صراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم و در بخا اینقدر اضافه کنیم که این را قلب بعض آن دانیم که فوقانی سوم آن درین لغت حرف اصل است و موحده اولش درینجا حرف سوم (اردو) سفید باریک اور مضبوط کپڑا۔ ندکر۔

تربوا بقول انند بحواله مؤید جامه سفت و باریک۔ صاحب مؤید همین لغت را بدون الف آخر (تربو) نوشته که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که غلطی کتابت انند می نماید که بزیادت الف آخر قائم کرد اگر سند استعمال پیش می شد۔ مزید علیه تربو می گفتیم (اردو) دیکھو تربو۔

تربه بقول ناصری همان تربک که مذکور شد صاحب سروری بر قرا قوت قانع خان آرزو در سراج گوید که بیای فارسی مرادف ترپ است و گویند ظرف معرب این مؤلف عرض کند که غلطی کتابت باشد که بموحده قائم شد و بیای فارسی سوم بجایش می آید اگر سند استعمال پیش می شد این را مبدل ترپه می گفتیم و صراحت کامل به ترپ کنیم (اردو) دیکھو ترپ۔

تربیت بقول بهار بمعنی پرورش و آموختن می فرماید که بالفظ دادن و کردن مستعمل۔ مؤلف عرض کند که لغت عربی است و بقول منتخب بمعنی پرورش کردن فارسیان این را

بقاعدهٔ خود با مصادر فرس مرکب کردند و در رسم الخط هم تای مدوره را به تای دراز بدل کردند و بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تعلیم استعمال کردند که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) از تربیت خود یم فارغ ؛ یاوش ما را ز ما گرفته است ؛ (اردو) تربیت . عربی مؤنث تعلیم . تادیب .

(الف) تربیت باشیدن مصادر اصطلاحی

(ب) تربیت بودن صاحب آصفی ذکر ب کرده از معنی ساکت وسندی که پیش کرده برای الف است (شفای اصفهانی ؎) تربیت گرنه اینچنین باشد ؛ حال این هر دو عکس این باشد ؛ مؤلف عرض کند که هر دو بمعنی تربیت حاصل شدن است (اردو) تربیت ہونا .

تربیت پذیرفتن مصدر اصطلاحی . صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تربیت حاصل کردن و از سندش تربیت پذیر بمعنی حاصل کنندهٔ تربیت اسم فاعل ترکیبی ظاهر است عیبی ندارد (عرفی ؎) فلان مربی و من تربیت پذیر این بس ؛ ز فضل خود چه زنم لاف های طولانی ؛ (اردو) تربیت پانا تربیت پذیر ہونا .

تربیت خواستن استعمال بمعنی حقیقی خواہش تربیت کردن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد (ظهوری ؎) تربیت خواهی بسعی دل رسان خود در العشق ؛ مرحمت بنگر که گریبانه آمد خویش رفت ؛ (اردو) تربیت چاہنا

تربیت دادن مصدر اصطلاحی . صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تربیت کردن و تعلیم دادن است (النوری ؎) اگر مسعود ناصر تربیت داد ؛ عیاصی را نجلعت های فاخر ؛ (اردو) تربیت کرنا تعلیم دینا .

تربیت کردن استعمال . صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

که بمعنی تعلیم دادن است (صائب ؎) اگر از سختی ایام شود آدم نرم ‖ بروی من تربیت سیلی استاد کند ‖ (جمال اصفهانی ؎) گر نگردی لطف تو اهل هنر را تربیت ‖ بر بساط اشرف کے دم زدی چون من گدا ‖ (اردو) تربیت کرنا تعلیم دینا۔

تربیت نااهل را چون گردگان برگنبد است مثل صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را بحق نااهلان زنند و گویند که نااهل به تربیت هم اهل نشود چنانکه گویند (ع) ناکس بتربیت نشود ای حکیم کس ‖ (اردو) صاحب مجموع الامثال نے کہا ہے کہ کبھی گدھا پیٹے سے گھوڑا ہوتا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں کہ

تربیت پا بقول برہان بفتح اول بروزن چرب کشک سیاه را گویند و به ترکی قراقروت۔ صاحب جامع گوید که بعربی طرق و فصل نامند۔ بهار گوید که قروت سیاه است (طاهر وحید در تعریف سبزی فروشے ؎) از دو دیده چون آن لب نوشخند ‖ سیه پوش چون تربه گردید قند

کم ظرف کو تربیت لاحاصل۔

تربیت نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف تربیت کردن است که گذشت (کوکب مازندرانی ؎) ز پهلوی دل روشن شدم همچون صدف ویران ‖ نبودم قطره را تربیت سیراب خود کردم ‖ (اردو) تربیت کرنا دیکھو تربیت دادن

تربیت یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که به معنی حاصل کردن تربیت است و موافق قیاس و بمعنی تحقیقی (حضرت شیرازی ؎) از نیاز آن نازنین رنگین بیان رنگ و بو دهد ‖ چون نهالی تربیت یابد ثمر نیکو دهد ‖ (اردو) تربیت پانا۔ تعلیم پانا۔

یکه صاحب رشیدی می طراز د که ترف و ترپک و ترپه هم بهمین معنی باشد کشک سیاه را نام است. صاحب محیط ذکر این نکرد و کشک سیاه را هم ننوشت و ترف و ترپک و ترپه را هم ترک کرد و طریق را هم نیاورد و بر مصل گوید که اسم عربی است و گوید عجمی و به اصفهانی قارا و بفارسی قراقروط و ترکی قروط نامند و آن بقول شیخ از آب پنیر می سازند و چنین هم مانند و گویند آن مائیت دوغ است و نیز بفارسی کشک و بعربی مصل نامند سرد و خشک در دوم مسکن حدت صفرا و خون و تشنگی و حرارت معده و جگر و اسهال صفراوی و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) پنیر کا پانی جسکو فارسی مین کشک بھی کہتے ہین۔ مذکر۔

(الف) ترپک	بقول برہان الف بر وزن	باشد (مولوی معنوی ؎) چو نوشیدم زنخ تماجش
(ب) ترپه	کشک و ب بر وزن	فرو کوبید چون سیرم پچو ترپک رو ترش کردم کزین
	صرفه همان ترپ را گویند که گذشت صاحبان	شیرین بر بدیستم پ مؤلف عرض کند که مزید علیه همان
	رشیدی و جامع هم ذکر این کرده اند. و صاحب	ترپ است بزیادت کاف و های هوز در آخر
	سروری ذکر الف کرده گوید که معرب این طریق	هیچ (اردو) دیکھو ترپ۔

ترپت بقول انند بحواله مؤید و کشف اللغات در فارسی زبان بالفتح بمعنی پریشان و مرت مرتع آنست مثل دغل و مغل و قریش و درویش مترادف این باشد مؤلف عرض کند که طالب سند استعمال می باشیم از نظر ما نگذشت و محققین اهل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم هیچ (اردو) پریشان۔

ترترک بقول برهان وجهانگیری وجامع بفتح اول وفوقانی بروزن شب پرک (۱) نام مرغکی است که آن را در ده رای الاخر مختصر صعوه میگویند وبعربی صعوه وبضم اول وفوقانی (۲) جائیست در کوه چل مقام شیراز که مردم بانجا روند وسنگی در زیر خود نهاده از بالا لغزیده بپائین آیند وبکسر اول وفوقانی (۳) مردم سبک. ودیگر مکین رقمند صاحب سروری نسبت معنی اول گوید که ترترک است وذکر معنی دوم وسوم کرده صاحب ناصری ذکر معنی اول کرده نسبت معنی سوم گوید که در برهان وجهانگیری آمده واللہ اعلم ونسبت معنی دوم می فرماید که فقیر مؤلف در ایام سکونت شیراز از انجا دیده ولی نام آن کوه را چل مقام نشنیدم کوهی است قریب باغ دلگشا که مرقد شیخ مصلح الدین سعدی در دره آن واقع وآن را سرسرک گویند وبجای تا سین آورند چه بلفظ شیرازی سرسین بمعنی لغزیدن است. خان آرزو در سراج بذکر هر سه معنی بالامی فرماید که ظاهرا در نزبک وترندک تصحیفی شده والعلم عند اللہ سبحانہ مؤلف عرض کند که این الهام است به محقق هندنژاد ما تحقیق جامع را که محقق زبان خود است معتبر تر از خان آرزو دانیم واین لغت را هر سه معنی اسم جامد فارسی زبان خوانیم. ترندک بمعنی صعوه می آید ونزبک بجای خودش باشد این لغت را باوجود آنکه محققین زبانداں اسم جامد تسلیم کرده اند تصحیف خیال کردن کار هندنژادان نیست. تعریف صعوه بر ترندک در همین ردیف می آید (اردو) (۱) دیکھو تربدک (۲) شیراز میں ایک مقام کا نام۔ مذکر (۳) سبک۔ ہلکا شخص۔

ترتنک بقول سروری بضم هر دو تا وسکون رای مهمله ونسخه میرزا تندرو باشد واورا تورنگ وجوربو رنیز گویند. می فرماید که در مؤید بجای رای مهمله زای معجمه آمده ودر فرهنگ

بمعنی کبک آورده۔ صاحبان جہانگیری و جامع ذکر این کرده اند۔ صاحب رشیدی گوید که صحیح ترنگ مخفف تورنگ است۔ خان آرزو در سراج بذکر قول محققین گوید که تحقیق آنست که تدرو است چنانکه قوسی گوید مؤلف عرض کند که صاحب محیط بر کبک صراحتی که کرده دران اشاره ترنگ نیست پس خیال ما هم همین است که باتفاق محققین این اسم جامد تدرو است (اردو) دیکھو تدرو۔

ترت و مرت بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و دیگر بروزن ہرج و مرج این لغت از اتباعست بمعنی تاخت و تاراج و زیر و زبر و پراگنده و پریشان و بزیان رفته و نقصان آمده و از هم افتاده (حکیم سنائی ؎) ای بسا باد و بوش انگیزان کہ ترت و مرت از دعای مسکینان ؎ (محمد بندو شاه ؎) حالی کردی ز تاب تیغ بران ترت و مرت ؎ کشوری کردی ز سهم تیر پیکان تاروما ؎ صاحب رشیدی گوید که مرادف تاروما است خان آرزو در سراج با محققین بالاتفق۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار این را به همین معنی آورده مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو تاروما۔

ترتیب بقول ایهاد نهادن چیزی بر موضع آن چیز و بالفظ دادن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی راست کردن درجهٔ هر چیز و گذاشتن هر چیز در مرتبهٔ خود۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این کنند و آنچه استعمال این بترکیب است در ملحقات می آید (اردو) ترتیب۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ ذیل بندی۔ صف بندی۔ درستی۔ انتظام آراستگی۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ کسی کام کو درستی اور سلسلے سے کرنا کا حاصل بالمصدر۔

ترتیب دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرتب کردن و سلسلہ بسلسلہ نہادن و مجازاً بمعنی آراستہ کردن (سنجر کاشی ؎)

آنچہ بر شاہدان حسن رواست ؎ جملہ ترتیب دادہ بر اندام ؎ (اردو) ترتیب دینا۔ بقول آصفیہ ربط دینا۔ سلسلہ وار رکھنا۔ سجانا۔ ٹھکانے سے چننا۔ قطار جمانا۔

ترتیب ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترتیب دادن است کہ گذشت (کمال اصفہانی ؎) ہمین ساز و فلک ترتیب خیل بندگانش را ؎ ز ماہ چاردہ طاسک ز زلف تیرہ شب پرچم ؎ (اردو) مرتب کرنا۔ دیکھو ترتیب دادن۔

ترتیب کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترتیب دادن و ساختن و نمودن است (نظامی ؎) سلاحی ملک وار ترتیب کرد ؎ بجوشن بر ز تیغ ترکیب کرد ؎ (اردو) ترتیب دینا۔ مرتب کرنا۔ دیکھو ترتیب دادن۔

ترتیب نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترتیب دادن و کردن و ساختن است (نظامی ؎) زہی قدرت کہ در عبرت فزودن ؎ چنین ترتیب ہا داند نمودن ؎ (اردو) ترتیب دینا۔ مرتب کرنا۔

ترتیب نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترتیب دادن است کہ گذشت (ابوالفرح رونی ؎) ترتیب ملک و قاعدۂ دین و رسم و داد ؎ عبدالحمید احمد عبدالصمد نہاد ؎ (اردو) ترتیب دینا

ترتیزک بقول بہار مخفف تزہ تیزک (ملا فوقی یزدی ؎) سخن ترتیزک بستان فکرت

سخن طوطی هندستان فکر است ؛ مؤلف عرض کند که صراحت کامل این برتره تیزک می آید ـ
(اردو) دیکھو ترہ تیزک و ترہ تندک ـ

ترجمان بقول برہان بروزن نردبان (۱) شخصی را گویند که لغتی را از زبانی بزبان دیگر تقریر نماید می فرماید که در قاموس هم باین معنی نوشته و (۲) نیازی را نیز گویند که بعد از گناه و تقصیر گذرانند صاحب جامع هم ذکر این کرده (حکیم خاقانی ۱۵) اهل زبان را بزبان خرد ؛ از ملکوت و ملکم ترجمان ؛ صاحب ناصری گوید که اصل این در فارسی زبان (ترزبان) بوده و آن را نیز معرب کرده (ترزغان) کردند و ترجمان لفظ عربی است ـ وارسته گوید که در فارسی این را لچواک گویند و ذکر معنی دوم هم کند (مجدالدین علی قوسی ۵۲) کار بر قانون ساقی کن در ایام بهار ؛ ترجمان داری نهی گر بر زمین پیمانه را ؛ صاحب سواء السبیل ترجمان را معرب خیال می کند از یونانی ترگموس ـ بهار نقل قول مجدالدین علی قوسی کند که ترجمان در السنه وافواه بفتح تا و ضم جیم مستعمل اما از هیچکدام ائمه لغت مسموع نشده و می تواند که به فتح اول و ضم ثالث فارسی باشد ـ بهار صراحت مزید کند که بالفظ دادن و گشادن و گرفتن مستعمل ـ صاحب جهانگیری بر معنی اول قانع ـ صاحبان رشیدی و سراج این را ترک کرده اند و صاحب انند این را لغت عرب گفته بالفتح و ضم جیم بمعنی فصیح و تیز زبان و خوش تقریر و کسی که داننده دو زبان باشد که صاحب یک زبان را بصاحب دیگر زبان بفهماند و فرماید که معرب ترزبان و ضم جیم ازان است که زبان بضم اول است و بفتح نیز آمده و بعد معرب کردن این لفظ مصدر و افعال و اسماء ازان اخذ کردند صراحت مزید

فرماید که از رسالهٔ معربات ملا عبد الرشید رشیدی و در کشف و مدار و منتخب نیز بضم جیم است و در مؤید بفتح جیم و در صراح بضم و فتح جیم بمعنی ترجمان و نسبت بمعنی دوم گوید که بمعنی تاوان نیز آمده (الخ) **مؤلف** عرض کند که آنانکه این را معرب ترزبان گرفته اند کار از تحقیق نگرفته اند و هیچ تعلق از ترزبان ندارد و ما این را معرب هم نگوئیم بلکه لغت عربی است و صاحب منتخب صراحت سه گانهٔ اعراب این کرده است که بضم اول و سوم و فتح هر دو و فتح اول و ضم سوم آمده نمیدانیم که فارسیان در این لغت چرا اینقدر کاوش کرده اند و خواسته اند که اصل این را ترزبان قرار دهند و ترزبانی را بدیه تعلق است با ترجمانی محققین نامدار اعنی رشیدی و خان آرزو خوب کرده اند که این لغت را ترک کرده اند که لغات عرب در موضوع شان داخل نیست. فارسیان این لغت عرب را بترکیب خود استعمال کرده اند که در ملحقات می آید و بمعنی دوم البته لغت عرب نیست فارسیان مجازاً بمعنی تاوان استعمال کرده یعنی جرمانه و تاوان یا تقصیر انه یا نیاز مندانه که ادا می شود آن در حقیقت ترجمهٔ این می کند که مترجم قصور اند و بس (اردو) (۱) ترجمان بقول آصفیه. عربی. اسم مذکر. مترجم ایک زبان سے دوسری زبان مین بتلانے والا (۲) تاوان. مذکر. دیکھو برسی۔

(الف) **ترجمان باشیدن** استعمال. صاحب آصفی ذکر ترجمان بودن کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از سندش مصدر الف پیدا می شود که بمعنی حقیقی است (رافعی نیشاپوری ۵) چون سخن نیکو بود باشد خرد را تربیت ؛ چون زبان شیرین بود باشد روان را ترجمان ؛ (اردو) مترجم ہونا۔

(ب) **ترجمان بودن** **ترجمان دادن** استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تاوان دادن است متعلق بمعنی دوم

ترجمان (ظهوری ؎) گفتمش افراسیاب دهر گشتم منفعل ؛ خواندمش نوشیروان عدل داد م ترجمان ؛ (اردو) تاوان دینا۔

ترجمان داشتن استعمال۔ بمعنی حقیقی است

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (ظهوری ؎) چه آسودم که ناصح دیدت و انصاف لب بستش ؛ نصیحت های بیجا کرد چندین ترجمان دارد ؛ (وله ؎) خجل باش اندکی از صید پنهان غیر رامیزد ؛ سرت گردم کمند افگن نگاهت ترجمان دارد ؛ مخفی مباد که از شعر اول ترجمان بمعنی لفاظی و سخن پروری یافته می شود و این مجاز باشد و به اصول ما این هر دو اسناد متعلق به ترجمان داریدن است نه داشتن و بحث داریدن و داشتن بجای خود ش می آید (اردو) مترجم رکھنا۔ لفاظی کرنا۔ سخن پروری کرنا۔ بات بنانا۔

ترجمان شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی مترجم شدن است (لواوی مشهدی ؎) توئی که خنجر تو شد مکان آتش و آب ؛ زبان رمح تو شد ترجمان آتش و آب ؛ (اردو) مترجم ہونا۔

ترجمان کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی پیدا کردن ترجمان باشد (ظهوری ؎) عشقم دلیر ساخته در شکوه اینچنین ؛ لطف تو هم مگر بکشد ترجمان من ؛ (اردو) ترجمہ پیدا کرنا۔

ترجمان گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قرار دادن مترجم است و کار ترجمه گرفتن (طغرا ؎) بر مسندش اگر نفشاند گل نشاط ؛ چه گیرد صبا ز بلبل تصویر ترجمان ؛ (اردو) مترجم قرار دینا۔ ترجمہ کا کام لینا۔

(۱) **ترجمه** صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که

بفتح اول و ثالث گردانیدن زبانی بزبان دیگر
و بقول منتخب زبانی که زبان دیگر شود **مؤلف**
عرض کند که همین است تا حاصل بالمصدر و فارسیان
به همین معنی استعمال این کنند و با مصادر خود هم
مرکب میسازند چنانکه ----------

(۲) **ترجمہ کردن** بمعنی مصدری است یعنی
گردانیدن زبانی بزبان دیگر (اثر شیرازی
ص) مصحف صنع تراترجمہ باسرخی کردہ
قلم نامیہ از لالہ و گل دستان ؛ (اردو) (۱) ترجمہ
دیکھو پای چیم (۲) ترجمہ کرنا ۔

ترجیح بقول بہار افزونی دادن و افزونی کردن میفرماید که بالفظ دادن و داشتن و کردن و نهادن بصیغهٔ مبر
مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عربست و فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این میکنند و با مصادر
فارسی مرکب که در ملحقات می آید (اردو) ترجیح بقول آصفیہ عربی مؤنث ۔ غلبہ ۔ افزونی ۔ فوقیت ۔

ترجیح دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
فوق عطا کردن است (صائب ص) هر که
دید از بادهٔ لعلی بسامان شیشه را ؛ می دهد ترجیح
بر لعل بدخشان شیشه را ؛ (اردو) ترجیح دینا

ترجیح داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که فوق داشتن و فائق بودن است (نثر
ابو الفضل) هر چند سخن دران باب ناکردن

بر سخن کردن ترجیح داشت ؛ (اردو) ترجیح
رکھنا ۔ مرجح ہونا ۔

ترجیح کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
مرادف ترجیح دادن است (سیفی اسفرنگی ص)
ایکه ترجیحی نکردی خویشتن را بر فلک ؛ مانعی دیگر
نمی دانم جز انسانی ترا ؛ (اردو) ترجیح دینا ۔
دیکھو ترجیح دادن ۔

ترجیح نهادن استعمال ۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترجیح دادن است (انوری) آنکہ گردون را بہ ترجیح نتواند نہاد ہیچ عقل کل

در ہیچ معنی خبر کہ در تقدیم ذات ہیچ (اردو) ترجیح دینا۔ دیکھو ترجیح دادن۔

ترجیع بند اصطلاح۔ بقول بحر چند غزل متفق الوزن و مختلف قوافی است کہ در آخر ہر یک فردی ذوالقافیہ کہ بحسب معنی بابیت سابق مناسبتی دارد مکرر آرند۔ صاحبان انند وغیاث گویند در اصطلاح آنکہ شاعر چند بند در بحر موافق و بقوافی مختلف تصنیف نماید و بعد ہر بند یک بیت معین را کہ متفق الوزن و مختلف بہ قوافی ہر دو بند باشد بار بار بیارد بشرطیکہ آن بیت مکرر بمضمون بیت آخر ہر بند مربوط باشد **مؤلف** عرض کند کہ تعریف بالا درست نیست حقیقت بند بر معنی پانزدہمش بیان کردہ ایم کہ بیتی را گویند کہ شعرا بعد از چند بیت بر ردیف و قافیہ دیگر بیاورند پس بند نام ہمان بیت آخر است و ترجیع بند نام این قسم اشعار باشد کہ دران بعد از چند شعار متفق یا مردف اعادۂ بیت واحد شود و مجازاً آن را ہم ترجیع بند گویند کہ در بند بیتی دیگر آرند کہ ردیف یا قافیۂ آن خلاف اشعار باشد و اتحاد بحر در ہمہ لازم است (اردو) ترجیع بند بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی بند کو پھر بیان کرنا۔ اصطلاح عروض میں جب شاعر چند ایسے جو بحر میں موافق اور قافیہ میں مختلف ہوں بیان کرتا اور ہر ایک بند کے بعد ایک اسی وزن اور مختلف قافیہ کی معین بیت اسطرح بار بار لاتا ہے کہ بیت ہر بند کی بیت آخر کے مضمون سے مربوط ہو تو اُسے ترجیع بند کہتے ہیں **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ محقق دہلوی نے بند اور اشعار بالائے بند کو اپنی تعریف میں ملایا ہے۔ بند اُسی بیت کا نام ہے جو چند اشعار کے

بعد قافیۂ مختلف سے لائی جاے اور اشعار بالاے بند کا نام بند نہیں ہے اور اس مجموعہ کا نام ترجیع بند ہے۔

ترحّم بقول بہار بخشودن و مہربان شدن می فرماید کہ بالفظ آمدن و فرستادن و کردن بصلۂ بر مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی بخشش و مہربانی و رحم بامصادر فرس استعمال می کنند (ظہوری ؎) دانستہ بر لب گلہ انگشت می نہم ؎ پیداوش از برای ترحّم بہانہ ایست ؎ (**اردو**) ترحّم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کرپا۔ مہربانی۔ ترس۔ خوف خدا۔

ترحّم آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رحم آمدن (مخلص کاشی ؎) اگر بہ پرسشم آن بیوفا نمی آید ؎ ترحّمش زچہ بر حال ما نمی آید ؎ (**اردو**) رحم آنا جیسے ؎ میرے حال زار پر اُنکو رحم نہیں آتا۔ یہہ دکن کا استعمال ہے صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے اور رحم کرنا یا رحم کھانا کو لکھا ہے۔

ترحّم بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ترحّم آمدن است (سعدی ؎) فقیرم بجرم گناہم بگیر ؎ غنی را ترحّم بود بر فقیر ؎ (**اردو**) دیکھو ترحم آمدن۔

ترحّم داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رحم کردن است (عالی شیرازی ؎) عشق دارد با دل سوزان ترحّم بیشتر ؎ خون خورد آتش چو اشکی از کباب آید برون ؎ (**اردو**) رحم کرنا۔

ترحّم دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که سندش ساکت و از سندش الف پیداست مؤلف عرض کند

برای ترحم سیدن است و هر دو بمعنی رحم یافتن که ب محاوره زبان نیست و الف بمعنی رحم کنان

(جمال اصفهانی ؎) منصبی را چه کنی خواجه که از بهر و پر از رحم مستعمل (عرفی ؎) هر نفس گرم ترحم

نااهل ؛ گه تعرض کشی و گاه ترحم نبی ؛ (اردو) فشان ؛ و زاتش گریه تبسم چکان ؛ (اردو) رحم

رحم پانا۔

ترحم فرستادن مصدر اصطلاحی صاحب (الف) **ترحم کردن** استعمال صاحب آصفی

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض (ب) **ترحم نمودن** ذکر این کرده از معنی ساکت

کند که بمعنی رحم کردن و فاتحه خواندن است (سعدی ؎) مؤلف عرض کند که بمعنی رحم کردن است

؎) چو نوبت رسد زین جهان غربتش ؛ ترحم فرستند بر تربتش ؛ (اردو) رحم کرنا۔ فاتحہ پڑھنا۔ (سلیم ؎) ای کاش زخم سینۂ ما وا کند کسی ؛ شاید ترحمی بہ دل ما کند کسی ؛ (آرزو ے اکبرابادی ؎) ای غنچۂ حیا کہ تبسم نمودۂ ؛ بر بیکسی دل کہ ترحم نمودۂ ؛ (اردو) رحم کرنا۔

(الف) ترحم فشان مصدر اصطلاحی صاحب

(ب) ترحم فشاندن آصفی ذکر ب کرده از معنی

ترخ بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی بفتح اول و سکون ثانی و خامی نقطه دار (۱) گیاہی است غیر معلوم و (۲) ترخ را نیز گویند و آن میوه ایست معلوم کہ پوست آن را مربا کنند صاحب سروری بر معنی اول قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی گوید کہ قوسی بمعنی اول بفتحتین آورده۔ صاحب محیط کہ محقق مفردات است ہی فرماید کہ ترجمہ گیاہ است و ذکر معنی دوم نکرد مؤلف عرض کند کہ حقیقت معنی اول معلوم شد۔ ہیچ یکی از محققین بالا غور نکرد و گویا ہی

خاص دانست وحقیقت معنی دوم بر باتس عرض کرده ایم واین بهر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان است (اردو) (۱) گھانس۔ مؤنث (۲) ترنج۔ مذکر۔ دیکھو باتس۔

ترخان بقول برہان وجہانگیری وجامع بروزن مرجان (۱) شخصی باشد که پادشاہان قلم تکلیف از و برداشته و هر تقصیر و گناهی که کند مواخذه نکنند و (۲) نوعی از سبزی که با طعام وغیر طعام خورند و (۳) نام ابونصر فارابی و (۴) قومی از ترکان چغتائی (حکیم نزاری قهستانی)

اگر صد خون بیک غمزه بریزی کس نمی پرسد ولیکن ترخانی زسلطان ایلخان داری (ابوالمؤید)

اطعمه ۵) می نهم از شاخ ترخان زلف بر روی پنیر ۶) می کشم از برگ نعناوسمه بر ابروی نان

صاحب سروری معنی سوم را ترک کرده۔ صاحب ناصری نسبت معنی اول این قدر صراحت نموده

کند که لقبی است از القاب سلاطین ترکستان که ایشان را خان گویند و بکسی دهند که هر وقت

خواهد بی احضار بحضور پادشاه رود و نسبت معنی دوم می فرماید که مخفف (ترهخوان) است وبجوالہ

منتخب گوید که لغت خراسان است و عرب آن را معرب کرده طرائفه جمع لبته اند و می فرماید

که لغت ترکی مغربی است نه خراسانی و نسبت معنی سوم گوید که لقب معلم ثانی ابونصر فارابی است

که از مشاهیر حکماست۔ صاحب رشیدی هم معنی سوم را ترک کرده۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی

اول می طراز د که در عرف حال بمجاز بمعنی (۵) مسخره نیز مستعمل و وجه مناسبت ظاهر و بذکر معنی

سوم گوید که تحقیق آنست که ترخان در ینجا بهمان معنی اول است چه یکی از اجداد قوم ترکان

مذکور بدین لقب موسوم شده که قوم مذکور بدین لقب ملقب شد و همچنین بزبان خراسان (۶)

بمجاز هر سردار را گفته اند و نسبت معنی چهارم گوید که لقب ابونصر نیست بلکه لقب پدر یا اجداد

اوست چنانکه در تاریخ حکما مسطور و آن هم ظاهر بهمان مناسبت است چه ابونصر از فاراب بود که شهریست
در اقصای ترکستان و صحیح آنست که این لفظ فارسی نیست بلکه ترکیست بسبب اختلاط ترکان با ایرانیان
در فارسی شائع. صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر معنی اول کرده می فرماید
که این عهده الیست ترکی و صاحب بول چال هم بحوالهٔ معاصرین عجم ذکر معنی اول کرده مؤلف
عرض کند که از لغات ترکی اینقدر متحقق که لغت ترکی است و صاحبش بر معنی چهارم قانع و معنی
اول معتبر دانیم که لقبی یا خطابیست و شک نیست که معنی سوم و چهارم هم تعلق دارد از معنی اول
چنانکه خان آرزو صراحتش کرده و معنی پنجم و ششم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم و اگر بدست آید مجاز معنی
اول دانیم حق آنست که این معنی پیدا کرده خان آرزوست که صراحتش بر ترخانی می آید و قیاس هر چه
می خواهد همین که اگر سند استعمال بدست آید معنی تمسخر باشد نه مسخره. حالا عرض می شود نسبت معنی دوم
که صاحب محیط آن را ترک کرد و لیکن متحقق است که این بمعنی پنجم تبرخون است و آن را ترخون هم
گفته اند و صاحب محیط بر طرخون ذکر کرده و ما حقیقت این را بر معنی پنجم تبرخون نوشته ایم و بدین
معنی مبدل ترخون دانیم که واو بدل شد بالف چنانکه ورج و وارج (اردو) (۱) ترخان ترکی
مین ایک خطاب ہے جس کا پانے والا بادشاہ کے روبرو بے روک ٹوک چلا جاتا تھا اور اس کو سزا
معاف تھی۔ مذکر (۲) دیکھو تبرخون کے پانچوین معنے (۳) ابونصر فاریابی کا لقب بھی ترخان تھا
مذکر۔ (۴) چغتائیون کے ایک قوم کا نام بھی ترخان ہے۔ مؤنث (۵) مسخرہ۔ مذکر (۶) سردار مذکر

ترخانی بقول بهار (۱) مرادف معنی اول ترخان و (۲) طنز و تمسخر (محسن تاثیر ۵۲) کار باترخانی
وطنز و مزاح افتاده است ؎ خدمت صد ساله و فضل و هنر منظور نیست ؎ خان آرزو در چراغ

بدایت ذکر این کرده صاحب فدائی که یکی از معاصرین علمای فارس بود می فرماید که نزد یکان تخت خسروی را برتر از ان شد نی نیست و آن چنانست که هر که بران پایه سر افرازی یافت بی باز یافت در هر جا چه بارگاه و چه هواری می تواند پیش شاه برود مؤلف عرض کند که حقیقت معنی اول و پنجم ترخان بجایش گذشت. کم غوری بهار است که این را مراد فش بمعنی اول گفت که آن لقب و خطاب است و این بیای نسبت صاحب خطاب ترخان. نسبت معنی دوم عرض می شود که طنز و تمسخر را گویند ما می گوئیم که بمعنی مسخره نه تمسخر و ترخان البته بمعنی تمسخر باشد بر سبیل مجاز که مراعتش همدرا نجا کرده ایم. وحق آنست که معنی دوم پیدا کرده خان آرزوست از سند محسن تاثیر و تاثیر ترخانی را بمعنی اولش استعمال کرده. بهار نقل نگار اوست و صاحب فدائی ذکر معنی دوم نکرد و ما هم معنی دوم را تسلیم نکنیم (اردو) (۱) صاحب خطاب ترخان (۲) مسخره۔

ترخشه بقول برهان و جامع و انند بفتح اول و ثانی بروزن شلخه نوعی از ماهی بغایت عریض و پهناداروا ین ماهی در رود خانهٔ اندلس می باشد و آن شهریست در حدود مغرب مؤلف عرض کند که صاحب محیط ذکر این نکرد۔ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) مچھلی کی ایک قسم جو زیادہ عریض ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ اردو میں اس کا خاص نام معلوم نہ ہو سکا۔

ترخشر بقول جامع و برهان بفتح اول و سوم نوعی از ترب صحرائی. صاحب انند صراحت مزید کند که نوعی از بدران است و تخم آن را بیونانی قردمانا و قرطمانه گویند مؤلف عرض کند که ترب بجایش گذشت و بدران هم (اردو) دیکھو ترب اور بدران۔

ترخنبه خان آرزو در سراج بحوالهٔ رشیدی گوید که نوعی از طعام و ما حضر که مردم فقیر بجهة رمضان

سازند و آنچنان بود که گندم بلغور کرده با ادویهٔ گرم در آب جوشانند تا نیک پخته شود و قوام گیرد و
انگاه گلوله ساخته در آفتاب خشک کنند و هنگام حاجت قدری ازان بکار برند و گاهی وقت
جوشاندن غوره داخل کنند تا محتاج قاتق نشود و بخاطر میرسد ظاهراً ترفینه است که بمعنی آش ترش
مستقل است ازینجاست که این در فرهنگهای معتبره دیده نشد مؤلف عرض کند که لغت عربی
و ترکی نیست۔ فارسی تسلیم نکنیم تا آنکه سند استعمال فارسیان پیش نشود همهٔ محققین اهل زبان ازین
ساکت بخیال ما این تحریف ترخینه است که می آید (اردو) دیکھو ترفینه اور ترخینه۔

ترخنده بقول برهان و جامع بروزن شرمنده بمعنی (۱) طعنه و طنز بیهوده و (۲) مکر و حیله
و فرماید که باین معنی بجای خای نقطه دار خای نقطه دار هر دو بنظر آمده۔ صاحب بحر گوید که (۳) بمعنی خنده
شادی و خنده از بهر تخجیل غیر نیز بهار گوید که خنده زدن بقصد خجالت دادن کسی صاحب ناصری
بذکر معنی اول و دوم گوید که محرف ترفنده باشد مؤلف عرض کند که خای معجمه به فا بدل نشود برخلاف
این فا به خا بدل شود چنانکه فلاده و خلاده و آنچه به قاف اول می آید همین ترخنده باشد که خای
معجمه به قاف تبدیل یابد چنانکه چخاخ و چقماق برخلاف این فا به قاف بدل نمی شود و صراحت
ماخذش همه را بنا گفتیم۔ آنچه صاحب بحر ذکر معنی سوم کرده است موافق قیاس است و موجد
معنی بهار معلوم می شود و صاحب بحر نقل بخارش از نیکه همهٔ محققین اهل زبان ازین ساکت اند
مشتاق سند استعمال می باشیم (خنده تر) بمعنی خندهٔ خوب بجایش می آید اگر این را قلب اضافت
بمعنی سوم دانیم۔ می توان ولیکن تخصیصی که به تعریفش بیان شده محتاج سند است (اردو)
۱ و ۲ دیکھو ترفنده (۳) خوشی کی ہنسی۔ مؤنث۔ یا وہ ہنسی جو کسی دوسرے کو خجل کرنے

کسے لئے ہنسین۔

ترخوانہ بقول برہان و ناصری با واو معدولہ بروزن مردانہ۔ نوعی از طعام کہ مردم فقیر و نادار بجہتہ زمستان سازند و آن چنانست کہ گندم را بلغور کنند و با دارو ہای گرم در آب بجوشانند تا نیک بپزد و قوام گیرد و قدری آب غورہ دران ریزند و اگر میسر نباشد شیر گوسفند و آن را گلولہ ہا سازند و خشک کنند و بوقت حاجت قدری ازان بجوشانند و بخورند۔ صاحب جہانگیری بذکر این می فرماید کہ ترخینہ ہم بہ ہمین معنی می آید و صاحب جامع ہمزبانش۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ ترینہ ہم بہ ہمین معنی باشد **مؤلف** عرض کند کہ یکی از معاصرین عجم گوید این مرکب ترخوان وہای نسبت۔ ترخوان۔ قلب اضافت خوان تر است یعنی خوان نعمت و فقرا غذای مرکب خود را منسوب بہ آن کنند و ترخینہ کہ می آید مبدل این کہ الف حذف شد و واو بدل شد بہ تحتانی چنانکہ انگور و انگیر (اردو) فقرا کی ایک خاص غذا ہوتی۔

ترخون بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع بروزن ملعون (۱) مردم خونی و تونی و بی باک و وزد و اوباش را گویند و (۲) چوب بقم را نیز گفتہ اند کہ چیزہا بدان رنگ کنند و (۳) دارویی باشد کہ آن را (عاقرقرحا) خوانند و (۴) سبزیست معروف کہ باطعام و حاضری خورند گویند چون تخم سپند را در سرکہ کہنہ بیاغارند مدتی تا طبع و مزاج آن بگیرد و بعد ازان کہ بکارند ترخون برآید و معرب آن طرخون است۔ قوت باہ را نقصان دارد (خواجوی کرمانی ۱) تو ترخان و ترخون زجور تو خواجو ۲) دل از غم چو خانی و رخ زرترخانی ۲) (حکیم اسدی ۱) گیاہا بداز خون ترخون شدہ ۲) دل خارہ زیر و زبر خون شدہ ۲) صاحب سروری

برسعنی چهارم قانع وی فرماید که بدین معنی طرخون معرب این است بطای حطی. صاحب ناصری بر معنی اول و دوم وسوم قناعت کرده. خان آرزو در سراج بذکر هر چهار معانی صراحت کند که آنچه ترخون همین معنی چهارم گذشت تصحیف است ونسبت معنی سوم گوید که نام تره ایست که هم آنرا عاقرقرحا نام است ونسبت معنی دوم میفرماید که بمعنی ترخون گذشت واین تصحیف باشد صاحب محیط بر ترخون میفرماید که فارسی طرخون است مؤلف عرض کند که صاحب محیط آنچه بر طرخون نوشته ناصر اعتش برمعنی پنجم ترخون و (ارن بشیر) کرده ایم وصراحت معنی دوم برقیم گذشت وحقیقت عاقرقرحا بر اگکرا مذکور حالا عرض می شود نسبت معنی اول که این مخفف (ترنجون) است وبس وملحقات این معنی برسبیل مجاز (اردو) (۱) خونی چور - ڈاکو اوباش (۲) دیکھو لقیم (۳) دیکھو اگکرا (۴) دیکھو ترخون کے پانچوین معنے۔

ترخنیه بقول برهان وجهانگیری وجامع ومؤید بروزن کشکینه بمعنی ترخوانه (مولوی خوی ؎)

چون بروی زین جهان سوی خرابات جان ؎
درعوض می بگیری مزه ترخنیه ؎

مؤلف عرض کند که این مبدل ترخوانه باشد که صراحتش بر بالا گذشت کرده ایم (اردو) دیکھو ترخوانه۔

تردامن اصطلاح - بقول برهان وجامع وسروری وبحر وبهار و (جهانگیری وناصری در ملحقات) کنایه از فاسق وفاجر وبدگمان وعاصی ومجرم وگنه کار وآلوده بمعصیت ومعیوب و ملوث (مجیر الدین بیلقانی ؎) تر دامنی که تنگ وجود دست گوهرش ؎ در یا نشسته خشک لب از دامن ترش ؎ خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده. غالب وملوی در قاطع برهان بر برهان اعتراض کند که بدگمان را چرا داخل معنی کرده صاحب قاطع القاطع جواب باروی داده مؤلف عرض کند که اعتراض غالب حق بجانب اوست ودیگر محققین صاحب زبان وزبان دان

ہم معنی بدکنان را بذیل تردامن نہ نوشتہ اند و تردامن اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ دامن او از جرم و گناہ آلودہ است (اردو) فاسق فاجر۔ گنہ گار۔ مجرم۔ ملوث۔ عاصی۔ آلودۂ معصیت

تردامنی اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید و انند بمعنی گناہگاری مؤلف عرض کند کہ صراحت کامل بر تردامن کردہ ایم و این بر یاوت یای مصدری است صاحب روز نامہ ہم بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) تردامنی بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ گناہگاری۔

تردد بقول بہار آمد و شد کردن و گردیدن۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی آمد و رفت باشد مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتح اول و دوم و تشدید دال مہملہ مضموم بمعنی بیان کردۂ بہار فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یا مصادر خود کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تردد بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر آمد و رفت

تردد کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی آمد و رفت کردن است (صائب ؎)

بمرگ باز نمانند سالکان زطلب ہمان تردد خود می کند بخواب نفس ؎ (اردو) آنا جانا آمد و رفت رکھنا۔

(الف) تردست اصطلاح۔ الف بقول برہان و بحر و بہ وزن سرمست مردم جلد و چست و چابک را گویند و ب بقول شان بروزن سرمستی۔ جلدی و چابکی صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر الف کردہ و صاحب جامع الف را ہم آوردہ صاحب ناصری بذیل الف اشارۂ ب ہم فرمودہ و صاحب سروری در ملحقات از سراج الدین راجی سند آوردہ (ص) بہ تردستی اگر صورت پسندی ؎ ازان صورت گل بمعنی دمیدی ؎ خان آرزو

(ب) تردستی

ہم متفق با برہان۔ بہار گوید کہ درین ترکیب لفظ ترمعنی چست وچالاک۔ غایتش کنایہ از کسی است کہ عمل بدست کند چون نقاش ومصور وامثال آن (ظہوری ؎) از بحر شود بخشک لعل معبر پا در فن سبک رویش تردستی بین پا (صائب ؎) زاہدان خشک می ترسند از برق فنا پا بر بن آتش زتردستی کباب افگندہ ایم پا صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود نسبت ب می طراز د کہ آن تیز دستی وچالاکی است کہ بازیگران وچشم بندان ہنگام نمودن ہنر خود بکار می برند وصاحب رہنما ہم بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار این را بمعنی مطلق چالاکی آوردہ مؤلف عرض کند کہ الف کنایہ موافق قیاس است وب بہ زیادت یای مصدری بر الف (اردو) الف بقول آصفیہ چست۔ تیز۔ ہوشیار۔ جلدی سے کام کرنیوالا دیکھو کشکول کے تیسرے معنے (ب) چالاکی مؤنث تردستی نمودن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار چالاکی کردن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) چالاکی کرنا۔

تردک بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری وناصری بروزن مردک کرم گندم خوار صاحب برہان می فرماید کہ باین معنی بازای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب سروری صراحت مزید کند کہ برای معجمہ عوض رای مہملہ ہم۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بعضی بیای فارسی عوض تای فوقانی وزای عجمی عوض رای مہملہ ہم گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ آنچہ تزوک بہ بای فارسی اول ورای فارسی دوم باشد اصلست حیف است کہ بجایش مذکور نشد وتزدک مبدلش کہ بای فارسی بدل شد بہ فوقانی چنانکہ تخم وتخم وزای عجمی بدل شد بہ رای مہملہ چنانکہ تزند وترند واین مبدلش چنانکہ برغ وبرغ (اردو) وہ کیڑا جو گیہون میں پیدا ہوتا ہے۔ مذکر۔

تر دماغ اصطلاح۔ بقول بہار تازہ دماغ (ملا طغرا) زفوارہ نی در کف آوردہ باغ چکد از منقار او شود تر دماغ یعنی صاحب بحر گوید کہ سرخوش و خنداں است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تازہ دماغ۔ اور تر دماغ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تر دماغ شدن استعمال۔ بہار بدیل تر دماغ نقل سند این کردہ مؤلف عرض کند کہ یعنی تازہ دماغ شدن است وسندش ہمچنانکہ کردہ وصاحب بحر بدیل تر دماغ گوید کہ بمعنی حاصل شدن شعور و فرحت وسرور و مستی معتدل و تازگی مؤلف عرض کند کہ بای مصدر بر تر دماغ زیادہ کردہ اند موافق قیاس است (اردو) فرحت مستی۔ تازگی۔ مؤنث۔

تر دماغی استعمال۔ صاحب انند ذکر این

تر دہ بقول برہان وجامع وناصری ورشیدی بروزن پردہ (۱) قبالۂ باغ وخانہ واشال آن و (۲) اجرت آسیا کردن گندم و غیرہ آسیا تیز کردن ہم وفرماید کہ باین معنی بازای منقطہ ہم بنظر آمدہ صاحب جہانگیری بذکر ہر دو معنی گوید کہ بمعنی اول تر زدہ ہم آمدہ و خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی می فرماید کہ این مخفف تر زدہ معلوم می شود کہ می آید مؤلف عرض کند کہ درست است (اردو) (۱) قبالہ۔ تحریر۔ وہ کاغذ جو کسی مکان کی سند ہو (۲) چکی چلانے کی یا رہانے کی اجرت۔ مؤنث۔

تر زبان اصطلاح۔ بقول برہان و بحر وسراج بروزن ہمزبان (۱) بمعنی زبان آور و شخصی کہ گرم گفتگو شود و سخنہای تر و تازہ گوید و (۲) بمعنی ترجمان کہ گذشت۔ بہار گوید کہ بمعنی خوش زبان و درین ترکیب لفظ تر بمعنی چالاک وچست بلکہ بدین معنی مرکب نیز آمدہ غالب گوید از کسی کہ سخن با آب و تاب گوید و بذکر معنی دوم گوید کہ ترجمان معرب آنست (ظہوری)

بگو قاصد ارزانی این ترزبانی ۔ زلال وصال
از خبری تراود ۔ صاحب ناصری در ملحقات
بر معنی اول قانع و هم او بر لغت ترجمان نوشته
که این عربی است و اصل آن در فارسی ترزبان
صاحب رشیدی ذکر این با ترجمان کرده و در استعمالات
گوید که بمعنی خوش زبان و اشارة بمعنی دوم هم فرماید
و ترزفان را ذکر می آید مرادف این قرار دهد مؤلف
عرض کند که معنی اول اصل است و معنی دوم را
مجازاً ازان لغت برین قیاس که ترجمان هم ترزبان
می باشد نه هر ترزبان ترجمان ۔ اسم فاعل ترکیبی
است (اردو) (۱) ترزبان ۔ وہ شخص جو
خوش بیان ہو (۲) دیکھو ترجمان ۔

(الف) ترزبان داریدن و داشتن

(ب) ترزبان شدن

(ج) ترزبان کردیدن و کشتن

استعمال ۔ الف بمعنی گویا کردن و ب و ج بمعنی
خوش بیان شدن و ترجمہ کردن (ظہوری ۔)

تشنگی از ترزبان دارد همان و شکر خود با ابر رحمت
گرچه در کارگیا تقصیر کرد ۔ (عرفی ۔) تو هم
ز حرف تنگ مایه ترزبان نشوی ۔ بگو که صورت
این مژده از چه معنی زاد ۔ (ظہوری ۔)
ترزبان گردیده خضر از الحق نمیدانم چیست
زاد راه تفته جانی آب حیوان ۔ گرفت ۔ مؤلف
عرض کند که هر سه موافق است (اردو) الف
ترزبان کرنا جیسے ۔ آپ کے کرم نے مجھ کو
آپ کی شکر گزاری میں ترزبان کیا ۔ ب و ج
ترزبان ہونا ۔

ترزبانی استعمال ۔ بجوا بجر بمعنی خوش بیانی
مؤلف عرض کند که یا [illegible]
زیاده کرده اند این هم غلط است که خوش بیانی
ازین پیدا نکرده و خیال ما که بترجمان ظاهر کرده
همین است که ترجمان مخصوص یعنی ترجمه باشد و
ترزبان معنی ترجمان ندارد و تائید خیال [illegible]
تعریف ترزبانی می شود (اردو) [illegible]

(۳۹۷۶)

گفته سکے تمین بمعنی خوش بیانی مؤنث۔

ترزبانی داشتن استعمال بمعنی ترزبان بودن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس (ظهوری ؎) بشکر دیدهٔ ترترزبانی دارم ۔ و که زهر گربه مراورت ده شکر خند است (اردو) ترزبان ہونا۔ ترزبانی رکھنا۔

(الف) **ترزده** بقول برهان و جهانگیری و رشیدی و جامع و سروری و ناصری بروزن سرزده مرادف معنی اول ترده بفتح ثانی بر وزن تبرزده هم آمده (شمس فخری ؎) قاضی گردون چو دیده عدل و ملک ۔ ورای او ملکت را تا ابد بسته بنامش ترزده ۔ صاحب رشیدی گوید که حالا بحذف رای مهمله ترزده مستعمل است مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است واز سند بالا استعمال بامصدر بستن یعنی

(ب) **ترزده بستن بنام کسی** بمعنی قباله کردن بنام او و سند ملکیت دادن بنامش (اردو) الف دیکھو ترده کے پہلے معنے ب قباله لکھدینا۔

ترزفان اصطلاح بقول جهان و جهانگیری و جامع و رشیدی و سروری و ناصری مرادف ترزبان بهر دو معنی (حکیم سوزنی ؎) وصف تو آنست کز زفان تو گفتم ۔ و من بمیان راست ترزفان بیایم ۔ مؤلف عرض کند که مبدل ترزبانست وبس که موحده به فا مبدل شد چنانکه زبان و زفان (اردو) دیکھو ترزبان۔

ترزین بقول مؤید مطبوعه بالفتح آراسته گردانیدن مؤلف عرض کند که تصحیف و تحریف مطبع نولکشور است و در دیگر نسخ قلمی یافته نمیشود و لفظ با معنی نسبتی ندارد و ناقابل قبول و معاصرین عجم هم برزبان ندارند (اردو) ناقابل ترجمه۔

ترس بقول برهان و رشیدی بضم اول وسکون ثانی وسین بی نقطه (۱) بمعنی سخت و محکم می فرماید که در عربی سپر را گویند که ترکان قلقان خوانند و بضم اول وثانی (۲) زمین

سخت و باین معنی بفتح اوّل وضم ثانی هم گفته اند و (۳) بفتح اوّل وسکون ثانی معروف است که خوف وبیم باشد (شیخ نظامی ؎) بر وسینهٔ همچو پولاد ترس ؛ حدیث تنومندیش خود مپرس ؛ صاحب جهانگیری بر معنی اوّل قانع وصاحب جامع بر معنی اوّل و دوم وصاحب سروری بر معنی دوم قناعت فرموده صاحب ناصری بذکر همهٔ معانی بالامی فرماید که در شعر نظامی (پولاد ترس) قلب اضافت ترس پولاد است ما می گوئیم که ایجاد بنده را ماند و تهمت بر نظامی که لغت زبان خود را ترک کرده از لغت عرب کار گرفت ـ صاحب سخندان گوید که در سنسکرت تراس بمعنی سوم ترس آمده بهار بر معنی سوم قناعت کرده می فرماید که بالفظ خوردن وکردن مستعمل خان آرزو در سراج غیاث معنی دوم وسوم ذکر معنی اوّل نکرد مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل مفرّس است از لغت عرب که بمعنی سپر بود و فارسیان بمعنی مطلق سخت استعمال کردند و معنی دوم مجاز است که زمین سخت را هم گویند و بمعنی سوم هم مفرّس از لغت سنسکرت است که الف را حذف کردند و اختلاف اعراب نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است و همین است بمعنی سوم اسم مصدر ترسیدن که بجایش می آید (ظهوری ؎) بپستان نبردم رخ زرد خود را ؛ که از ترس رنگ خزان برنتردد ؛ (اردو) (۱) سخت (۲) سخت زمین ـ مؤنث (۳) خوف ـ ڈر ـ مذکر ـ صاحب آصفیه نے ترس کو اردو استعمال مین بمعنی خوف لکھا ہے ـ اسم مذکر ـ

ترسا بقول برهان وجامع بروزن تنها بمعنی (۱) ترسنده وبیم زده و واهمه کننده و (۲) نصرانی و آتش پرست هم ـ صاحب ناصری بذکر هر دو معانی نسبت بمعنی دوم گوید که بتازی راهب گویند (وصال شیرازی ؎) صبح که رهبان این کبود کلیسا ؛ بر سر گیتی کشید چادر ترسا ؛ می فرماید که صاحب

جهانگیری بمعنی آتش پرست گفته و آن خطاست زیرا که ترسا پیروان حضرت مسیح را نام است و آتش پرست را گبر خوانند چنانکه سعدی گوید (ع) گبر و ترسا نوازیش خورداری ؛ (ظهوری ۵۲) گاهی از عشق سخت می ترسم ؛ شیخ دین چندگاه ترسا ماند ؛ صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود گوید که بمعنی پیر و عیسی است خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی کرده مؤلف عرض کند که ما اتفاق داریم با صاحب ناصری که فرق گبر و ترسا را ظاهر کرده ولیکن فارسیان بمجاز آتش پرست را هم گویند و بمعنی اول بالف فاعلی است از قبیل دانا و بینا (اردو) (۱) ڈرنے والا (۲) ترسا بقول آصفیہ۔ رومی۔ اسم مذکر۔ نصرانی۔ آتش پرست۔

ترسا بچه اصطلاح۔ بقول اشتد بحوالۂ کشف (۱) پسر نصرانی که آتش پرست است و دین عیسی علیہ السلام و (۲) در اصطلاح سالکان مرشد کامل و پیر مکمل را گویند و وجه تسمیۂ مرشد کامل به ترسا بچه آن معنی که در ولادت معنی نسبت کامل او به کامل دیگر که متصف بصفت ترسائی و تجرد و انقطاع بوده باشد می رسد و آن کامل را یا نزد به کامل دیگر بطناً بعد بطنٍ که طریق اولیاء الله است تا سلسلۂ منتهی به حضرت رسالت پناه محمد مصطفی صلی الله علیه الصلوٰة والسلام می شود علم و رائت جز باین طریق میسر نمی گردد مؤلف عرض کند که قلب اضافت بچۂ ترسا است و معنی اول لفظی است و معنی دوم اصطلاحی و میتوان در معنی دوم ترسا بمعنی ترسنده هم گرفت (اردو) (۱) پسر نصرانی۔ مذکر (۲) مرشد کامل۔ مذکر۔

ترساختن استعمال۔ بمعنی تحقیقی ترکردن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس (ظهوری ۱۵) از خوی سعی جبه ساخته ترسا ؛ تا بجا ماند آبروی هنر ؛ (اردو) بھگونا۔ ترکرنا

ترسازاده اصطلاح۔ بقول اشتد بمعنی همان

(۹۷۹۳)

ترسا بچه که گذشت (فیضی ـ) حریف آن مسیحا
مشبر بم گزساغر عشرت ؛ به ترسازاده نوشد شراب
پرتخالی را ؛ (ظهوری ـ) ترسکاری رانمی ارزد
دست طرہ گیر ؛ پنجۂ شیخ حرم در زلف ترسا
زادہ بود ؛ مؤلف عرض کند که قلب اضافت
زادۂ ترسا موافق قیاس است (اردو) دیکھو
ترسا بچہ۔

ترس استودان اصطلاح۔ بقول برہان
وناصری وجامع بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث
وہمزۂ مفتوح وسین دیگر موقوف وفوقانی بواو
رسیدہ ودال بہ الف کشیدہ بنون زدہ۔ دعای
زند وپازند خواندن فارسیانست۔ سہ روز بر
سر دخمۂ میت بواسطۂ آنکہ گویند چون روح از
قالب مفارقت نماید سہ شبانہ روز بر سر قالب
خود می باشد واورا درین سہ شبانہ روز ترس
وبیم بسیار است لہذا دراین سہ روز بر سر دخمہ
اونسک خوانند تا روح ازان ایمن گردد و
معنی ترکیبی این لغت خوف قبر است چہ ترس
بمعنی خوف وبیم واستودان دخمہ ومقبرہ را گویند
خان آرزو در سراج گوید کہ ترس معلوم واستودان
نسک خواندن فارسیان است ومعنی ترکیبی این
خوف قبر است **مؤلف** عرض کند کہ معنی مجازی
این نسک خوانی است وبس (اردو) آتش
پرستوں کی دعا جو قبر پر تین دن تک پڑھتے ہیں۔

ترسان صاحب نوادر ذکر این بدیل ترسا کرده گوید کہ مرادف ترسنده **مؤلف** عرض کند کہ (۱) اسم حال است از ترسیدن کہ می آید بہار عجم نگرد کہ این چہ چیز است و (۲) امر حاضر است از ترسانیدن فاعل (اردو) (۱) اب ڈرنے والا۔ ترسان بھی اردو میں مستعمل ہے (۲) ڈرا۔ ڈرانا کا امر حاضر۔

ترسان دل راچہ پری وچہ عفریت مثل۔ صاحبان خزینہ واشال فارسی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

کہ خارسیان این مثل را بحق شخص خوفناک می زنند
مقصود ہمین است کہ دل خوف زدہ را عفریت
و پری ہر دو یکسان است (اردو) دکن
مین کہتے ہین "ڈرپوک اپنے سایہ سے بھی
ڈرتا ہے"۔

ترساندن صاحب موارد ذکر این کردہ
گوید کہ (ترسانیدن) ہم مرادف این است
بمعنی بیم کردن (کامل التصریف) کہ مضارع ہر دو
ترساند باشد مؤلف عرض کند کہ متعدی ترسیدن
کہ می آید (قاسمی ؎) قاسما آن ہمہ گستاخ
نگاہ توجہ شد و غالبا غمزۂ او چشم تر ا ترساندہ
است (اردو) ڈرانا۔

ترساندن چشم مصدر اصطلاحی بقول
وارستہ متعدی ترسیدن چشم است کہ بمعنی نفرت
کردن از دیدن چیزی است وسند قاسمی را
نقل کند کہ بر (ترساندن) گذشت مؤلف عرض
کند کہ قائم کردن این مصدر فضولی است و
ہیچ ضرورت تخصیص باچشم ندارد اصل این
ہمان ترساندن است (اردو) دیکھو ترساندن

ترسانیدن بقول بحر و موارد و نوادر بافتح
متعدی ترسیدن (کامل التصریف) و مضارع
این ترساند مؤلف عرض کند کہ ما اشارہ این
بر (ترساندن) کردہ ایم (اردو) دیکھو
ترساندن۔

ترس برافتادن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ خوف و بیم عائد حال شدن است و بس
(فردوسی ؎) برافتاد ترس اندرین لشکرم
ندانم کہ تیمار او چون خورم (اردو) ڈر
اور خوف لاحق ہونا۔

ترس خوردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بمعنی خوفناک و بتلای خوف شدن (ظہیر
؎) سپہدار زہد آنقدر ترس خورد کہ

عنان تافتن جان سپردن (اردو) ڈرنا۔ | مبتلائے خوف ہونا۔

ترسک بقول ناصری مانند باتاء و سین مضموم و سکون کاف عربی (۱) بمعنی سنگ ریزه درگل که در میان نهر آب و اطراف نهر بسیار صلب و محکم شده که با کلنگ و فولاد آن را می شکنند و بعضی ازان سنگ آسیا میسازند و بسیار دوام می کند و آنچه بسیار صلب و محکم نشده و زود شکند آن را سنگج گویند صاحب مؤید می فرماید که (۲) بالضم و فتح سوم پرنده ایست سبز فام **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول و دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و برای معنی دوم طالب سند استعمال باشیم که مجرد بیان محل صاحب مؤید اعتبار را نشاید و صاحب محیط ازین لغت ساکت است (اردو) (۱) وہ پتھر کے گول ٹکڑے جو نہروں اور ندیوں سے برآمد ہوں۔ مذکر (۲) ایک پرندہ جس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ مذکر۔

(الف) **ترسکار** بهار ذکر این کرده از معنی اول ساکت و صاحب اند بر معروف قانع و هر دو از کلام میر خسرو سند دهند (ـه) همه جا ترس خویش یار دارم پرور خویش ترسکارم دار پروردهٔ من در کلام خود ---------- | انکه هر کار بخوف کند یعنی دائما خوف خدا پیش نظر دارد و ب باضافهٔ یای مصدری بمعنی خدا ترسی (اردو) الف خوف کرنے والا دل میں خوف خدا رکھنے والا۔ خدا ترسی۔ مؤلف

ترس کردن استعمال صاحب آصفی ذکر

(ب) **ترسکاری** آورده (ـه) ترسکاری را نی ارزید دست طرّه گیرد پنجهٔ شیخ حرم در لف ترسازاده بود پس **مؤلف** عرض کند که الف این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی خوف کردن است باضافهٔ کاف بانی (ـه) نه خوفی از اثر آن خسته کردی پس نه ترسی از گذر

اشک سائلی کردی ۔ (اردو) خوف کرنا ۔ (ب) ترسگری بقولش ہیبت و احتشام مؤلف

(الف) ترسگر اصطلاح صاحب سفرنگ بشرح بستمی فقرۂ (نامۂ وخشور گلشاہ) گوید کہ بفتح تای فوقانی وسکون رای مہملہ وسکون سین مہملہ وفتح کاف فارسی وسکون رای مہملہ مرد ہیبت ناک کہ از دیدنش ترسی در دل آید ۔۔۔۔۔۔

عرض کند کہ معنی الف خوف دہندہ وکنایہ از شخص مہیب وب بزیادت یای مصدری است بمعنی ہیبت و احتشام (اردو) الف مہیب بقول آصفیہ عربی خوفناک خطرناک ہیبت ناک ہیبت دینے والا ڈراونا (ب) ہیبت مؤنث

ترسّل بقول بہار مکاتیب کہ برای اطفال بہم چسپانیدہ دہند تا سواد روشن کردد ۔ (سعید اشرف ؎) رحل خطش را زدور چہرہ مصحف در کنار ۔ ہاوز سر زلف خم اندر خم ترسّل در بغل ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ لفظ عربی است وآن چیزیست کہ پارۂ از منظم ومنثر فراہم آورند وبخطوط مختلف نویسند واطفال دبستان را برای خواندن دہند تا از ہر قسم خط و عبارت مطلع شوند ودر ہندوستان مرسوم است کہ مکاتیب مختلف الخطوط والمطالب را باہم پیوستہ باطفال دہند تا سواد ایشان روشن شود وآن را املاطفہ گویند واز شعرا استاد ذوق ہمین معنی مستفاد می شود زیرا چہ زلف را تشبیہ ترسّل دادہ اند واین معنی دوم مناسب مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب ترسّل بہ تشدید سین مہملہ را بمعنی نامہ را از خود انشا کردن نوشتہ واز ینکہ فارسیان در استعمال خود تصرف در معنی کردہ اند ما این را مفرس دانیم (اردو) خطوط کا وہ مجموعہ جو ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑ کر لڑکوں کو پڑھنے کے لئے دیتے ہیں تاکہ مختلف طرز تحریر اور مضامین مختلفہ سے وہ واقف ہو جائیں ۔ مذکر ۔

ترسیم بقول بهار یعنی می اندیشم و فرماید که بعد از وی ثبت و منفی هر دو آید۔ خواه جملهٔ اسمیه بود خواه جملهٔ فعلیه (خواجهٔ شیراز ؎) ترسم که صرفهٔ نبرد روز باز خواست ؎ نان حلال شیخ ز آب حرام ما ؎ (ولہ ؎) ترسم که اشک در غم ما پرده در شود ؎ دین را ز سر نهفته بعالم سمر شود ؎ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که از ترسیدن که می آید صیغهٔ واحد متکلم مضارع است که افادهٔ معنی حال و استقبال کند یعنی می ترسم و خواهم ترسید۔ محقق نامور شاید این را اسم جامد خیال کرد و رنه قائم کردن این ضرورت نداشت (اردو) مین ڈرتا ہون۔

ترسناک بقول بهار و انندش نقل نگار معروف مؤلف عرض کند که مرادف خوفناک و بیمناک موافق قیاس است (ملا عبد اللہ ہاتفی ؎) نه ایم از ہجوم عرب ترسناک باز ؎ بسیاری وحش صحراچه باک ؎ (اردو) خوفناک۔ دیکھو بیمناک۔

ترسو بقول رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار بمعنی خوفناک مؤلف عرض کند که این محاورهٔ معاصرین عجم است بزیادت واو نسبت چنانکه ہندو (اردو) ڈرپوک بقول آصفیہ بزدل۔ کم ہمت۔ بودا۔ دیکھو بزدل کے پہلے معنے۔

ترسه بقول برہان و جامع (۱) بفتح اول قوت و ہمه را گویند و (۲) بضم اول قوس قزح صاحب جہانگیری معنی دوم را بفتح اول و سکون دوم گفته از معنی اول ساکت صاحب رشیدی بذکر معنی دوم این را مرادف ترسبه گوید که گذشت۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی دوم می فرماید که ترسبه و ترسیه و سرسبه و سرویسه مرادف این۔ خان آرزو در سراج بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند که ما بر ترسبه نوشته ایم که اصل است و این مخفف آن

بمعنی دوم ومعنی اوّل این مجاز معنی دوم می نماید که قوّت واهمه هم همچون قوس قزح بلند شود وجا دارد که برای معنی اوّل این را مرکّب از ترس وهای نسبت گیریم که واهمه هم قریب به ترس است وآنچه به بین اوّل می آید مبدّل این باشد همچون تیز وسیز یعنی سر تسه مبدّل تر تسه وسر وسین مبدّل تر تسه که موحّده هم به واو بدل می شود چنانکه آب وآو وتر تسه بجایش مذکور نشد ازینکه اهل لغت ازان ساکت اند ونظر باعتماد ناصری آن را فرید علیه تر تسه دانیم (اردو) (۱) قوت واهمه۔ مؤنث۔ واهمہ کی قوت (۲) دیکھو تر تسہ۔

ترسیدن بقول بحر بالفتح (۱) بیم کردن و (۲) واهمه کردن و (۳) آزرده گردیدن بسبب ظرافت کردن کسی (کامل التصریف) ومضارع این ترسد (ظهوری ۱۲) ازان ترسم که طوق گردنم گردد رگ گردن ؛ نکرد م حلقه بهر گوش خود فرمان نیوشی را ؛ صاحب غدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود گوید که خوف کردن وبیمزده شدن است صاحب موارد بذکر معنی اوّل گوید که (۴) نفرت کردن هم چون ترسیدن چشم و دیده از چیزی که در لغات می آید صاحب نوادر بر معنی اوّل وچهارم قانع مؤلف عرض کند که همان ترس که گذشت اسم این مصدر است فارسیان بزیادت یای معروف وعلامت مصدر کردن مصدری وضع کردند که باصول ما اصلی است ازین که اسم مصدر این لغت فارسی زبان است ومعنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن ومعنی سوم وچهارم را هم مجاز دانیم وترسندگی حاصل بالمصدر این است (اردو) (۱) ڈرنا (۲) وہم کرنا (۳) آزردہ ہونا (۴) نفرت کرنا۔

ترسیدن چشم از چیزی مصادر اصطلاحی

ترسیدن دیده از چیزی بقول بهار نفرت

کردن چشم از دیدن وی می فرماید که ترسانیدن چشم متعدی آنست۔ صاحب بحر بر ترسیدن چشم قناعت کرده و وارسته همزبانش (باقر کاشی ؎) بسکه از خوبان ملامت دیده ام ☆ چشم من از عاشقی ترسیده است ☆ (میرزا رضی دانش ؎) بسکه در کثرت سرای دهر وحشت دیده ام ☆ چشم ترسیده است از جمعیت مژگان ام	(طالب کلیم ؎) بسکه می بیند زما دیوانگی ☆ دیدهٔ داغ جنون ترسیده است ☆ (ولہ ؎) دیدهٔ بیدل چیان از چشم می ترسد کلیم ☆ چشم داغ من زمرهم آنچنان ترسیده است ☆ **مؤلف** عرض کند که معنی خوف کردن چشم از دیدن هم توان گرفت (اردو) مشاہدے سے آنکھ کا نفرت کرنا۔ خوف کرنا۔
ترش بقول بہار بضمتین وبسکون دوم طعم معروف (سنجر کاشی ؎) روترش کرد از انه سوال بوسه ولب پیش داد ☆ داد شعنا لوچو ندانم زآلو کند شد ☆ صاحب مؤید گوید که چنانکه مزهٔ سرکه صاحب فدائی هم ذکر این کرده صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که در کلام صائب بسکون دوم هم مستعمل (؎) در جواب تلخ زادن ترش روئی می کند ☆ چون شود در عهد این بی حاصلان سائل سفید ☆ **مؤلف** عرض کند که ترجمهٔ این در عربی حامض است واین لغت فارسی زبان است بهر دو اعراب مذکور و صاحب غیاث هم بهر دو اعراب نوشته (اردو) ترش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی کھٹا۔ حامض۔	
(الف) **ترشابہ** (ب) **ترشاوہ** الف وب بقول ناصری بضم (۱) سماق را گویند وآن معروف است که از ان آش پزند وخورند	وآن آش را تتماج گویند صاحب رشیدی بر ب گوید که سماق است صاحب غیاث بر سماق گوید که بالضم وتشدید میم باشد ترش **مؤلف**

عرض کند که صاحب محیط بر سماق هرچه نوشت
ما نقلش برتتری کرده ایم و معاصرین عجم (۲)
میوه را گویند عموماً که آب ترش دارد همچون
لیمون و نارنج و امثال آن مخفی مباد که ب
مبدل الف است چنانکه آب آو (اردو)
الف و ب (۱) دیکھو تتری (۲) ترشا به دکن
مین اُس میوے کو کہتے ہین جو ترش ہو جیسے لیمو
نارنگی وغیره۔

ترشدن بقول برہان (۱) کنایه از اعراض
کردن و (۲) آزرده گردیدن بسبب ظرافت
صاحب جامع بر معنی دوم قانع۔ صاحب
سروری در ملحقات گوید که معروف کنایه از
اعراض شدن بسبب شرمندگی از ظرافت و هزل
و امثال آن (شاه طاهر ۵) ترشو دلاله چو
بر داغ دل پرخونش ۵ زیر لب خنده زند غنچه
و نرگس چشمک ۵ صاحب ناصری در ملحقات
می فرماید که کنایه از اعراض که بسبب شرمندگی
و هزل روی دهد۔ صاحبان بحر و سراج و رشیدی
همزبانش وارسته بر مجرد منفعل شدن قانع مؤلف
عرض کند که (۳) بمعنی حقیقی است یعنی ترگشتن
در آب یا خوی و امثال آن و معنی دوم مجاز آن
و ما تعمیم وارسته را پسندی کنیم و معنی اول بیان
کرده برہان لغو است که قوت تعریف نداشت
و بالفاظ تعریف کرد که معنی خاص قائم شد۔
(اردو) (۱) اعراض کرنا (۲) آزرده ہونا
شرمنده ہونا (۳) بھیگنا۔ تر ہونا۔

ترشدن چشم مصدر اصطلاحی۔ آب در
چشم آمدن از رنج و غیر ذلک مؤلف عرض کند
که موافق قیاس است (ظهوری ۵) تا نه بیند
ره و ترشد چشمش ۵ دیده در راه تو پانتوان
کرد ۵ (اردو) آبدیده ہونا۔ آنکھ مین پانی
آنا۔ دکن کا استعمال ہے۔

(الف) **ترش رخسار** اصطلاح۔ الف
(ب) **ترش رخساره** بقول بحر ناخوش و

بیدماغ مرادف ترش رو۔ بہار برہب گوید کہ مرادف الف (میر خسرو ؎) ملک را بود زنگی پاسبانی ؎ ترش رخسارۂ کج مج زبانی ؎ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) ترش رو۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ناخوش بیدماغ۔ ناراض۔ مکدر۔

(۱) ترشرو (۱) بقول بحر مرادف ترش رخسار۔ بہار بزیادت تحتانی آخرہ مرادف (۱) گوید (حافظ شیراز ؎) ای دل تو شاد باش کہ آن یار تندخوی ؎ بسیار ترش روی نشیند زبخت خویش ؎ صاحب فدائی نسبت (۲) گوید کہ یک گونہ درہم کشیدگیست چہرۂ مردم را کہ نشانۂ خشم و بددلی است مؤلف عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس مرادف ترش رخسار و (۲) بزیادت یای مصدری بمعنی ناخوشی و بی دماغی این ہم موافق قواعد فارسی (طالب آملی ؎) ترش روئی ہای صبرم تلخی حسرت فزود ؎ خاک بر امداد صفرای کندلیموی من ؎ (اردو) (۱) دیکھو ترش رخسار۔ (۲) ترش روئی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بدمزاجی۔ بددماغی۔ چڑچڑاپن۔

ترشرو

(۲) ترشروئی

ترش شیرین اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و وارث مانند طعمیکہ از امتزاج ترشی و شیرینی بہم رسد و آن را امبخوش و بنازی مز (بضم سیم و تشدید زای معجمہ) خوانند (مولانا امام الدین ریاضی ؎) در تبسم بہ جنبش چین است ؎ حسن شوخش چہ ترش شیرین است ؎ مؤلف عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف (اردو) وہ مزا جسمیں ترشی اور شیرینی شامل ہو۔ مذکر۔

ترشک اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بضم اول بروزن اردک (۱) نام پرندہ ایست سبز رنگ و (۲) برگ گیاہی است ترش مزہ صاحب سروری بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ

(۳) نام دو قسم میوه نیز. صاحب ناصری ذکر معنی اول کرده نسبت معنی دوم گوید که این را ترش گیاهم خوانند. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید که ترنگ بهر دو فوقانی است ی فرماید که تصحیف ترنگ معلوم می شود که بجای تای دوم نون باشد بمعنی طائری و ذکر معنی دوم هم فرموده صاحب محیط ذکر این بمعنی اول کرده و از مجرد پرنده سبز رنگ حقیقتش ظاهر نمی شود و هم او بر ترنگ هم ذکر پرنده سبز نکرده و بر ترشک گوید که انبه را گویند و ذکر انبه بجا نگذاشت و خیال ما این است که معنی سوم متعلق به همین است و نسبت معنی دوم بر حامض مغیر باید ر بیونانی طوطاق و انگریزی و بفارسی ترشه و سرخ پای و حلیمون و بلغت سنگابن ترشه واش و بهندی چوکا نامند و بزبان فرنگی بستانی آن را اشلیه کیاتم و تبدی آن را اشلیه یاتم گویند بقول شیخ سرد و خشک در دوم و بقول بعضی سرد در اول و خشک در دوم و قسم ترش قابض تر و آنچه بسیار ترش نیست غذائیت زیاده دارد و این شبیه به کاسنی بستانی است و همه اقسام آن قاطع صفراست ولیکن مضر به صدر و تعلیق آن بر بازوی چپ بالخاصیت مانع آبستن شدن است و منافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که در وجه تسمیه این کاف تصغیر بالقطع ترکیب است و انبه را هم ترشک گفتند که ترشی خفیف دارد (**اردو**) (۱) ایک سبز رنگ پرنده. مذکر. جسکو فارسیون نے ترشک کہا ہے افسوس ہے کہ اسکی مزید تعریف معلوم نہ ہوسکی (۲) چوکا۔ دیکھو اشکیل چشم۔ (۳) دیکھو انبہ۔

(الف) **ترش کردن** استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**	عرض کند که معنی حقیقی این ظاهر است و از سندش مصدر ----------

ب، ترش کردن رو پیدا است بمعنی خوش شدن (سنجر کاشی ؎) رو ترش کرد زسوال لبسه ولب پیش داد ۔ داد شفتالو چو دندانم زآلو کند شد ۔ (اردو) الف کھٹا کرنا ب ترش رو ہونا ۔ ناراض ہونا ۔

ترش گیا اصطلاح ۔ بقول برہان گیاہی است ترش خصوصاً و ہر گیاہ ترش را توان گفت عموماً خان آرزو در سراج بدون های ہوز آخرہ (ترش گیا) کردہ گوید کہ گیاہی است وغالباً ترشک و ترش گیا و ترشک یکی باشد مؤلف عرض کند کہ صاحب ناصری بر ترشک اشارہ این کردہ کہ مرادف آنست و ما صراحت کامل ہمدرنجا کردہ ایم ۔ ترہ راگیاہ گفتن خبر می دہد از نیکہ محققین بالاتفاق نکردہ اند مخفف ترش گیاہ است بحذف های ہوز آخرہ (اردو) دیکھو ترشک کے دوسرے معنے ۔

ترشہ بقول برہان بضم اول وثانی وفتح ثالث (۱) نام میوہ ایست و (۲) رستنی باشد کہ تخم آن را بہ عربی برزالحماض وحب الرشاد خوانند واگر قدری ازان تخم در خرقہ زنند ببارند چپ بندد تا دام کہ با خود دارد آبستن نشود صاحب جامع بذکر معنی اول بسنت معنی دوم می گوید کہ عرب آن را حماض گویند صاحب مؤید بر میوہ معروف قانع و گوید کہ ترشہ نیز نامند صاحب ناصری بہ نقل قول برہان می باید کہ ترشہ ہم بمعنی دوم می آید صاحب رشیدی بر نوشتہ ترشہ می فرماید کہ میوہ معروف کہ بعربی حماض گویند مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط آنرا برحماض نوشتہ ما ذکرش بمعنی دوم ترشک کردہ ایم وتسامح صاحب جامع معلوم می شود کہ ترجمہ این بمعنی اول حماض نوشتہ و آنچہ ہمہ محققین بر معنی اول نام میوہ نوشتہ اند مقصود شان از ہمان انبہ باشد کہ اشارہ آن بر معنی سوم ترشک گذشت و وجہ تسمیہ این بآن

نسبت بالفظ ترش مرکب شده دیگر هیچ (اردو) (۱) دیکھو ابنہ (۲) دیکھو ترشک کے دوسرے معنے

ترشیز بقول ناصری مانند بضم اول وکسر سوم نام شهریست از بلاد خراسان مشتمل بر دیهات وقری وقصبات - پای تخت آن را سلطانیه گویند که حاکم نشین آنجاست سمت شرقی آن ارض اقدس ومشهد مقدس حضرت سلطان خراسان صلوات علیه است وجنوب آن ولایت تربت حیدریه سمت قبلهٔ آن ولایت طبس گیلکی است وغربی آن پائین ولایت سبزوار شمال آن ولایت نشاپور راست دشهر ترشیز واقعست در اواسط شهرهای معروف خراسان اتفاق عجمی است که قریب واعدآن نسبت بهمه شهرهای تساوی دارد وقنوات ومیاه جاریه ودهات بسیار دارد وبسیار خوش آب وهواست میوجات آن ولایت به آن لطافت وخوبی بهیچ جای دیگر نیست چنان معلوم می شود که پادشاهان ایران آنجا را تنگاه کرده بودند وکشتاب درانجا بازدشت ملاقات نموده وسرو کشمیری را درانجا کشته بود گویند ترشیز از بناهای کشتاب بن لهراسب است مؤلف عرض کند که وجه تسمیه این بوضوح نه پیوست (اردو) ترشیز بلاد خراسان سے ایک مشہور شہر کا نام ہے - مذکر -

ترشینک بقول برهان بروزن گل چینک رستنی باشد بوستانی که بعربی حماض گویند وتخم آن را بزر الحماض خوانند صاحب جامع می فرماید که مرادف معنی دوم ترشه که گذشت خان آرزو در سراج هم بر حماض قانع مؤلف عرض کند که فارسیان بر لفظ ترش یا ولوان نسبت باکاف تصغیر مرکب کرده همان ترشه وترشک را نامهاوند وما اشارهٔ این بقول ناصری بر ترشه کرده ایم وحقیقت این را بر ترشک نوشته ایم (اردو) دیکھو ترشک کے دوسرے معنے

ترصدا بقول بهار و بحر و انند مرادف ترنغمه کسی که صدا سیراب داشته باشد (ملا طغرا) شده خطه خوان بلبل ترصدا گرفته زنقار در کوه صدا یه مؤلف عرض کند که فارسیان در صفت صدا اقتر را آورده اند و کنایه باشد از آواز خوش و گیرنده هیچ و این قلب اضافت صدای تر و اسم فاعل تر کیست هم (اردو) خوش آواز۔

ترتغ بقول برهان و جامع بضم اول و ثانی و سکون غین نقطه دار اسپی باشد سرخ رنگ که آن را گهر خوانند صاحب ناصری ذکر این بحواله برهان کرده گوید که در دیگر فرهنگها نیافتیم خان آرزو در سراج به نقل قول برهان گوید که در فرهنگها نیست اغلب که ترکی باشد و شهرت دارد و ظاهر اللهجه اهل ایرانست مؤلف عرض کند که سبحان الله چه خوش تحقیق است به برهان جامع را ندیده می گوید که در فرهنگها نیست صاحب جامع محقق اهل زبان است و بقول صاحب لغات ترکی (تورووق) لغت ترکی است بمعنی اسپ کمیت پس فارسیان این را مقرس کرده و واو دوم حذف و قاف را بغین معجمه بدل کردند چنانکه چاق و چاغ و آروق را آروغ اینست حقیقت این لغت که محقق مامور به پیرایه تحقیق اصل حقیقت را در یافت (اردو) کمیت دیکھو بور کے پہلے معنے۔

ترغازه بقول برهان بروزن اندازه (۱) غالب و صاحب حکم و سرکش و کسی که آرزوی غالبیت حکمها و سرکشی کند و (۲) سرکشی کردن هم۔ صاحبان جهانگیری و جامع و رشیدی و سروری و ناصری بر معنی اول قانع (مولوی معنوی ؎) همین گفتم بخاموشی ولیکن زین شکر نوشی ؎ گرفتم زین شکر نوشی گرفتم خوی آن غمزه ؎ که کنز اکنت مخفیاً و قد احببت ان اعرف ؎

برای جان مشتاقان بر غم نفس ترغازه یا خان آرزو هم در سراج بر معنی اول قناعت کرده مؤلف عرض کند که مقصود برهان از معنی دوم سرکشی باشد که حاصل بالمصدر است از (ترغازه کردن) طرز بیانش درست نیست و ما بهر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ (اردو) (۱) وہ شخص جو سرکشی کرے۔ سرکش (۲) سرکشی۔ مؤنث۔

(الف) ترغاق | بقول برهان بفتح اول بروزن چقماق پاس داشتن شب را و خبردار بودن و بضم اول هم آمده۔ صاحب رشیدی این را مرادف ترغاک گوید که می آید و می فرماید که اگر این لغت فارسی است پس قاف از استعمال متاخرین است چه قاف در اصل فرس نیامده و

(ب) ترغاک | بقولش بالضم پاسی که در شب دارند تا دزد دست نیابد (مظهر ص) بر درگه میمون تو در نوبت ترغاک پاسبان و مهمان بر عدد ریگ براری یا صاحب سروری ذکر الف و ب هر دو کرده صاحب جامع بر الف قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر الف گوید که ترکی باشد یا استعمال متاخرین عراق مؤلف عرض کند که الف لغت ترکی نیست۔ لغات ترک ازین ساکت و ب اصل و اسم جامد فارسی زبان است و معاصرین فرس و متاخرین بر سبیل تبدیل استعمال الف هم عوض ب کرده از چنانکه کند و قند و کم و لقم و کسط و قسط و معنی هر دو پاسبانی است (اردو) الف و ب پاسبانی۔ نگاہبانی حفاظت مؤنث

ترغده | بقول برهان و سروری و ناصری و سراج با دال ابجد بروزن طبقچه (۱) گرفته شده و ترنجیده و هر عضوی و بندی و مفصلی که بسبب دردمندی و آزار حرکت نتوان کرد گویند ترغده شده است و بروزن غمکده هم آمده که بفتح ثالث باشد (منجیک ص) زلبس

کوب از زمانه یافت دشمنت ہمہ اعضای او گشته ترغده ہا صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید که با اول مفتوح و ثانی زده و غین مکسور (۲) نوعی از زرد آلو صاحب جامع بذکر معنی اول گوید که مرادف ترغده هم که بهمین معنی بزیادت نون می آید مؤلف عرض کند که ترکیدن و ترقیدن بمعنی شگاف شدن می آید و ترکنده اسم فاعلش فارسیان استعمال اسم فاعلش را بحذف نون و تبدیل کاف عربی به غین معجمه کردند چنانکه کشکا و وغشکا و و تبدیل خفیف در معنی بر سبیل مجاز است و نسبت معنی دوم صراحت کامل خواص و طبیعت بر لغت ترغش کنیم که بعد ازین می آید و از ینکه زرد آلوی پخته می ترکد بدین اسم خواندند (اردو) (۱) وہ عضو جس مین درد ہو۔ مذکر (۲) دیکھو ترغش۔

ترغش بقول برہان و جامع و ناصری و سراج و رشیدی بکسر ثالث بروزن و رزش نوعی از زرد آلو مؤلف عرض کند که صاحب محیط ہرچه پر زرد آلو نوشته با نقلش بر آلوی زرد کرده ایم و این اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو آلوی زرد۔ مذکر۔

ترغشده بقول جامع همان ترغده که گذشت | ماخذ همه را نجا کرده ایم که آن مخفف این است
مؤلف عرض کند که ما اشاره این باصراحت | (اردو) دیکھو ترغده۔

ترغو بقول برہان و جامع و (جہانگیری در ملحقات) بروزن بدگو نوعی از بافته ابریشمی است سرخ رنگ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول محققین فرماید که ترغو بمعنی پارچه سفت و باریک گذشت و اغلب که یکی ازین دو تصحیف باشد و لہذا صاحب رشیدی که جمیع لغات جہانگیری آورده این را نه نوشته مؤلف عرض کند که مرکب یافته می شود از ترغ که اسپ کمیت را نام

است و واو نسبت چنانکه هندو۔ اسم جامد فارسی قدیم است و تربور را هیچ تعلق ازین نیست
(اردو) ایک ریشمی لال رنگ کا کپڑا۔ مذکر۔

ترف بقول برهان و جهانگیری و سروری و ناصری بروزن برف کشک سیاه را گویند و
آن را بعربی بصل و به ترکی قراقروت خوانند و کشک سفید و پنیر خشک را نیز (حکیم سوزنی ؎)
تشبیب این قصیده بتر نقد ترف طعم ؛ مخلص بمدح او شده طعم ترف فقد ؛ صاحب جامع
گوید که همین است ترپ که بجایش گذشت (خاقانی ؎) ترف عدو ترش نشود زانکه بخت
او ؛ گاویست تنگ شیر ولیکن لگدزنست ؛ مؤلف عرض کند که ما صراحت کامل این بیت ترف
کرده ایم و این مبدل آنست چنانکه سپید و سفید (اردو) دیکھو ترپ۔

ترفاس بقول برهان و ناصری و جامع و اند بضم اول و سکون ثانی و فا به الف کشیده و سین
بی نقطه زده نوعی از کمانست و آنرا هیکل نیز گویند و آن رستنی باشد که از زیر خم ها و جاهای
نمناک روید صاحب محیط بر ترفاش به شین معجمه می فرماید که همان فطر است و بر فطر گوید که بکسر
فا و بضم نیز و بسکون طاء مهمله و رای مهمله بفارسی سمارو غ و شمار و کلاه زمین و کلاه باران
و بسریانی فطر و بروی سوکوطیس و بیونانی اونطرشیا و بعربی بنات الرمد و بهندی پهپن و کهمبی
و آن نباتی است که در زمین نمناک و عقب بارش در بعضی بلاد زمین منشق شده برمی آید
و شکل نصف بیضهٔ مرغ که واژگون باشد بی برگ و گل انواع دارد۔ ماکول آن سرد در سوم
گویند سرد در دوم۔ محدث امراض شدید البرد مثل خدر و فالج و رعشه و سکته۔ جهت بیاض
چشم و تقویت باصره و جرب پلک نافع (الخ) مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است

ذکر این برا کارس هم گذشت (اردو) دیکھو کارس۔

ترفان بقول برہان وجہانگیری وجامع وسراج وناصری ومؤید بروزن دربان مخفف ترزفان است کہ ترجمان وشخص زبان آور باشد مؤلف عرض کند کہ ترزفان مبدل ترزبان بجایش گذشت وباحقیقت معنی ترزبان بجایش نوشتہ ایم دریں جا ہمین قدر کافی است کہ فارسیان در محاورہ زای ہوز را حذف کردند (اردو) دیکھو ترزبان۔

ترفیا بقول برہان وسروری وناصری بفتح اول وسکون ثانی وثالث وبای ابجد بالف کشیدہ آشی را گویند کہ فاتق آن قراقروت باشد چہ ترف بمعنی قراقروت وبا بمعنی آش است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس می باشد (اردو) وہ آش جو قراقروت سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

ترفروش اصطلاح۔ بقول برہان وسراج کنایہ از کسی است کہ بظاہر خود را خوب وانماید وبباطن بد باشد صاحب جامع ذکر این بدیل ترکردہ۔ صاحبان سروری وجہانگیری وناصری ذکر این در ملحقات کردہ اند (حکیم سنائی ؎) کم شنیدم چو تو لت انبانی پا ترفروشی کو خنک جنبانی پا مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس اسم فاعل ترکیبی است (اردو) گندم نما جو فروش بقول صاحب آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جو اپنے آپ یا کسی چیز کو ظاہری ٹیپ ٹاپ سے رکھے اور درحقیقت ویسا نہو۔ مکار۔ فریبی۔ دغاباز۔ عیار۔ چالاک۔ دھوکے باز۔

ترفنج بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری وناصری وسراج بفتح اول بروزن شطرنج زرد باریک ودشوار را گویند (شیخ روزبہان ؎) رہ دوزخ خوش ونغز وبسیع است پارہ مینو سیت

نبس دشوار و ترفنج ؛ مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و بس و حالا بر زبان معاصرین عجم مستعمل نیست (اردو) نازک راستہ۔ تنگ راستہ۔ دشوار گزار راستہ۔ مذکر۔

(الف) ترفند | بقول برہان الف بروزن فرزند و ب بروزن شرمندہ بمعنی (۱) محال و بیہودہ و دروغ و تزویر و مکر و حیلہ و بدیل ب گوید کہ بجای حرف ثالث

(ب) ترفندہ | قاف ہم منظر آمدہ و (۲) بمعنی ترس و بیم ہم (حکیم سنائی ؒ) تر دمن قبلہ دوست عقل و ہوا ہیچ زین دو برون ہمہ ترفند ؛ صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری بر معنی اول اقتصار نمودہ صاحب ناصری ذکر معنی اول الف کردہ می فرماید کہ بکاف عوض فاہم می آید خان آرزو بذکر ہر دو معنی اول گوید کہ ظاہرا ترفند بمعنی تزویر است و ترکند بکاف بمعنی بیہودہ و ہرزہ مؤلف عرض کند کہ این تفریق در معانی غیر موجہ اصل این (ترفندہ) بہ قاف و ہای ہوز در آخر اسم فاعل مصدر ترفیدن است کہ می آید و ب مبدلش کہ قاف بہ فا بدل شود چنانکہ چاق و چاف و آنچہ بہ خای معجمہ اول گذشت ہم مبدلش چنانکہ برق و برخ و آنچہ بکاف اول می آید ہم مبدل آن چنانکہ باق و باک و الف مخفف ب و معنی اول مجاز باشد از معنی حقیقی ترکندہ نسبت معنی دوم ب شاق سند استعمال می باشیم۔ غالب دہلوی در قاطع برہان گوید کہ ترفند بفا بمعنی سخن ہای بی اصل است باقی ہمہ لغو۔ صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بہ ترکی دہد ما ہم تائیدش کنیم کہ نظر باتفاق ہمہ محققین در معنی اول الف و ب خصوصا باعتبار محققین اہل زبان در صحت لفظ کلامی نیست و فضولی غالب در اعتراض است (اردو) الف (۱) بیہودہ جھوٹ (مکر۔ حیلہ۔ مذکر) (ب) (۱) دیکھو ترفند (۲) ڈر۔ خوف۔ مذکر۔

ترقیه بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری و سراج بروزن کشکینہ آشی را گویند کہ قاتق آن را قراقروت کردہ باشند (مولوی معنوی ؎) من مست ابد باشم نہ مست زباغ رز ہمن لقمۂ جان خوردم نہ لقمۂ ترقیہ ؎ مؤلف عرض کند کہ آش قراقروت است و بس مرکب از ترف کہ مبدل ترب است و یاء و نون و ہای نسبت (اردو) قراقروت سے بنائی ہوئی آش مؤنث۔

ترقاندیدن بقول بحر بفتحتین متعدی ترقیدن کہ می آید (کامل التعریف) و مضارع این ترقاند مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و صراحت ماخذ بر ترقیدن می آید (اردو) دیکھو ترقیدن یہ اس کا متعدی ہے۔

ترقندہ بقول برہان بروزن شرمندہ مراد از معنی اول ترقندہ کہ بہ فاگذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ این ہمہ را نجا کردہ ایم (اردو) دیکھو ترقندہ کے پہلے معنے۔

(الف) ترقہ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی (۱) آتشبازی خاص کہ آوازے مثل تفنگ کند و ہم او بر ــــــــــ

(ب) ترقہ انداختن گوید کہ (۱) آتش دادن بہ ترقہ (۲) شور و غل کردن صاحب

بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بذکر معنی بالا گوید کہ الف (۲) بمعنی چیزی کہ از فلزات مثل کلاہ کوچک سازند و بر بالای دستۂ تفنگ بجائے خاص کہ برای او معین است می نہند و چون مضرب تفنگ بر او افتد۔ آتش از و داخل رود و بندوق سر شود مؤلف عرض کند کہ این را در اردو (بندوق کی ٹوپی) خوانند و الف اسم جامد فارسی جدید است اصل این تراقہ بود مرکب از تراق و ہای نسبت

الف حذف شدہ ترقہ ماند (اردو) الف (۱) پٹاخا یقول آصفیہ اردو۔ اسم مذکر ۔ ۱ ایک قسم کی آتشبازی (۲) بندوق کی ٹوپی (ب) پٹاخا چھوڑنا (۱) شور وغل کرنا۔

ترقی بقول بہار وانند بلند شدن۔ می فرماید کہ بالفظ خواستن و دادن و کردن مستعمل و معکوس و واژون از صفات اوست **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربست بہ تشدید قاف و بقول منتخب بالا بر شدن فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر و ترکیب فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) ترقی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بلندی برتری۔ مؤنث۔

ترقی خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کشایش و بلندی خواستن است (تاثیر اصفہانی ؎) دل عاشق ترقی در دیار عشق می خواہد ؛ عقیق ما امید نیکنامی از زمین دارد ؛ (اردو) ترقی چاہنا۔

ترقی دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بلند کردن و فزون کردن (ایماے اصفہانی ؎) کی ترقی می تواند داد احوال مرا ؛ می بہ دبالا سپہر دون ہمی سال مرا (اردو) ترقی دینا۔ بلند کرنا۔ زیادہ کرنا۔

(الف) ترقی داریدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ب کردہ

(ب) ترقی داشتن از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بحالت ترقی بودن و قریب است بمعنی ترقی کردن (تاثیر ؎) گہر را در صدف نشو ونما تاثیر می باشد ؛ اگر دارد ترقی پاک طینت در وطن دارد ؛ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر داریدن است از بنجا است کہ الف را قائم کردہ ایم و حقیقت داریدن بجاے

خودش عرض کنیم (اردو) حالت ترقی مین ہونا۔ ترقی کرنا۔

ترقیدن بقول بحر بفتحتین از ہم جدا شدن و چاک گردیدن۔ می فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این (ترقد) صاحب موارد بدیل ترکیدن ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی شق شدن است **مؤلف** عرض کند کہ تراک بمعنی آواز شکستن یا شکافتہ شدن چیزی بجایش گذشت و طراق معرب آن فارسیان طراق را بہ تبدیل طای حطی بہ فوقانی تراق کردند چنانکہ بعطاق و لبعتاق و بحذف الف اسم مصدر این قرار دادند و بقاعدۂ مصادر جعلی بترکیب یای معروف و علامت مصدر دن مصدرے ساختند (ترقیدن پوست بدن) و (ترقیدن زبان) مرضی است کہ صاحب اکسیر اعظم ذکرش کردہ ترکیب نام این امراض از ہمین مصدر است (اردو) تڑکنا۔ چاک ہونا۔

ترقی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بلندی حاصل کردن (فدائی شیرازی ؎) فلک سرسبزت از سازد مرید بید مجنون شو کہ ہر چیزے را ترقی می کند سر بر زمین دارد۔ (اردو) ترقی کرنا۔

ترقی معکوس اصطلاح۔ بہار ذکر این بدیل ترقی کردہ گوید کہ معکوس از صفات ترقی است **مؤلف** عرض کند کہ این محاورۂ معاصرین عجم است بحق کسی زنند کہ عوض ترقی تنزل پذیرد (اردو) ترقی معکوس۔ دکن مین اُس تنزل کو کہتے ہین جو ترقی کے پیرایہ مین ظاہر ہو مثلاً زید کو عہدے کی ترقی ملی اور تنخواہ مین ترقی ہوئی لیکن اس ترقی سے اس کا مرتبہ کم ہوگیا یا اور کوئی نقصان پہنچا تو کہتے ہین "واہ یہہ تو ترقی معکوس ہے" یعنے تنزل ہے۔

ترقیمہ بقول برہان بروزن تقویم بلغت منطی (۱) خطی است کہ محرران در بعض محل میان دو حرف بی مدکشند و بمعنی باطل کردن عبارتی باشد از دفتر و حساب و دیوانی۔ بہار گوید کہ (۲) رقم کردن و نزدیک بہم نوشتن سطرہای کتاب و لفظ و اعراب و (۳) آرایش دادن کتاب را و نسبت بمعنی اول گوید کہ سیاہ کردن موضع از دفتر حساب تا گمان نشود کہ این جا را سپید گذاشتہ اند برای نوشتن حساب و فرماید کہ صاحب نفائس الفنون گوید کہ خط کشیدن بر حساب نوشتہ تا ظاہر شود کہ نوشتہ در حساب آمدہ بود و بعد ازان گردانیدہ شد (صنعانی بلخی ۱۵) دفتر فضل تراتیرست یک ترقیم ہا از ۔ مجلس عیش ترا نامید یک رامش گری ۔ (انوری ۱۵) کردہ ترجیع چشوا شتہارت ۔ باز نسبت دیگران ترقیم ۔ وارستہ ہم ذکر این کردہ گوید کہ الترقیم تسوید الموضع لئلا یقع فیہ الحساب **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربست و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی اول کردہ اند کہ برای این لفظی دیگر در زبان خود ندارند و برای دیگر معانی استعمال این از نظر ما نگذشت مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) سطر تحریر سے کسی عبارت یا حرف پر لکیر ین کھینچکر اسکو سیاہ کردینا۔ کاٹ دینا (۲) الفاظ اور اعراب اور سطروں کو درآوردہ اور گنجان لکھنا (۳) کتابت کو آرایش دینا۔

ترقی نمودن استعمال۔ مرادف ترقی کردن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس ہاست (ظہوری ۵) ترقی کی تمنا ۔ خویش را در کار بندیہا ۔ کہ خود را در بلای درد روز افزون بیندازد ۔ (اردو) ترقی کرنا۔ ترقی کردن۔

(۱۴۹۱)

ترقی واژون اصطلاح۔ بهار ذکر این تبدیل ترقی کرده گوید که واژون از صفات اوست مؤلف عرض کند که این مرادف ترقی معکوس است که گذشت معاصرین عجم این را هم برزبان دارند و صراحت کامل بر ترقی معکوس گذشت (اردو) دیکھو ترقی معکوس۔

ترک بالضم برهان بفتح اوّل و ثانی و سکون کاف (۱) خندقی را گویند که بر دور حصار و باغ و قلعه و امثال آن بکنند و (۲) نام رود خانه ایست نزدیک بدربند شیروان و (۳) حلوائی از قند و نشاسته و تخم ریحان پزند و (۴) دختر بکر و دوشیزه و (۵) صدای رعد و (۶) آوازی که از شکستن و ترکیدن چیزی آید و (۷) رخنه و ترک باشد و (۸) مصغّر ترهم که نقیض خشک است و (۹) بسکون ثانی کلاه خود باشد یعنی کلاه آهنی که در روزهای جنگ بر سر نهند و بعربی مغفر خوانند و (۱۰) بخشها و سوزهای کلاه و خیمه و امثال آن و (۱۱) گذاشتن و گذشتن و ترک دادن و خلاصی از تعلقات جسمانی و خواهش نفسانی گشتن از ماسوی الله بجذبات حقّانی و فرماید که باین معنی عربی است و (۱۲) نام قصبه ایست از مضافات آذربایجان و بفتح اوّل و سکون ثانی (۱۳) معروف است که نقیض تازیک باشد و گویند ترکان از اولاد یافث بن نوح اند و (۱۴) ولایت ترکستان هم بطریق مجاز ترک گویند و (۱۵) کنایه از مطلوب و معشوق و غلام (خواجه عمید لویکی ؎) قدرت تست باغبان ربیع زعنبش مزرعی ؛ فیض بحر سبع را ساخته گرد او ترک ؛ (فردوسی ؎) مناره برآرم بشمشیر و گنج ؛ زبیتال ناکس نیابم برنج ؛ چو باشد مناره بپیش ترک ؛ بزرگان ترکان ستانند چک ؛ (اطعمه ؎) تخم ریحان این ترک بردست ؛ از دلم غصّه خط دلبر بشست ؛ (فردوسی ؎) یکی تیغ زد بر سر ترک او ؛ که زو

ترک جان گفت و جان ترک او ؛ (کلامی اصفهانی ۱۰) خیمه نه ترک گردون سائبان جاه تست
؛ قطبیها بر هر طرف چون میخ و گوهر چون طناب ؛ (میر رضی ایمانی ۱۱) در کلاه فقر می باید
سه ترک ؛ ترک دنیا ترک دین و ترک سر ؛ (استاد دقیقی ۱۲) اکنون فکنده بینی از ترک تا مین
؛ یکچند کاه زیر پی آهوان سمن ؛ (حافظ ۱۳) اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را ؛
بخال هندوش بخشم سمرقند و بخارا را ؛ صاحب جهانگیری ذکر معنی اول تا چهارم و نهم و دهم
و دوازدهم کرده صاحب جامع معنی اول تا هفتم و نهم و دهم و دوازدهم تا پانزدهم نوشته
صاحب رشیدی ذکر اکثر معانی کرده معنی پنجم تا هشتم و معنی یازدهم را ترک کرد ؛ صاحب سروری
معنی سوم و نهم و دهم و یازدهم و سیزدهم و چاردهم و پانزدهم را نوشته صاحب ناصری
معنی پنجم تا هشتم و معنی یازدهم و چهاردهم را ترک فرموده خان آرزو در سراج معنی هشتم و یازدهم
را ترک کرده و در چراغ هدایت می فرماید که (۱۶) مجازاً بمعنی آنچه در کتاب از سهو مانده باشد و بر
کنار صفحه نویسند (تاثیر ۱۷) گم گشته زنگی دهنش همچو میانش ؛ ترکیست ازان مصحف رخسارهٔ
دلبانش ؛ صاحب مؤید بذکر بعض معانی گوید که در دستور بمعنی پرکالهٔ کلیم آمده ۔ که مرادش از
معنی دهم است نه چیزی دیگر ۔ بهار بذکر معنی یازدهم گوید که بالفظ دادن و کردن و گرفتن و
گفتن مستعمل صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بر معنی هفتم قانع و صاحب لچهٔ
بحوالهٔ معاصرین بمعنی همزبانش مؤلف عرض کند که معنی هفتم بر تراک هم گذشت و ماهیهٔ معانی
این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و در معنی هشتم کاف تصغیر است و از معنی دهم پاره های
پارچهٔ کلاه و خیمه باشد که آن را با هم دوخته کلاه و خیمه و امثال آن درست کنند و بعضی

نہم و یازدہم لغت عربست و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید و معنی سیزدہم اصل
است گویند کہ ترک نام ابن یافث بن نوح است کہ سلسلۂ ترکان باو می رسد از ینجاست کہ
نام این قوم ترک شد و معنی چہاردہم مجاز آن و معنی پانزدہم ہم مجاز باشد کہ حسن ترکان معروف
(ع) سعدیا روز ازل حسن بہ ترکان دادند ۔ معنی شانزدہم نہ آنست کہ خان آرزو از سند
تاثیر پیدا کرد بلکہ از ہمان سند ترک بمعنی مقامی در کتاب است کہ بذریعۂ پارچہ کاغذ درمیان کتاب
وقت مشاہدہ برای نشان مقام می دارند و باز از انجا دور کنند گویا عدم و وجود آن در کتاب
یکسان است و تاثیر ہمین را با دہن یار تشبیہ داد و اگر خان آرزو معنی شعر را بہ نزاکت شاعری
می فہمید در تعریف معنی شانزدہم غلطی نمی کرد (اردو) (۱) خندق۔ مؤنث۔ (۲) ترک ایک
ندی کا نام ہے جو متصل شروان واقع ہے۔ مؤنث (۳) ایک خاص قسم کے حلوا کو فارسیون
نے ترک کہا ہے۔ مذکر (۴) باکرہ عورت۔ مؤنث (۵) بجلی کی کڑک۔ مؤنث (۶) ہر چیز کے
ٹوٹنے کی آواز۔ مؤنث (۷) دیکھو تراک کے پہلے معنے (۸) وہ چیز جسمین خفیف تری ہو۔ مؤنث
(۹) خود۔ دیکھو بیضۂ فولاد (۱۰) ٹوپی یا ڈیرے کے وہ ٹکڑے جن کو ملا کر سینے سے ٹوپی یا خیمہ
تیار ہو جاتا ہے۔ مذکر (۱۱) ترک۔ بقول آصفیہ۔ عربی اسم مذکر۔ واگذاشت۔ فروگذاشت
دست برداری۔ چھوڑنا کا حاصل بالمصدر (۱۲) ایک قصبہ کا نام ترک ہے جو مضافات
آذربایجان مین واقع ہے۔ مذکر۔ (۱۳) قوم ترک۔ مؤنث (۱۴) ترکستان۔ مذکر (۱۵) شوق مذکر
(۱۶) وہ مقام جہان اوراق کتاب مین ایک پرچہ کاغذ یا گے کے ذریعہ سے پڑھنے کے وقت قائم
کرتے ہین اور بعد ضرورت وہ پرچہ نکال لیتے ہین۔ مذکر۔

ترکاری بقول بهار بمعنی ارداد و ترتیب صاحب بحر می فرماید که از دیاد ترتیب است مؤلف عرض کند که مرکب است از ترکار و یای مصدری و کنایه ایست موافق قیاس و بخیال ما معنی این بود رسانی است و تعریف بیان کرده بهار بهتر از صاحب بحر عجم است که از وتساح راه یافته (آنا طغرا) ز ترکاری نکهت بدید مشک ؛ نگر دود باغ گل و لاله خشک ؛ (اردو) برودت رسانی ؛ مونث ؛ سرد کرنے کا حاصل بالمصدر

ترک اشقر اصطلاح ۔ بقول ملحقات برهان و بحر و (مؤید بحوالهٔ قنیه) کنایه از کوکب مریخ است مؤلف عرض کند که بالضم و مرکب توصیفی باشد (اردو) مریخ ۔ مذکر ۔ دیکھو اختر نجم ۔

ترکان چرخ بقول برهان و بحر و مؤید و بهار و جامع و سراج کنایه از سبعه سیاره که زحل و مشتری و مریخ و آفتاب و زهره و عطارد و ماه است مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و ترک بمعنی آخر اوست و معنی لفظی این محبوبان چرخ توان گرفت (اردو) سبعه سیارہ ۔ دیکھو انجم گردون پیما ۔

ترکانی بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری و ناصری و رشیدی و سراج بروزن قربانی بالاپوشی را گویند از جنس فرجی که زنان ترک می پوشند (شرف شفرده ؎) چون رفت خبر سوی ملک شاه ؛ حالی زطرب کفن بپوشید ؛ ترکان بموافقت در آمد ؛ ترکانی پیرهن بپوشید ؛ مؤلف عرض کند که بیای نسبت بمعنی منسوب به ترکان است و کنایه از ملبوسی خاص (اردو) ترکانی اُس بالا پوش کا نام ہے جو ترک عورتیں پہنا کرتی تھیں مونث

ترکانیدن بالفتح ۔ بقول بحر متعدی ترکیدن می فرماید که کامل التصریف است و مضارع این ترکاند مؤلف عرض کند که موافق قیاس و صراحت ماخذ این بر ترکیدن می آید (اردو)

ترکانا ـ ترکن کا متعدی ـ دیکھو ترکیدن۔

ترک بدخو اصطلاح ـ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب از اسمای محبوب مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس کہ محبوبان بدخو باشند (اردو) محبوب معشوق

ترکتاز بقول جہانگیری و ناصری بہ اول مضموم (۱) تاخت آوردن بہ بی خبری و بیک ناگاہ بر سبیل تاراج و غارت ـ صاحب سروری بذکر معنی بالا گوید کہ بمعنی جولان نیز ـ صاحب رشیدی میفرماید کہ بمعنی تاخت بی خبر است و ہم او بجای دیگر گوید کہ (۲) بمعنی غارت گر است ـ خان آرزو در سراج می طراز کہ بمعنی تاخت ترکان باشد و بمجاز بمعنی مطلق تاخت مستعمل و بحوالہ رشیدی ذکر معنی دوم کردہ گوید کہ مشہور بمعنی اول است ـ بہار بذکر معنی اول می فرماید کہ بالفظ آوردن و برداشتن و زدن و کردن مستعمل ـ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ما اتفاق داریم با خان آرزو و رشیدی کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دوم و بمعنی اول قلب اضافت تازش ترک (ظہوری ؎) غمزہ در اقلیم جان بیدلان کرد آنچہ کرد ۔ این زمان از زخم ترک ترکتازش باز کست ۔ (اردو) (۱) دیکھو تاخت (۲) غارت گر۔

ترکتاز آمیدن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی نشستن ترکتاز است یعنی واقع نشدن تاخت (واصف بخاری ؎) ترکتاز الم و شام غم و صبح طرب ۔ آرمیدست و رمیدست و دمیدست امروز ۔ (اردو) تاخت واقع نہونا۔

ترکتاز آوردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تاخت آوردن است (طالب آملی ؎) سپہدار غمش در سینہ ام زان ترکتاز آرد ۔ کہ تسخیر بلاد آئین بود لشکر پناہان را ۔

(اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے۔

ترکتاز برداشتن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی برپا کردن ترکتاز و تاختن بمعنی سوم ش (سالک قزوینی ؎) عشق چون ترکتاز برداردِ نی سوارند آسمان فرسان ؛ معنی نہاد کہ سند بالا متعلق بمعنی برداریدن است و (برداریدن) مرادف برداشتن بجا بش می آید کہ صراحت ماخذ ہمدرانجا کنیم (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے۔

ترکتاز بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ترکتاز کردن است مرادف بمعنی سوم تاختن (قاسمی گونابادی ؎) بلاد عجم را شدم چارہ ساز ؛ بہ بزم عرب می برم ترکتاز ؛ (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے۔

ترکتاز زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترکتاز کردن و معنی سوم تاختن۔ (مخلص کاشی ؎) قربان آن زمان کہ نگاہش بہ تیغ ناز ؛ بر قلب عاشقان زند از عشوہ ترکتاز ؛ (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے۔

ترکتاز کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب سروری در ملحقات گوید کہ بمعنی تاخت کردن باشد (صادق شیرازی ؎) عبیر آمودہ دیدم جیب و دامان گل و سنبل ؛ صبا خوش ترکتازی کردہ است امروز بر رویت ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے۔

ترکتازی بقول برہان و جامع بروزن مرغبازی (۱) تاخت آوردن بشتاب و تعجیل و بی خبری و ناگاہ بر سبیل تاراج و غارت و (۲) بمعنی جولان کردن ہم۔ خان آرزو در سراج

گوید که بمعنی غارت گری است ۔ بهار این را مرادف ترکتاز گوید و صاحب بحر همزبان او مؤلف عرض کند که ترکتاز بمعنی غارت و غارت گر است و این بزیادت یای مصدری بمعنی غارت گری است حقیقت معنی باعتبار لفظ و سند این در لحقات می آید فارسیان در استعمال فرق هر دو نکرده اند و هر دو را مرادف یکدیگر دانند ۔ معنی دوم مجاز باشد بمعنی حاصل بالمصدر (اردو) (۱) غارت گری ۔ مؤنث (۲) جولانی ۔ مؤنث ۔

ترکتازی آموختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که تعلیم غارتگری حاصل کردن باشد (شرف اصفهانی ؎) سر زلفت بغمزه برد دلها ؛ سپاهیت ترکتازی از که آموخت ؛ ۔ (اردو) غارتگری سیکهنا ۔ غارت گری کی تعلیم پانا ۔

ترکتازی کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که غارتگری کردن است و تاخت و تاراج آوردن (ظهوری ؎) غمزهٔ شب باز ترکتازی کرد ؛ عجز را عشق چاره سازی کرد ؛ (اردو) غارتگری کرنا ۔ دیکهو تاخت کے تیسرے معنے ۔

ترک جفاگیر اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ مظهر العجائب نام محبوب است مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب توصیفی و لیکن کنایه خوب نیست تسامح صاحب انند می نماید که (ترک جفاگر) را (ترک جفاگیر) نوشت و معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) معشوق ۔ ترکی

ترک جوش اصطلاح ۔ بقول برهان و جامع و ناصری و سراج با جیم بر وزن سرخ پوش بمعنی گوشت نیم پخته ۔ صاحب بحر گوید که معمول ترکان است (مولوی معنوی ؎) ترک جوشی کرده ام من نیم خام ؛ از حکیم غزنوی

بشنو تمام بحر صاحبان سروری و جهانگیری هم در ملحقات آورده اند مؤلف عرض کند که کنایه ایست موافق قیاس و اسم مفعول ترکیبی (اردو) نیم پختہ گوشت۔ مذکر۔

ترک چرخ اصطلاح۔ بقول بحر مریخ۔ مؤلف عرض کند که ترکان چرخ بمعنی سبعه سیاره بجایش گذشت و این تخصیص با مریخ خلاف قیاس نیست ولیکن غیر از بحر دیگری ذکر این نکرد و ترک فلک بمعنی مریخ و آفتاب می آید (اردو) مریخ۔ مذکر۔ دیکھو اختر پنجم۔

ترک چین اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و رشیدی و سراج و بہار و مؤید کنایه از آفتاب عالمتاب مؤلف عرض کند که وجه کنایه لطیف نمی نماید حیف است که سند استعمال پیش نشد مرکب اضافی است و باعتبار صاحب جامع که محقق زبان خود است این را جاداده ایم (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترک حصاری اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و (جہانگیری و ملحقات) و سراج و بہار و اند بکسر ثالث و حای بی نقطه (۱) کنایه از ماه و (۲) آفتاب را نیز گویند مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و از نیکه آفتاب و ماه از دور خود حصاری می کشند بدین کنایه موسوم کردند (اردو) (۱) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے (۲) چاند۔ مذکر۔ دیکھو آیت آیام۔

ترک خرگاہی اصطلاح۔ بقول بہار کنایه از معشوق ازین روی که کار ترکان یعنی سپاہیان نیزه بازی و تیر اندازی در میدان جنگ است و محبوبان آن سپاہیان اند که به تیر مژه و کمان ابرو و شمشیر غمزه با شیفتهٔ خود در عین خرگاه جنگ می اندازند و مظفر و منصور می شوند (خواجه نظامی ؎) دران ترک خرگاہی آورد دست بسلاح نقابش زرخ برشکست ؎ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و صاحبان بحر و اند

هم اتفاق دارند ظاهراً مرکب توصیفی است (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترک خطائی اصطلاح بقول انند بحوالہ مظہر العجائب کنایہ از معشوق است مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترک خوردہ اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ نادرالزمان شاہ قاچار گوید کہ بالفتح بمعنی دریدہ شدہ مؤلف عرض کند کہ این اصطلاح جدید معاصرین عجم است کہ از قیاس کم کار گیرند و از نیکہ برای ترک پارہ از کاغذی وارند ترک خوردہ را بدین معنی استعمال کردند وجا دارد کہ بمعنی لفظی جدا کردہ شدہ ہم گیریم کہ نیز کنایہ می کند (اردو) پھٹا ہوا۔

ترک دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر معنی ترک کردن است صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم

صاحب بحر (صائب ۵) نشست شعلۂ آواز بلبلان صائب ؎ برای خاطر گل ترک آہ و نالہ مکن ؎ (اردو) ترک کرنا چھوڑ دینا۔

ترک دلستان اصطلاح۔ بقول استدباالضم وکسر دال مہملہ کنایہ از معشوق مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و دلستان اسم فاعل ترکیبی بصفت ترک (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترک دلکش اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب بالضم کنایہ از معشوق مؤلف عرض کند کہ از قبیل (ترک راستان) است موافق قیاس (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترک کردن استعمال [illegible] آصفی گوید کہ (۱) [illegible] کہ (۲) بمعنی تحقیق نزی رساند (نہیری) (مسلمان ساوجی ۵) آندم کہ با مجمع بزلفت گذر کند ؎ مشک ختن بہ خون جگر چہ ترکند ؎ برای معنی (۱) مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) کسی چیز

می چیزے کے ساتھہ ملا کر گوندنا (۲) بھگونا۔

ترکردن جیحون مصدر اصطلاحی یعنی آب در جوی آوردن است و خصوصیت باجیحون نیست بلکه باجوی و نهر و امثال آن هم استعمال توان کرد (ظهوری ے) بر لب خشک ما چو می خندی پاگریه ترکرده نیل و جیحون را ۔ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) ندی یا نالہ یا نہر میں پانی لانا۔

ترکردن چیزی درکاری مصدر اصطلاحی یعنی استعمال کردن و شریک کردنش **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ے) خواست شیرین ترکند در کار زهر خویش را ۔ عشق اول شور بختان را صلای نوش زد ۔ (اردو) شریک کرنا۔ استعمال کرنا کسی چیز کو کسی چیز میں۔

ترکردن زبان مصدر اصطلاحی بقول بحر (برهان در ملحقات) (۱) کنایه از سخت درشت گفتن و (۲) لقمه در دهان گذاشتن **مؤلف** عرض کند که در معنی اول از تر آلودگی مراد است و در معنی دوم معنی حقیقی (اردو) (۱) سخت سست کہنا (۲) لقمہ منہ میں لینا۔

ترکردن لب مصدر اصطلاحی۔ یعنی خوردن چیزی از مائعات **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ے) لب ترنمی کند ز شراب آن فرشته خو پاتا از دل برشته کبابش نمی دهند ۔ (اردو) لب ترکرنا۔ پینا۔

ترک روز اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات کنایه از آفتاب (شیخ عطار ے) ترک روز آمد ابا زرین سپر ۔ هندوی شب را بتیغ افگند سر ۔ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترک روستایان اصطلاح۔ بقول بحر و برهان و جامع کنایه از سیر و پیاز است

که بعربی ثوم و فوم خوانند. صاحب محیط ذکر این
نکرده و بیقین گوید که اسم فارسی است و بلغت
زند و پاژند تمش و در انگلیزی ایلیم سی ٹالی و
و بعربی ثوم و فوم و تریاق اللحوم و بروی سقورین
و بهندی لهسن گویند و آن صحرائی و بستانی و کوهی
است. مزاج این بقول شیخ گرم و خشک در سوم
و تا چهارم. بلغمی و محلل و جالی و مفتح و منضج
و منافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند
که معنی لفظی این معشوق روستایان است که فرو
این بسیاری شود و مثل نمک لابد برای

(اردو) لہسن. مذکر. دیکھو اسکندروس کے پہلے معنے

ترکستان استعمال بقول برہان در ملحقات ملک
ترکان باشد **مؤلف** عرض کند که از قبیل ہندستان
و گلستان که ستان مرکب شد با ترک و حقیقت
ستان بر استان گذشت (اردو) ترکستان
ترکون کا ملک جیسے ہندوستان. مذکر.

ترک سلطان شکوه اصطلاح بقول ملحقات
برہان و بجر کنایه از آفتاب عالمتاب **مؤلف** عرض
کند که ترک در اینجا بمعنی معشوق است (اردو)
دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے. مذکر.

ترکش بقول برہان و جامع و ناصری و سروری و بحر بفتح اول و کاف بر وزن سرکش مخفف تیرکش
است که تیردان باشد. خان آرزو در سراج گوید که اگر مخفف تیرکش بود که در هر کلمه تحتانی با شد
او کاف هر دو مکسور باید و اگر مخفف تیرکش که کش ماخوذ از کشیدن بود پس کسر اول باشد و
حال آنکه مشهور عوام و خواص بفتح اول و کاف است و این تصرف صاحب برہان را سبب معلوم
نیست. صاحب بحر ترکش و تیرکش را مترادف یکدیگر گفته. صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر
عجم بود ذکر این کرده و صاحب روزنامه بحر السفر نامه ناصر الدین شاه قاچار این را بمعنی خانه
تیر آورده **مؤلف** عرض کند که برہان تصرفی نکرده و ماخذ خوشی نوشت اگر محاوره کسر اول را

بفتح بدل کرد خطای برهان غیبت اتفاق جامع و ناصری و سروری که هر سه محققین اهل زبانند
با برهان است پس خان آرزو ی هندنژاد را که می پرسد (ظهوری ۵) پشت بنمود مذعیهای
شکیب ۱۲ هرنگاهش تیر روی ترکش است ۱۲ (اردو) ترکش بقول آصفیه فارسی مذکر
تیردان - تیر رکھنے کا نلوان - توں -

ترکش انداختن استعمال - بهار گوید که
این را دو وجه می تواند شد یا از جهت خالی شدن
ترکش از تیر بسبب تیر اندازی یا از جهت حمله
بر دشمن زیرا که وقت جنگ هر چه بدست
آید بر دشمن انداخته شود و احتمال دارد که
ترکش انداختن بمعنی انداختن کیش و اطوار و آداب
چنانست که امرا و سلاطین ترکش مرصع با خود
دارند تا اگر عریف قصد ایشان بکند و بیاید
بر و دست نیابد و بگیرند - ترکش مذکور
را در راه بنیاز ند تا دشمن مشغول گرفتن آن
شود - درین فرصت از جنگ دشمن رهائی
یابند (خواجه انصاری ۱۲) سواران همه تیر بر انداخته
و گهی تیر و گه ترکش انداخته ۱۲ می فرماید که در اینجا

معنی اول مناسب است (گذاشتن و الا ستعمال)
مؤلف عرض کند که معنی حقیقی است بمعنی متروک
کردن ترکش از بازوی خود (اردو) ترکش
پھینکدینا -

ترکش بستن استعمال بمعنی کمر را بر بازو
خود قائم کردن بمعنی حقیقی است مؤلف عرض
کند که سوا فتح باب است (سعدی ۵) [illegible]
[illegible] (اردو) ترکش باندھنا

ترکش جوزا اصطلاح - بقول برهان و بعض
(۱) تارهائی را گویند که در بیخ جوزا الصورت
ترکش واقع شده اند و (۲) تارهای روی

(اردو)

سازہا را گویند صاحب سروری بر معنی اول قانع و خان آرزو در سراج ہم بر معنی اول قناعت کردہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی باشد و معنی اول حقیقی است و معنی دوم کنایہ باشد ولیکن محققین اہل زبان از معنی دوم ساکت اند مشتاق سند استعمال باشیم کہ استعمالش از نظر ہا نگذشت و بگوش ما نخورد (اردو) (۱) برج جوزا کے ستارے۔ مذکر (۲) تاروں کے ساز۔ مذکر۔

ترک شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی دور شدن است (وحید قزوینی ے) دیدہ تا دیدہ جمالش دل و جان ترک شدہ ہ دلم از داغ جنون لالہ صد برگ شدہ ہ (اردو) دور ہونا۔

(الف) ترکش دوختن
(ب) ترکش دوز استعمال۔ صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت و ندرش (ب) راست و بہار بذکر ب گوید کہ معروف مؤلف عرض کند کہ الف بمعنی حقیقی سوراخ در ترکش کردن است و ب اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ ترکش را سوراخ کند مخفی مباد کہ ب را با مصدر (ترکش دوزیدن) تعلق است (سیفی اسفرنگی ے) ماہ ترکش دوز قربان شد دل زارم از و ہ سینہ ہمچون ترکش قیمہ است افگارم از و ہ (اردو) الف ترکش کو سوراخ کرنا (ب) ترکش دوز اس شخص کو بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں جو ترکش کو سوراخ کرے

ترکش سہم الغیب اصطلاح۔ بقول بحر و بہار بلای ناگہانی (محسن تاثیر ے) کیست کز غمزۂ تو تیر نہانی نخورد ہ صف مژگان کجت ترکش سہم الغیب است ہ مؤلف عرض کند کہ بخیال ماہر و محققین بالا سکندری خوش امد مجرد سہم الغیب بمعنی بلای ناگہانی توان گرفت

ترکش را داخل اصطلاح کردن دور از تحقیق و سند محض تاثیر هم اجازت آن نمی دهد و قیاس هم همین خواهد (اردو) بلای ناگہانی۔ یا ناگہانی بلا۔ وہ آفت جو یکایک نازل ہو موقوف

ترکش قیمہ اصطلاح۔ بہار ذکر این کرده از معنی ساکت و سندش از سیفی همان که بر ترکش دور گذشت **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم گویند که این مرکب اضافی است و کنایه از کیسه که فارسیان همچون ترکش بر دوش قائم کنند و گوشت و قیمه و امثال آن که از بازار خرید کنند در وی اندازند۔ مخفی مباد که قیمه بقول صاحب کنز لغت ترکی است بمعنی گوشت پاره پاره (اردو) وہ جھولنا جو اہل عجم کھانے پر لٹکاتے ہین اور بازار سے گوشت اور خیمہ اور ترکاری وغیرہ خرید کر کے اس مین رکھتے ہین جسکو فارسیون نے (ترکش قیمہ) کہا ہے

ترکش گشته استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندش از سیفی **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی ترکش قرار یافتن است (جمال اصفہانی) ؎ دل پر دلان ترکش تیر گشته ؎ سر سرکشان تن زبیدق گرفته ؎ (اردو) ترکش ہونا ترکش قرار پانا۔

ترکش نهادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) بمعنی گذاشتن ترکش را از پیش خود باراده آنکه من بعد جنگ نه کنند (شیخ شیراز) ؎ بینداخت شمشیر و ترکش نهاد ؎ چو بیچارگان دست بر کش نهاد ؎ می فرماید که جناب خیر المدققین در شرح این بیت (۲) سلاح سخن بست و ترکش نهاد ؎ ز جعبه کمان تیر آرش کشاد ؎ بمعنی مذکور که (۲) ترکش نهادن عبارت از گذاشتن ترکش پیش خود چنانکه سپاهیان در وقت غلبه حریف نشسته تیر اندازی می کنند و در بعض نسخ که در مصرع اول کشاد و در مصرع دوم نهاد واقع شده خطاست (انتہی) بہار گوید که ممکن است

که نهادن در اینجا بمعنی خواستن باشد بر قیاس عذر نهادن۔ **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول ترکش را از خود دور کردن و انداختن بر زمین و بمعنی دوم ترکش را بالای دوش نهادن و قائم کردن است دیگر هیچ **(اردو)** (۱) ترکش رکھدینا۔ تیراندازی سے باز آنا (۲) ترکش باندھنا یا ترکش قائم کرنا۔ یعنی تیراندازی پر آمادہ ہونا۔

ترک طنّاز اصطلاح۔ بقول انند بجوالۂ

ترک ظلم پیشه مظہر العجائب ہر دو از اسمائے

معشوق است **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی و کنایه ایست و بس **(اردو)** معشوق۔ مذکر۔

ترک فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ترک کردن است (فغانی شیرازی ؎)

عشق چون بر لوح هستی قرعۂ توفیق زد ۔ ہر چہ گیران را ترک فرمود و رقم بر ما کشید ؎ **(اردو)** ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔

ترک گردون اصطلاح۔ بقول بحر و بہار کنایہ از ستارۂ مریخ **مؤلف** عرض کند که

ترک فلک اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر (۱) کنایہ از کوکب مریخ و (۲) آفتاب بہار و رشیدی و سراج بر معنی اول قانع۔ **مؤلف** عرض کند که کنایۂ لطیف برای معنی اول است و باعتبار صاحب جامع که صاحب زبان است معنی دوم را هم تسلیم کنیم اندرین صورت ترک را برای معنی دوم بمعنی شاہد گیریم و برای معنی اول سپاہی **(اردو)** (۱) مریخ۔ مذکر (۲) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترک کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی کناره کردن و گذاشتن چیزی را (خسرو ؎) گفتی که ترک من کن و آزاد شو ز غم ۔ آسان به ترک همچو توئی کی توان گرفت ۔ **(اردو)** ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔

مرادف معنی اول ترک فلک است و هیچ خصوصیت باگردون ندارد و برای همه مرادفاتش استعمال این کنایه توان کرد چنانکه ترک چرخ و ترک سپهر و امثال آن (اردو) دیکھو ترک فلک کے پہلے معنے۔

ترک گرفتن استعمال۔ بقول بحر مرد و بمعنی ترک کردن که گذشت مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (صائب ؎) تا ترک آشنائی عالم گرفته ایم ؛ با عالم تمام معنی بیگانه منست ؛ (حافظ ؎) حافظا ترک جهان گفتن دلیل خوشدلی است ؛ تا نه پنداری که احوال جهانداران چه شد ؛ (اردو) دیکھو ترک کردن۔

ترکمان اصطلاح۔ بقول برهان و جامع۔ بمعنی (۱) ترک مانند و (۲) لقب طائفه هم از ترکان بی اعتدال۔ گویند که این طائفه از اولاد یافث بن نوح است صاحب ناصری حی فرماید که نام طائفه مشهور و معروف از گرگان استراباد تا خوارزم و از انجا تا بلخ و بخارا و سمرقند و مرو و خرس و بلات۔ ایشان صحرانشینی کنند و بخیمه و خرگاه و الاچیق ییلاق و قشلاق گزرانند و چندین طائفه اند و بعضی از ایشان در آذربائجان سالها سلطنت داشتند و در تواریخ مسطور است۔ خان آرزو در سراج گوید که چون از اتراک پایه کمتر دارند چنین موسوم شدند یعنی مانند ترک و نظیر این لفظ مسلمان است که اول براعاظم اطلاق کرده اند و بعد ازین معنی وصفی آن از لحاظ رفته بمعنی مطلق مسلم مستعمل شد مؤلف عرض کند که معنی دوم مجاز معنی اول است (اردو) (۱) مثل ترک کے (۲) ایک قوم کا نام ترکمان ہے جو مثل ترکون کے ہے اور درجہ مین ترکون سے کم (مؤنث)

ترک مهربد اصطلاح۔ بقول برهان و سراج و بجر بامنافت کاف و بضم میم و کسر موحده کنایه از

مریخ باشد صاحب جامع این را مرادف ترک فلک بهر دو معنی گیرد یعنی آفتاب را هم داخل معنی کند **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این ترک عربده ساز است و موزون تر برای فلک باشد ولیکن محققین بالا این را ترک کرده اند و ما این را بمعنی مجرد مریخ سن وجه درست دانیم تسامح صاحب جامع باشد که آفتاب را هم نوشت۔ (اردو) دیکھو ترک فلک۔

ترکند بقول برهان بروزن فرزند و شرمنده بمعنی دروغ و تزویر و مکر و حیله و فریب باشد صاحبان جهانگیری و جامع و رشیدی و مؤید و سراج هم ذکر این کرده اند (حکیم سوزنی ؎) جز مدح تو ترکنده بود هر چه نویسیم ☆ کردم قلم از یافه و ترکند شکسته ☆ **مؤلف** عرض کند که این مبدل ترقند و ترقنده است که گذشت چنانکه باق و باک و حقیقت ماخذ همه در آنجا مذکور (اردو) دیکھو ترقند اور ترقنده۔

ترکنم پای را مقوله بقول مؤید مطبوعه معنی از چپ آغاز می کنند و بسوی راست می روند۔ چنانچه سخن گویم و لقمه در دهان کنم **مؤلف** عرض کند که این مقوله مهمل مصحف مطبع منشی نولکشور می نماید در دیگر نسخ قلمی مؤید یافته نمی شود (اردو) ناقابل ترجمہ۔

ترک نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف ترک کردن است (محتشم کاشی ؎) تو خود آن نیستی گر مهر چون من سخت بنمائی ترک اغیار دانی کز پی دلدرنگی شوی یارم ☆ (اردو) ترک کرنا۔

ترک نیمروز اصطلاح۔ بقول برهان و جامع و بحر و رشیدی و سراج کنایه از آفتاب جهان آراست **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترکون بقول جامع وسروری با اوّل مفتوح و ثانی زده و کاف عربی مضموم و واو فتراک باشد (منجیک ؎) تا بدر پادشاه عادل رفتند ہر بسته بہ ترکون درون فضول و خطا را ہر (فلکی شروانی ؎) تا طراز ند ایلق ایام را از بہر تو ہر مہ پلاس و سایۂ خورشید ترکون ساخته ہر خان آرزو در سراج گوید کہ بکاف فارسی است و دیگر ہر دو محققین بالا بہ کاف عربی آورده اند

مؤلف عرض کند کہ صاحبان برہان و جہانگیری و ناصری ہم این را بکاف فارسی می آورند بنا بر ناصری صراحت مزید کند کہ لغت تاتاریست ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و آنچہ بکاف فارسی می آید اصل است و این مبدل آن چنانکہ گشتی و کشتی (**اردو**) فتراک بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر شکاریند۔ وہ چمڑے کے تسمے جو زین کے دائین بائین جانب شکار یا ضروری سامان باندھنے کے واسطے لگے ہوتے ہین (مصحفی ؎) کیا عہد کوئی اس بت سفاک سے باندھے ہر سر کاٹ کے عاشق کا جو فتراک سے باندھے ہے

ترکمہ بقول صاحب سواد السبیل کہ محقق معربات است لغت فارسی است بمعنی خود آہنین

مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین اہل زبان و زبان دان ذکر این نکرده اگر سند استعمال این پیش شود اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) خود۔ مذکر۔ دیکھو بیضۂ فولاد۔

ترک ہند و خال اصطلاح۔ بقول

مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس

اند بحوالۂ مظہر العجائب از اسمای معشوق

و ہند و خال اسم فاعل ترکیبی است (**اردو**)

معشوق۔ مذکر۔

ترکی بقول ملحقات برہان و انند (۱) منسوب بہ ترک و (۲) اسپ معروف (۳) خار پشت تیر انداز۔ صاحب مؤید ہم ذکر ہر سہ معنی کرده

معنی سوم را بحوالهٔ زفانگویا می آورد **مؤلف** عرض کند که معنی اول موافق قیاس است به بای نسبت و معنی دوم مجاز معنی اول باشد یعنی مخفف اسپ ترکی که محض ترکی را برای اسپ ترکی استعمال کردند و معنی سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم وسکوت محققین اهل زبان تعجب خیز است یکی از معاصرین عجم گوید که خارپشت در ترکستان بکثرت پیدا می شود ازینجاست که مثل اسپ ترکی آن را هم به ترکی موسوم کردند صاحب محیط نسبت خارپشت هرچه نوشت بانتقاش بهمرنگ کرده ایم (اردو) ترکی (۱) ترک سے منسوب (۲) ترکی گھوڑا مذکر (۳) دیکھو خارپشت

ترکیب بقول بهار (۱) پیوستن و برنشاندن چیزی در چیزی می فرماید که بالفظ دادن و کردن و گرفتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عربست بالفتح و کسر کاف. صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر خود مرکب سازند که در ملحقات می آید صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که (۲) بمعنی شکل و بجای دیگر می نویسد که (۳) بمعنی لباس است ما عرض می کنیم که این استعمال معاصرین عجم است و بدین معنی اسم جامد فارسی جدید دانیم (اردو) (۱) ترکیب بقول آصفیه عربی. اسم مؤنث. بناوٹ ساخت. تناسب. (۲) شکل. مؤنث (۳) لباس. مذکر.

ترکیب آوردن مصدر اصطلاحی صناع رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که بهم پیوستن پارچه های هر چیز **مؤلف** عرض کند که محاورهٔ معاصرین عجم است و خلاف قیاس نیست (اردو) ٹکڑوں اور تھگلیوں کو جوڑنا۔

ترکیب بند اصطلاح. بقول بهار مثل ترجیع بند است و فرق همین قدر که هر فردی

ذوالقافیہ کہ در ترکیب بند بعد غزل
می آید جداگانہ می باشد۔ صاحب انند
بہ حوالہ غیاث گوید کہ آنکہ شاعر چند بند بحر موافق
و بقوافی مختلفہ تصنیف نماید و مابین ہر بند بیتی
علیحدہ غیر مکرر متفق الوزن و مختلف القوافی
حائل کند **مؤلف** عرض کند کہ تعریفی خوشی نکردہ اند
تعریف این در ترجیع بند گذشت و فرق در
ہر دو ہمین کہ دران شعر سوم مسدس یا شعر پنجم
مخمس در ہمہ اشعار واحد باشد و درین مختلف
(اردو) ترکیب بند بقول آصفیہ۔ مذکر
ترجیع بند اور ترکیب بند مین صرف اتنا فرق
ہے کہ اُس مین ایک معیّن بیت کو ہر بند کے بعد
لاتے ہین اور اِس مین ہر بند کی جداگانہ گرہ
ہوتی ہے۔

ترکیب خواستن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی ارادۂ ترکیب

کردن (ظہوری ؎) ہمتش ترکیب لفظ کم
نخواست ۔ کاف سرکش زاختلاف میم باد
(اردو) ترکیب کا ارادہ کرنا۔

ترکیب دادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی مرکّب کردن است (انوری ؎)
چو از دوران این نیلی دوائر ۔ زمانہ داد ترکیب
عناصر ۔ (اردو) ترکیب دینا بقول آصفیہ
ملانا۔ بنانا مختلف ادویات کو ملا کر ایک خاص
مزاج پیدا کرنا۔

ترکیب کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ (۱) مرکّب کردن و (۲) ترکیب عبارت
ظاہر کردن (نظامی ؎) سلاحی ملک وار
ترتیب کرد ۔ بجوشن از تیغ ترکیب کرد ۔
(اردو) (۱) مرکّب کرنا۔ (۲) عبارت کو
ترکیب کرنا۔

ترکیب گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مرکب شدن است لازم ترکیب دادن (طغرا ۵) مگو جام را لالہ بیجا گرفت ؛ کہ ہر سنبلہ ترکیب مینا گرفت ؛ (اردو) ترکیب پانا۔ مرکب ہونا۔

(الف) **ترکی تمام شد** (ب) **ترکی تمام شدن** مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر الف کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و صاحب بحر نسبت ب گوید کہ (۱) عزم کسی بہ آخر رسیدن و ظاہر گشتن عجز۔ بہار و دارستہ ہم این را آوردہ گویند کہ متعدی این (ترکی تمام کردن) است **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان مثل الف را از ب قائم کردہ اند چون عزم کسی باقی نماند و او عاجز شود استعمال الف کنند و ب موافق قیاس (ظہوری ۵) چو در ترکتازی کنند اہتمام ؛ شود ترکی ترک گردون تمام ؛ (اردو) الف دکن مین ترکی تمام شد کا استعمال بطور کہاوت اُس مقام پر کرتے ہین جب کہ کسی کا غرور باقی نہ رہے اور کوشش کی حد ختم ہو جاے (ب) (۱) کسی کا غرور باقی نہ رہنا۔ عاجز ہونا (۲) کسی مہم کا سر ہونا۔

ترکی چغتائی اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ زبان قبیلہ چغتا خان ابن چنگیز خان شاہ ترکستان کہ الی الان در بعض ممالک ترک رواج آنست **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد (اردو) ترکی چغتائی ایک خاص زبان کا نام ہے جو چغتا خان ابن چنگیز خان کے قبیلہ کی تھی اور اب تک بعض

لک ترک مین بولی جاتی ہے۔ مؤنث۔

لف) ترکیدن | الف بقول بحر بفتحتین

ب) ترکیدہ | (۱) شکستن و (۲)

شگافتہ گردیدن و رخنہ شدن و (۳) شگافتن

ر کامل التصریف) و مضارع این ترکد صاحب

مؤید این را مرادف ترقیدن گوید کہ بجایش

گذشت و بر معنی دوم قانع مؤلف عرض کند

کہ اسم این مصدر همان تراک است کہ گذشت

فارسیان بحذف الف آن را بایای معروف

و علامت مصدر دن مرکب کردہ مصدرے

ساختند۔ صاحب فدائی کہ یکی از علمای

معاصرین عجم بود ذکر ب کردہ گوید کہ این

از ترکیدن است یعنی شکستہ شدن چیزی بگونہ

کہ دو پارچہ نگردد و ازہم جدا نشود ما عرض می

کہ اسم مفعول الف است و معنی اول مجاز

باشد و معنی دوم حقیقی است و استعمال این

بمعنی سوم بر سبیل مجاز است ولیکن از نظر ما

گذشت و بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو)

(۱) ٹوٹنا اور توڑنا (۲) شگافتہ ہونا ترکنا

سوراخ ہونا (۳) چیرنا شگاف دینا۔

ترکی ضرب | اصطلاح۔ بقول انند و غیاث

نوعی از اصول نواختن ساز مؤلف عرض کند

کہ فکّ اضافت ضرب ترکی و موافق قیاس۔

معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) اصول

موسیقی سے بجانے کا ایک طریقہ جس کے موجد

ترک ہین۔ مذکر۔

ترکی کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار

و انند و رشیدی و سراج و (ناصری و جہانگیری

و ملحقات) کنایہ از غدر و استیلم و نافرمانی

کردن (شیخ عطار ؒ) ز ترکی کردن باز

جہندہ ؒ بہ ترکستان فتاد آن نیم زندہ ؒ۔

(نظامی ؒ) مکن ترکی ای ترک چینی نگار ؒ

بیا ساعتی چین در ابرو میار ؒ مؤلف

عرض کند کہ ترکی را مجازاً بمعنی تعدی و نافرمانی

گرفته اند (اردو) ظلم کرنا۔ نافرمانی کرنا۔

ترکی ہنر است مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان قدیم این مقولہ را بحق ظالم استعمال میکردند یعنی چون کسی را بوجہ جبر و تعدی او کامیاب می دیدند می گفتند کہ آغا چرا کامیاب نشوی کہ ترکی ہنر است (اردو) دکن مین کہتے ہین "زبردستی کا بیڑا پار" یعنے زبردستی کامیاب کرتی ہے۔

ترک بقول مؤید خود و مرادف معنی نہم ترک کہ بکاف عربی گذشت مؤلف عرض کند کہ آن مبدل این چنانکہ گذد و کند (اردو) دیکھو ترک کے نوین معنی۔

ترکر دیدن لب مصدر اصطلاحی۔ یعنی طراوت پیدا کردن لب بسخن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎ لبش ہنوز نگردید تر بدشنام ؎ دعا نہ از تہ دل می کنم اثر تنگست ؎ (اردو) دکن مین لب تر ہونا بمعنی بات کرنا مستعمل ہے۔ (۹۲۲۳)

ترگشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) منفعل شدن و آزردہ گشتن بسبب ظرافت کسی۔ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی ہم (اشرفی سمرقندی ؎ زآہ سینہ من ماند جرم گردون خشک ؎ زاشک دیدہ من گشت روی ہامون تر ؎ (اردو) (۱) منفعل ہونا (۲) بھیگنا

ترگون بقول برہان و ناصری و انند بروزن مجنون دوال و فتراک باشد مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی بر ترگون کردہ ایم کہ بکاف عربی گذشت این اصل است و آن مبدل این (اردو) دیکھو ترگون

ترلال بقول ناصری و انند بکسر تای فوقانی و سکون را نام بلوکی است کہ بر جانب جنوب شہر کشمیر افتادہ و اصل آن تین لال بودہ زیرا کہ از قیمت سہ لعل آنجا آباد شد و بہ لغت کشمیر تین سہ را گویند

ولال نام پارسی اصل لعل است ولعل معرب لال واین لغت از لغت کشمیری وپارسی مرکب شد واین بلوک مشتمل بر چهل پاره قریه ومزرعه خوب ولکشاست خاصه قریهٔ شیخ زین الدین که مرقد شیخ مذکور مغفور است رحمة الله مؤلف عرض کند که این وجه تسمیه موافق قیاس است (اردو) ترلال کشمیر مین چند مواضع کا ایک پرگنه ہے جس مین چالیس مواضع اور مزرعے واقع مین ۔ تذکر

ترلک بقول برہان وجامع بکسر اول ولام وسکون ثانی وکاف ۔ جامهٔ آستین کوتاه پیش باز صاحب سروری برقسمی از قبا قانع (شاعر ؎) ترک خنجرکش لشکرشکن ترلک پوش ؛ بت خورشید بناگوش ومه ساغر نوش ؛ می فرماید که در فرهنگ جامه کوتاه پیش از آستین کوتاه باشد صاحب ناصری گوید که مرادف ترلیک وصراحت کند که این لغت در فرهنگها نیست ودر برہان بی برہان آورده ظن غالب اینست که پارسی نباشد بلکه ترکی باشد اما چند بیت بسند این در جهانگیری یافته می شود (ابن یمین ؎) ترک نیلی قبای ترلک پوش ؛ آفتابی است مشتری در گوش ؛ (؎) گشتم چنان ضعیف که خیاط روزگار ؛ از بند ترلک تو بدوزد قبای من ؛ مؤلف عرض کند که قول صاحبان جامع وسروری که محققین اهل زبانند اعتبار را شاید ترلک در ترکی زبان بمعنی اجرت است چنانکه صاحب لغات ترکی آورده وصاحب کنز که محقق ترکی زبانست این را نیاورده پس در فارسی بودن این تأمل است ۔ اسم جامد است ولبس (اردو) وہ قبا جس کی آستین کوتاہ ہون اور آگا کھلا ہوا ۔ مؤنث ۔ دیکھو ترلیک ۔

ترلیک بقول برہان (سروری) بکسر اول وسکون ثانی ولام بتحتانی رسیده وکاف ۔ زده مرادف ترلک است (نزاری قهستانی ؎) صعتر است دماغم ز بوی ترلیکش ؛

ملازم بدل وجان زدور ونزدیکش پ صاحب ناصری آنچه نوشته ذکرش برترلک کرده ایم خان آرزو در سراج گوید که ترلیک اصل است وترلک مخفف آن که در هند آن را تلک گویند **مؤلف**	عرض کند که همان پیشوا زاست که بجایش گذشت هندیان همان را تلک نامند وصاحب آصفیه هم ذکرش کرده (اردو) تلک بقول آصفیه ایک قسم کی زنانه پوشاک پیشوا زمؤنث ۔

ترمتای بقول برهان وجامع وسراج بضم اول وسکون ثانی وسیم وفوقانی بالف کشیده و به تحتانی زده پرنده ایست شکاری بمقدار پنگو از خس سیاه چشم ۔ صاحب ناصری گوید که ظن غالب این است که لغت ترکی باشد وصاحب جهانگیری پارسی گمان کرده وصاحب رشیدی ترکش کرده (نزاری قهستانی ؎) نزد سیمرغ جلال رفعتت پ نسر طائر کمتر است از ترمتای پ **مؤلف** عرض کند که لغات ترک ازین ساکت ما باعتبار جامع که محقق صاحب زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم حیف است که از صراحت مزید این پرند قاصریم صاحب محیط ذکر این نکرد (اردو) ترمتای ایک شکاری پرند کا نام ہے جو سیاہ چشم ہوتا ہے مذکر ۔ صاحب آصفیہ نے ترمتی پر لکھا ہے ۔ اردو ۔ اسم مؤنث ۔ ایک قسم کا شکاری پرند مثل بہری وباز اور شکرا وغیرہ جسکو ترکی مین ترمتک کہتے ہین **مؤلف** عرض کرتا ہے ترکی مین نہین بلکہ فارسی مین ۔

ترمذ بدال مهمله آخر بقول ملحقات برهان نام شهریست که سادات آنجا صحیح النسب اند صاحب ناصری گوید که مشهور در خراسان از جمله ولایات چغانیان از بلاد ماوراء النهر که قاعده ولایات چغانیان وحاکم نشین آن بلاد است وچغانی رود منسوب بچغانیان (حکیم سوزنی ؎)

سمرقند شیرب شد و مکه ترمد ؛ زنگه به یثرب خراسید سیّد ؛ (حکیم انوری ه) گفتم ای بخت بهشت است سواد ترمد ؛ گفت راضی مشو از روضهٔ رضوان بگیاه ؛ **مؤلف** عرض کند که تحقیق ناصری اعتبار را شاید که محقق صاحب زبان است و همین را بذال معجمه ترمذ هم خوانند (اردو) ترمذ ایک شهر ہے خراسان سے ۔ مذکر ۔

ترمذی بقول انند و غیاث بحرکات ثلثه و کسر میم یا ضم آن و ذال معجمه منسوب بشهر ترمذ که آنطرف جیحون است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) منسوب بشهر ترمذ

ترمزی بهار و نکر این کرده از معنی ساکت و از سندش معلوم می شود که همان ترمذی است که بذال معجمه گذشت ولیکن در سند سیفی منقول به زای معجمه است **مؤلف** عرض کند که خیال ما این است که تحریف کتابت باشد یا تبدیل چنانکه بذله و بزله (ه) یک ترمزی شراب که خوردم حکیم وار ؛ آمد بجوشش بجرول و در فغان شدم ؛ (اردو) دیکھو ترمذی ۔

ترمس بقول برهان بفتح اوّل و ضمّ ثالث و سکون ثانی و سین بی نقطه (۱) نام گیاهی است ترش مزه که در آشها کنند و (۲) باقلای مصری و شامی را نیز گویند گرم و خشک است در اوّل و دوم اگر قدری ازان بجوشانند و آب آن را با عسل بخورند کرم های بزرگ و کوچک که در معده باشد بیرون آرد و بهق و برص را هم نافع ۔ صاحب جامع باقلای مصری و شامی را با شین معجمه گوید صاحب مؤیّد هم ذکر این کرده ۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید که ترمش به شین معجمه مبدّل این است صاحب سواد السّبیل که محقق معرّبات است گوید که این از یونانی باشد که قسمی است از ماش و صاحب محیط گوید که بفارسی باقلای مصری است یا شامی

یا رومی و هم او هرچه بر باقلا نوشت مانقلش بر باسمر کرده ایم و برترمس گوید که یونانی اماریس و خالالوطی و فول طیفو و قیطا فول و بهندی جهالر گویند. ساق نبات آن شبیه بساق باقلا سحرائی این قوی تر و بهترین آن سفید تازه و بزرگ دانه. بقول شیخ گرم در اول و خشک در دوم. آنچه دران تلخی است جالی و محلل بالذع. روی عسر البضم مولد خلط خام در عروق و منافع وارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (**اردو**) (۱) ایک ترش مزہ گھانس جو آش مین شریک کی جاتی ہے۔ مؤنث (۲) بقول محیط جھالر۔ دیکھو باقلا۔ کہا گیا ہے کہ یہہ باقلاے مصری یا شامی یا رومی ہے۔ مذکر۔

ترمسہ بقول سروری بفتح تا و سین مہملہ و سکون رای مہملہ قوس قزح باشد کذا فی التحفہ می فرماید که بضم تا نیز آمده **مؤلف** عرض کند که دیگر همه محققین ازین ساکت و باعتبار سروری این را لغت فارسی زبان دانیم و حقیقت قوس قزح بر اغلیسون گذشت (**اردو**) قوس قزح۔ مؤنث (دیکھو اغلیسون)

ترمش بقول برهان بفتح اول و ضم ثالث و سکون ثانی و شین نقطه دار بمعنی اول ترمس که به سین مهمله گذشت صاحب سروری فرماید که نام گیاهی که آن را تورو ترمس بسین مهمله نیز گویند کذا فی المؤید و اصح آنست که باقلاے مصریست **مؤلف** عرض کند که این مبدل آنست چنانکه کستی و کشتی (**اردو**) دیکھو ترمس کے پہلے معنے۔

ترمشیر بقول برهان و جامع و رشیدی و ناصری و سراج بفتح اول و ثالث بر وزن اردشیر نام دارویی است از اجزای اکسیر و کیمیا۔ صاحب سروری گوید که به سین مهمله هم آمده **مؤلف**

عرض کند که صاحب محیط ذکر این نکرد و حقیقت کامل این معلوم نه شد که چه چیز است و در دیگر السنه چه نام دارد (اردو) ایک دوا جو کیمیا کے اجزا سے ہے۔ مؤنث۔ افسوس ہے کہ مصنف مزید نہ ہو سکی۔

ترسک بقول برہان و جامع بکسر اول بروزن خرسک بمعنی قساوت باشد و آن آنست که چون زحمتی بدیگری رسد بر وی آسان گذرد و در دل او رحم و شفقت نباشد مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) قساوت۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ سخت دلی۔ سنگدلی۔ بیرحمی۔ سیاہ دلی جیسے قساوت قلب۔

(الف) ترنمش صاحبان برہان و جامع ذکر ب کرده گویند که بروزن سرنوشت بمعنی **(ب) ترنشت** بدکرداری است۔ خان آرزو در سراج ذکر این بحوالۂ برہان کرده و صاحب جہانگیری در ملحقات الف را آورده مؤلف عرض کند که الف اصل است مرکب از ترنش و موافق قیاس وب مزید علیہ آن بزیادت فوقانی در آخر چنانکہ پاداش و پاداشت و فرامش و فرامشت (اردو) بدکرداری۔ بدروشی۔ مؤنث۔

ترمہ بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی (۱) نمدزین را گویند که تکلتو باشد و (۲) ترب را نیز گفته اند که از بقول است و فرماید که بضم اول هم آمده صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع و وحی فرماید که آن را آذرم و آذرمه نیز گویند۔

(حکیم سوزنی ؎) زین باترمه نگه کن چو خوی گشت سوار ہ تا نیفتی چو شوی جمله بروجمله پذیره شدند صناجان جامع و سروری و ناصری همزبانش۔ صاحب رشیدی گوید که صحیح آترمه و آذرمه است صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید که

(۳) شالی است که در کشمیر و کرمان و مشهدی بافند خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و قول رشیدی گوید که عجب از وجه زیادتی الف در اوائل کلمات که در اصل بود۔ در فارسی زیاده از حد است درین صورت تغلیط بیجا است و نیز مبدل را مرادف گفتن خطاست و بذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان می فرماید که ظاهرا تصحیف است زیرا که ترا مترتب دیده و آن را ترب خوانده و آن خطاست چرا که آن و ترب است بمعنی کروفر و این لفظ جداست **مؤلف** عرض کند که سبحان الله چه خوش تحقیق است آدرم و آدرمه در ممدود گذشت و آترمه یا اترمه بمقصوره مذکور شد ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم بمعنی اول و آدرمه مزید علیه این و هم مبدل که الف ممدود زیاده کردند در اول و فوقانی را بدل کردند به دال مهمله چنانکه زرتشت و زردشت و اگر آترمه یا اترمه را هم تسلیم کنیم هر دو مزید علیه این است و نسبت معنی دوم البته مشتاق سند استعمال باشیم که از نظر ما نگذشت و غیر از برهان دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و نسبت معنی سوم صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار گوید که سنجاف اطراف جامه و امثال و بذیل (ترمه وزری) گوید که ترمه قسمی است از شال صاحب بولچال بحوالهٔ معاصرین عجم گوید که شال حاشیه دار است ما می گوئیم که این اسم جامد فارسی جدید معاصرین عجم است و بس (اردو) (۱) دیکھو آدرمہ کے پہلے معنے (۲) دیکھو ترب (۳) حاشیہ دار شال جو

ترمه وزری اصطلاح۔ بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار شال زربافت **مؤلف** عرض کند که ترمه بمعنی مطلق شال حاشیه دار بجایش گذشت و او عطف است و بعد ازان زری بمعنی منسوب به زربافی نسبت ضرورت و او عطف نداشت و لیکن محاوره

زبان محتاج قواعد نیست اسم جامد فارسی جدید دانیم (اردو) زرین شال ـ مؤنث ـ

ترن بقول برہان و ناصری و جامع و رشیدی و سراج بروزن چمن (۱) گل نسرین و نسترن و (۲) بمعنی دشت و بیابان هم آمده صاحب سروری بر معنی اول قانع صاحب ناصری بذکر هر دو معنی گوید که بمعنی اول مخفف نسترن می نماید صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار می فرماید که (۳) بمعنی کالسکه و خانی است **مؤلف** عرض کند که در ماخذ معنی اول اتفاق دارند صاحب ناصری و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی سوم مفرس که معاصرین عجم لغت انگلیسی (ٹرین) را که به تای هندی است بحذف تحتانی و تبدیل تای هندی به فوقانی ترن کردند و بکسر اول و دوم مستعمل است صاحب محیط ذکر معنی اول کرده گوید که نسترن است و برنسترن گوید که نسرین بری است و برنسرین می طراز د که بعض این را لغت عرب و بعضی یمنی گویند و بفارسی گل مشکین و در بعض بلاد عنبرین و در اصفهان مشکینچه و در هندی ترن و سیوتی نامند و آن گلی است معروف طبع آن گرم و خشک در دوم منقی و ملطف و گل آن مجفف بدان و نافع جهت سردی عصب و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) (۱) نسترن بقول آصفیه فارسی ـ اسم مؤنث ـ سیوتی ـ ایک قسم کا خوشبودار سفید گلاب ـ کوجا ـ (۲) جنگل ـ مذکر (۳) ٹرین ـ انگریزی ـ ریل گاڑی ـ مؤنث ـ

ترناس بقول برہان و جامع و ناصری بفتح اول بروزن کرپاس صدا و آوازی که بوقت تیر انداختن از چلهٔ کمان برآید صاحب جهانگیری می فرماید که با اول مفتوح و ثانی زده باشد (فردوسی)

دل سرکشان پر ز وسواس بود ۔۔۔ همه دشت پر بانگ ترناس بود ۔۔۔

صاحب رشیدی

گوید که در شعر فردوسی سرپاس دیده شد بمعنی گزر والله اعلم خان آرزو در سراج بذکر معنی
بالا بحوالهٔ رشیدی گوید که او در شعر فردوسی سرپاس بجای فارسی گرفته اما تحقیق آنست که
سرپاش بمعنی گزر است بشین معجمه چنانکه در سروری است و اینکه در سین مهمله نیز آورده و همین مستند
اوست تصحیف است چه لفظ سرپاش که سر را پاش پاش کند دلالت صریح دارد که بشین
معجمه است **مؤلف** عرض کند که محقق نامدار در تحقیق ترپاش و ترکمر سرپاش و سرپاس افتاده و
این مقام آن نیست و هیچ تحقیق نسبت ترناس ظاهر نکرد حق آنست که ترناس باعتماد صاحب
ناصری و جامع که محقق زبان خود اند اسم جامد فارسی زبان است و اقوال هر دو معتبر تر از محقق
هندیست و تصرف در اسناد استاد ان بمراد خود کردن فضولی است (حکیم اسدی ؎)
کمان ابرو بارانش الماس بود ۔ همه کوه پر بانگ ترناس بود ۔ ما می گوئیم که درین شعر سرپاش
نمی توان قافیه شد و اگر سرپاس را بسین مهمله گیریم معنی شعر لطفی ندارد و گزر را با مضمون مصرع اول
لطفی نیست که دران ذکر کمان است (ارد و) وہ آواز جو تیر چلاتے وقت چلّے سے نکلتی ہے مؤلف
ترناله بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سراج بروزن مردانه نانخورش را گویند
یعنی ہر چیز که آن را با نان توان خورد همچو ماست و پنیر و دوشاب و مانند آن و بعربی ادام خوانند
(مولوی معنوی ؎) سائلی آمد بسوی خانهٔ ۔ خشک نانی خواست با ترناله ۔ (ولہ ؎) چون رود
گرد دمی رود از بهر کسب و بهر کد ۔ تا خشک نانه او شود از مشتری ترناله ۔ صاحب ناصری
به تعریف این ماخذ را ظاهر کردی فرمایید که چیزیکه نان را ترکند **مؤلف** عرض کند که بهای نسبت
آخره چیزی که منسوب به تری نان است مثلاً شوربا و امثال آن مقابل خشک نانه که در

کلام مولوی معنوی آمدہ و آن چیز خشک است کہ بانان خورند (اردو) وہ رقیق چیز جو روٹی کے ساتھ کھائی جاے۔ جیسے شوربا یا دودھ وغیرہ۔ مؤنث۔

ترنجبین بقول برہان بضم اول و ثانی و سکون ثالث و جیم (۱) میوہ الیست معروف کہ پوست آن را مربا سازند و بعربی تفاح حمائی خوانند و (۲) بمعنی چین و شکنج و سخت در ہم فشردہ و در ہم کشیدہ باشد و (۳) امر بہ این معنی ہم و (۴) بمعنی خشک گردیدہ و درشت شدہ ہم و بفتح ثانی ہم گفتہ اند و بفتح اول و ثانی (۵) بمعنی فراہم نشاندن۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول و دوم قانع صاحب جامع بہ ترک معنی سوم متفق با برہان صاحب رشیدی ذکر معنی اول و دوم و سوم کردہ صاحب سروری ہمزبان برہان بہ ترک معنی پنجم (فردوسی ۱۵) اگر تند بادی برآید ز گنج ۔۔۔ بجاے نگنند نارسیدہ ترنج ۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول و دوم می فرماید کہ (۶) بمعنی محکم بستن میان و تنگ برکشیدن کمر بند و امر بدین معنی ہم (ناصر خسرو ۵) لختی بہ ترنج از قبل و نیت میان سخت ۔ از بہر تن سست میان سخت ترنجی ۔ خان آرزو در سراج ذکر ہمہ معانی بیان کردہ بہ برہان کردہ۔ بہار گوید کہ معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن کہ بواسطہ کثرت چین و شکن کہ در پوست ترنج است آن را چنین خواندہ اند و این مجاز است صاحب محیط بر ترنج ہر چہ نوشتہ ما آن را بر باتش بیان کردہ ایم **مؤلف** عرض کند کہ بعض علمای معاصرین عجم گویند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان بامشد و معنی دوم مجاز آن و ما می گوئیم ہمین است اسم مصدر ترنجیدن کہ بمعنی سخت در ہم کشیدن و گرفتہ شدن و چین بہم رسانیدن و درشت گردیدن می آید پس معنی چہارم سختی و درشتی است و معنی ششم پیدا کردہ ناصری داخل معنی

دوم است کہ چستی و تنگی است و معنی پنجم نیز بسبیل مجاز متعلق بہ معنی دوم باشد کہ غیرفراہمی و ناہمواری ہم داخل آنست و معنی سوم امر حاضر ہمان مصدر باشد کہ می آید **(اردو)** (۱) ترنج۔ مذکر۔ دیکھو باتس (۲) چین۔ شکن۔ سختی۔ درشتی۔ مؤنث (۳) ترنجیدن کا امر حاضر اور اسکے تمام معنون پر شامل (۴) ناہمواری۔ مؤنث (۵) فراہمی۔ مؤنث (۶) چستی۔ تنگی۔ مؤنث۔

ترنجان بقول برہان و انند بضم اول معرب ترنگان کہ بادرنجبویہ باشد کہ آن ہم معرب بادرنگبویہ است صاحب محیط گوید کہ نوعی از بادرنجبویہ است کہ بجای سبزی می خورند **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت بادرنجبویہ ہمدرانجا عرض کردہ ایم **(اردو)** دیکھو بادرنجبویہ۔

ترنجبین اصطلاح۔ بقول انند بفتح اول و ثانی و سکون نون و ضم جیم معرب ترانگبین است صاحب محیط ہم اشارہ این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل بر ترانگبین کنیم در اینجا ہمین قدر کافی است کہ فاریسیان استعمال این ہم کردہ اند **(اردو)** دیکھو ترنگبین۔

ترنج جلد کتاب اصطلاح۔ بقول بہار و انند صورت ترنج کہ بر روی مقوائے جلد کتاب از طلای محلول بر قالب زنند۔ (محسن تاثیر) و فارقید علائق فتاد چشم مدار بہ ترنج جلد کتاب است بونی دارد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و این نقشی است کہ ذریعۂ قالب بر جلد کتاب زنند نہ بر قالب **(اردو)** ترنج کا وہ زرین نقش جو جلد کتاب پر قالب کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ مذکر۔

ترنج در سمور پنہان شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر نہایت خوبی سمور است کہ ترنج و نارنج در تیغۂ سمور پنہان شود و تیغۂ مژۂ سمور۔ سمور جانور است کہ عرب آن را اوشع گویند (اشرف) ہمہ

خط مشکینش چنان خوش تیغه افتاده است ؛
که می گردد ترنج غبغب او در میانش گم ؛ -
مؤلف عرض کند که از سند بالا (ترنج در
سمور گم گردیدن) پیداست و این چیزی نیست
و بشکل مصدر اصطلاحی قائم کردن فضولی است
از نیجاست که دیگر همه محققین این را قائم نکرده اند
(اردو) ناقابل ترجمہ -

ترنج ذقن استعمال - بقول بهار مانند
ذقن خوبان مثل سیب ذقن **مؤلف** عرض
کند که مرکب اضافی باضافت تشبیهی یعنی ذقنی
که مثل ترنج است پس ترنج ذقن - ذقن باشد
(صائب ؎) صائب گزیده نشود از میوه بهشت
؛ دستی که با ترنج ذقن آشنا نشود ؛ (اردو)
ترنج ذقن بقاعدهٔ فارسی زنخدان معشوق کو کہہ
سکتے ہین جیسے سیب ذقن اور سیب زنخدان -

(الف) ترنج زدن عروس مصدر
(ب) ترنج زدن عروس بداماد اصطلاحی

صاحب بحر ذکر الف کرده گوید که خان آرزو می گوید
که رسمی است در ولایت که چون داماد عروس
را بخانه خواهد که بیارد بر سر دروازه داماد بر
عروس و عروس بر داماد ترنج می زنند (فغانی
؎) نشان سنگ ستم ساز دش زمحرم راز ؛
عروس وهر کسی را که زد بمهر ترنج ؛ وارستنی نوید
که ترنج زدن و ترنج طلا زدن آنست که در قدیم
الایام رسم بود که دختر پادشاهی چون بسن شعور
میرسید بر لب بامی برمی آمد پادشاه زاده هائی که
از اطراف بخواستگاری می آمدند پای دیوار حلقه
می نشستند هر کرا خوش می کرد ترنج طلا از بالای
بام بر سرش می زد و بهمان جوان عقد او می بستند
(تاثیر ؎) ای آفتاب دم شب وصل از وفا
مزن ؛ زنهار این ترنج طلا را بام من ؛ بهار بند کبر
اقوال بالا بحوالهٔ صاحب نگارستان می نویسد که گشتاسب
از پدرش رنجیده و در لباس مجهول بروم شتافت
دران وقت تورهٔ سلاطین آنجا آن بود که چون دختر را

وقت شہر شدی ہجوم خلائق را جمع آوردندی
تا دختر یکی را منظور ساختہ ترنج طلا بجانب او انداختی
قضارا دران ایام ہمین ہجوم بود و دختر قویہ حال
جمال گشتاسب شدہ ترنج بر او انداخت **مؤلف**
عرض کند کہ صاحب بحر کہ الف را کہ قائم کردہ است
و اضافہ (بر داماد) در ب فضولی می نماید آنچہ
خان آرزو در چراغ ہدایت بیان کردہ است
کہ صاحب بحر نقلش کردہ تصدیقش از معاصرین
مجمع نمی شود (اردو) دولھن کا شوہر کو منتخب کرنا
ترنج زر اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و
بحر و (جہانگیری و ملحقات و رشیدی و سراج (۱)
کنایہ از آفتاب عالمتاب بہار گوید کہ (۲) گویند کہ
پرویز ترنجی از زر۔ دست افشار ساختہ بود ہر گاہ
می خواست بانگ زور دست چون موم نرم
می شد (عرفی ۵) زمانہ گفت تو پرویز و من ترنج
زرم بہ بکام خود بطراز چنانکہ میدانی **مؤلف**
عرض کند کہ معنی دوم بلا لحاظ ترنج پرویز حقیقی است
و معنی اول کنایہ باشد (اردو) (۱) دیکھو آفتاب
کے دوسرے معنے (۲) سونے کا ترنج۔ مذکر۔
ترنج طلا اصطلاح۔ بقول بحر آفتاب را نام
است بہار گوید کہ مرادف ترنج زر کہ گذشت
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ باشد
(اردو) دیکھو ترنج زر۔
ترنج طلا زدن مصدر اصطلاحی و آنست
ہر چہ بریں نوشت ما نقلش بضمن قول بحر بر (ترنج
زدن عروس) کردہ ایم و سند این ہم از کلام
آثیر ہمدرانجا گذشت و این مرادف آنست و بس
(اردو) دیکھو ترنج زدن عروس۔
ترنج کتاب اصطلاح۔ بقول بحر صورت
ترنج کہ بر سقوای جلد کتاب از قالب زنند
مؤلف عرض کند کہ ہمان (ترنج جلد کتاب)
کہ گذشت و صراحتش ہمدرانجا مذکور (اردو)
دیکھو ترنج جلد کتاب۔
ترنج منبر اصطلاح۔ بقول بحر و بہار شکلی

که برنبر بصورت ترنج سازند (ملا طغرا ؎)
چون ترنج منبر از لذت ندارد بهره‌ئی وعظ من
بشنو بچین بهوده زین بستان انار (خاقانی ؎)
مجذوم چون ترنج است ابرص چو سیب دشمن
گرش جو بر حسامت معلول کرده جوهر الحق
ترنج و سیبی بی چاشنی و لذت چون سیب نخل
بندان یا چون ترنج منبر مؤلف عرض کند
که ترنج منبر منبر باشد۔ مرکب اضافی باضافت
تشبیهی (اردو) منبر۔ مذکر۔

ترنج جهانگیری اصطلاح۔ بقول برهان
و بحر و سراج و رشیدی و جامع و مؤید و جهانگیری
و رطبات بعضی ترنج زرد است که کنایه باشد
از آفتاب مؤلف عرض کند که معنی لفظی این
ترنج خزان است که مهرگان بمعنی ماه خزان و
آن مدت ماندن آفتاب است در برج میزان
(اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

(ا لف) ترنجیدن ا لف بقول سروری
(ب) **ترنجیدن** بضم تا و راو سکون نون
(۱) یعنی سخت و نیک درهم شد (ابو العباس ؎
جان ترنجیده از غم هجران مرا
وصل کن درمان مرا و فریاد کن (۲) بمعنی کشیدن
نیز (استاد عنصری ؎) بیاراست خود را چو
مردان جنگ ترنجید بر بارگی تنگ تنگ
صاحب برهان گوید که ماضی ترنجیدن است
و هم او ذکر کرده گوید که (۱) بمعنی درهم
کشیدن و (۲) کوفته شدن و (۳) چین بهم
و (۴) درشت گردیدن۔ می فرماید که بفتح اول
و ثانی هم آمده صاحب سروری گوید که سخت
نیک درهم شدن و بحوالهٔ مؤید گوید که خشک
شدن پوست و خزان و درشت شدن صاحب
بحر بذکر هر چهار معانی بیان کرده برهان می فرماید
که کامل التصریف است و مضارع این ترنجید
صاحب سوار و برسخت درهم و کشیده شدن
و خشک شدن اعضای آدمی و کشیدن قانع

(مولوی معنوی ؎) شیخ بگفت ای ترنج از چه ترنجیدۂ پ گفت من از چشم بد می شنوم خود جدا پ مؤلف عرض کند که اسم این مصدر همان ترنج است که بحجایش گذشت و ما اشارۂ این همه را بجا کرده ایم فارسیان بترکیب با یای معروف و علامت مصدر ردن مصدری ساختند معنی سوم حقیقی است و معنی اول و دوم و چهارم مجاز آن (اردو) (۱) درہم ہونا (۲) کوٹا جانا۔ (۳) پرشکن ہونا (۴) سخت ہونا۔

ترنجیده بقول برہان و جہانگیری و ناصری و رشیدی بضم اول و ثانی بر وزن غرنیده بمعنی چین و شکن بہم رسانیده و درہم کشیده (مولوی معنوی ؎) سیب بگفت ای ترنج از چه ترنجیدۂ پ گفت من از چشم بد می نشوم خود جدا۔ مصاحب جامع گوید که شامل بر همۂ معانی مفعولی ترنجیدن که گذشت (شاعر ؎) جان ترنجیدۂ و شکسته دلم پ گوئیا از غمی فرو گسلم پ مؤلف عرض کند که مصنفین فارسی زبان این را اسم مفعول نمی گویند از بنکه مصدر لازم است و بقول شان های هوز بر آخر معنی زیاده شده افادۂ معنی مفعولی می دہد (اردو) دیکھو ترنجیدن یہ اس کے تمام معانی مفعولی پر شامل ہے۔

ترنند بقول برہان و جامع و ناصری و رشیدی و سراج بر وزن سمند مرغکی است کوچک و کم پرواز و متحرک و خواننده که او را بعربی صعوه خوانند و بعضی گفته اند نوعی از وطواط است که بعربی وصع گویند صاحب سروری این را ترجمۂ وصع داند و وارسته بر صعوه قناعت کرده (تاثیر ؎) نخجیر دو چشم باز آن آہوی زند پ گر خیل کبوتر است در جوق ترند پ بہار همزبان وارسته صاحب محیط ذکر این نکرده و بر ترنذک گوید که این را بعربی صعوه و بفارسی سرپچه و بہندی ممولا گویند مؤلف عرض کند که ما بر (ای شه لب جوی) اشارۂ این کرده ایم

یکی از معاصرین عجم گوید که ترندک اسم جامد فارسی زبان است و ترنده مبدلش و ترند مخفف آن حیف است که صاحب محیط صراحت کامل بر صعوه نکرد و برصفر اغون گوید که اسم فرنگی است و بعربی ابوالملیح و ابوالفضل و طیر الملوک و بیونانی طابوس و طرافلوس و طرغلو و لیس و بفارسی دم جنبانک و دیچه و بشیرازی مرغک سقا و بهندی ممولا گویند. مرغی است قریب به گنجشک. خاکستری رنگ مائل به زردی و سبزی و منقار آن باریک و دم آن اندک دراز و بران نقطه های سپید و در موسم سرما بیشتر ظاهر می شود و کم پرواز می کند. گرم و خشک در دوم گوشت بریان آن با ماء العسل جهت شکستن سنگ گرده و مثانه و عسر البول بسیار نافع و مدر قوی است (اردو) دیکھو (ای شہ لب جوی) صاحب آصفیہ نے ممولا پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ ایک چھوٹے پرند کا نام جو چڑیا کے برابر ہوتا ہے صعوہ بیرچہ چھانپو۔ دھیوین۔

ترندر بقول برہان در ملحقات ہمان ترند کہ گذشت صاحبان انند و رشیدی و مؤید هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که فرید علیه همان ترند است بزیادت رای مهمله چنانکه شنا و شنار (اردو) دیکھو (اے شہ لب جوی)

(الف) ترندک الف بقول برہان

(ب) ترنده بفتح ثانی و رابع و سکون کاف همان صعوه می فرماید که بکسر اول و ثانی هم درست است صاحبان سروری و جهانگیری و جامع و رشیدی و مؤید و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که ما بر ترند حقیقت این بیان کرده ایم که همین اصل است و اسم جامد فارسی زبان و ب مبدل این چنانکه

تارک و تاره یا مزید علیه ترند۔ مخفی مباد که ذکر
(ب) غیر از خان آرزو دیگر کسی از محققین زبان دان
و اهل زبان نکرد و مجرد بیان محقق هندی تراوید بدون
سند استعمال اعتبار را نشاید معاصرین عجم هم بر
زبان ندارند (اردو) دیکھو (ای شہ لب تیرے)

ترن راہ افتادن مصدر اصطلاحی
صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاچار ذکر این کرده گوید که بمعنی روان شدن
کالسکه بخارا است و ترن بدین معنی بجا یش
گذشت و راہ افتادن بمعنی روان شدن مؤلف
عرض کند که موافق قیاس است (اردو)
ٹرین روانہ ہونا۔

ترن عوض شدن مصدر اصطلاحی
بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاچار بمعنی از یک کالسکۂ بخاری بکالسکۂ دیگر سوار
شدن و تبدیل کالسکۂ بخاری است مؤلف
عرض کند که ترن به همین معنی بجا یش

گذشت و موافق قیاس است (اردو)
ٹرین بدلنا یعنے ایک ٹرین سے دوسری ٹرین
میں سوار ہونا۔

ترنغمه اصطلاح۔ بقول بحر مرادف ترصدا
که گذشت بهار گوید که کسی که نغمۂ سیراب داشت
باشد (ملا طغرا ۵) به ترنغمگی در چمن آشیانه
یکی نمی افتد از پایۂ اعتبار ۔ مؤلف عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس
(اردو) دیکھو ترصدا۔

ترنفسی اصطلاح۔ بقول بحر و بهار مرادف
ترزبانی مؤلف عرض کند که موافق قیاس
است (سعید اشرف ۵) اشرف اندیشه
ازین ترنفسی کن چو حباب ۔ کابرو بر طرف از
نیم نفس می گردد ۔ (اردو) دیکھو ترزبانی

ترنگ بقول برہان بفتح اول بروزن خدنگ
(۱) صدا و آواز کمان بوقت تیر انداختن و (۲)
صدای رسیدن پیکان تیر و خوردن گرز و شمشیر

ی و (۳) شکستن تیغ و (۴) آواز نواختن
و (۵) انگیز و جست و خیز و (۶) غرقاب و
ا تارک سر و (۸) فرق میان سر و (۹)
طلق زخم خواه زخم شمشیر و کارد خواه دمبل و
مثال آن می فرماید که بمعنی اول بکسر اول و ثانی
هم آمده و بضم اول (۱۰) مرغ وحشی صحرائی
که آن را تذرو خوانند و (۱۱) بمعنی بندی خاص
و زندان و بکسر اول (۱۲) خوب و خوش و زیبا
و نکو - صاحب جامع بذکر همه معانی و بترک معنی
هشتم گوید که مصدر این ترنگانیدن است
که می آید - صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و دوم
و چهارم و پنجم و ششم و هفتم و دهم تا دوازدهم کرده
و صاحب سروری بمعنی اول و دوم و چهارم
و هفتم و دهم و دوازدهم آورده - صاحب
رشیدی ذکر معنی اول و دوم و چهارم تا هفتم
و دهم تا دوازدهم فرموده و صاحب ناصری
معنی اول و دوم و چهارم تا هفتم و دهم تا

دوازدهم را نوشته - خان آرزو در سراج
معنی اول تا هفتم و نهم و دهم و دوازدهم بیان کرده
نسبت معنی سوم گوید که از کلام خوانساری
شکستن شیشه هم پیداست و نسبت معنی نهم
گوید که در برهان مذکور است و در دیگر کتب
معتبره دیده نشد - بهار بر معنی اول و دوم
و سوم قانع مؤلف عرض کند که اسم جامد
فارسی زبان است و به تحقیق ما (۱۳) اسم
مصدر ترنگیدن و ترنگانیدن که می آید (تقاضای
ل) ترنگ کمان رفته در مغز کوه ؛ فشانش
کیا تیر بر هر گروه ؛ (سیف اسفرنگی ل۲) بر دو
زخم گرز گرانش بیک ترنگ ؛ از بالش در نگ
سر کوه زیر خواب ؛ (خوانساری ل۳) چون
ترنگ شیشه در گوش آمدش ؛ دل درون
سینه در جوش آمدش ؛ (ناصر خسرو ل۴) آکشاد
نیز چشم و گوشم ؛ رنگ قدح و ترنگ طنبور
(شیخ اوحدی ل۵) شب کنی روز روز

کارش ہ درنوسی بدرج طومارش ہ بازشعرش
برترنگانی ہ بتقاضا قدم بلنگانی ہ (منصوری
۷۵) زتیغ غصہ عدوی ترا بریدہ گلو ہ زسنگ
حادثہ خصم ترا شکستہ ترنگ ہ (مسعود سعد سلمان
۱۲۵) لاجرم چون چنین گران جانم ہ ناخوش
و ناترنگ و نادانم ہ (اردو) (۱) وہ
آواز جو تیر چلانے کے وقت کمان سے نکلے
مونث (۲) تلوار یا تیر وغیرہ نشانہ پر لگنے کی
آواز۔ مؤنث (۳) تلوار یا شیشہ کے ٹوٹنے
کی آواز۔ مؤنث (۴) تار کی آواز جیسے طنبور
کی آواز۔ مؤنث (۵) کود پھاند۔ مؤنث
(۶) غرقاب (۷) تالو۔ مؤنث۔ دیکھو تارک
(۸) فرق۔ مذکر۔ مانگ۔ مؤنث (۹) زخم۔
مذکر (۱۰) دیکھو تذرو (۱۱) محبس۔ قید خانہ
زندان۔ مذکر (۱۲) نیک۔ اچھا۔ خوش۔
(۱۳) مصدر ترنگیدن کا اسم بلحاظ اس کے
تمام معنوں کے۔

ترنگا ترنگ اصطلاح۔ بقول برہان و
وبحر و سروری بفتح اول و ثانی (۱) صدای
انداختن تیرہا۔ پی درپی و (۲) آواز چلہ کمان
و (۳) آواز تارہای ساز (مولوی معنوی ۵)
سنج درآمد بہ ترنگا ترنگ ہ زہرہ بنکیار فرو
چنگ ہ صاحب انند بحوالہ غیاث گوید کہ آواز
زدن شمشیر بر چیز سخت است مؤلف گوید کہ
ہر دو سکندری خوردہ اند قول محققین اول الذکر
اعتبار را شاید کہ صاحب سروری ہم داخل
آنست کہ محقق زبان خود است۔ چیزی نیست
جزین کہ الف وصلی درمیان دو لفظ ترنگ
آمدہ چنانکہ زنگار رنگ (اردو) (۱) پے درپے
تیر چلانے کی آواز۔ مؤنث (۲) چلہ کمان کی
آواز۔ مؤنث (۳) تارہائے ساز کی آواز مؤنث

ترنگان بقول برہان و ناصری و جامع بضم
اول بروزن و معنی ترنجان است کہ بادرنگبو
و بالنگبو یہ باشد و ترنجان معرب آنست و آن را

بعربی مفرح القلب المحزون خوانند خان آرزو در سراج گوید که این مرکب است از ترنگ که بدل ترنج است یعنی میوهٔ معروف و الف و نون نسبت مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با خان آرزو (اردو) دیکھو بادرنگبویہ۔

ترنگانیدن بقول برہان مصدر ترنگ است و یعنی (۱) بصدا آوردن چلهٔ کمان۔ صاحب بحر بذکر معنی اول گوید که (۲) آواز کردن پیکان تیر وقت رسیدن بجائی و صدا کردن شمشیر هنگام خوردن آن بجائی و (۳) آواز کردن شمشیر وقت شکستن و (۴) آواز کردن تار هنگام نواختن ساز و (۵) آواز کردن قدح به انگشت زدن و (۶) انگیز و جست و خیز کردن۔ می فرماید که مضارع این ترنگد (سالم التصریف) صاحب رشیدی بر ترنگ ذکر ترنگیدن و ترنگانیدن کرده گوید که مصدر ترنگ است و صراحت معنی مصدری نکرد (اوحدی ۵) باز شعرش بر ترنگانی تبعقا قدم بلنگانی ۴ صاحب موارد می فرماید که این مصدر متعدی ترنگیدن است که می آید و بر معنی اول قانع و متفق با برہان صاحب نوادر صراحت معنی نکرد و بر متعدی ترنگیدن قناعت کرده صاحب مؤید متفق با برہان مؤلف گوید که صاحب بحر در معنی سکندری خورد و ترنگیدن را هم ترک کرد و همهٔ معانی ترنگیدن را بذیل این نوشت با اتفاق داریم با برہان که این متعدی بد و مفعول ترنگیدن است و شامل بر همهٔ معانی ترنگیدن۔ مخفی مباد که ترنگ که گذشت اسم مصدر این است (اردو) دیکھو ترنگیدن یہہ اسکے تمام معنون پر شامل ہے بحیثیت متعدی بد و مفعول۔

ترنگبین بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری و سراج بر وزن و معنی ترنجبین است و آن دارویی باشد شیرین گویند مانند برخارشتر می نشیند و بعربی من گویند (الخ) (سعدی شیرازی ۵) ترنگبین و صالم مده که شربت هجر ۴ نمیکند

خفقان فواد را تسکین ۔ مؤلف عرض کند که ما صراحت کافی بر ترانگبین کرده ایم (اردو) دیکھو ترانگبین۔

ترنگو همان تانگو که اشارهٔ این همه را بجا کرده ایم معه صراحت ماخذ (اردو) دیکھو تانگو

ترنگیدن صاحب سروری ذکر ترنگ کرده گوید که بمعنی صدا کند تار روی سازها و مثل آن (مولوی معنوی ؎) دلم از چنگ غمت گشت چو چنگ ۔ نه خروشد نه ترنگد چه کند ۔ و همو نسبت این گوید که (۱) صدا کردن شمشیر و گرز و تبر در وقت زدن بر جای و (۲) صدا دادن زه کمان در تیر اندازی و چاشنی و (۳) صدا کردن تار روی سازها (ادمانی ؎)

زکوب گرز و ترنگیدن حسام بود ۔ فضای معرکه همچون دکان آهنگر ۔ صاحب رشیدی ذکر این بالفظ ترنگ بلا صراحت معنی مصدری کرده صاحب نوادر ذکر هر سه معانی فرموده و صاحب موارد همزبانش مؤلف عرض کند که اسم این مصدر همان ترنگ که بجایش گذشت و ترنگانیدن متعدی بد و مفعول یعنی برآوردن صدا از شمشیر و امثال آن و چله و تار ساز و ترنگد مضارع این (اردو) (۱) تلوار یا تیر وغیرہ کا شاں پرلک کر آواز کرنا (۲) تیر یا تلوار یا گرز وغیرہ چلتے وقت آواز کرنا۔ (۳) کسی باجے کے تار کا آواز کرنا۔ جیسے سارنگ کا تار آواز کرتا ہے۔

ترنم بقول بهار سرود کردن می فرماید که بالفظ زدن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی سرائیدن فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر خود کنند که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) رخساره بر فروخته باغ از گل قدح ۔ با غنده لیب باش که مست ترنم است ۔ (اردو) راگ۔ نغمہ۔

ترنّم داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ترنّم سرائیدن است (ظہوری ؎) زلیخا داشت با خود این ترنّم ہا کہ آمد شاہ خندان چون تبسّم ہا (اردو) گانا۔

(الف) **ترنّم رستن** مصدر اصطلاحی۔

(ب) **ترنّم روئیدن** صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو بمعنی پیدا شدن ترانہ (ظہوری ؎) ترنّم رویدازکام و زبانی ہا کہ با آہ و فغانی ہمدم افتد ہا مخفی مبادکہ سند بالا متعلق بہ ترنّم روئیدن است ازینجاست کہ ب را قائم کردہ ایم۔ (اردو) راگ پیدا ہونا۔

ترنّم شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ترنّم پیدا شدن است (ظہوری ؎) کند ہاتمی نوحہ گر ہمیں ہا ترنّم شود چون برارد نفس ہا (اردو) ترنّم پیدا ہونا۔ راگ پیدا ہونا۔

(۱) **ترنّم شناختن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واقف بودن

(۲) **ترنّم شناسیدن** از موسیقی (منعامی ب ؎) ترنّم شناسان دستان نیوش ہا زبانگ مغنی گرفتند گوش ہا (اردو) راگ سے واقف۔ فن موسیقی سے واقف ہونا۔

ترنّم فشان اصطلاح۔ بقول بہار و بحر کنایہ از بسیار سراینده (ملّا طغرا در تعریف قاصدان ؎) صنم پیکران از لباس زری ہا ترنّم فشان وقت جولانگری ہا **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بہت گانے والا۔

ترنّم فشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بسیار سرودن باشد سندش ہمان کہ بر ترنّم فشان گذشت (اردو) بہت گانا۔

ترنّم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند سرودن است (حسن غزنوی ؎) شاید که بدین شعر کند مدح تفاخر ؎ شاید که بدین مدح کند عقل ترنّم ؎ (اردو) گانا۔

ترنّم گری اصطلاح۔ بقول بحر و بهار عجم بمعنی سرودن **مؤلف** عرض کند که بمعنی نغمه سرائی است حاصل بالمصدر سرودن هر دو محققین بالا بر نزاکت معنی مصدر و حاصل بالمصدر غور نکرده اند و صاحب انند نقل نگار هر دو۔ (ملّا طغرا ؎) چکاوک ز حسن ترنّم گری ؎ ز نسناز خود می ستاید پری ؎ (اردو) گانا کا حاصل بالمصدر نغمه سرائی بترکیب فارسی لکھ سکتے ہیں مؤلف

ترنّم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی بکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی سرودن است (فغانی شیرازی ؎) هر جا که از پی تو فغانی کشید آه ؎ بستانه رفته و ترنّم نموده ؎ (اردو) گانا۔

ترنند بقول ملحقات برهان ترجمهٔ تموّج است **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم این را بفتح اوّل و فتح نون سوم دانند لیکن بر زبان ندارند۔ (اردو) تموّج۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ مذکر۔ موج زنی۔ جوش۔ تلاطم۔

(الف) ترنوا اصطلاح۔ بقول بحر مطرب تردست **مؤلف** عرض کند که ظاهرا اسم فاعل ترکیبی است و هم او ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) ترنوازی را بمعنی (۱) خوش خوانی و (۲) بمجاز خوش زبانی نوشته۔ بهار بذکر معنی اوّل صراحت مزید کند که خوش خوانی مطرب است (حکیم زلالی ؎) زدی رود و وان در پرده سازی ؎ بگوش خشک مغزان ترنوازی ؎ و نیز فرماید که معنی دوم از اهل زبان بتحقیق پیوسته که عبارت از کار خوب کردن است

ما بیشتر استعمال ترنواز بمعنی مطرب تر دست بود (مخلص کاشی ؎) زخم از مژگان ترباید زدن بر تار اشک پر نغمہ دلکش نیست تا مطرب نباشد ترنواز ۔ پ مؤلف عرض کند کہ سند حکیم زلالی ہم متعلق بہ الف است و بزیادت یای مصدری ب ہم موافق قیاس باشد و ارستہ نسبت ۔ ب بامعنی اول و دوم بیان کردہ بہار اتفاق دارد کہ اسم فارسی ترکیبی است (اردو) الف ۔ قوال ۔ مذکر ۔ ب (۱) قوالی ۔ مؤنث (۲) خوش زبانی ۔ مؤنث ۔

ترن والی اصطلاح ۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی عجلۂ کہ ہمچو کالسکہ بخار در قد قامت باشد و در آبادی ہا بر راہ آہنی بواسطۂ اسپان یا بذریعۂ قوت برقی سیری کند کہ در انگلیسی زبان ٹریموے نام دارد مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم از ہمین لغت انگریزی مفرس کردند بحذف تحتانی و تبدیل میم بہ نون چنانکہ پام و پان و کیجیم و کجین و زیادت الف بعد واو صاحب بول چال ہم بحوالۂ معاصرین عجم ذکر این کردہ (اردو) ٹرام وے ۔ وہ گاڑی جو آہنی سڑک پر آبادی مین بذریعۂ قوت برقی یا گھوڑون کے ذریعہ سے چلائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

ترنیان بقول برہان و ناصری بروزن سختیان ۔ سبدی و طبقی باشد پہن کہ از چوب شاخہای بید بافند و فرماید کہ بہ تقدیم تحتانی بر نون ہم بنظر رسیدہ کہ بروزن نریمان باشد صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی تریان را بدون نون سوم ذکر کردہ بدیل آن ذکر این ہم کند و میفرماید کہ در سامی بہ تقدیم تحتانی است مؤلف عرض کند کہ ہمین اصل است بقول معاصرین عجم و آنچہ بہ تقدیم تحتانی آید قلب بعض این

وتریان مخففش یا مخفف این اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بید کی ٹوکری۔ مؤنث۔

تروال بقول برہان وجامع بروزن احوال برگ سیاہ را گویند و با زای منقطہ دار و زای فارسی ہم باین معنی آمدہ صاحب ناصری گوید برگ گیاہ است و فرماید کہ با زای منقطہ دار ہم باین معنی آمدہ یعنی تروال۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در بعضی نسخ برہان ہم بعوض برگ سیاہ برگ گیاہ نوشتہ معلوم می شود کہ بہ تصحیف کتابت برگ سیاہ مرقوم شد۔ بعض معاصرین عجم تژوال بہ زای فارسی را اسم جامد فارسی قدیم دانند و تروال بہ زای ہوز را مبدلش چنانکہ ژند و زند و این مبدل تروال چنانکہ برغ و برغ (اردو) گھانس کی پتیاں۔ مؤنث۔

تروتازہ استعمال بمعنی حقیقی است۔

مؤلف عرض کند کہ ظہوری استعمال این کردہ است (ے) اشک را طرز سراسر روی آموختہ ام بگریہ و سیر خیابان تروتازہ صبح کی (اردو) تروتازہ۔

تروخشک اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان (۱) معروف است و (۲) کنایہ از نانخورش و (۳) بغیر نانخورش بمعنی اندک و بسیار و امثال اینہا۔ صاحب بحر گوید کہ با نانخورش و بغیر نانخورش

واندک و بسیار صاحب مؤید می فرماید کہ با نان خورش و بغیر نان خورش و نان اندک و بسیار **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین بالا بغلط می اندازد معنی اول حقیقی است و معنی دوم بیان کردہ ملحقات برہان درست است و معنی سوم ہیچ معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) (۱) بھیگا ہوا اور خشک (۲) نانخورش یعنے وہ سالن یا میٹھا جو روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں۔ مؤنث۔

تروده صاحب مؤید مطبوعه بحوالهٔ ادات گوید که بمعنی تروده باشد در دیگر نسخ قلمی هم یافته می شود **مؤلف** عرض کند که بخیال ما (ترزده) را که گذشت به تصحیف کتابت چنین نوشته اند واللہ اعلم. دیگر کسی از محققین زبان دان و اهل زبان ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش می شد ما این را مزید علیه تروده بزیادت واو خیال می کردیم. معاصرین عجم ازین بیخبر (اردو) دیکھو تروده.

تروشه بقول برهان و جهانگیری و جامع بضم اول و ثانی بواو رسیده و فتح شین نقطه دار (۱) نام میوه. صاحب رشیدی گوید که مرادف ترشه که میوهٔ معروف است و بعربی حماض صاحب ناصری بذکر قول برهان و رشیدی می فرماید که تره ایست ترش مزه ترجمهٔ حماض و همین است ترشه خان آرزو در سراج می فرماید که (۲) مراد از میوهٔ معروف ترنج است و ترشه بحذف واو که گذشت مخفف این و حماض که رستنی است **مؤلف** عرض کند که ما صراحت کامل بر ترشه کرده ایم که مخفف این باشد آنچه خان آرزو بنسبت معنی دوم ترنج گوید موافق قیاس معلوم می شود (اردو) (۱) دیکھو ترشک (۲) دیکھو ترنج.

تروميده بقول برهان و جهانگیری و جامع و ناصری و رشیدی بفتح اول و واو مجهول و میم مکسور بروزن صبوحیده بمعنی (۱) آمیخته و (۲) اندوخته و صاحب برهان فرماید که بکسر اول بروزن نکوهیده هم آمده صاحب سروری این را مرادف تروهیده به های هوز عوض میم گوید بهر دو معانی بالا. خان آرزو در سراج بذکر هر دو می فرماید که اغلب که ازین هر دو یکی تصحیف است **مؤلف** عرض کند که سبحان اللہ چه خوش تحقیق است بخیال ما واتفاق

معاصرین عجم تروه که می آید اسم جامد فارسی زبان است یعنی جنت و تروج فارسیان از تین اسم جامد مصدری ساختند بترکیب یای معروف وعلامت مصدر ون جنت شدن و تروییدن مبدلش چنانکه باصره و باسرم هر دو مصدر حالا متروک التشریف است و از کتب قدیم زبان خارج و بر زبان معاصرین عجم هم نیست و تروید و تروه ید ماضی مطلق هز و ویز یادات های هوز آخرش افاده معنی مفعولی کند یعنی تروح شده و هر دو معانی بالا بر سبیل مجاز است. پس (اردو) (۱) ملا ہوا (۲) جمع کیا ہوا۔

تروون صاحب آصفی گوید که اسم زیره باشد و برزیره می فرماید که بکسر اول اسم فارسی است و بعربی کمون معرب از خامون یونانی یا کمون سریانی نیز بعربی سفوت و یونانی کریتون و گویند که بروی اسقیقوس و در انگریزی کیومن و بهندی نیز زیره و جیره نامند و آن تخم نباتیست از بادیان باریکتر گرم در دوم و خشک در سوم۔ دران تحلیل و تفتیح سدد و تقطیع و تجفیف و تلطیف و قبض است و منافع بسیار دارد (انج) **مؤلف** عرض کند که مصنف و معاصرین عجم تروون را هم فارسی قدیم دانند که اسم جامد است (اردو) زیرہ۔ فارسی۔ اسم مذکر کمون۔ ایک خوشبودار باریک تخم کا نام جو اکثر گرم مصالحہ میں پڑتا ہے۔

تروند بقول برہان و جامع بروزن فرزند (۱) میوه نورس و نو باوه را گویند و (۲) بمعنی مکر و حیله و تزویر و دروغ و فریب۔ صاحبان سروری و ناصری و رشیدی بمعنی نوباوه و تازه و قانع خان آرزو این را مرادف ترفند و تروند گفته می فرماید که بمعنی اول مرکب است از تر بمعنی تازه و وند که کلمه نسبت است و بمعنی دوم مبدل ترفند **مؤلف** عرض کند که

ماخذ بیان کرده اش درست است و ماخذ ترفند بجایش عرض کرده ایم (اردو) (۱) نیا میوہ۔ مذکر۔ دیکھو نورس اور نوباوہ (۲) دیکھو ترفند کے پہلے معنے۔

تروندہ بقول برہان وجہانگیری وجامع بروزن ارزندہ بمعنی تروند (مولوی معنوی) (۱) تروندۂ پالیز خان ہر گاو و خر را کی رسد ۔ ۲ ازین میوہ ہای نادرہ زیرک ولی کز بر خورد ۔ ۳ (ابن یمین) میوہ شیرین بکام دوستان تازہ شاخ ۴ از پی تلخی عیش دشمنان آید پدید ۔ ۵ زان چنان آزادہ شاخی اینچنین تروندۂ ۶ ہم ز بخت خسرو خسرونشان آید پدید ۔ ۷ صاحبان رشیدی وسروری وسراج این را مرادف تروند ترفند گویند۔ صاحب ناصری بمعنی اول تابع مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ تروند است بمعنی اول ومبدل ترفندہ بمعنی اولش (اردو) دیکھو تروند۔

تروہ بقول برہان وناصری باواو مجہول بروزن اندوہ جفت را گویند وبعربی زوج می فرمایند کہ بروزن شگوفہ نیز باین معنی آمدہ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ خان آرزو در سراج بذکر برہان گوید کہ ہیچ یک سند ندارد قابل اعتماد نباشد وتصحیف را دخل تمام است از بنکہ در شرفنامہ تورہ و در لسان الشعرا تورہ مرقوم است مؤلف عرض کند کہ ہمین است تحقیق محقق بانام ونشان کہ تصحیف بر زبان اوست ما باعتبار ناصری وجامع کہ ہر دو محققین صاحب زبان وشفق با برہان اند این لغت را صحیح دانیم (اردو) جفت۔ مذکر۔ طاق کا مقابل۔

تروہ بقول برہان وجامع وسراج بروزن اندوہ بضم ثالث ونیز بروزن سرفہ ہر دو مرادف تروہ باشد مؤلف عرض کند کہ مخفف تروہ کہ گذشت (اردو) دیکھو تروہ۔

تروہید بقول برہان وجہانگیری وجامع وناصری وسروری بفتح اول وہای ہوز بکسر

بروزن صبوچید بمعنی اندوختہ و آمیختہ۔ صاحب برہان می فرماید کہ بکسر اوّل ہم درست است

مؤلف عرض کند کہ ماحقیقت این را بر ترومیدہ بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو ترومیدہ۔

ترویج بقول بہار بمعنی رواج دادن (ظہوری ۵) از رونق کار غم ظہوری ہا ترویج
و این یکاد دادیم ہ صاحب منتخب گوید کہ روانی دادن متاع و درم را مؤلف عرض کند کہ
لغت عرب است بمعنی رواج فارسیان با مصادر فرس بترکیب فارسی استعمال این می کنند
کہ در ملحقات می آید (اردو) رواج۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ دیکھو بازار کے تیسرے معنے۔

ترویج دادن استعمال۔ صاحب آصفی کند کہ رواج دادن است و سند این بر ترویج
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض از ظہوری گذشت (اردو) رواج دینا۔

تره بقول برہان بفتح اوّل و تخفیف ثانی (۱) دندان ہای کلید را گویند و (۲) گیاہ تیزی کہ بر
سر دانہ ہای جو و گندم در خوشہ می باشد می فرماید کہ باین دو معنی بازای فارسی ہم آمدہ و با تشدید
ثانی (۳) ہر سبزہ کہ با طعام خورند عموماً (۴) گندنا را گویند خصوصاً و باین معنی بہ تخفیف ثانی
ہم درست است۔ صاحب جامع بر معانی سوم و چہارم قانع۔ صاحب سروری گوید کہ بہمہ
معانی مرادف تره کہ بہ زای فارسی می آید۔ صاحب ناصری بر معنی سوم قناعت فرمودہ می طراز
کہ رسم است بر خوان ملوک کہ تره اوّل بود و حلوا آخر (کمال اسمعیل ۵) گرچہ در خدمت
صدر تو ہنر مندانند ہ وین رہی بار دل و زحمت خاطر باشد ہ لیک رسم است کہ بر خوان
ملوک ایام ہ تره اوّل بود و حلوا آخر باشد ہ (ابن یمین ۵) بہای تره یک روزہ خوان
ہمت اوست ہ ہران ذخیرہ کہ در بجرد کان بود مخزون ہ صاحب رشیدی ہم بر معنی سوم

قانع خان آرزو بنقل قول رشیدی گوید که بمعنی مطلق سبز نیست چنانکه قوسی گفته ولهذا شاه تره نام دارویی است ونسبت معنی چهارم گوید که در بعض بلاد بدین معنی مستعمل **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان باشد مبدل تره که زای فارسی بدل می شود با رای مهمله وهمین است مثال اولش ومعنی دوم مجاز معنی سوم وبمعنی سوم مرکب است از تره وهای نسبت وکنایه باشد از هر سبزه که باطعام خورند یعنی لقولات وبمعنی چهارم هم مجاز که ذکرش بر اخریط کرده ایم آنچه خان آرزو این را بمعنی مطلق سبزی نوشته از ذوق زبان کار نگرفته بلکه بر معنی حقیقی رفته **(اردو)** (۱) کنجیون کے دندانے۔ مذکر۔ دیکھو تره (۲) وہ تیز پتیاں جو جواد رگیہون کے خوشون پر ہوتی ہین۔ مؤنث (۳) ترکاری۔ مؤنث (۴) دیکھو اخریط۔

تره‌ها بقول برہان بضم اول وفتح وتشدید ثانی بروزن اهتمات بمعنی بیهوده وهرزه وخرافات ومهملات می فرماید که گویند عربی است۔ صاحب جامع ذکر این کرده گوید که ظاهرا عربی است۔ صاحبان اند وغیاث گوید که جمع ترهه۔ لغت عربی است که بمعنی باطل آمده غالب دهلوی در قاطع برہان گوید که لغت فارسی است مرکب از تره وآت که لفظی است بمعنی مثل ومانند اما تره پودینه وگندنا ومانند آن را گویند که بطریق تفنن خورند لاجرم کلمات نشاط انگیز را تره‌ها گویند یعنی جز انبساط خاطر مدعای دیگر در ضمن آن مضمر نیست صاحب قاطع القاطع جوابش داده وتردیدش کرده **مؤلف** عرض کند که تره‌ها بمعنی بیان کرده غالب دهلوی مستعمل نیست ونه لفظ فارسی باشد شک نیست که لغت عرب است که فارسیان استعمالش کرده اند وقول صاحب جامع هم همین که محقق زبان است پس برہان خطائی نکرده

که ذکرش کرده و اشاره بلغت عرب هم نموده البته لغت عرب در برهان خارج از موضوع برهان است ولیکن خطائی فاحش نیست که ذکرش را گناه دانیم فضولی غالب دهلوی است و آرزوی دیرین بجنبش مغلوب است (اردو) خرافات۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ خرافت۔ بیہودہ باتین۔ یاوہ گوئی۔ ہرزہ درائی۔

ترۂ بیابانی استعمال۔ بقول محیط اقسیوس عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) ترۂ بیابانی ایک پودے کا نام ہے۔ مؤنث۔

را نام است و هم او بر اقسیوس می فرماید بفتح همزه وسکون قاف و فتح سین مهمله و ضم یای تحتانی و سکون واو اقیسوس هم گویند بیونانی و معنی این حدقی است بجهت مشابهت این نبات بحدقه انسان و آن را بفارسی ترۂ بیابانی نام است منافع آن قریب بمنافع افیوس و ازین معلوم می شود که این همان افیوس است و برافیوس گوید که آن نباتی است مابین شجر و گیاه و بسیار بلند می شود و ساق آن زعب دار و باریک و دو یا سه عدد شبیهه بچوب اذخر گرم و خشک در دوم حار حاد۔ لذاع۔ مقی و مسهل و آشامیدن اعلای بیخ آن مقی قوی و منافع دارد (الخ) **مؤلف**

ترۂ تندک اصطلاح۔ بقول برهان ترۂ تیزک را گویند و آن سبزی باشد که بعربی جرجیر خوانند صاحب انند نقل بردارش **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت این را بر اندازه بیان کرده ایم (اردو) دیکھو اندازہ۔

ترۂ تیزک اصطلاح۔ بقول انند مرادف ترۂ تندک که گذشت۔ صاحب محیط هم ذکر این کرده می فرماید که اسم جرجیر است **مؤلف** عرض کند که آنچه بر جرجیر نوشت ما ذکرش بر ترا تیزک کرده ایم (اردو) دیکھو ترا تیزک اور ترۂ تندک۔

ترۂ خراسانی استعمال۔ بقول برهان سبزی باشد

ترش مزه و او را در خراسان ساق ترشک خوانند چه ساق آن بسیار ترش می باشد و در عربی بقلهٔ حامضه گویند سرد و خشک است و قابض صاحب ناصری هم ذکرش کرده مؤلف عرض کند که ماحقیقت این بر او قیمین عرض کرده ایم (اردو) دیکھو اوقیمین۔

تره در کوره بریانست مقوله بقول بحر و بهار و انند در جائی که چیز خوردنی یافت نمی شود هر طعام سهل حکم بریان دارد چون تره که صورت بره پیدا کند **مؤلف** عرض کند که قیاس و معاصرین عجم هم بر زبان دارند (اردو) لیکن یہ کہتے ہیں "بھوکے کو دلیا ہی پلاؤ ہے"

تره شیر اصطلاح۔ بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری و ناصری و سراج با شین نقطه دار و یای حطی و رای بی نقطه. تره باشد شبیهه به تبر خون لیکن بغایت تلخ **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیهٔ این متحقق نشد و تبر خون بجایش مذکور شد. مخفی مباد که خیال ما این است که (تره تیز) را کاتبین به تصحیف نوشتند و الله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دیکھو تبر خون۔

تره گربه اصطلاح۔ بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی و ناصری همان باد رنجبویه که گذشت و گربه را باین تره محبت بسیار است **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و انوس (اردو) دیکھو باد رنجبویہ۔

تره میر اصطلاح۔ صاحبان سروری و جهانگیری گویند که تره ایست که بتازی ایهقان خوانند صاحب جامع گوید که خردل صحرائی است صاحب رشیدی می فرماید که این تره دراز می شود و شگوفهٔ سرخ دارد و برگش پهن و خورده می شود صاحب محیط بر خردل بری گوید که آن را بسان گویند و هم او بر ایهقان می فرماید که جربیر تری است و هر چه بر جربیر نوشت ما ذکرش بر تره تیز کرده ایم **مؤلف** عرض کند که خیال ما این است

که ترده تیز را کاتبین تصحیف کرده اند و محققین غوری بران نکرده والله اعلم بحقیقة الحال .
(اردو) دیکھو ترہ تیز ک ۔

ترہ میرہ اصطلاح . بقول ناصری و برہان و سراج و مؤید بکسر میم و سکون یا و فتح را سبزی است که بتازی آن را ایهقان گویند **مؤلف** عرض کند که همان (ترہ میر) است که گذشت های هوز زد . آخر این زائد و درینجا هم خیال ناصری است که ترہ تیزہ باشد ولیکن همه محققین متفق در املای اینند و وجه تسمیه بوضوح نه پیوست
(اردو) دیکھو ترا تیز ک ۔

ترہندہ بقول برہان و جهانگیری و جامع و رشیدی و سراج بروزن شرمنده هر چیز آراسته و باطراوت باشد (خواجه عمید لویکی ؎) شد زمین ز عدلت آراسته ترہنده باز ؛ چون ترسیر خسرو سیارگان روی فلک ؛ صاحب ناصری بذکر این گوید که از این شعر چنان بخاطر می رسد که صاحبان فرهنگ خبط و خطا کرده اند و ترہنده را مرادف آراسته دانسته اند و شاعر گفته باشد در مدح ممدوح که ممدوح خسرو سیارگان و هندرا بفلک تشبیه کرده باشد و اگر غیر این باشد و آراسته و ترہنده مرادف باشد شعر ناقص گردد **مؤلف** عرض کند که اگر خیال ناصری را درست دانیم های هوز را از ترہنده حذف باید کرد و درین صورت البته معنی شعر درست می شود قطع نظر از شعر بالنسبت ترہنده گوئیم که باتفاق همه محققین بالاکه دران صاحب جامع محقق زبان خود هم شامل است این اسم جامد باشد و ظاهر الصورت اسم فاعل یافته می شود و مصدر این که حالا متروک است ترہیدن به ترکیب لفظ ترہ که منسوب به تر است بزیادت یای معروف و علامت مصدر ون بمعنی تر شدن و الله اعلم بحقیقة الحال (اردو) طراوت دار اور آراستہ چیز ۔ **مؤنث** ۔

تری بقول برهان وجامع بروزن کری (۱) رطوبت را گویند و با تحتانی مجهول (۲) دیوار بلند و سدی که در پیش چیزی کشند. صاحب جهانگیری این مرادف (ترا) گوید که بمعنی دیوار رفیع گذشت صاحب ناصری بذکر هر دو معانی بالا به حواله برهان گوید که در رشیدی اصلا نیامده و صاحب رشیدی بر (ترا) اشارهٔ این هم کرده گوید که امالهٔ تراست بمعنی بلند صاحب مؤید بر معنی دوم قانع. وارسته گوید که (۳) بمعنی بیدماغی و ناخوشی و (۴) ظرافت (میر الهی همدانی ؎)

دل بی حوصله را تاب ظرافت نبود ☆ از تری دامغ شود آینه گر فولاد است ☆ (سعید اشرف ؎)

از تری های جهان است مکدر دل ما ☆ همچو آئینه که از نم زصفا می افتد ☆ خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم کرده و در چراغ هدایت می فرماید که بمعنی (۵) درشتی و سختی و آزردگی است (اشرف ؎) با تریهای حسودان چرب ترمی سازم

☆ جامهٔ رویین بود آسیب باران را علاج ☆ وی فرماید که ظاهر اتر آمدن از همین عالم است پس بمعنی آزردگی انسب باشد مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است بیای نسبت مقابل خشکی و نسبت معنی دوم جا دارد که الف (ترا) را به تحتانی مبدل دانیم چنانکه حساب و حیب که غیر از امالهٔ چیز دیگر نیست و در شعر اول سعید اشرف هم ماتری را بمعنی اول گیریم مقصود شاعر از سرمهری جهان است و برای معنی سوم پیدا کرده و ارسته سند دیگر خواهیم که استناد او از همین شعر اشرف است و معنی چهارم را هم غیر از سند درست ندانیم که پیدا کرده محقق هند نژاد است بدون سند التفات و این معنی از هر دو اسناد میر الهی و اشرف پیدا نیست و با معنی پنجم پیدا کرده خان آرزو هم اتفاق نداریم که ماخذش شعر دوم اشرف است و در ان هم تریهای دشمنان بمعنی سرد مهریهای

دشمنان است نہ آزردگی (اردو) (۱) تری خشکی کا مقابل۔ مؤنث (۲) بلند دیوار مؤنث (۳) ناخوشی۔ مؤنث (۴) ظرافت مؤنث (۵) درشتی سختی۔ آزردگی۔ مؤنث۔

تریاق بقول بہار مرادف تریاک (۱) بالکسر مرکبی است معروف کہ تریاق فاروق قسم اعلای آنست۔ می فرماید کہ ہر دو کلمہ یونانی است و معرب و بمعنی مطلق پادزہر دارستہ ہم ذکر این کردہ۔ صاحب سواد السبیل گوید کہ معرب و تیریاکی در یونانی دوائی است برای دفع زہرہا اکسیر۔ صاحب محیط می طراز د کہ تریاق را افیون راگویند **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و صراحت افیون بجایش گذشت (ظہوری ؎) دزبند زدافعی فراقم ہ تریاق وصال در عراق است ہ (اردو) (۱) تریاق بقول آنمفید معرب۔ اسم مذکر۔ زہر مہرہ۔ فاد الزہر۔ ایک خاص قسم کی معجون جو شہد اور دیگر ادویات نباتی وحیوانی سے زہر کے دفع کرنے کے لئے بناتے ہیں۔ تریاق فاروق بھی یہی ہے۔ دیکھو افیون

تریاق پارسی اصطلاح۔ بقول بحر پازہر صاحب برہان بر (تریاق فارسی) گوید کہ آنمین را در عربی حجر التیس نامند۔ معاصرین عجم بر زبان دارند صاحب محیط ہم این را پادزہر گفتہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و صراحت پازہر بجایش گذشت (اردو) دیکھو پازہر۔

تریاق ترکی اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و آنند و محیط مومیائی راگویند و آن انسانی و کانی ہر دو باشد **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل بر مومیائی می آید در اینجا ہمین کافی است کہ مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو مومیائی مؤنث

تریاق روستائی اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و آنند سیر مراد ریباز است کہ بعربی ثوم

و فوم خوانند **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است۔ با صراحت کافی بر (اسکندروس و ترک روستایان) کرده ایم (اردو) ہمنا مذکر۔ دیکھو اسکندروس کے پہلے معنے۔

تریاق فارسی اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و انند و محیط ہمان تریاق پارسی کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است۔ (اردو) دیکھو تریاق پارسی اور پادزہر۔

تریاک بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و ناصری و سروری و وارستہ بفتح اوّل بروزن افلاک (۱) پادزہر می فرمایند کہ معرّب این تریاق است و (۲) افیون و صاحب برہان گوید کہ بکسر اوّل ہم آمدہ (حکیم سنائی ؎) یک جہان زیر گنبد افلاک ؎ کام پرزہر و خانہ پر تریاک ؎ خان آرزو در سراج گوید کہ بعض محققین کہ بالفتح گفتہ اند محل نظر است چرا کہ معرّب این تریاق دلالت صریح دارد بر مکسور الاوّل **مؤلف** عرض کند کہ این اسم زبان یونانی است پس در بالفتح بودنش محل تاملی نیست بعض فارسیان کہ این را بالکسر خواندہ اند تفریس باشد و از ہمین تفریس تعریب واقع شدہ پس کسر معرّب دلیل آن نباشد کہ صحت لفظ بالکسر باشد (اردو) (۱) تریاک۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ دیکھو تریاق (۲) دیکھو افیون۔ مؤنث۔

تریاک آفریدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پیدا کردن تریاک است بمعنی حقیقی۔ (سعدی ؎) تریاک دہندہ ان رسول آفریند

حق ؎ صدیق اگرچہ غم بود از زہر جانگزاتر (اردو) تریاق پیدا کرنا۔

تریاک اکبر اصطلاح۔ بقول (برہان در ملحقات) و بجز کنایہ از پازہر ہست کہ عاشق

به معشوق دهد **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این تریاک بزرگ و معرّب است یعنی آن تریاق فرضی و شاعرانه که عاشق برای دفع زهر چشم معشوق بکار برد (اردو) تریاک اکبر بقاعدہ فارسی کہہ سکتے ہیں وہ تریاک جو عاشق معشوق کو دیتا ہے۔ مذکر۔

تریاک بردن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی هلاک **مؤلف** عرض کند بردن در اینجا بمعنی تلاش کردن است و این تصرف محاوره باشد چنانکه عرفی گوید (ے) کنون اگر نرسی کی رسی بفریادم ؎ مرا چو جان بلب آید کجا برم تریاک ؎ (اردو) تریاک ڈھونڈنے جانا۔

تریاک بریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار بمعنی (۱) نشاء افیون زائل شدن است و (۲) تریاک گذاشتن صاحب بحر بمعنی دوم قانع وارسته همربانش (اشرف (۱) رباعی) یاران مکشید تیغ بیباکی را ؎ مهجور مسازید مرا چون خاکی را ؎ دشوار تر از بریدن شاه رگ است ؎ تریاک اگر برید تریاکی را ؎ (عشرتی (۲)) یک لطف نمایان تو در حق من این بود ؎ کز وعدهٔ تریاک تو تریاک بریدم ؎ (شفیع اشرف (۲)) بریدن از تو برنگ بریدن تریاک ؎ رسانده است بلب جان ناتوان مرا ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) افیون کا نشہ زائل ہونا (۲) افیون ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔

تریاک خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و بحر (۱) در هلاک خود کوشیدن (میرزا طاهر وحید ے) بمن گفتی ای آفتاب غلام ؎ که افیون حلال است و صهبا حرام ؎ چنانکم حدیث تو از کار برد ؎ که خواهم ازین غصه تریاک خورد ؎ **مؤلف** عرض کند که مجازاً بمعنی (۲) افیون خوردن است که معنی حقیقی است و حق آنست که تریاک زهر است الا ما شاء الله

اقل کہ زہر نیست پس معنی اول من وجہ درست
است کہ تریاک خوردن زہر خوردن باشد
(میرزا اسمعیل ایما ۱۲) ترک خواہشہا کند گر
تلخ کامت باک نیست ہ چارۂ بہر ہوا جز خوردن
تریاک نیست ہ (محمد قلی سلیم ۱۲) محبت کرد
از بس تلخ بر من زندگانی را ہ اگر زہر ہم نمیداد
آسمان تریاک می خوردم ہ (اردو) (۱)
زہر کھانا (۲) افیون کھانا۔

تریاک رسیدن مصدر اصطلاحی بقول
بہار و اند تکیف شدن بہ تریاک **مؤلف**
عرض کند کہ ذوق سخن ما را اجازت نمی دہد کہ
این را تسلیم کنیم معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند
مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) افیون
سے حالت نشہ مین ہونا۔

تریاک روستایان اصطلاح۔ بقول
رشیدی بمعنی سیر کہ برادر پیاز است۔ صاحبان
جہانگیری و ناصری در ملحقات ہم ذکر این کردہ اند

مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از نیکہ روستایان
سیر را ہمچون تریاک بکثرت می فروشند کہ سیر خوران
ہمچو تریاک خوران زنہار ترکش نمی کنند بوجہ اینکہ
گویند سیر بسیار ہاضم است و عموماً زیر استعمال
خاص و عام در احت کافی بر اسکندر روس گذشتہ (اردو)
دیکھو اسکندر روس۔

تریاکی بقول انند و غیاث (۱) بمعنی افیونی کہ
عادت خوردن افیون دارد و (۲) نام شاعری

مؤلف عرض کند کہ معنی اول بیای نسبت است
و بمعنی دوم تخلص شاعریست نقاش (اردو)
(۱) دیکھو افیونی کے پہلے معنے (۲) تریاکی ایک
شاعر معروف کا تخلص ہے۔ مذکر۔

(الف) تریاکی چیزی شدن مصدر
اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ از مالوف و معتاد
چیزی شدن و ہم او گوید کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) تریاکی چیزی کردن بمعنی مالوف
و معتاد چیزی کردن (ملا طغرا در تعریف گل کوکنار

ے) شقائق ازان برلب جوشدہ پا کہ تریاکی صحبت
اوشدہ پا (میرزا معز فطرت ے) در مذاقم سخن
تلخ گوارہ گردید پا تالب لعل تو تریاکی دشنام
کردہ پا صاحبان بحر و اندہم ذکر این کردہ اند۔
مؤلف عرض کند کہ مجاز از معنی حقیقی تریاک
است کہ تریاک ہم تریاکی را مالوف و معتاد
خود ش می کند (اردو) الف کسی چیز یا کام
کا عادی ہونا (ب) کسی چیز یا کام کا عادی کرنا۔
تریان بقول برہان بکسر اوّل بروزن گریان
طبق چوبین و طبقی را نیز گویند کہ از شاخ بید بافند
می فرماید کہ بروزن مرجان ہم آمدہ صاحبان

جہانگیری و رشیدی گویند کہ مرادف ہمان تریاک
کہ گذشت۔ صاحب جامع بر طبق بید قانع نہ شدہ
سروری از شمس فخری سندی آوردہ (ے)
ذیل بر طبخت از کشت زار چرخ آوردہ پا
بر طبق مہ بصورت تریان پا می فرماید کہ تریان
بفتح تا و سکون رای مہملہ و کسر با نیز بدین معنی آمدہ
اما در سامی فی الاسامی تریان بوزن گریان بمعنی سبد
عریض است صاحب ناصری گوید کہ مرادف تریان
و تریتان۔ خان آرزو در سراج میفرماید کہ این مخفف
یکی از انہا مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم
با او (اردو) دیکھو تریان۔

(الف) تریت بقول برہان بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون تحتانی و فوقانی (ا) ریزہ کردن
نان و ریزان دوغ و شیر و شربت و آبگوشت و مانند آن و ہم او ----------
(ب) تریدہ را بہمین معنی آوردہ۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو گوید کہ ہمین را شکنہ نیز گویند
و بازی تریدہ خوانند (السبحی الاطعمہ الف ے) روغنی کز پاچہ جمع آوردہ پیر کلہ پنہ پا کفچہ کفچہ
بر تریدہ شد ذا ہمہ شاخہ (مولوی معنوی ب ے) بس کن و این سر تنور بنہ پا تا کہ نانہا
را تریدہ کنند پا صاحبان جامع و سروری و جہانگیری ہم ذکر ہر دو کردہ اند (السبحی ب ے)

آنکه مشعم کند از عشق تزید پا چه پا تا بخورد ش مذهم بر منش انکاری هست پا خان آرزو در سراج
بنا کر هر دو می فرماید که تزید بنای مثلثه معرب تزیدا ست مؤلف عرض کن که الف مبدل
ب باشد چنانکه زردشت و زرتشت و بخیال ما (۲) اسم مصدر تزیدن است که می آید بمعنی
کشش و بهر دو معنی اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) الف و ب (۱) روٹی کو ٹکڑے
ٹکڑے کر کے دودہ یا شربت یا شوربے وغیرہ مین ڈالنا کا حاصل بالمصدر (۲) کشش مؤنث

تریدن بقول برہان و ناصری بفتح اوّل بر
وزن و معنی (۱) کشیدن و بیرون آوردن باشد
و (۲) بضم اوّل بمعنی رسیدن صاحب برہان گوید که بمعنی اوّل
بازای منقطه دار هم آمده صاحب جهانگیری بذکر
معنی اوّل میفرماید که با اوّل مضموم ریدن. صاحب
جامع بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم رسیدن
نوشته. صاحب رشیدی بهر دو معنی با برہان متفق
و می فرماید که مرادف توریدن است و اصح بمعنی
کشیدن تزیدن است که در باب نون و فصل
زای فارسی بیاید. صاحب سروری بر معنی اوّل
قانع و صراحت کند که بازای معجمه نیز آمده صاحب
مؤید هم بر معنی اوّل اکتفا کرد. خان آرزو در
سراج بذکر قول رشیدی گوید که درین بچند وجه
تامل چرا که نوریدن بنون اوّل بمعنی شرمنده شدن
است در حضور خصم پس مرادف آن نمی تواند شد
و نیز درین صورت مخفف بودنه مرادف و تزیدن
به زای منقوطه در اکثر فرهنگها آمده پس احتمال دارد
که تزیدن به نون و زای فارسی نیز آمده باشد و الله
اعلم بحقیقة الحال. صاحب بحر بالتفاق برہان در
هر دو معنی می فرماید که سالم التصریف است که غیر از
ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامده و هم او ذکر تزیدن
به زای معجمه دوم عوض رای مهمله بهر دو معنی بالا
هم کند صاحب سوار د بذکر معنی اوّل می فرماید که
صحیح به زای تازیست چرا که مخفف توزیدن است

وذکر معنی دوم هم فرموده وهم او بدیل توریدن به رای مهمله سوم ذکر این بمعنی دوم کرده صاحب نوادر همزبانش وبدیل توریدن این را بمعنی دوم آورده گوید که مخفف اوست **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول مرکب است از تریدن که گذشت بزیادت علامت مصدر دن وحذف یک دال

از دو دال جمع شده وبمعنی دوم مخفف توریدن که می آید وآنچه بهرد ومعنی بالا به زای هوز باشد بدل این چنانکه برغ وبزغ آنانکه معنی دوم را بریدن و رسیدن نوشته اند تصرف کاتبین باشد صراحت کامل معانی برتریدن می آید (**اردو**) (۱) کھینچنا۔ باہر لانا (۲) رم کرنا۔ وحشت کرنا۔

تریز بقول برهان بکسر اول وثانی وسکون تحتانی مجهول وزای نقطه دار (۱) شاخ جامه وقبا را گویند وآن دو مثلث باشد از دو طرف دامن جامه و (۲) بال وپر مرغان را هم گفته اند۔ صاحب جهانگیری بمعنی اول قانع ومی فرماید که تیریز هم آمده (مولانا ملک قمی سه) ای ازل بر قد تو چست قبای ابد دامن کشان در پای هفت سمات هفت بند در چپ وراست شش تریز است وشش جهت بر راست صاحب جامع بذکر هر دو معنی بالا مخفف تیریز است واین قدر اضافه کند که بفتح اول هم آمده بروزن نذیر۔ صاحب رشیدی بر معنی اول اکتفا فرموده۔ خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی بحوالهٔ برهان کرده می فرماید که آنچه صاحب برهان تریز بهرد و رای مهمله بمعنی وبروزن نذیر آورده ظاهر اغلط است که همان نذیر عربی را چنین خوانده اند واین از عجائب است **مؤلف** عرض کند که البته در بعض نسخ برهان تریز بهرد و رای مهمله بمعنی نذیر نوشته ولیکن در بعض نسخ تریز متروک است ما بجد یکه خیال می کنیم تریز لغتی در فارسی زبان نیست وآنچه صاحب جامع این را بکسر اول بروزن شنیز واز

جهت اظهار فتح اول بروزن نذیر نوشته دران صراحت معنی نذیر کرده نه تزیر را یعنی نذیر آورده از همین صراحتش بعض کاتبین مطابع و محققین هم در بعض نسخ بهان لغلط فهمی خود تصرف بیجا کرده تزیر را بمعنی دیگر یعنی نذیر قائم کرده اند۔ باقی حال لغت زیر تعریف اسم جامد فارسی زبان است و مخفف تیزه و معنی دوم مجاز معنی اول (اردو) (۱) ہاتھ پیر کی کلی جو نکلتی ہوتی ہے۔ نوک (۲) پرندوں کے پر اور کھپوٹے۔ مذکر۔

(الف) تریشه بهار ذکر این کرده از معنی ساکت و سند علی قلی بیگ ترکمان پیش می کند تا معنی تریشه از و پیدا کنیم (ه) جلدی بدن خسته این زار نماند است که تراش خست بسکه کشیده است تریشه بود صاحب فرهنگ خدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود می طراز د که آن خرده چوبهاست که هنگام تراشیدن چوبها و تیرها از دم تیشه یا رنده می ریزند و آن را که از رنده های اره می ریزد خاک اره گویند **مؤلف** عرض کند که الف اسم جامد فارسی زبان است و از سند بالا مصدر۔

(ب) تریشه کشیدن بمعنی پوست چوب از تیشه یا رنده ها برآوردن باشد (اردو) الف لکڑی کا پوست۔ مذکر (ب) لکڑی کا پوست نکالنا۔

تری کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر طرافت کردن است **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین زباندان و اهل زبان ذکر این مصدر اصطلاحی نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان نیاورده و صاحب بحر که بنشاء است سند استعمال این پیش نکرده است و خیلی تحقیق پسند بود عجبی نیست که استعمال این در کلام فارسی دیده باشد حیف است از نظر انگشته شود و سند استعمال این را انشاء الله تعالیٰ (اردو) نہ ملنا کرنا تعجب کرنا۔

ترنیان بقول برهان بروزن نریمان طبق پهن چوبین وطبق وسبد پهنی را گفته اند که از شاخهای باریک چوب بید بافند می فرماید که مکبر تختانی هم آمده که بروزن سختیان باشد صاحبان جامع ورشیدی وانند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بالاشارهٔ این بر ترنیان کرده ایم که به نون سوم گذشت (اردو) دیکھو ترنیان ۔

ترینه بقول برهان بروزن قرینه (۱) نوعی از قاتق که مردم نامراد و فقیر در آش های آرد کنند و طریق ساختنش آنست که نان تنور نیم پخته را ریزه ریزه کرده با فلفل و زنجبیل وزیره وسیاه دانه کوفته وسبزیها ریزه کرده مانند شلغم وچقندر وگندنا و پودینه وامثال آن مجموع را در تغاری کنند وسرکه و دوشاب بر بالای آن ریزند و شب بسیاری زنند تا خوب خمیر شود و در آفتاب نهند و همچنین تا چهل روز بدین دستور هر روز سرکه و دوشاب دران ریزند و برهم زنند و در آفتاب نهند تا بقوام آید و بعد از چهل روز قرصها ازان سازند و خشک کنند و در وقت احتیاج قرصی ازان در آب گرم اندازند تا نرم شود و قاتق آش کنند و (۲) اقسام سبزیها را نیز گویند و (۳) طعامی باشد که آن را با گوشت و گندم و سرکه بیزند که آن را بالعربی حریسه خوانند صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و دوم کرده نسبت معنی دوم گوید که انواع سبزیها را نامند. ترهٔ بادام و ترهٔ تیزک و بادرنجبویه و ترب و گندنا و امثالهم صاحب ناصری بذکر هر سه معنی نسبت معنی سوم می فرماید که بر ترخوانه و ترخینه گذشت صاحبان سروری و رشیدی و جامع ذکر هر سه معانی فرموده اند خان آرزو در سراج گوید که ظاهراً محققاً ترخینه است که گذشت و بمناسبت ترشی این را نیز می گفته اند **مؤلف** عرض کند که ماخذ بیان کردهٔ

قرین قیاس می نماید (حکیم سنائی ۵) ترینہ گر بخورد مرد سفلہ پیش از مرگ ۔ پس از وفات چہ لذت
زبرہ حلوایش ۔ (ناصر خسرو ۵) شکر چہ نہی بخوان اندر مداری ۔ بخوان اندر مگر سرکہ ترینہ ۔
بخیال ما ترکیب این لفظ با لفظ تر یعنی خودش و یا و نون و ہای نسبت یافتہ می شود نظر باعتبار محققین
اہل زبان بہرسہ معنی درست دانیم (اردو) (۱) دیکھو ترفینہ و ترخوانہ (۲) سبزیون کے اقسام
مذکر (۳) ایک قسم کی غذا جو مثل حلیم کے گوشت اور گیہون سے پکاتے ہین مونث ۔

تریو بقول برہان وجامع باو او مجہول بروزن بدخو پارچہ سفید باریک ۔ صاحب سروری
بحوالہ نسخہ میرزا یعنی بالا را نوشتہ بحوالہ فرہنگ فخر قواس گوید کہ جامہ باریک کہ بدن از زیر
آن نماید و یکی از اکابر استعمال این کردہ (ص) نا باز نماید چو می از شیشہ صافی ۔ ساقی تن
گلرنگ خود از جامہ تریو ۔ صاحب ناصری ذکر این بحوالہ برہان کردہ **مؤلف** عرض کند کہ
ترکیب لفظ تری باو او نسبت معلوم می شود چون ہندو (اردو) وہ باریک کپڑا جس کے
پہننے سے جسم نظر آئے ۔ مذکر ۔

تریوہ بقول برہان وجامع وسروری ورشیدی وناصری و سراج نفتہ اول و رابع کہ واو
باشد وکسر ثانی وسکون تحتانی مجہول راہ پشتہ پشتہ ناہموار و پست و بلند ذکر کنند (لطیفی ص)
چون پا زپرندہ برگریوہ ۔ چون بادروندہ برتریوہ ۔ (شہیدی وصفت اسپ ص)
بگریوہ راہ چون چہ چون عقاب اندر ہوا ۔ برتریوہ راہ چون چہ ہمچو برصحرا شمال ۔ **مؤلف**
عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است دیگر ہیچ (اردو) ناہموار راستہ نیچا و نیچا راستہ مذکر

شتر بقول برہان وجامع بفتح اول وسکون ثانی (۱) کل وکچل راگویند یعنی سری که زخم یا جای زخم
دران باشد و (۲) نام مرغکی است خوش آواز وکم سکون وبیشتر در گلستان ہا می باشد وآن را
بعربی صعوہ میگویند و (۳) دندانہ کلید و (۴) برگ نو برآمدہ از درخت صاحبان رشیدی و
جہانگیری معنی چہارم راترک کردہ (حکیم سوزنی ؎) نخواہم مغز کوزا زبہر آن را کہ مغز کوز
خوردن سرکند تنز ؎ (استاد رودکی ؎) بس لطیف آید بوقت نوبہار ؎ بانگ رود و بانگ
کبک و بانگ تنز ؎ (شاعر ؎) دہکار بی دہست وشتربان بی شتر ؎ پالان بی خراست وکلید
تہی زتنز ؎ صاحب سروری بر معنی دوم وسوم قانع. صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی بالا معنی
سوم راغلط داند ومعنی چہارم را بحوالۂ برہان نقل کردہ می فرماید کہ در رشیدی نیست. خان آرزو
در سراج معنی اول ودوم را آوردہ نسبت معنی سوم گوید کہ صاحب جہانگیری بمعنی سرکشتن
و دندانہ کلید نوشتہ و رشیدی آن را غلط گفتہ گوید کہ صحیح نژ بہ نون وزای فارسی و رای خود ظاہر
کند کہ نژ بہ نون وزای عجمی است در جہانگیری ہم بدین معنی است وچون ہیچ یکی سند ندارد وجزم بر
تصحیف ہیچ یک نمی توان کرد و ہر بیتی کہ بسند معنی کچل آوردہ در جہانگیری سند معنی سرکشتن است
ومعنی صاحب رشیدی در بیت مذکور من حیث الطب درست نمی شود و می فرماید کہ در برہان بمعنی
برگ نو برآمدہ آوردہ و قوسی بدین معنی بہ زای فارسی گفتہ وصحیح ہمین است **مؤلف** عرض کند
کہ تژ بہ زای فارسی بمعنی دوم وچہارم می آید ما آن را اصل دانیم واین را باعتبار محققین صاحب
زبان مبدلش چنانکہ تژند و زند و بمعنی اول وسوم اسم جامد فارسی زبان است آنچہ خان آرزو
بحث ہای بیکار بمیان آوردہ و معنی سرکشتن را بحوالۂ برہان نوشتہ فضولی اوست کہ در ہیچ

نسخہ برہان نیست مخفی مباد کہ صاحب محیط بنسبت معنی چہارم گوید کہ آن را بہندی کونپل گویند
و نسبت معنی دوم ہرچہ برصعوہ نوشتہ ماذکرش بر معنی اول تذکرہ ایم (اردو) (۱) وہ سر
جو گنجا ہو۔ مذکر (۲) دیکھو ترکے پہلے معنے (۳) کنجی کے دندانے۔ مذکر۔ (۴) کونپل دیکھو انگوٹھا۔

تزاو بقول برہان بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ و بہ واو زدہ نام مبارزی بود تورانی کہ
داماد افراسیاب بودہ و گیو او را زندہ گرفت و بانتقام برادرش بقتل آوردومی فرماید
کہ بازای فارسی ہم آمدہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ (فردوسی ؎) چنین گفت با
گیو جنگی تزاو ۔ کہ تو چون عقابی و من چون جکاو ۔ صاحب انند نقلش برداشتہ **مؤلف**
عرض کند کہ معنی این لفظ معلوم نشد و آنچہ بازای فارسی می آید اصل است و این مبدلش
کہ مستعمل شد چنانکہ ترند و زند (اردو) تزاو ایک تورانی پہلوان کا نام ہے جو افراسیاب
کا داماد تھا۔ مذکر۔

تزتک بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری بضم اول و فتح فوقانی بر وزن مرغک تفک
دہن را گویند و آن چوبی باشد میان خالی بدرازی نیزہ کہ با کلولہ گل بزور نفس کنجشک و امثال
آن را بدان زنند۔ صاحب سروری بحوالہ نسخہ میرزا ذکر معنی بالا کردہ (از ناصری ؎) جہان
خصم از قہر سیمرغ افگنست بر شاخ عمر ۔ باد لرزان و طپان چون کنجشک از تزتکی ۔ صاحبان
رشیدی و مؤید و سراج ہمین لغت را بہ نون سوم عوض فوقانی آوردہ اند **مؤلف** عرض کند
کہ غیر ازین ہر سہ محققین آخر الذکر ہمہ محققین بالا این را بہ فوقانی سوم گفتہ اند و قول ناصری
و جامع و سروری کہ ہر سہ صاحب زبانند معتبر تر از محققین ہند تزاو اگر سند استعمال بہ نون

دوم پیش شود مبدلش دانیم چنانکہ بختو و بخو (اردو) وہ خالی جس کے ذریعہ سے سختی کو ولیان چڑیوں پر مارتے ہیں۔ مؤنث۔

تزدہ بقول برہان وجامع بفتح اول وثالث لہ دال ابجد باشد وسکون ثانی (۱) مطلق اجرت راگویند عموماً واجرت راست کردن آسیا را خصوصاً و (۲) قبالۂ خانہ وباغ واشتال آن صاحبجہانگیری ورشیدی بہ معنی اول قانع وجہانگیری باتزدہ ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری بذکر معنی اول قناعت کردہ گویدکہ بہ رای جملہ غلط است وبہمین را بہ زای فارسی ہم آوردہ کہ می آید۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی می طراز دکہ آنچہ بہ رای جملہ گذشت تصحیف این باشد مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول مبدل تزدہ است کہ گذشت چنانکہ بزغ وبزغ وبمعنی دوم مخفف تزدہ کہ بجایش مذکور شد (اردو) (۱ و ۲) دیکھو تزدہ۔

(الف) **تزریق** بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات اشعاری بمعنی معقول نما چنانچہ علامہ الدولہ قزوینی در ترجمۂ نسیم استرابادی گفتہ وصاحب بحر ----------

(ب) **تزریق بیان** را بمعنی کاذب ودروغ گو آوردہ صاحبان غیاث وانند ہمرباتش وصاحب انند نسبت الف گوید کہ لغت عرب است بمعنی ریا ونفاق ودروغ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان الف را کہ لغت عرب نیست بسبکل لغت عرب بمعنی خاص استعمال کردہ اند ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم واین قسم اشعاری بمعنی معقول نما نیز گفتہ ایم کہ ہزل است ویکی ازان ہدیۂ ناظرین می کنیم (لمؤلفہ ؎) سخنوران بلند بود آتش سنگ ہ روان بحر منافع نہند خسرو تنگ ہ وب مرکب فارسی زبان است (اردو) الف وہ اشعار جو بے معنی ہوں

مذکر (ب) جھوٹا۔ کاذب (الادری الف ۵) بھیجا خدا نے خالق اکبر پہ فاتحہ ہا یعنے نبی کے خاص پیمبر پہ فاتحہ ہو

تزغ بقول برہان وجامع بفتح اول وسکون ثانی وغین نقطہ دار چوب تاغ را گویند وآن ہیزمی است کہ آتش آن بسیار بماند وبضم اول ہم نظر آمدہ صاحب ناصری ذکر این بحوالۂ برہان کردہ۔ خان آرزو ہم بحوالۂ برہان ذکر این نموده گوید کہ این تصحیف است چہ بدین معنی در فرہنگہای معتبرہ نیست۔ تزغ را کہ بمعنی تاغ بلکہ تزغ مبدل آن چنانچہ قوسی نوشتہ چنین خواندہ است **مؤلف** عرض کند کہ صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزوی ہندنژاد باشد وما باعتبارش این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) دیکھو تاغ کے پہلے معنے۔

تزف بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی وفای معقص (۱) ریحانی باشد کہ از کشک سازند (۲) بمعنی تری وتازگی ہم گفتہ اند (۳) نعمت وآسایش را نیز گویند وفرماید کہ بضم ثانی ہم بنظر آمدہ۔ صاحب جامع بر معنی دوم وسوم قانع۔ خان آرزو در سراج نسبت معنی اول گوید کہ این تصحیف وخطاست وصحیح بہ رای مہملہ چنانکہ گذشت ونسبت معنی دوم وسوم گوید کہ در کتب معتبرہ اثری از ین معانی نیست وصحیح بہ رای مہملہ لغت عربی است **مؤلف** عرض کند کہ ما بمعنی اول این را مبدل ترف دانیم کہ بجایش گذشت چنانکہ بہ تغ وبزغ شک نیست کہ غیر از برہان وجامع دیگری ذکر این نکرد وما این را غلط ندانیم از ینکہ معاصرین عجم این را بدین معنی لغت فارسی قدیم گویند واز ینکہ فارسیان لغت عرب ترف را کہ بہ رای مہملہ است بہ تبدیل رای مہملہ بہ زای معجمہ بمعنی دوم وسوم استعمال کردہ اند وصاحب جامع ہم این لفظ را آوردہ پس این را

بمعنی اوّل مجاز معنی دوم دانیم ونسبت معنی دوم وسوم هم باعتبار صاحب جامع این را مبدّل لغت عرب ومفرّس می شماریم (اردو) (۱) دیکھو ترف (۲) تری۔ تازگی۔ مؤنّث (۳) نعمت آسایش۔ مؤنّث۔

ترفان بقول برهان وجامع بفتح اوّل وفای بالف کشیده بروزن چسپان مخفّف ترزفان است که ترجمان باشد خان آرزو در سراج بجوالۂ برهان ذکر این کرده وصاحب انندهم آورده

مؤلّف عرض کند که باعتبار جامع که محقّق صاحب زبان است این را مخفّف ترزفان دانیم وبحث کامل همدر انجا مذکور (اردو) دیکھو ترزفان۔

ترک بقول بهار بضم اوّل (۱) معروف وفرماید که لغت ترکی است و (۲) بمعنی ترکش۔ (سنجر کاشی ؎) فوج صد بوالهوس از ناوک آهی شکنم ۔ ترک سینه پر از ناوک دلدوزمن است ۔ وارسته همزبان بهار۔ صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم است بنسبت معنی اوّل صراحت کند که باهر دو پیش بمعنی آرایش وآراستگی وآئین باشد صاحب لغات ترکی ذکر این بمعنی اوّل کرده۔

مؤلّف عرض کند که فارسیان استعمال این بمعنی اول در زبان خود هم کرده اند وبمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم به استناد کلام سنجر کاشی یکی از معاصرین عجم گوید که ما این را به رای مهمله مخفّف ترکش دانیم که فارسیان قدیم ترک ترکش را می گفتند پس اندرین صورت در شعر سنجر غلطی کتابت باشد (اردو) (۱) ترک۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنّث۔ ترتیب۔ انتظام۔ ضابطه لشکر۔ (۲) دیکھو ترکش۔

ترلک بقول برهان وجهانگیری وجامع ورشیدی وسروری وناصری وسراج بسکون ثانی بروزن

مطلب ۔ دنبہ برشتہ شدہ را گویند کہ بر روی آشہای آرد ریزند (منوچہری در صفت لاخشہ کہ نوعی از آش آرد است می گوید ؎) از چشمہ مہتاب کن ضم پر و زقرصۂ آفتاب بہنہ خوان پر دوغش خوش و روغنش مروق پر سیر اندک ترلبش فراوان پر **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (**اردو**) بکرے یعنی دنبے کی وہ دم جو بھون کر اسکی چربی کو آش مین شریک کرتے ہین مؤنث

ترزم بقول برہان وجامع وسروری واللہ بفتح اول بروزن غرم میغ را گویند وآن بخاری وابر تنکی باشد کہ بر روے زمین پہن شود واین را بعربی ضباب خوانند صاحب برہان می فرماید کہ باین معنی بجای حرف اول نون وبجای حرف ثانی زای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل شنبم کہ ہندی آن را کہر گویند۔ اسم جامد فارسی زبان وصاحب منتخب برضباب گوید کہ تریہا مانند شبنم افتد (**اردو**) کہر بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث شبنم۔ وہ بخارات جو سردی کے موسم مین صبح اور شام کو دہند کا عالم کر دیتے ہین۔ کہاسا۔

ترزندر بقول برہان وجامع بروزن سمندر۔ مرغکی است کہ او را بعربی صعوہ گویند۔ صاحب سروری بحوالۂ لسان الشعرا ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ غالباً تصحیف ترندر است کہ در فصل رای مہملہ گذشت ومی تواند کہ برعکس باشد وثانی اقوی چہ تر بہ زای معجمہ بدین معنی آمدہ وآن را مخفف دانیم **مؤلف** عرض کند کہ تر بہ رای مہملہ ہم بدین معنی گذشت و ترندر بہ رای مہملہ ہم پس تر را مخفف ترندر ہم توان گفت پس ازین ہر دو یکی را ہم اقوی نمی توان گفت ما ہر دو را اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ تبدیل رای مہملہ بہ زای معجمہ و برعکس این ہر دو آمدہ چنانکہ ببرغ و بزرغ (**اردو**) دیکھو ترندر۔

ترنگ صاحبان رشیدی وسراج ذکر این کردہ اند ہمان ترتک است کہ بہ فوقانی سوم

گذشت **مؤلف** عرض کند کہ تعریف و اشارۂ این همه را بجا کرده ایم (**اردو**) دیکھو ترتک۔

تروال بقول برہان و ناصری بروزن احوال برگ گیاہ را گویند و بازای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان اصل باشد و این مبدلش چنانکہ زند و ژند و آنچہ بہ رای مہملہ بہ ہمین معنی گذشت مبدل این چنانکہ بزغ و برغ (**اردو**) دیکھو تروال۔

تزویر بقول بہار بیار استن و نیکو گردانیدن و راست کردن چیزی کذا فی المنتخب **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است فارسیان بمعنی مکر و فریب ظاہر کردن کذا فی المنتخب ہم استعمال کنند کہ مجاز معنی دروغ است و با مصادر خویش کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎ مرشد می کدۂ غم چو مئی خالص داد ۔ داد بس توبہ زسالوسی و تزویر مرا) (**اردو**) تزویر۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ مکر۔ فریب۔

تزویر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مکر و فریب کردن است (حافظ شیراز ؎ می خور کہ شیخ و حافظ و مفتی و محتسب ۔ چون نیک بنگری ہمہ تزویر می کنند ۔ مخفی مباد کہ بالا بہ تحقیق ماند (تزویر کردن) است و صراحت کردن و کندن بجایش می آید (**اردو**) مکر و فریب کرنا۔ تزویر کرنا بھی کہہ سکتے ہیں۔

تزیدن بقول برہان و جامع بروزن وزیدن بمعنی بیرون کشیدن و برآوردن صاحب بحر گوید کہ بروزن و معنی تریدن است کہ گذشت (سالم التصریف) کہ غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحب موارد توزیدن را اصل داند و این را مخفف آن و این را کامل التصریف گوید و مضارع این تزد و بقولش (۱) فراہم آوردن و اندوختن و (۲) برکشیدن کینہ و (۳)

فرو بردن و فرو کردن و (۴) گذاردن و (۵) تاخت و تاراج کردن و (۶) خواستن و (۷) جستن

مؤلف عرض کند که ما بتوجیت بیان تفصیلی این مصدر و ماخذ این کرده ایم ظهان آرزو در سراج این را مرادف تریدن گفته (**اردو**) (۱) جمع کرنا (۲) انتقام لینا (۳) چھیونا (۴) ادا کرنا (۵) لوٹنا (۶) چاہنا (۷) ڈھونڈنا دیکھو موارد بین لوختن اور توزیدن اور تزیدن۔

تزیک بقول برہان در ملحقات بفتح اول مخفف تازیک است که غیر عرب و ترک باشد **مؤلف** عرض کند که ما بر تازیک صراحت کامل کرده ایم (**اردو**) دیکھو تازیک۔

تزئین بقول بہار آراستن فرماید که بالفظ دادن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدرش یعنی زینت بامصادر فارسی می کنند که در ملحقات می آید (**اردو**) تزئین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ آراستگی۔ آرایش۔ زینت۔

تزئین دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی زینت کردن است (آصف طہرانی ے) ادب ملاحظہ می کرده ام که تا غایت بہ اندازہ بہ ثنای تو شعر را تزئین بہ (**اردو**) زینت دینا آراستہ کرنا سنوارنا۔

تزئین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تزئین دادن است که گذشت۔ (معزی نیشاپوری ص) مسافری تو و گرد جہان مسافر وار بہ ہمی شوی و جہان راہی کنی تزئین مخفی مباد که ازین سند مصدر (تزئین کردن) پیداست و تعریف کردن و کندن بجایش می آید (**اردو**) دیکھو تزئین دادن۔

تزئین یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

که لازم تزئین کردن است بمعنی زینت یافتن وآراسته شدن (فصیحی هروی ؎) ای روی ترا	ترجمه دردین مصحف پاوزخال وخط یافته تزئین مصحف پا (اردو) زینت پانا آراستہ ہونا۔

فوقانی بازای فارسی

تتق بقول برہان وجامع وناصری بکسر اوّل وسکون ثانی (۱) برگ درخت نو برآمده وگیاه نو رسیده راگویند وآن را بعربی حقل خوانند و (۲) مرغکی باشد حقیر جثه وآواز حزینی هم دارد وعربان آن را صعوه گویند۔ صاحب جامع بالفتح گوید۔ صاحب جهانگیری بذکر هر دو معنی نسبت معنی اوّل میفرماید که برگ گیاه نو برآمده وبالفتح باشد۔ صاحبان رشیدی وسروری بر معنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید که صاحب برہان در معنی دوم غلط کرده که آن معنی تزاست که به زای تازی گذشت **مؤلف** عرض کند که ماقول صاحبان جامع وناصری راکه هر دو محققین اهل زبانند معتبر تر از خان آرزوی هندنژاد دانیم واین را بهر دو معنی بالاصل گیریم وتز را مبدل این چنانکه تژند وزند مخفی مباد که این ظاهرا بمعنی اوّل مخفف تژاول است که می آید (اردو) (۱ و ۲) دیکھو تز کے چوتھے اور دوسرے معنے۔

تژاو بقول برہان وجهانگیری وجامع ورشیدی وسروری وناصری وسراج بفتح اوّل وثانی بالف کشیده وبواو زده نام داماد افراسیاب مرادف تژاو که به زای تازی گذشت (حکیم فردوسی ؎) چنین گفت باگیو جنگی تژاد ۔ که تو چون عقابی ومن چون چکاو ۔ **مؤلف** عرض کند که این اصل است وآن که به زای تازی گذشت مبدل این چنانکه تژند وزند۔

(اردو) دیکھو تزاد۔

تژاول بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی بہ کسر واو بروزن ہلاہل بمعنی ترواں است کہ برگ گیاہ باشد خان آرزو گوید کہ ہمین لغت بہ رای مہملہ عوض زای فارسی ہم گذشت وصحیح بہ زای فارسی وتژ کہ بہ ہمین معنی مذکور شد مخفف این است **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین تزاول را گیاہ خاص قرار دادہ وازین لفظ معلوم می شود کہ آن مرادف این است وآنچہ بہ زای تازی گذشت مبدل این چنانکہ ژند وزند وآنچہ بہ رای مہملہ مذکور شد مبدل تزاول چنانکہ بزغ وبرغ (اردو) دیکھو تژ کے پہلے معنے۔

تژدک بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی بادال ابجد بروزن لنزک کرم گندم ضایع کن را گویند خان آرزو در سراج بذکر این می فرماید کہ بہ ہمین معنی تردک بہ رای مہملہ دوم ہم گذشت ویکی ازین ہر دو تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر تژدک کردہ ایم وہمین اصل است وآن مبدل این (اردو) دیکھو تردک۔

تژدہ بقول برہان وجامع بفتح اول ودال ابجد کہ ثالث باشد (۱) مزد گندم آسیا کردن و (۲) اجرت آسیا ساختن وتیز نمودن آسیا و (۳) دندانہای کلید و (۴) غنچہ گل و (۵) غنچہ زدن برگ باشد از درخت یعنی سر بر آوردن از درخت۔ صاحب سروری بہ معنی اول و دوم قناعت فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ رای مہملہ دوم بمعنی دوم گذشت وبہ زای ہوز دوم ہم بخیال ما این اصل است وآنچہ بہ زای ہوز گذشت مبدل این چنانکہ ژند وزند وآنچہ بہ رای مہملہ گذشت مبدلش چنانکہ بزغ وبرغ این است حقیقت معنی اول

و دوم و بدیگر معانی این اسم جامد فارسی زبان است وبس (اردو) (۱) چکھی جس سے جوتیوں پر پسینے کی اجرت۔ مؤنث (۲) چکھی بنانے اور رہانے کی اجرت۔ مؤنث (۳) کنجی کے دندانے مذکر (۴) گلاب کی کلی۔ مؤنث (۵) کوپل۔ مؤنث۔

تذکرہ این همان است که تعریفش بر تجرگذشت واشارهٔ این بقول رشیدی همدرانجا کرده ایم بخیال **مؤلف** این اصل است واسم جامد فارسی زبان بمعنی خانهٔ زمستانی وآن مبدل این چنانکه کژک وکجک (اردو) دیکھو تجر کے پہلے معنے۔

تژرهم بقول برهان وجامع بفتح اول بروزن غرم میغ راگویند وآن بخاری باشد ملاصق زمین وبکسر اول هم آمده۔ صاحب ناصری بذکر قول برهان می گوید که تصحیف وخطاست واصل تژهم بنون اول باشد **مؤلف** عرض کند که صاحب جامع که محقق اهل زبان است اتفاق وارد با برهان وما باعتبارش این لغت راصحیح دانیم جادارد که در مولد ومسکن صاحب ناصری استعمال این نباشد وآنچه بنون می آید مبدل این چنانکه بجتو وبجنو وآنچه بزای هوز گذشت هم مبدل این چنانکه ژند وزند (اردو) دیکھو ترم۔

تژوال بقول برهان وجامع بروزن احوال برگ گیاه راگویند۔ صاحب سروری می فرماید که به رای مهمله هم بهمین معنی گذشت وتراول بروزن طاهل هم **مؤلف** عرض کند که همین است اصل وآنچه بزای هوز گذشت مبدل این چنانکه ژند وزند وآنچه به رای مهمله مذکور شد مبدلش چنانکه یزغ ویرغ وآنچه بتقدیم الف بر واو گذشت قلب بعض تروال ولیکن طرز تحقیق تعریف محققین در تعریف تراول اختلافی پیدا کرده است که آن راگیاه خاص قرار داده دیگر

آن هم بمعنی عام برگ گیاه معلوم می شود حیف است که این تسامح شان بعد از وقت بنظر آمد (اردو) دیکھو ترواں اور تروال۔

تژوک بقول جامع و مؤید بروزن تکوک کرم گندم خوار **مؤلف** عرض کند که همین لغت به دال مهمله بدل واو به همین معنی گذشت و صاحب جامع هم ذکرش کرده۔ ظاهرا تصحیف و تحریف کتابت معلوم می شود ولیکن از ینکه محقق صاحب زبان هر دو را آورده جا دارد که این را امثال آن دانیم که دال مهمله به واو بدل می شود چنانکه بید و بیو (اردو) دیکھو تژدک اور ترژک۔

تژه بقول برهان و جامع و ناصری بفتح اول و ثانی (۱) غنچه درخت و (۲) غنچه گل باشد و (۳) دندانه کلید و (۴) چوب بزرگی هم که اطراف چوبهای سقف خانه را بران نهند و (۵) خسهای سرتیزی که بر سر دانه های گندم و جو در خوشه می باشد صاحب جهانگیری بمعنی دوم و سوم قانع بدین صراحت که معنی سوم را مطلق دندان گوید۔ صاحب رشیدی بمعنی دوم و چهارم قناعت کرده نسبت معنی چهارم صراحت کند که شهتیر است (کذا فی السامی) صاحب سروری ذکر معانی دوم و سوم و چهارم و پنجم فرموده۔ خان آرزو در سراج گوید که در جهانگیری بمعنی غنچه و دندانه کلید آورده و تحقیق آنست که همان برگ نو و دندانه کلید را بمشابهت گفته اند لیکن به زای تازی است که گذشت و بحواله برهان ذکر معنی چهارم و پنجم هم فرموده **مؤلف** عرض کند که همین است اصل و اسم جامد فارسی زبان و آنچه به زای معجمه دوم بچند معانی این آمده مبدل این است چنانکه ژند و زند دیگر هیچ (اردو) (۱) کلی۔ مؤنث (۲) گلاب کی کلی۔ مؤنث (۳) کنجی کے دندانے مذکر (۴) شہتیر۔ مؤنث۔ (۵) وہ تیز رُوان جو گیہون یا جو کے خوشون مین دانون پر ہوتا ہے مذکر

فوقانی با سین مهمله

تس بقول برهان و جهانگیری و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) طپانچه و سیلی و بضم اول (۲) بادی که از راه پائین بی صدا برآید و (۳) آب دهن بجانب کسی انداختن و صاحب برهان گوید که بعضی بمعنی سوم لغت عربی دانند (رودکی ۵۱) رخ اعدات از تس نکبت ها همچو قیر و شبه شباه آمد ها صاحب رشیدی بر معنی اول و دوم قانع صاحب سروری بذکر معنی اول و دوم می فرماید که بضم تا خیو بجانب کسی انداختن (کذا در نسخهٔ میرزا) (حکیم لامعی جرجانی ۵۲) دست بخیو تر کرده و بر دست تس ده ها وانگه بسر و ریش برادرت فرو مال ها صاحب ناصری هم معنی سوم را ترک کرده وارسته بذکر معنی دوم گوید که (۴) بعضی بمعنی براز گویند (لطفی اورمجو پوچی ۵۳) دانم زلی کنده تر از خویش رود ها مانند تسی که از پس رنده بود ها و ذکر معنی سوم هم می فرماید بصراحت لغت عرب خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم و سوم کرده. بهار بر معنی دوم و چهارم قناعت فرموده

مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است به همه معانی. مامی دانیم که معنی چهارم اصل است که از پس براز گرفتند و معنی دوم مجاز آن و دیگر معانی هم اسم مستقبل. صاحب انند تس را لغت نگفت و معنی سوم هم ننوشت و صاحب منتخب هم تس را نیاورد و صاحب مؤید هم تس را بدیل لغات عرب نگاشت و بدیل لغات فرس بر ذکر معنی سوم قانع. گویا این را بمعنی سوم هم لغت فارسی داند صاحب منتهی الارب هم تس را نیاورد ما این را بمعنی سوم هم لغت فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) طمانچہ۔ مذکر (۲) گوز۔ مذکر۔ پاد (۳) تھوک۔ مذکر (۴) براز۔ مذکر۔ گھ۔ نجاست۔

تساچه بقول برهان در ملحقات بروزن خفاچه نهنگ را گویند و می فرماید که بشین معجمه هم

آمده صاحب مؤید هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که اگر لغت فرس است چنانچه صاحب مؤید بذیل لغات فرس آورده وجهی نبود که دیگر محققین زباندان و صاحب زبان این را ترک کنند مشتاق سند استعمال باشیم که لغات ترکی هم ازین ساکت صاحب محیط بر نهنگ گوید که اسم فارسی است و بعربی تمساح و بهندی مگر و مگرمچهه. حیوانی است دریائی. مزاج آن گرم در دوم و خشک در سوم. شدید الحرارت و گوشت آن غلیظ و ردی الکیموس و محرک باه و مضرت ها دارد (الخ) (**اردو**) نهنگ. بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. مگرمچهه. ناکو. گھڑیال. شیر دریا. شیر آبی.

تمساح بقول لطائف برهان (۱) بمعنی تغافل و اغماض و چشم پوشی و (۲) بمعنی ملایمت و نرمی بپاس خاطر کسی. **مؤلف** عرض کند که تساهل لغت عرب است بقول انند بمعنی آسان گرفتن. فارسیان بمعنی حاصل بالمصدرش استعمال این کرده اند و بمعنی دوم اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که مفرس باشد (**اردو**) (۱) تساهل. مذکر. تغافل. اغماض. سہل انگاری (۲) ملائمت. نرمی. مؤنث.

تسبیح بقول بهار (۱) پاکی یاد کردن خدا را و (۲) بمعنی سبحه. مجاز است می فرماید که بالفظ او یختن پیچیدن و بالفظ فرمودن و کردن بمعنی اشتغال به تسبیح فرمودن و بالفظ گردانیدن و گسستن و گسیختن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر موحده بمعنی اول عربی است چنانکه صاحب منتخب آورده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و بمعنی دوم مفرس باشد که فارسیان بدین معنی استعمالش کرده اند که در لطائف این می آید ظهوری

ے) غلطش اشک ہمد تسبیحی است پیچش آہ ہمد زنّار است ؛ (اردو) تسبیح بقول آصفیہ عربی مؤنث (۱) سبحان اللہ کہنا (۲) سو دانون کی مالا سبحہ۔

تسبیح آویختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سند استعمال پیش نکرد و ظاہر معنی داشتن تسبیح آویزان در دست باشد (اردو) تسبیح لٹکائے رہنا یعنی تسبیح ہاتھ مین رکھنا اس طرح کہ لٹکی ہوئی ہو

تسبیح پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گرفتن تسبیح در دست است (سعدی شیرازی ے) روی طمع از خلق بہ پیچ ار مردی ؛ تسبیح ہزار دانہ بر دست بپیچ ؛ (اردو) تسبیح ہاتھ مین رکھنا۔

تسبیح چشم بلبل اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند سبحہ کہ مہرہ ہای آن خالہای گرد غیر رنگ خود داشتہ باشد۔ نزدیک ہم مانند جاہای چشم بلبل کہ قسمی از پارچہ است (محسن تاثیر ے) گریہ ام در آستین تشبیہ چشم بلبل است ؛ تا کدامین شاخ گل را دست بر دامن زدہ ؛ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی و این تسبیحی کہ اکثر از کربلای معلّی می آورند کہ دردانہ ہای سیاہ عقیق البحار مینہای باریک نقرہ کنند۔ نشان سپیدش دردانہ سیاہ خوشنما می باشد (اردو) وہ تسبیح جس کے سیاہ دانون مین سفید نقطے ہون جو مینہائے نقرہ سے قائم کرتے ہین۔ مؤنث۔

تسبیح دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عطا کردن تسبیح (جمال اصفہانی ے) بر چرخ سعد اکبر کش مشتری است نام ؛ دادا ز پی بشارت تسبیح و طیلسان ؛

(اردو) تسبیح دینا۔ تسبیح عطا کرنا۔

تسبیح ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که درست کردن تسبیح باشد بمعنی حقیقی۔ (سانی شیرازی ؎) میان زهد و رندی عالمی دارم نمیدانم که چرخ از خاک من تسبیح یا پیمانه می سازد که مخفی نماند که سند بالا متعلق به مصدر تسبیح سازیدن است و تعریف ساختن و سازیدن بجای خود ش می آید (اردو) تسبیح بنانا۔

تسبیح ساز استعمال۔ بقول بهار بمعنی آنکه سبحه را سازد (میرزا طاهر وحید ؎) چه گویم من از مهر تسبیح ساز که رویم بود سوی او در نماز **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) تسبیح ساز کہہ سکتے ہین۔ تسبیح بنانے والا۔ مذکر۔

تسبیح سال اصطلاح۔ بقول بهار و بحر و وارسته۔ رشتهٔ سالگره **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و موافق قیاس و کنایه ایست که رشتهٔ سالگره هم از گره های سالانه صورت تسبیح پیدا می کند (صائب ؎) چه حاجت است به تسبیح سال عمر مرا که می شود بیک انگشت این حساب تمام (اردو) رشتهٔ سالگره مذکر۔ وہ رشتہ جس مین سالگرہ کی گرہین ڈالی جاتی ہین۔

تسبیح ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی گرفتن و حاصل کردن تسبیح باشد (ظهوری ؎) بر مهربت ای برهمن دیگر در دعوی مزن که تسبیح را بستان ز من تسلیم کن زنار را (اردو) تسبیح لینا۔ حاصل کرنا۔

تسبیح شدن استعمال بمعنی تسبیح قرار یافتن است **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی و موافق قیاس باشد (ظهوری ؎) تسبیح

(۳۹۸۵)

تو شد ظهوری ۵ از نار بریدنی ضرور است ۵
(اردو) تسبیح بنجانا۔

تسبیح شکستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ خراب کردن و پارہ پارہ کردن سبحہ
باشد (جیب اصفہانی ۵) سبحہ خراب
کردم و میخانہ ساختم ۵ تسبیح را شکستم و پیمانہ
ساختم ۵ (اردو) تسبیح توڑنا۔ ضائع کرنا۔

تسبیح شمار اصطلاح۔ بقول بہار و بحر
و آصفی یعنی زاہد **مؤلف** عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است یعنی شمار کنندہ دانہ ہائے
تسبیح زاہد است (صائب ۵) غافل مشو از
حلقۂ تسبیح شماران ۵ زان دام بینديش کہ از
دانہ گذارند ۵ (اردو) زاہد۔

تسبیح فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی
گوید کہ اشتغال بہ تسبیح فرمودن است (حافظ
۵) سراسر بخشش جانان بطریق لطف و احسان

بود ۵ اگر تسبیح می فرمود گر زنار می آورد ۵۔
مؤلف عرض کند کہ معنی آن استعمال تسبیح
کردن است (اردو) تسبیح پھیرنا۔

تسبیح کربلائی اصطلاح۔ بہار گوید کہ سبحہ
کہ از خاک کربلا سازند (محمد قلی سلیم ۵) فرد
کوی بی وفایان دانی شریک من چیست ۵ چون
پیش اہل کوفہ تسبیح کربلائی ۵ **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی منسوب بہ کربلاست و موافق قیاس۔
(اردو) خاک کربلائے معلی سے بنی ہوئی تسبیح

تسبیح کردن استعمال۔ صاحب آصفی
گوید کہ اشتغال بہ تسبیح کردن است **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس (زلالی خوانساری ۵)
بود رتبہ مؤذن در خرابات ۵ کند تسبیح گر یہ
در مناجات ۵ مخفی مبادکہ در سند بالا مصدر
کردن است نہ کردن و ما تعریف ہر یکی بجایش
کنیم (اردو) دیکھو تسبیح فرمودن۔

تسبیح کسی گفتن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عبادت او کردن و بندگی نمودن است (خواجوی کرمانی ؎) توحید تو خواند بسوسمرغ سحرخوان ؎ تسبیح تو گوید بچمن بلبل شیدا ؎ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر گوئیدن است نہ گفتن و تعریف ہر یکی بجایش می آید (اردو) تسبیح پڑھنا یہہ دکن کا محاورہ ہے، صاحب آصفیہ نے تسبیح پھیرنا لکھا ہے۔ اس مصدر فارسی کا ترجمہ کسی کی عبادت کرنا۔

تسبیح گردانیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی استعمال تسبیح کردن و خواندن اسمای پاک بر تسبیح (صائب ؎) منہ زنہار دل بر مہلت صد سالہ دنیا ؎ کہ آخر می شود چندانکہ یک تسبیح گردانی ؎ (اردو) تسبیح پھیرنا۔ بقول آصفیہ مالا جپنا۔

تسبیح گسستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تسبیح شکستن است کہ گذشت (سلمان ساوجی ؎) تا قلب را شکستہ و پیمانہ ساختیم ؎ تسبیح را گسستہ و زنار کردہ ایم ؎ مخفی مباد کہ لازم و متعدی ہر دو آمدہ (اردو) دیکھو تسبیح شکستن۔

تسبیح گسیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف مصدر گذشتہ (صائب ؎) سد عقدہ زہد خشک بکارم فکندہ بود ؎ ذکرش بخیر باد کہ تسبیح من گسیخت ؎ (اردو) تسبیح ٹوٹ جانا۔ تسبیح توڑنا۔

تسبیح گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ہمان تسبیح کسی گفتن است کہ بجایش گذشت و سند خواجوی کرمانی کہ ہمدر انجا مذکور شد

سند این است وبس (اردو) دیکھو تسبیح کسی گفتن ۔

تستی بقول برہان و جامع و انند بضم اول وسکون ثانی وفوقانی بہ تحتانی رسیدہ بمعنی تو بودی وتوئی بمعنی دیگری بغیر از تو نہ بودہ و نیست صاحب جامع گوید کہ این مخفف تو استی یعنی تو بودی وتوئی مؤلف عرض کند کہ از قبیل دیدستی وشنیدستی موافق قیاس (اردو) تو ہی ہے ۔

تسخر بقول برہان باخای منقطہ دار بروزن لشکر بمعنی مسخرگی وتمسخر گویند کہ عربی است صاحب مؤید این را بذیل لغات عرب نہ نوشتہ بذیل لغات فارسی گوید کہ فارسیان این را بدین معنی استعمال کردہ اند وصاحب انند این را ترک کردہ وصاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است این را بہ تشدید خای معجمہ مصدر عربی گوید وبمعنی رام کردن وبی مزد کار فرمودن مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان این را ترک کردہ اند اگر سند استعمال پیش شود ما این را منقرس دانیم (اردو) مسخرگی ۔ مؤنث تمسخر ظرافت ۔

تسخیر بقول بہار رام کردن وبی مزد کار گرفتن مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب بالفتح و کسر خای معجمہ لغت عرب بہ ہمین معنی است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر فارسی استعمال این کردہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) خوبان عجب کہ خیل مدارا دہند شان ہم تسخیر ملک دل بہ تطاول حوالہ است ہ (اردو) تسخیر بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ تابع کرنا ۔ فرمان بردار بنانا ۔ محاصرہ کرنا ۔ گھیرنا ۔ قابو میں لانا ۔ کسی کے دل کو اپنے جانب مائل کرنا ۔

تسخیر ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مطیع کردن است (حزین ؎) کمند جذبه بهر ذره ام تسخیری سازد ۔ چه جهان یکسر تجلی گاه دلدار است پنداری ۔ مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر ساختن است که بجایش می آید و مرادف ساختن (اردو) مسخر کرنا مطیع کرنا۔

تسخیر فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی

تسخیر کردن ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مطیع و فرمان بردار کردن باشد و بقبضه خود آوردن (وحشی بافقی ؎) بیک حمله که فرمود آن جهانگیر ۔ دو قرن تسخیر را فرمود تسخیر ۔ (کلیم همدانی ؎) باین دماغ که از سایه اجتناب کنم ۔ چه لائق است که تسخیر آفتاب کنم ۔ مخفی مباد که سند بالا متعلق بمصدر کردن است که بجایش می آید مرادف کردن (اردو) مسخر کرنا۔ فتح کرنا اپنے قبضہ میں لانا۔

تش سک بقول برهان و جامع و جهانگیری و ناصری بضم اول و فتح ثالث و کسر سین و یکی از بروزن اورک گیاهی است دوائی که آن را بعربی بنفسج الکلاب خوانند خان آرزو در سراج گوید که اتش سگ هم باین معنی صاحب رشیدی این را بکاف فارسی نوشته گوید که ابن بیطار شاهبانت نیز گویند۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر بنفسج الکلاب گوید که همان شاهبانج است و بر شاهبانک می فرماید که آن را شانک و فابانک و شابانک نیز گویند که معربش شاهبانج و سابانج و شاهفانج است و بعربی قسوة الکلاب و ریحان الشیطان و بفارسی جوان اسپرغم و بشیرازی آتش سگ و بغارسی بنفشه سگ و بفارسی قدیم جزو سپرغم باندگرم و خشک در دوم و مشابه قیصوم در رقوت جهت صرع و مغ سیلان از آب دهان نصریحا اطفال را

وتحلیل ریاح شکم انسان وزخمها نافع وبدل آن در منفعت صرع وغیره مرزنجوش **مؤلف** عرض کند که ما اتفاق داریم بارشیدی که این بکاف فارسی است ومرکب است از تش وسگ۔ سگ بمعنی اوست وتش بمعنی آب دهن گذشت گویند که چون سگ این را خورد آب دهن او کم شود واللہ اعلم ما بر (آتش سگ) هم اشارهٔ این کرده ایم (اردو) دیکھو آتش سگ۔

تسعیر بقول بهار بعین مهمله نرخ نهادن وفارسیان بمعنی (۱) نرخ استعمال کنند (شفیع اثر ؎) گر نه یاران می شود تسعیر نازل از چه رو؟ شد زاشکم حسن گندم گون جانان قیمتی بدخان آرزو در چراغ ذکر این بسند شعر بالا کرده (ظهوری ؎) هیچ در کشت وفا تو قیر نیست پس ربیع اگر باشد گهر تسعیر نیست **مؤلف** عرض کند که در عربی زبان بقول منتخب بالفتح بمعنی نرخ نهادن وآتش افروختن است بخیال ما (۲) فارسیان استعمال این بمعنی کم قیمتی وارزانی نرخ هم کرده اند وهمین معنی از کلام ظهوری هم پیدا می شود (اردو) (۱) نرخ۔ مذکر (۲) نرخ کی ارزانی کم قیمتی مؤنث۔

تشکت بقول صاحب رهنما بجوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار بمعنی صحرای پر از درختان۔ **مؤلف** عرض کند که فارسی جدید ومتحقق نشد که ماخذ این از کدام زبان است۔ اسم جامد فارسی معاصرین عجم دانیم واین قدر متحقق که لغت تازی نیست یکی از معاصرین عجم این را بالکسر گوید (اردو) جھاڑی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بن جنگل۔ خاردار درختوں کی جگہ۔

تسکین بقول بهار آرام دادن می فرماید که بالفظ دادن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح وکسر کاف عربی وبقول منتخب بمعنی آرام دادن فارسیان بمعنی سکون

و آرام استعمال این بامصادر خود کنند که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) در عشق مزاج من دگرشد
همه تسکین دلم به اضطراب است ؛ (اردو) تسکین بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث تسلی تشفی
آرام۔ اطمینان۔

تسکین بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی تسلی دادن و اطمینان بخشیدن۔
(شاپور طهرانی ؎) آرزوی وصل بهر اضطراب
دل خوش است ؛ گرچه تسکینی نه بخشد جان غم
فرسوده را ؛ (اردو) تسکین عطا کرنا۔ تسلی
دینا۔ اطمینان بخشنا۔

تسکین بودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که سکون و آرام و راحت بودن است (خسرو
؎) بار۔ چه بود امشب و مهمان من که بود ؛
تسکین جان بی سر و سامان من که بود ؛ مخفی مباد
که سند بالا بکار آصفی نمی خورد۔ سخن فهمی محقق باید
تراد خوب معلوم شد (اردو) تسکین ہونا۔

تسکین چیدن مصدر اصطلاحی بمعنی تسکین
حاصل کردن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
است (ظهوری ؎) مدار ظهوری چرا اضطرابی
؛ که در خاطرش وصل تسکین نچیند ؛ (اردو)
تسکین حاصل کرنا۔

تسکین خواستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که راحت و آرام طلب کردن است (محتشم
کاشی ؎) خواستم تسکین ببندد آتشت کردی
مرا ؛ ای قرار جان و دل با بیقراران این کنند ؛
(اردو) تسکین چاہنا۔

تسکین دادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که اطمینان قلب و راحت و آرام عطا کردن است

(شاپور طهرانی ؎) بجان آمد دلم زین ناله‌های بی اثر امشب ؛ اجل کو تا که تسکینم دهد بی درد سر امشب ؛ مخفی مباد که سند بالا متعلق به تسکین دهیدن است و دهیدن مراوف دادن که صراحتش بجای خودش می آید (اردو) تسکین دینا۔ راحت و آرام عطا کرنا۔

تسکین شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که راحت و آرام حاصل شدن است (حزین ؎) دروغی بسته قاصد از زبان یار می خواهد ؛ که تسکین دل پر اضطراب از وی شود ما را ؛ مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر شودن است که بجای خودش می آید (اردو) تسکین ہونا۔

تسکین کده اصطلاح۔ بقول بهار و انند از عالم تجلی کده **مؤلف** عرض کند که مقامی که ازان تسکین حاصل شود (میرزا رضی دانش ؎) کعبه تسکین کده و دیر تسلی گاه است ؛ نالهٔ سر کن همه جا خانهٔ فریاد رس است ؛ (اردو) مقام تسکین۔ مذکر۔

تسکین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تسلی دادن است (صائب ؎) غم نیز زبی تابی ما روی نهان کرد ؛ صائب بچه تسکین دل زار توان کرد ؛ (اردو) دلاسا دینا۔ بقول آصفیه۔ تسلی دینا۔ تشفی دینا۔ طمانیت بخشنا۔

تسکین گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که تسکین حاصل کردن است (حیدر کاشانی ؎) تا زآتش غم بیدل نالان آخر ؛ تا زیر و زبر نیافت تسکین نگرفت ؛ (اردو) تسکین پانا۔

تسکین یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند که مرادف مصدر گذشته (شهیدی قمی ـ ؎ مخفی مباد که یا بدین مرادف یافتن است
ـ) چه شد یارب که امشب در دمن تسکین نمی یابد ؎ زبی تابی سرم می گردد و بالین نمی یابد که بجای خودش می آید و سند بالا متعلق از وست
(اردو) تسکین پانا۔

(الف) تسلّا | بہار بذکر (ب) گوید که دلخوشی یافتن و خوش عیش شدن و بذیل آن
(ب) تسلّی | (الف) را آورده می فرماید که فارسیان استعمال الف هم کرده اند
(سنجر کاشی ـ) گر زانکه درین خجسته مطلب ؎ اقبال توام دهد تسلّا ؎ بنشینم و بر مراد خاطر
؎ آسوده رقیل و قال دنیا ؎ می فرماید که بمعنی دلخوش و خوش عیش مجاز است و بالفظ دادن
و داشتن و شدن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که ب لغت عرب است بفتحتین و
تشدید لام مکسور و بقول منتخب بمعنی خرسند شدن فارسیان بمعنی دلاسا و تسکین استعمالش
کنند و الف مقرس است و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید (ظهوری ـ)
زموجهای خبر گوش تشنه گردد ؎ اگر برای تسلیش چشم تر نپرد ؎ (اردو) (الف و ب)
تسلی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ دیکھو تسکین۔

تسلی آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ؎ هنر نژاد چیزی نیست معاصرین عجم الله بر زبان
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دارند (اردو) تسلی ہونا۔
حاصل شدن تسکین است (آرزوی اکبرآبادی
ـ) ز خط تسلی این جان بیقرار آید ؎ چو نامه
که زیاری بسوی یار آید ؎ مخفی مباد که سند آرزو

(۱) **تسلی بخش شدن** | استعمال۔ صاحب
(۲) **تسلی بخشیدن** | آصفی ذکر ب
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که

از سندش الف پیداست و هر دو در استعمال است بمعنی ولا ساوادن (شاپور طهرانی ع) دل و وقت مؤذن خوش که در شبهای بیداری ؛ تسلی بخش دل از نغمهٔ یاحی شود مارا ؛ مؤلف عرض کند که سند شاپور متعلق به مصدر شودن است که بجایش می آید (اردو) (۱) تسلی بخش ہونا (۲) تسلی بخشنا۔

تسلّی بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تسکین بودن است (نقی کمره ع) دلم بوصل تسلی نبود زانکه تمام ؛ گل وصال ترا بوی از جدائی بود ؛ (قاسم گنابادی ع) ازان روضه دل را تسلی بود ؛ (اردو) تسلی ہونا۔

تسلیخ بقول برهان و جامع بالام بروزن زرنیخ سجاده و جانماز را گویند می فرمایند که با مهملهٔ معنی باشین نقطه دار هم آمده صاحب سروری می فرماید که بعد از سین مهمله لام بوزن تبلیخ سجاده باشد (کذا فی المؤید) (شمس فخری ع) زبیم محتسب قهرا و نهند زهره ؛ بجای چنگ و دف جام مصحف و تسلیخ ؛ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که این لغت چون غیر مشهور است در اشعار بمناسبت تشبیهه تسبیح خوانده اند و مرکز لام را بالتصور کرده اند شمس فخری اصفهانی در لغت خود که معیار جمالی نام دارد با توبیخ و زرنیخ قافیه کرده علی ای حال تسلیخ در اشعار خواجه نیز اصح و احسن است از تسبیح (ع) ترسم که روز حشر عنان بر عنان رود ؛ تسلیخ شیخ و خرقهٔ رند شراب خوار ؛ مؤلف عرض کند که صاحب اند بصراحت گوید که این لغت فارسی است و ما باعتبار جامع و ناصری این را اسم جامد تسلیم کنیم صراحت ناخذ بر تسلیخ می آید (اردو) جانماز۔ مؤنث۔

تسلّی دادن استعمال۔ صاحب آصفی [illegible] گوید که این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

بمعنی تسکین دادن و دلاسا کردن است (حاجی اسمعیل یحییٰ ؎) برغم من کند باهر کسی گرمی و من خود را پی تسلی داده می گویم که استغنا نمی داند ؎ (اردو) تسلی دینا۔

تسلی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مطمئن بودن و تسکین داشتن است (اسیر شهرستانی ؎) هرگز آهوی نگاه تو نشد رام اسیر پی دل خود را بچه صیاد تسلی دارد پی مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر داریدن است و تعریفش بجایش می آید که مراد داشتن باشد (اردو) تسلی رکھنا۔ دکن مین مستعمل ہے جیسے "تم تسلی رکھو کوئی بات تمھاری راے کے خلاف نہ ہوگی" اطمینان رکھنا مطمئن رہنا

تسلی ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مراد ف تسلی کردن و تسکین دادن است (شانی مشهدی ؎) بده ساقی زر و بنال هم امشب می که میدانم پی تسلی سازد خاطر جام پی در پی شود مارا پی مخفی مباد که از سند بالا مصدر تسلی ساز شدن پیداست نه تسلی ساختن (اردو) تسلی دینا۔

تسلی ساز شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تسلی دادن است و سند این از شانی مشهدی بر (تسلی ساختن) مذکور و این مرادف آنست۔ موافق قیاس مخفی مباد که در سند مذکور استعمال مصدر (تسلی ساز شودن) است عیبی ندارد و شودن اصل است و شدن مخفف آن (اردو) دیکھو تسلی ساختن و تسلی دادن۔

تسلی شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حاصل شدن تسکین لازم تسلی دادن

وکردن است (ندیم اصفهانی ؎) شود زنگریه ظالم تسلی مظلوم ۔ نبرخمدار گوارا است آب آهن تاب ۔ (طالب آملی ؎) مگر نسیم چمن همره آورد ورنی ۔ مشام شوق تسلی بجذب بو نشود ۔ مؤلف عرض کند که در هر دو سند استعمال (تسلی شودن) است و شودن ۔ مصدریست که شدن مخفف آن باشد و بجای خودش می آید (اردو) تسکین ہونا۔

تسلی طلبیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تسکین خواستن است (اسیری قاینی ؎) عشق است تسلی طلب ارنه دل یعقوب ۔ از پیرهن یوسف کنعان نکشاید ۔ (اردو) تسلی چاہنا۔

تسلی فزودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است (صائب ؎) بوسه نیست تسلی فزای من ۔ زیرا که اشتیاق من ازاین و آن گذشت ۔ (اردو) تسلی زیادہ کرنا۔

تسلی کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تسلی دادن و ساختن است (محسن شیرازی ؎) ورقفس دل را بنومیدی تسلی کردهام ۔ بوی گل گر بر شامم می خورد جان میدهم ۔ (اردو) تسلی دینا۔

تسلی گاه اصطلاح ۔ بقول بهار از عالم تجلی گاه چنانچه در تسکین کده گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی مقام تسلی است و سند این بر (تسکین گاه) مذکور و موافق قیاس است۔ (اردو) مقام تسلی ۔ دیکھو تسکین گاہ ۔ مذکر

تسلی گردیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف تسلی شدن است (صائب ؎) همیشه صبح امیدش زخاک می روید ۔ ازین مقوله که

تسلی بہ استخوان گردیدہ (اردو) دیکھیے **تسلی شدن**۔

تسلیم بقبول بہا رگردن نہادن و سلام کردن و سپردن چنانچہ گویند فلانی جان بحق تسلیم کرد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب منتخب این را آوردہ لغت عرب است بالفتح وکسر لام فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بامصادر خودمی کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تسلیم بقول آصفیہ۔ راضی برضا ہونا۔ ماننا۔ سلام کرنا۔ بندگی آداب **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بمعنی حاصل بالمصدر۔ رضامندی۔ اطاعت۔ مؤنث۔

تسلیم شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی راضی برضا شدن (صائب ؎)

چون شدی تسلیم ہر کام نہنگی ساحلی است ہا بتقدیر آبختن در دامن ساحل چرا (اردو) راضی برضا ہونا۔

تسلیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بقبول کردن و اطاعت کردن و سلم دانستن است (عرفی ؎) برہان دہر سوز عتاب تو حی گزشت ہ تسلیم در ثبوت خلا کرد روزگار ہ

(صائب ؎) کرد تسلیم بمن مسند بی تابی را ہ ہر سپندیکہ درین انجمن از جا برخاست ہ۔

(ظہوری ؎) زدور می نہد انگشت بر زمین خورشید ہ چو پیش رای منیر تو می کند تسلیم ہ

(اردو) تسلیم کرنا۔ ماننا۔ قبول کرنا۔ اطاعت کرنا۔

تسلیم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تسلیم کردن است و سپردکردن ہم بر سبیل مجاز (عالی شیرازی نثر) صد ہزار روپیہ نقد تسلیم خزینہ داران می نمایم ہ **مؤلف** عرض کند کہ در سند بالا استعمال مصدر (نمایند)

است که بجایش می آید و آن مرادف نمودن باشد (اردو) دیکھو تسلیم کرنا۔ سپرد کرنا۔

تسلّی نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف تسلّی کردن است (عالی شیرازی۔ نثر) هر دو فریق را تسلّی نموده مراجعت فرمود (اردو) دیکھو تسلّی کردن۔

تسلّی یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تسکین یافتن است و سکون و دل جمعی حاصل کردن (عالی شیرازی۔ نثر) باین نعم البدل تسلّی یافتہ ۔۔۔ مخفی مباد که درین سند استعمال مصدر بایدن است یافتن و تعریف هر دو بجایش می آید (اردو) تسلّی پانا۔ تسلّی حاصل کرنا۔

تسمه بقول برهان و جامع بفتح اوّل بروزن کسمه (۱) چرم و دوال چرمی باشد و (۲) موی شانه کرده بالای پیشانی نیز۔ صاحب سروری این را مرادف تاسمه گوید که بهمین معانی بجایش گذشت۔ صاحب فدائی که یکی از علمای معامه عجم بود می فرماید که (۳) باریکه ایست از چرم که شاهان والیسین خانهٔ تیمور گناهگاران را بدان خفه می کرده اند۔ خان آرزو در سراج گوید که مخفف تاسمه زله بردارش بهار می نگارد که چرم خام و رشته های دراز چرم و پوست و موی شانه کرده برافراز پیشانی مؤلف عرض کند که مابر تاسمه اشارهٔ این کرده ایم که این اصل است و آن مزید علیه این (اردو) (۱) و (۲) دیکھو تاسمه (۳) چرمی تازیانه۔ تذکره۔

(الف) تسمه باز اصطلاح۔ بقول بهار عجم کنایه از دغاباز و فریب دهنده و هم او ب را بمعنی دغلی از قمار بازی گوید که در دم دران بسیار فریب خورند و می فرماید که تماشا و دل بازی همین است (ملا طغرا) (۵) تسمه بازی نیست چون سراج

(ب) تسمه بازی

در بازار دهر بزرین اسپی چون بسازد کم زیانان
خراست پاصاحب بحر نسبت ب باتفاق بهایان
گوید که دغل و دغابازی. وارسته هم ذکر ب
کرده و خان آرزو در چراغ هدایت هم ب را
آورده **مؤلف** عرض کند که الف اسم فاعل
ترکیبی است دب بزیادت یای مصدری
و ظاهراً همین قدر معلوم می شود که کسی که از تسمه
بازی می کند یعنی تازیانه تسمه بر جسم خود یا پای

می زند چنانکه بعضی از فقرا می زنند و آواز تازیانه
بر می آید گویا فریب و دغا می دهد یعنی تماشائیان
از آوازش باور می کنند که تازیانه بر جسمش
کاری می کند و ضرب می رساند ولیکن در حقیقت
چنان نیست ضربی بر جسم نمی رسد از همین عمل
بر سبیل مجاز بمعنی فریب و دغل مستعمل
شد (اردو) الف۔ دغاباز۔ فریبی (ب)
دغابازی۔ مؤنث۔ فریب۔ مذکر۔

تسمیه بقول بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم بمعنی تقریر **مؤلف** عرض کند که لغت عربی زبان
است بالفتح و کسر میم و فتح تحتانی و بقول منتخب بمعنی نام کردن۔ فارسیان معاصر عجمی نیست
که بمعنی تقریر بر سبیل تفرس استعمال این کرده باشند و ما از زبان معاصرین عجم استعمال این نه شنیدیم
و در تالیفات زمانهٔ حال استعمال این ندیدیم۔ صاحبان روزنامه و رهنما هم ذکر این نکرده اند
(اردو) تقریر۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تعین۔ قیام۔

تس مغسی اصطلاح۔ بقول بهار و وارسته (۱) هرزه گوئی (طعزاد رهجو یوچی فقره) بدستیاری
سنده کردن کمراهی بر تس مغسی نشسته۔" صاحب بحر بذکر معنی اول گوید که (۲) بالضم گوزلی صدا
مقابل ضراط و (۳) بمعنی آب دهان **مؤلف** عرض کند که مجرد تس به همین معنی دوم و سوم بجائی
گذشت و سندش هم در انجا مذکور و ما آن را اسم جامد فارسی دانسته ایم و در انجا همین قدر

کافی است که مرکب است با نفسی بیای مصدری یعنی اوّل و معنی دوم و سوم بدون سند استعمال
تسلیم تکیم (اردو) (۱) ہر زہ گوئی۔ مؤنث (۲) گوز۔ مذکر (۳) تھوک۔ مذکر۔

تسو بقول برہان و جہانگیری و سروری بفتح اوّل و ثانی بواو کشیدہ مقدار وزن چہار جو باشد
و یک حصّہ از بست و چہار حصّہ شبانہ روز کہ عبارت از یک ساعت بود و یک حصّہ از بست و
چہار حصّہ چوب گز استادان خیاط و ہمچنین یک حصّہ از بست و چہار حصّہ سیر است استادان
بقال را و معرب آن طسوج (کمال اسمعیل ؎) باکف دریاش تو ہر دم زنگ ہ ابر زند
بر رخ دریا تفو ہ گرچہ مراہست بہ خروار فضل ہ نیست زوانکانہ مرا یک تسو ہ صاحب
جامع ہم ذکر این کردہ۔ صاحب ناصری بذکر معانی بالا گوید کہ صاحب رشیدی نوشتہ کہ باین معنی
در ہند مستعمل است و حق با اوست خان آرزو در سراج ہمزبان رشیدی **مؤلف** عرض
کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را
معتبر دانیم و در ہند استعمال این محض برای بست و چہارمی حصّہ گز است صاحب منتخب طسوج
را بالفتح و تشدید سین ربع دانگ گفتہ کہ مقدار دو جو باشد (اردو) تسو۔ بقول آصفیہ
ہندی۔ اسم مذکر۔ گز کا چوبیسوان حصّہ۔ سوا انچ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی زبان
کا لفت ہے اور وقت اور گز اور وزن کے چوبیسوین حصّہ کو کہتے ہین۔

فوقانی با ثمین معجمہ

تشش بقول بہار بالضم بمعنی (۱) تواور (مخفف (تواش) مرکب از لفظ تو بہ صیغہ خطاب
و شین (میر خسرو ؎) اگر در عدم رفتہ باشد فقیری ہ امید تش از نیمہ راہ خواند ہ صاحب

برهان این را بفتح اول وسکون ثانی (۲) بمعنی آتش گوید که عربان نار خوانند و (۳) تیشهٔ بزرگی که بدان درخت شگافند و (۴) تیشهٔ درودگران را نیز گفته اند و (۵) بضم اول حرارت و اضطراب که بسبب غم واندوه عظیم در دل کسی پدید آید و بکسر اول (۶) عطش و تشنگی و (۷) شپش و آن جانوری باشد خونخوار که بیشتر در سر تریاکی و کوکناری بهم رسد. صاحب جامع می فرماید که بمعنی دوم مخفف آتش است و ذکر معنی سوم هم کرده و معنی پنجم را هم آورده و بمعنی ششم و هفتم (مولوی معنوی ۵۲) موسی اندر درخت هم تش دید ؛ سبز تر می شد آن درخت از نار ؛ (حکیم سوزنی ۵۳) ای سوزنی بسوزن توحید چه بب کن ؛ کان سوزنی که از تو تبر ها کند تش ؛ (پوربهای جامی ۵۵) روزها شد که بنده می آید ؛ بر در و ره نمیدهد چاوش ؛ ایمن از عدل تو زمانه چنان ؛ که نیاید ضرر ز آتش تش ؛ صاحب جهانگیری معنی اول و چهارم را گذاشت صاحب سروری ذکر معنی دوم وسوم وپنجم وششم وهفتم کرده گوید که (۸) کلمه باشد که در وقتیکه اراده استادن ستور کنند می گویند (عمید لوبکی ۵۵) بر یلان بانگ تازیانهٔ تو ؛ در سوار افگنی همه تش یا ؛ صاحب ناصری معنی دوم تا هفتم را آورده صاحب رشیدی همزبانش خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم تا پنجم می فرماید که در کلام پوربهاتش را بمعنی حرارت گرفتن شعر را از فصاحت و بلاغت افگندن است چنانکه ذائقه اهل سخن دلالت دارد و مناسبت بمعنی خس و خاشاک ضعیف است اگرچه در کتب معتبرهٔ لغت بدین معنی بنظر نیامده لیکن در هندوستان بضم اول و سین مهمله آمده و تبدیل سین مهمله بشین شائع است و بذکر معنی ششم و هفتم می فرماید که بدین معنی در هندی بسین مهمله است پس از عالم توافق باشد و دور نیست که تشنه مرکب باشد از تش

بمعنی مذکور دونون کہ افادۂ معنی صاحبی کندوہای زائدہ از عالم خان وخانہ وبمعنی تپش مجاز است
وطرفہ آنکہ صاحب برہان تپش را از روی تصحیف شپش خواندہ گوید کہ آن جانور کی است
خونخوار **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل موافق قیاس وبمعنی دوم مخفف آتش وبمعنی سوم
وچہارم اسم جامد فارسی زبان وبمعنی پنجم مخفف تپش بحذف بای فارسی وبمعنی ششم ما این را منعکس
دانیم از عطش کہ عین مہملہ را حذف کردہ طای حطی را بدل کردند بہ فوقانی وجا دارد کہ این را ہم
مخفف تپش بحذف بای فارسی دانیم کہ فارسیان بمجاز بمعنی عطش استعمال کردہ اند وبمعنی ہفتم
مخفف تپش کہ بمعنی شپش بجایش گذشت بحذف بای فارسی۔ صاحب برہان ہیچ تصحیف نکرد
شپش وتپش ہر دو بمعنی واحد آمدہ ومعنی ہشتم را باعتبار صاحب سروری تسلیم کنیم **(اردو)**
(۱) تو اسکو جیسے "، تو اسکو چھوڑ دے (۲) دیکھو آتش کے پہلے معنے۔ آگ۔ مؤنث (۳)
دیکھو تبر۔ (۴) بسولا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک لکڑی چھیلنے کا اوزار جو بڑھئی کے
پاس ہوتا ہے۔ تیشۂ نجار (۵) دیکھو تپش کے پہلے معنے (۶) پیاس۔ تشنگی۔ مؤنث (۷) دیکھو تپش
کے دوسرے معنے (۸) تش وہ آواز جو گھوڑے کو کھڑا کرنے کے لئے اہل عجم کرتے ہیں۔ مؤنث۔

(الف) تشبّث بقول بہار چنگ در زدن و در آویختن در چیزی۔ صاحب آصفی ذکر۔

(ب) تشبث زدن کردہ از معنی ساکت (مخلص کاشی ۵) چو اشک بر مژہ چسپیدہ ام
بصد تشویش ؛ کہ الغریق تشبث زند بکل حشیش ؛ **مؤلف** عرض کند کہ الف لغت عرب است
بفتح اوّل ودوم وموحدہ شدّد مضموم۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این
بامصدر زدن کردہ اند بمعنی چسپیدن و در آویختن دیگر ہیچ۔ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق

بمصدر زدن است کہ بجایش می آید (اردو) (الف چمٹنا کا حاصل بالمصدر (ب) لپٹنا

تشبہ صاحب آصفی این را بحوالۂ بہار مرادف تشبیہ گوید **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین وضم موحدہ مشدد وبمعنی مانند شدن کہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بامصادر خود کنند کہ در ملحقات می آید این لازم است وتشبیہ متعدی (اردو) دیکھو تشبیہ۔

تشبہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مشابہ شدن است (بدر چاچی ؎)

رخ مریخ زان سرخ است کو خورشید انور را
تشبہ کرد با چہر سفید آل بہرامش ہا (اردو)

مشابہ ہونا۔

تشبیہ بقول بہار مانند کردن چیزی را بچیزی می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر موحدہ صاحب منتخب ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بامصادر خود کنند

چنانکہ در ملحقات می آید (اردو) تشبیہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ مشابہت ایک چیز کو دوسری چیز سے مثال دینا تخییل آپ فرماتے ہین کہ اس کی کئی قسمین ہین۔

تشبیہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تشبیہ دادن است۔

(اسیری لاہجی ؎) تا کردہ ام بروی
تو تشبیہ ماہ وخور ہا دارم زروے
تو ہمہ دم انفعالہا ہا (اردو)۔

تشبیہ دینا۔

تشت بقول برہان در ملحقات بروزن دشت (۱) معروف است کہ لگن باشد و در عربی طشت باطای حطی خوانند و (۲) کرسی را نیز گویند کہ تشت وآفتابہ بران نہند

صاحب جامع بر معنی اوّل قانع صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل می فرماید کہ معرب این لفظ وشت است صاحب سروری بصراحت معنی اوّل می گوید کہ طبق دیوار بلند است کہ دست دران شویند (امیر خسرو ؒ) تشت طلب کردو یکی تیغ تیز ؎ تشت دگر کردبران گنج ریز ؎ و می فرماید کہ در فرہنگ بمعنی لگن نیز آوردہ۔ خان آرزو در سراج بارشیدی متفق در یک معنی **مؤلف** عرض کند کہ تسامح صاحب سروری است کہ لگن را ورای ظرف دست شوئی خیال کرد معنی دوم را مجاز معنی اول دانیم و بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ازان ساکت اند (**اردو**) (۱) سیلاب چی۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مؤنث۔ لگن۔ طشت۔ منہ دھونے کا برتن (ناسخ ؒ) ماہ کامل تیرے منہ دھونے کی ہے سیلاب چی ؎ آفتاب اے ماہ تابان آفتابہ ہوگیا ؎ (۲) وہ چوکی جس پر سیلابچی رکھتے ہیں۔ مؤنث۔

تشت آتش اصطلاح۔ بقول برہان وجامع وبحر و (ناصری در خاتمہ) وسراج و رشیدی کنایہ از خورشید **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ ایست معروف و مرکب اضافی (**اردو**) دیکھو آفتاب کے پہلے معنے۔

تشت آتش بسر دارد مقولہ بقول بحرای عذر می خواہد چہ در زمان قدیم ہر کس کہ از وجرمی صادر می شد تشت پر از آتش برسر گرفتہ می استاد و این علامت عجز و انکسار است **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن در زمانہ سلف این طرز عمل را برای مجرم صحیح پندارند پس معنی این مقولہ ہمین قدر کہ مجرم است فارسیان سلف چون نسبت کسی استعمال این مقولہ می کردند معنی آن ہمین قدر بود کہ فلان کس مجرم است۔ (**اردو**) مجرم ہے۔

تشت از بام افتادن مصدر اصطلاحی بقول برہان وجامع ورشیدی وسراج (۱) کنایہ از رسوا شدن۔ صاحب بحر بذکر معنی اول می فرماید کہ (۲) بر ملا شدن راز ہم بہار بر معنی دوم قانع (سلیم طہرانی ؎) افتد ز بسکہ تشت کسی ہر نفس ز بام ہر کوے زمین چو سر کہ طاؤس باز شد۔ صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر ماضی مطلق این بمعنی اولش کردہ مؤلف عرض کند کہ معنی دوم اصل است ومعنی اول مجاز آن کہ از بر ملا شدن راز رسوائی می شود مخفی مباد کہ صاحب سروری در ملحقات ذکر (تشت از بام اوفتادن) کردہ۔ کہ اوفتادن مزید علیہ افتادن است (اردو) (۱) رسوا ہونا (۲) راز کا افشا ہونا۔

تشت از بام افگندن مصدر اصطلاحی بہار گوید کہ متعدی مصدر گذشتہ یعنی فاش کردن راز (محمد قلی سلیم ؎) رسوای کوی عشق چو خورشید محشریم ہا از بام آسمان فلک افگند تشت ما۔ صاحبان بحر وانند ہمزبانش۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (اردو) افشای راز کرنا۔

تشت از دامن چرخ افتادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف (تشت از بام افتادن) است بمعنی دوش مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎) تشت من چون آفتاب از دامن چرخ اوفتاد ہا ساده لوح آنکس کہ می خواہد کند رسوا مرا ہا مخفی مباد کہ اوفتادن مزید علیہ افتادن است (اردو) دیکھو تشت از بام افتادن کے دوسرے معنے۔

تشت بلند اصطلاح۔ بقول برہان وبحر وجامع ورشیدی وسراج و(صاحبان جہانگیری وناصری در ملحقات) (۱) کنایہ از آسمان است و (۲) از افتاب ہم مؤلف عرض کند کہ قیاس متقاضی معنی دوم است ومعنی اول را باعتبار

محققین اہل زبان بر سبیل مجاز تسلیم کنیم (اردو) (۱) دیکھو آسمان۔ مذکر (۲) دیکھو آفتاب کے دو معنے ۔ مذکر۔

تشت خان اصطلاح۔ بقول ناصری معنی خانی کہ بران طعام و نان نہند **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار ناصری کہ صاحب زبان است این را مخفف (تشت خوان) دانیم بحذف واو کہ می آید (اردو) دیکھو تشت خوان۔

تشتخانہ اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری وجامع و سراج با خای منقطہ دار بروزن نرم خانہ (۱) جامہ خواب را گویند از توشک و لحاف و نہالی و مانند آن و بمعنی (۲) (توشک خانہ ہم گفتہ اند و آن خانہ باشد کہ رخت خواب دران نہند و (۳) خانہ را نیز گویند کہ تشت و آفتابہ دران گذارند کہ (آفتابہ چی خانہ) ہم نامندش و گاہی از روی تعظیم (۴) برادب خانہ ہم اطلاق کنند کہ عربان مہبرز گویند (اثیر الدین اخسیکتی ؎) آنجا کہ تشت خانہ قدرت کند باز پاتن در دہد و طای ملائک بفرشی ؎ (شرف شفرده ؎) شاید کہ تشت دار سرایش شود خضر ؎ زیرا کہ تشت خانہ او چرخ اخضر است ؎ (امیر خسرو ؎) در جمع ہر زہ گویان از گفت بد چہ عیب ؎ شرمندگی نیرزد در تشت خانہ تیز ؎ (ولہ ؎) دہان پر ہمہ چون چاہ مہبر زنہ زنانی چون سفالی تشت خانہ ؎ صاحب سروری ذکر معنی سوم کردہ گوید کہ در فرہنگ بمعنی لحاف و نہالی آوردہ و گفتہ کہ گاہ این اسم را بر توشک نیز اطلاق کنند و این معنی از کلام اخسیکتی متمسک شدہ لیکن بخاطر این ضعیف میرسد کہ این معنی خالی از تکلفی نیست و این بیت اخسیکتی شاہد معنی سوم می تواند بود و ذکر معنی چہارم بحوالۂ فرہنگ ہم فرمودہ صاحب رشیدی ہمزبانش۔ صاحب ناصری ذکر ہر چہار معانی بالا کردہ ۔ بہار بذکر معنی چہارم نسبت معنی دوم می فرماید کہ این محل تامل است **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ ما باعتبار

جامع هر چهار معنی را تسلیم کنیم ولیکن معنی اوّل
و دوم هر دو را خلاف قیاس دانیم و باعتبار
جامع خیال می کنیم که مخفف و مبدّل توشک خانه
باشد که واو حذف شد و کاف بدل شد بغوقانی
و این مثال اوّل این قسم تبدیل است و معنی
سوم حقیقی است و معنی دوم بر سبیل مجاز
که گاهی در ادب خانه هم تشت می باشد (اردو)
(۱) خوابگاه کے کپڑے۔ مذکّر۔ جیسے توشک اور
لحاف اور رہالی وغیرہ (۲) دیکھو توشک خانہ
(۳) وہ کمرہ یا مقام جہان سیلابچی رکھتے ہین
مذکّر (۴) پاخانہ۔ مذکّر۔

تشت خایه اصطلاح۔ بقول ناصری۔
نوعی از بازی است که خایهٔ مرغ را خالی کرده
به شبنم پر کنند و راهش به بندند و در هوای گرم
در تشت نهند و اگر گرم نباشد در زیر تشت
آتش کنند و شبنم مستحیل به هوا شود و بالطبع
میل به بالا کند و چندان رود که از چشم غائب
شود و بجای شبنم سیماب هم کنند همین اثر دارد (خاقانی
گفته ع) گر علم تشت خایه ندانسته بدان بگو
صاحب رشیدی و (خان آرزو در سراج) هم
ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که باعتبار
صاحب ناصری که محقّق زبان خود است تسلیم
کنیم (اردو) تشت خایہ۔ فارسی مین ایک
کھیل کا نام ہے۔ مذکّر۔

تشتخوان اصطلاح۔ بقول برهان و جامع
و بحر و سروری و رشیدی و سراج با خای مخلّد
و واو معدوله بر وزن کیفدان خوانی را گویند
که بجهت نان و طعام گذارند **مؤلّف** عرض کند
که مرکّب اضافی است و موافق قیاس یعنی تشتی
که مثل خوان است یعنی لگن و در اینجا بلفظ
اضافت است (اردو) لگن مثل خوان
کے جس مین کھانے کا سامان رکھتے ہین۔ مذکّر

تشت دار اصطلاح۔ بقول برهان و جامع
و بحر و بهار و سراج با دال ابجد بر وزن اشکنبار

آفتابچی را گویند یعنی شخصی را کہ تشت و آفتابہ نگاہ دارد و پاکیزہ سازد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس۔

(اردو) وہ شخص جو آفتابہ پر مقرر ہے جو ہاتھ منہ دھلواتا ہے اور آفتابہ کو صاف و پاک رکھتا ہے۔

تشتر بقول برہان و جامع بروزن کفتر نام میکائیل است۔ صاحب سروری بذکر این گوید کہ این لغت بہ ہمین معنی در باب موحدہ ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ این اسم میکائیل در فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل بشتر باشد چنانکہ تیکوب و بتکوت (اردو) میکائیل علیہ السلام۔ دیکھو بشتر مذکر۔

تشت زدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر کوفتن مس و جز آن بہنگام گرفتن ماہ و آفتاب و این رسم ولایت است و در ہندوستان ہنگام آبلہ برآوردن کودک اگر رعد و برق در خروش آید ہمین عمل کنند (حکیم زلالی ؒ)

بر ماہ گرفتہ تشت می زدہا صاحب ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ می فرماید کہ کنایہ از گرفتن آفتاب و ماہ است (شاعر ؒ) روی تو چو ماہ است و مرا سینہ چو تشت ہا من تشت ہمی زنم کہ مہ بگرفتہ ہا **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است مخفی مباد کہ در سند شاعر استعمال مصدر زدن است کہ بجایش می آید (اردو) چاند گہن یا سورج گہن ہونا۔

تشت زر اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و بحر و سراج کنایہ از آفتاب جہانتاب است صاحب ناصری بذیل تشت زرین سند این آوردہ (سراج الدین سکزی ؒ)

گر روز قیفال او را ندخواہد ہا کہ تشت زر از شرق رخشان نماید ہا **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس (اردو) دیکھو آفتاب

کے دوسرے معنے ۔

تشت زرّین اصطلاح ۔ بقول برہان وبحر وجامع ورشیدی وسراج و (ناصری در ملحقات) ہمان آفتاب ۔ مرادف تشت زر مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است وموافق قیاس (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے ۔

تشت سرنگون اصطلاح ۔ بقول ناصری در ملحقات کنایہ از افلاک وآسمان (حکیم خاقانی ؎) اگر نہ سرنگون سار ستی این تشت ہ لبالب بودی از خون دل من ہ مؤلف عرض کند کہ کنایہ موافق قیاس است ولیکن سند بالا لفظاً بکار این نمی خورد (اردو) دیکھو آسمان ۔ مذکر ۔

تشت سیمین اصطلاح ۔ بقول برہان وجامع ورشیدی وبحر وسراج و (ناصری در ملحقات) کنایہ از ماہ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی وموافق قیاس (اردو) چاند ۔ مذکر

تشت شمع اصطلاح ۔ بقول بحر لگن کہ شمع دران نہند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است وبمعنی حقیقی کہ لگن زیر شمع از ملحقات شمع است (اردو) وہ لگن ۔ مذکر جو شمع کے نیچے رکھا جاتا ہے ۔

تشت کوفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر مس کوفتن مرادف (تشت زدن) کہ بجائش گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (زلالی خوانساری ؎) می زنم بر سینہ حی گویم کہ آہ ہ تشت می کوبم کہ بگرفتست ماہ ہ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال کوبیدن پیدا ست عیبی ندارد کہ مرادف کوفتن است (اردو) دیکھو تشت زدن ۔

(الف) **تشتکی** (ب) **تشتکی دار** بقول بہار الف بمعنی رکابی وبرب گوید کہ بمعنی تشت دار است (ظہوری ؎)

دست ششم زجملہ خواہد شد ۔ فلک از مہر تشتکی دارد ۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) با کاف تصغیر و یای نسبت بر تشت موافق قیاس است و معنی (ب) کہ اسم فاعل ترکیبی است کسی کہ سامان سفرہ را بقبضہ خود دارد و انتظامش کند یعنی پیالہ و رکابی ہا دارد ۔ بہار تعریف خوشی نکرد (اردو) الف ۔ رکابی ۔ مؤنث ۔ (ب) رکابدار ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ رکابیون مین کھانا چنے اور خوبصورتی سے لگانے والا خانسامان ۔

تشت گر اصطلاح ۔ بقول بہار مانند آنکہ ۔ تشت ہا را بسازد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس و بمعنی حقیقی (اردو) تشت گر ۔ فارسی ۔ وہ شخص جو تشت بنایا کرتا ہے

(الف) تشتکی اصطلاح ۔ الف بقول آنند بحوالہ بہار ہمان تشتکی کہ بہ کاف تازی گذشت ۔ صاحب بحر ذکر ب کردہ مرادف تشتکی دار نوشت مؤلف عرض کند کہ تسامح ہر دو یا تصحیف کتابت باشد کہ کاف عربی را فارسی کردند ہمان تشتکی و تشتکی دار است کہ بکاف عربی مذکور شد (اردو) الف و ب دیکھو تشتکی و تشتکی دار ۔

(ب) تشتکی دار

تشتن بقول ملحقات برہان بفتح اول بروزن کشتن ۔ تیشۂ بزرگ را گویند ۔ صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زبان دان و معاصرین عجم ازین ساکت ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) تیشہ ۔ مذکر ۔ دیکھو تش کے دوسرے معنے ۔

تشت نگون اصطلاح ۔ بقول جامع کنایہ از آسمان مؤلف عرض کند کہ نظر باعتماد محقق صاحب زبان این مرکب توصیفی را برای این کنایہ صحیح دانیم (اردو) دیکھو آسمان مذکر

تشت و آب خواستن مصدر اصطلاحی بقول بهار و بحر و انند کنایه از سفر باز آمدن و یا از گردراه شستن (انوری ۵) دنیا خراب و دین بخلل بود عدل تو آباد کرد هر دو کنون تشت و آب خواه ؛ مؤلف عرض کند که عادت است که چون اهل عجم از سیر باز آیند آب می خواهند و دست و پا از گرد بشویند از همین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر خواهیدن پیدا می شود که بجایش می آید نه خواستن (اردو) سفر سے واپس آنا۔

تشت وخایه اصطلاح۔ بقول برهان و بحر (۱) مرادف همان تشت خایه که گذشت و (۲) کنایه از زمین و آسمان چه زمین در میان آسمان است و (۳) نام طلسمی هم و علم نجوم را نیز (علم تشت وخایه) گویند۔ خان آرزو در سراج بدلیل (تشت خایه) بحواله برهان ذکر این بمعنی (۳) کرده اشاره علم نجوم هم کند ولی فقیر گوید که این صحیح نیست صاحب جامع در هر سه معنی متفق با برهان صاحب رشیدی بر معنی اول قانع صاحب سروری در ملحقات بذکر معنی دوم گوید که نام شعبده و مقصودش از شعبده غیر از معنی سوم نباشد۔ صاحب ناصری در ملحقات متفق با رشیدی بهار گوید که (۴) کنایه از علم نجوم و نام بازی و بسند نظامی گوید که (۵) بمعنی نوع و گونه مستفاد می شود (خاقانی ۴) تشتی است این سپهر و زمین خایه دران ؛ گر علم تشت وخایه ندانسته بدان ؛ (نظامی ۵) گر نبودی پیر در پایستان ؛ بدین تشت وخایه و این داستان ؛ مؤلف عرض کند که باعتماد صاحب جامع هر سه معانی اول الذکر را صحیح دانیم و برای معنی چهارم شعر خاقانی را کافی ندانیم که دران استعمال (علم تشت وخایه) بمعنی علم نجوم است و از مجرد (تشت وخایه) علم نجوم مراد نیست و معنی پنجم

ہم پیدا کردہ بہار است از نافہمی مضمون شعر نظامی مقصود نظامی از الفاظ (بدین تشت وخا) از زمین و آسمان است کہ آسمان بصورت تشت نگون است بالای ماہ و کرۂ زمین بشکل بیضۂ زیر آسمان۔ فتامل۔ البتہ وجہ تسمیہ بمعنی سوم بنظر نگشود خیال ما این است کہ ہمان معنی اول را کہ طلسم ماننداست بعض محققین بمعنی سوم قائم کردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) دیکھو تشت خایہ (۲) زمین اور آسمان (۳) ایک طلسم کا نام فارسی مین تشت وخایہ ہے جس کی کامل حقیقت معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر۔ (۴) علم نجوم۔ مذکر (۵) طریقہ۔ طرز۔ مذکر۔

تشتیوان بقول برہان باواو بروزن نزدیکان بلغت یونانی بسفائج را گویند وآن دارویست مسہل سودا و بعربی کثیر الارجل و ثاقب البحر خوانند و اخراس الکلب نیز صاحب انند نقل نگارش۔ صاحب محیط گوید کہ اسم یونانی یا بربری بسفائج است **مؤلف** عرض کند کہ باحقیقت این بربسانج بیان کردہ ایم وازینکہ فارسیان این لغت را ہم برزبان دارند جا دادہ ایم (اردو) دیکھو بسانج۔

تشخیص بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم (۱) در تماشاگاہ تبدیل لباس کردن و بصورت شخص فرضی خود درآمدن **مؤلف** عرض کند کہ این لغت عرب است بالفتح وکسر خای معجمہ وبقول انند معین کردن چیزی واجارہ کردن۔ فارسیان (۲) بمعنی دریافت استعمال این کنند ومعنی اول خاصہ معاصرین عجم است کہ تفریس باشد (ظہوری ۵) گرچہ آئینہ بہ تشخیص نفس می آرم بکف زور طوفان نگہ آہ کشیدن دارد (اردو) (۱) ٹھیٹہ مین ایکٹ کرنا کسی اور کے لباس مین آکر اپنا پاٹ ادا کرنا کا حاصل بالمصدر۔ تبدیل لباس۔ ایکٹری۔ مؤنث۔ (سانگ سوانگ

مذکر۔ بہروپ) (۲) دریافت۔ مؤنث۔

تشر بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم حاصل بالمصدر بمعنی تنبیہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسی جدید است و متحقق نشد کہ از کدام زبان این لفظ را گرفتہ لغت عربی یا ترکی یا سنسکرت نیست معاصرین عجم استعمال این بالضم می کنند (**اردو**) تنبیہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث خبردار کرنا

تشریح بقول بہار نیک بیان کردن سخن را و باصطلاح اطبا۔ بیان کردن حقیقت اعضائے بدن انسان را علم تشریح گویند (ابو طالب کلیم ؎) با فکر او چو سر بگریبان فرو کنم ہا تشریح زلف خم بخمش مو بمو کنم ہا **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر رای مہملہ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی (۱) صراحت کنند و (۲) بمعنی بیان حقیقت اعضای انسانی ہم استعمال این در ملحقات می آید (ظہوری ؎) بحسن بہر مداوا رگ وپی خود را ہا نمودہ عشق بہ تشریح جسم لاغر ما ہا (**اردو**) تشریح۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث (۱) تفصیل۔ تفسیر۔ وضاحت (۲) اعضای جسم کی تحقیق۔

تشریح کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) صراحت کردن و (۲) حقیقت اعضائے انسانی را بیان کردن است سند این بمعنی اول از کلام کلیم ہمدانی بر تشریح گذشت (**اردو**) تشریح کرنا (۱) صراحت کرنا شرح کرنا (۲) حقیقت اعضای انسانی کو بیان کرنا۔

تشریف بقول بہار۔ بزرگوار گردانیدن۔ می فرماید کہ فارسیان (۱) بمعنی خلعت بالفظ پوشیدن و خواستن و داشتن و در بر افگندن استعمال کنند و (۲) بمعنی رفتن کہ استعمال

این با مصدر بر دن آمده و (۳) بمعنی آمدن۔ با مصادر آوردن و دادن و فرمودن۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر معنی اوّل کرده (خواجهٔ شیراز ؎) هرچه هست از قامت ناساز بی اندام ماست ؎ ورنه تشریف تو بر بالای کس کوتاه نیست ؎ صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم هم ذکر معنی اوّل فرموده **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر رای مهمله و بقول منتخب بمعنی بزرگ داشتن و بزرگ گردانیدن۔ و بلحاظ دیگر معانی بالا این را مفرّس دانیم۔ مخفی مباد که مجرّد این لفظ در فارسی بغیر ترکیب با مصادر بمعنی دوم و سوم مستعمل نیست و بمجاز معنی مستعمله زبان عرب و این معانی بترکیب مصادر پیدا می شود که در ملحقات می آید (**اردو**) خلعت۔ مذکر۔ لباس فاخره۔

تشریف آوردن استعمال۔ بقول الحج ووارسته بمعنی آمدن **مؤلف** عرض کند که بلحاظ معنی حقیقی لفظ تشریف که در عربی زبان است معنی این مرکب عزّت بخشیدن و بزرگی آوردن است و فارسیان بر سبیل مجاز تقریباً بمعنی آمدن استعمال کنند یعنی از آمدن کسی صاحب خانه را اعزازی حاصل می شود (آرزوی اکبرآبادی ؎) تو تا ای ماه رو تشریف آوردی درین گلشن ؎ گل مهتاب در هر سوی خرمن خرمن است امشب ؎ مخفی مباد که ما این استعمال را از معاصرین عجم نه شنیدیم و در کلام استادان سلف هم نه دیدیم۔ معاصرین عجم این استعمال را غلط ندانند و لیکن خود استعمال نمی کنند مجرّد سند شاعر هند نژاد و تسکین ما نمی کند (**اردو**) تشریف لانا۔ بقول آصفیه۔ قدم رنجه فرمانا۔ آنا۔

تشریفات بقول صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار (۱) بمعنی مصاحبین و هم او گوید که (۲) بمعنی آداب۔ صاحب رهنما

بحوالۂ سفرنامۂ مذکور می فرماید کہ (۳) بمعنی لباس است و آداب و (۴) مدارات ہم۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول و دوم و چہارم تفریس معاصرین است و معنی سوم درست بیان نکرد کہ جمع تشریف می باشد یعنی خلعت ہا (**اردو**) (۱) مصاحبین۔ مذکر (۲) اداب۔ دیکھو آداب (۳) خلعتین۔ مؤنث (۴) مدارات بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ خاطر۔ تواضع آؤ بھگت۔ (جرأت ؎) گھر اسکو بلا نذر کیا دل تو وہ جرأت ؎ بولا کہ یہہ بس کیجے مدارات کہیں اور

تشریفات چی باشی اصطلاح۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار می فرماید کہ بمعنی (۱) صدر اعظم است صاحب رہنما بحوالۂ ہمان سفرنامہ گوید کہ (۲) مہتمم دوشکخانہ و داروغہ لباس خانہ۔ صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بر معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد معاصرین عجم باشد کہ مرکب شدہ است بالفظ تشریفات کہ جمع ملبوس فاخرہ است و چی کہ لغت ترکی است بمعنی صاحب چنانکہ (قاقارچی) و قابوچی و باشی بقول غیاث در ترکی زبان بمعنی سردار است معنی لفظی این صاحبی کہ عہدۂ متعلقہ بہ ملبوسات دارد پس معنی دوم حقیقی است و معنی اول بر سبیل مجاز (**اردو**) (۱) صدر اعظم بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وزیر اعظم دیوان اعلیٰ (۲) مہتمم توشک خانہ۔ داروغہ لباس مذکر

تشریف افگندن بر سر استعمال۔ صاحب آصفی ذکر تشریف افگندن کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ چیزی نیست و با ترکیب لفظ بر سر بمعنی خلعت پوشانیدن است (ثنائی مشہدی ؎) گردد چو غنچہ تنگ برش چیر سبز پیرخ ؎ تشریف جاہت ارفگند بر سر آفتاب مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر افگندن است عیبی ندارد کہ مخفف افگندن باشد۔ (**اردو**) خلعت پہنانا۔

تشریف بردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی بردن خلعت را و (۲) بمعنی رفتن (ظہوری ؎) بجوئی کز و کسب کردہ بخور ہ بنوری کز و برد تشریف نور ہ (وحشی بافقی ؎) شام ہجران تو تشریف بہر جا ببرد ہ در پس و پیش ہزاران شب بلیدا ببرد ہ (طالب ع) ازان زمان کہ ازین کلبہ بردہ تشریف ہ (اردو) (۱) خلعت لیجانا (۲) جانا۔ تشریف لیجانا۔

تشریف پوشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ لباس فاخرہ در بر کردن (کلیم ہمدانی ؎) چرا نپوشد تشریف امتیاز ارحق ہ برہنہ نیست بعہدش مگر کہ تیغ جہاد ہ (اردو)۔ خلعت پہننا۔

تشریف خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تحقیقی است یعنی طلب خلعت کردن (صائب ؎) از سپہر سفلہ تشریف تن آسانی مخواہ ہ پیرہن از چاہ دارد یوسف کنعان در و ہ مخفی مباد کہ از سند ہا التشریف خواہیدن پیدا است عیبی ندا ۔ کہ این مرادف آنست و خواہیدن بجایش می آید (اردو) خلعت چاہنا۔

تشریف دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) خلعت دادن است و پیرایہ بخشیدن بمعنی حقیقی (کمال اصفہانی ؎) تشریف داد ذات ترا از صفات خویش ہ گاہی کریم و گاہ رؤف و گہی رحیم ہ (فغانی شیرازی ؎) ہر کرا التشریف رسوائی دہد سلطان عشق ہ ہر دم آید صد بلا بہر مبارکباد او ہ صاحب بحر و (خان آرزو در چراغ ہدایت) و وارستہ ہر سہ می فرمایند کہ (۲) بمعنی آمدن است (شاپور طہرانی ؎)

می دہد تشریف غم ہر گہ کہ می خواہد بدل ہیچ منع نیست دربار است و مہمان آشنا است ؛ مخفی مباد کہ در اسناد آخر استعمال مصدر دہیدن است کہ بجایش می آید عیبی ندارد (اردو) (۱) خلعت دینا (۲) آنا۔ تشریف لانا۔

تشریف داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی صاحب خلعت بودن است (طالب آملی ؎) تشریف شہادت زدم و تیغ تو دارم ؛ فرض است برارواح طواف حبذا (۲) بودن (نصیر ہمدانی۔ نثر) اگر چہ در ین وقت خدام عمیم الانام درین جانب اصفہان تشریف دارند۔ (الخ) مخفی مباد کہ داریدن مرادف داشتن است کہ بجایش می آید و در اسناد با ۱۱ استعمال ہمان است۔ عیبی ندارد (اردو) (۱) خلعت رکھنا۔ صاحب خلعت ہونا (۲) تشریف رکھنا۔ بقول آصفیہ۔ موجود ہونا۔ رہنا جیسے "ہمارے ساتھہ وہ بھی یہاں تشریف رکھتے ہین"

تشریف دوختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی یعنی دوختن خلعت و لباس فاخرہ باشد (اردو) خلعت اور لباس فاخرہ سینا

تشریف رسیدن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بر سبیل مجاز بمعنی عزت حاصل شدن است (کمال اصفہانی ؎) نتوان بصد ہزار زبان گفت شکر آن ؛ تشریف ہا کہ ما را زین خاندان رسید ؛ (اردو) عزت حاصل ہونا۔

تشریف فرمودن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی عطا فرمودن خلعت و لباس فاخرہ (جمال اصفہانی ؎) مرا تشریف فرمودی و لیکن دون قدرمن ؛

مراکس اینقدر بخشد ز تو کس اینقدر جوید ۔ صاحب بحر و وارستہ ہر دو می فرمایند کہ (۲) ما بمعنی آمدن است (آزاد بلگرامی ؒ) سرزانوی علی نگذاشت سالار رسل ۔ در اسد تشریف فرمود آفتاب خاوری ۔ (اردو) (۱) خلعت عطا کرنا ۔ (۲) تشریف لانا ۔ دکن مین کہتے ہین تشریف فرما ہونا ۔

تشریف یافتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی یعنی حاصل کردن خلعت فاخرہ باشد (کمال اصفہانی ؒ) تشریف سایۂ تو زمین گر بیافتی ۔ در چشم آفتاب شدی خاک تو تیا ۔ (اردو) خلعت پانا ۔

(الف) تشرین بقول اند بالکسر و یای معروف نام دو ماہ در زبان رومی **مؤلف** عرض کند کہ یکی را ---

(ب) تشرین اول گویند کہ ترجمۂ ہندی آن تقریباً کاتک و دیگری را ---

(ج) تشرین ثانی و آن را در ہندی تقریباً اگھن گویند ۔ صاحبان اند و غیاث (ب) را (تشرین اولی) و (ج) را (تشرین اخری) نوشتہ اند ولیکن صاحب بولچال بحوالۂ معاصرین عجم ہمچنین گفتہ کہ بر (ب) و (ج) قائم کردہ ایم و حالا (ب) و (ج) بر زبان معاصرین عجم است و متقدمین و متاخرین ہم استعمالش کردہ اند ما این مرکبات را منظور داشتیم (اردو) الف تشرین رومی زبان مین دو مہینون کا نام ہے ب کاتک ۔ مذکر (ج) اگھن ۔ مذکر ۔

تشلیخ بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری و سراج بالام بروزن زرنیخ بمعنی سجاف

وجانماز صاحب جهانگیری سندی که از کلام شمس فخری برای این آورده همان است که بر (تسلیخ به سین مهمله) گذشت **مؤلف** عرض کند که بعض محققین این را به سین مهمله دوم آورده اند یا گذشت و ما آن را اسم جامد فارسی زبان گفته ایم و همان اصل است و این مبدل آن چنانکه سستی و کشتی و تسلیخ را فارسیان از سلخ عربی که بمعنی پوست است بر سبیل تفریس بصورت لغت عرب بدین معنی ساخته اند و این متصرف شان است (**اردو**) دیکھو تسلیخ۔

تشمیر القول برہان و جامع با میم بروزن کفگیر دوائیست که آن را بسفائج خوانند و با این معنی با فوقانی مابین شین و میم هم بنظر آمده یعنی تشتمیر۔ خان آرزو در سراج می فرماید که این مخفف تشتمیر است **مؤلف** عرض کند که صاحب محیط همین را به رای مهوّر آخر آورده و اشارهٔ بسفائج کرده و ما حقیقت بسفائج را بربسانج بیان کرده ایم و بربسانج اشارهٔ تشمیر هم و باعتبار صاحب جامع ما این را لغت فارسی زبان به رای مهملهٔ آخره میدانیم و آنچه صاحب محیط به زای نقطه دار نقل کرده آن را تصحیف کاتب خیال می کنیم۔ بالجمله این اسم جامد فارسی زبان است (**اردو**) دیکھو بسانج۔

تشمیز القول محیط همان تشمیر که به رای مهملهٔ آخر گذشت **مؤلف** عرض کند که ماصراحت ماخذ همه را نجا کرده ایم و این را تصحیف قرار داده ایم (**اردو**) دیکھو تشمیر۔

تشمیزج القول برہان و مؤید با زای نقطه دار و جیم بروزن و معنی چشمیزکست که شیرازیان چشم خوانند و آن تخمی است سیاه و املس که بانبات سایند و در چشم کشند صاحب جامع گوید که همین را تالش هم گویند۔ صاحب محیط مینویسد که معرب چشمیزج که در چشخانم باید **مؤلف** عرض

کند که او بر چشخام هرچه نوشته ما ذکرش بر پشمه کرده ایم و هم بر پشبه و پشمه (اردو) دیکھو پشمه۔

تشن بقول برہان و جامع و رشیدی و سروری و سراج بفتح اول بروزن چمن یعنی چاکسو است و آن دانه باشد نرم و سیاه و لغزنده از عدس بزرگتر که در دواهای چشم بکار برند و بکسر اول هم آمده صاحب سروری اسم دیگر این چاکسو به سین مهمله گفته صاحب محیط بر چاکسو گوید که بفتح جیم فارسی و الف و سکون کاف و ضم سین مهمله و سکون واو اسم هندی چشخام است **مؤلف** عرض کند که مخفف و مبدل تشمیرج که گذشت بیم بدل شد به پون چنانکه پام و پان و تمتانی و زای هوز و جیم حذف (اردو) دیکھو تشمیرج۔

تشنک بقول برہان و جامع بروزن چشمک از پیش سرجالی را گویند که در کودکی نرم و جهنده می باشد و آن را بالعربی یافوخ خوانند صاحب رشیدی گوید که همین را جاندانه هم گویند و بجهد هم۔ خان آرزو در سراج همزبانش **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و ما بر تارک صراحت این کرده ایم (اردو) دیکھو تارک کے دوسرے معنے۔

تشنگی بقول بهار و انند ترجمه عطش است (ظهوری ۵) داد از تشنگی و سیرابی ها گشته ام غرق در محیط سراب ✤ **مؤلف** عرض کند که مرکب است از لغت تشنه و یای مصدری بقاعده فارسی های هوز آخرش مبدل شد به کاف فارسی (اردو) تشنگی بقول آصفیه اسم مؤنث عطش۔ پیاس۔ تراس۔

تشنگی افتادن استعمال۔ بمعنی عطش عائد و واقع شدن **مؤلف** عرض کند که موافق

قیاس است (ظهوری ؎) از داغ تو هست
سینه سیراب ۵ افتاد چو تشنگی سراب است ۵
(اردو) پیاس لگنا۔ بقول آصفیہ۔ پانی کی
خواہش ہونا تشنگی ہونا۔

تشنگی برداشتن استعمال۔ بمعنی تشنگی
شدن۔ مؤلف عرض کند کہ موافق
قیاس است (ظہوری ؎) تا بمشتاقان شود
پر کعبہ گشت از خود رہی ۵ صد بیابان تشنگی
بردارد زمزم عاشقت ۵ مخفی مباد کہ در ہندی
بالا استعمال مصدر برداریدن است کہ بجائش
می آید بمعنی ... (اردو) پیاسا ہونا۔
... تشنگی ہونا۔

تشنگی کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی سالت و از سنسکرت مصدر
(تشنگی گیرون) پیدا است (خسرو ؎) زگریہ
پیش می سوزیم با آنلہ ۵ نگیرد تشنگی در روز
باران ۵ مؤلف عرض کند کہ (تشنگی کردن)
ہم محاورۂ زبان است بمعنی تشنہ شدن و (تشنگی
گیرون یا گرفتن) عاید شدن تشنگی مرادف (تشنگی
افتادن) کہ گذشت مخفی مباد کہ بتعریف مصدر گیرون
بجایش می آید (اردو) پیاسا ہونا۔

تشنگی کشیدن استعمال بمعنی مبتلای
تشنگی شدن۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است (ظہوری ؎) العطش گویان صحرای
غمت ۵ تشنگی ہا زیر نیل و جیحون می کشند ۵ (اردو)
مبتلائے تشنگی ہونا۔ پیاسا ہونا۔ تشنہ ہونا۔

تشنہ بقول بہار (۱) ترجمۂ عطشان و (۲)
بمعنی مشتاق و آرزومند مجاز است (میرزا بیدل
؎) گر نباشد حرص عالم بحر را بی نیاز نیست ۵ آرزو
تشنۂ مادر شراب انداختہ ۵ (صائب ؎)
چشم ما چون زاہدان بر میوۂ فردوس نیست ۵ تشنۂ
بوی از ان سیب زنخدانیم ما ۵ (ولہ ؎) گر
بدانی چقدر تشنہ دیدار توایم ۵ خواہی آمد عرق
آلودہ بہ آغوش مرا ۵ صاحب فدائی کہ از علمای

معاصر عجم بود بر معنی اول قانع۔ صاحب سخندان گوید کہ در سنسکرت (ترشنا) بمعنی تشنگی است وہم او گوید کہ بمعنی خواہش وہوس ہم خان آرزو در سراج بذیل تش گوید کہ دو زبست کہ تشنہ مرکب باشد از تش ونون کہ افادہ معنی صاحبی کند وہای زائدہ از عالم خان وخانہ **مؤلف** عرض کند کہ اتفاق داریم با او ومعنی دوم مجاز است باشد (**اردو**) تشنہ۔ بقول آصفیہ (۱) پیاسا (۲) خواہشمند۔ متمنی۔

تشنہ آب زا اصطلاح۔ بقول ناصری دانند بمعنی مستسقی است کہ ہرچہ آب خورد رفع تشنگی او نشود وزرداب در تنگش افزاید۔ (ابوالقاسم عنصری بلخی ؎) چو تشنہ آب زا ماند بیم از رنج ہلاک خویش را گشتہ خریدار ہی ومی فرمایند کہ این لغت در فرہنگہا نبود ازین شعر عنصری بدست آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ تعریف خوشی نکرد آب زا بمعنی پیدا کنندہ آب پس تشنہ کہ خود در شکم خود آب پیدا کند کنایہ باشد از مستسقی (**اردو**) مستسقی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ پیاس کی طلب کرنے والا۔ استسقا کی بیماری والا۔

تشنہ اشک اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مشتاق اشک باشد متعلق بمعنی دوم تشنہ کہ مجاز است (صائب ؎) بیش ازین کاوش مکن با دل کہ چشم تشنہ اشک ہا از برای گریہ کردن آب از گوہر گرفت ہا مخفی مباد کہ این مرکب اضافی است ولیکن در شعر بالا بفک اضافت مستعمل (**اردو**) اشک کا پیاسا۔ یعنے اشک کا مشتاق۔

تشنہ باشیدن استعمال۔ بمعنی (۱) در عالم تشنگی بودن و (۲) مشتاق بودن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) چہ تشنہ است بروی تو چشم من شاید کہ بچشم آن رخ خی کردہ تشنہ باشد ہا و از ہمین قبیل

است (تشنه شودن) و (تشنه گردیدن) (ولهٔ
ه) تشنه ترمی شوم آنم بچکانید بلب پای خو
تشنه که در چشمهٔ حیوان افتد و مخفی مباد که مصدر
باشیدن بجایش گذشت و مصدر شودن بجای
خودش می آید (اردو) (۱) پیاسا ہونا۔
(۲) مشتاق ہونا۔

تشنه بچیزی بودن مصدر اصطلاحی
بقول بحر بمعنی آرزومند چیزی بودن مؤلف
عرض کند که (تشنه بخون که می آید متعلق بهمین مصدر
عام است۔ و این هم متعلق بمعنی دوم تشنه
(اردو) کسی چیز کا مشتاق اور آرزومند ہونا

(الف) **تشنه بخون** اصطلاح۔
(ب) **تشنه بخون آمدن** الف بقول
بهار معروف مؤلف عرض کند که بمعنی در پی
خون کسی بمعنی در پی قتل بودن (ملخص آملی ه) بیر
[illegible] دل داغ داغ است پای بوی بهار
تشنه بخون این باغ است پای رضائی کاشی ه

دل بخونم تشنه و دلبر بخونم مائل است پای وای
بر جانم که اینم دلبر و آنم دل است پای وب
مرکب از الف است (ظهوری ه) بگلستان
بقا مژدهٔ سیرابی ده پای غمزه اش دشنه بکف
تشنه بخون می آید پای (اردو) الف خون
کا پیاسا۔ ب خون کا پیاسا بنکر آنا۔

تشنهٔ تو استعمالی۔ بقول مؤید۔ ای مشتاق
لقای تو مؤلف عرض کند که هیچ خصوصیت
لقا نباشد۔ یعنی مشتاق تو باشد و بس متعلق
بمعنی دوم تشنه۔ ضرورت نداشت که این را
مانند اصطلاحی جا دهند (اردو) تیرا مشتاق۔

تشنه جگر اصطلاح۔ بقول برهان و بحر
و جامع کنایه از اشتیاق۔ بهار بر معروف قانع
(صائب ه) ای که از آب عقیق تو فلک سبز
است پای نیست انصاف برین تشنه جگر خندیدن
پای (ولهٔ ه) صبر کن بر نفس گرم خودای تشنه جگر
پای که چو دل آب شود چشمهٔ حیوان گردد پای صاحب

ناصری در ملحقات گوید کہ کنایہ از مشتاق است **مؤلف** عرض کند کہ اتفاق داریم با صاحب ناصری کہ ہر دو سند بالا ہم تائید قولش می کند و تسامح ہر سہ محققین اول الذکر است کہ مشتاق را اشتیاق گفتند و خیال نفرمودند کہ (تشنہ جگر) اسم فاعل ترکیبی است البتہ تشنگی جگر یعنی اشتیاق توان گرفت (اردو) مشتاق۔

(الف) **تشنہ چشم** اصطلاح۔ بقول بہار و آنند معروف۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ بمعنی گرسنہ چشم است و از سندش ..... (ب) **تشنہ چشمی** پیدا است **مؤلف** عرض کند کہ الف بمعنی مشتاق دیدار است و (ب) بمعنی اشتیاق دیدار (صائب الف ؎) تشنہ چشم افتادہ است آئینہ اسکندری ہاورہ آب زندگانی دل سیاہی بیش نیست (صائب ب ؎) تشنہ چشمی لازم افتاد است بزم وصل را از نظر بازی نگردد میسر در دریا حباب

کو (ولہ ؎) زآب بحر شود سیر تشنہ چشمی من ز دلم چہ آبہ زین ما است ہمچو حباب کو (اردو) الف مشتاق دیدار ب اشتیاق دیدار۔ مذکر

تشنہ چیزی بودن مصدر اصطلاحی کہ از اشتیاق ہر چیز است و بقول بحر مرادف (تشنہ بہر چیزی بودن) کہ گذشت صاحبان رشیدی و مصطلحات ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مشتاق چیزی بودن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی دوم تشنہ (اردو) کسی چیز کا تشنہ ہونا مشتاق ہونا جیسے "میں آپ کے دیدار کا تشنہ ہوں"

تشنہ خون کسی شدن مصدر اصطلاحی بقول بحر ارادہ قتل کسی داشتن **مؤلف** عرض کند کہ بحر از نزاکت کار نہ گرفتہ۔ در صدد قتل کسی و مشتاق قتل کسی بودن متعلق بمعنی دوم تشنہ باشد (اردو) کسی کے خون کا پیاسا ہونا

تشنہ در خواب آب می بیند مثل

صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ
مشتاق چیزی باشد مقصد آنست کہ ہر کہ اشتیاق
چیزی در دل دارد منہمک می شود در ان چنانچہ
در خواب ہم ہمان چیز را می بیند (اردو)
بلی کو چھیچھڑون کے خواب" جو من مین بسے سپنے
مین دسے" صاحب محبوب الامثال نے ان دونون
کو اسی فارسی مثل کے مقابلہ مین لکھا ہے۔

تشنہ دل اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
و بحر مرادف تشنہ جگر کہ گذشت یعنی کنایہ از
اشتیاق۔ بہار بر معروف قانع (میر خسرو ؎)
از تو نشاید کہ بدینسان روم ہ تشنہ دل از چشمہ
حیوان روم ہ صاحب ناصری در ملحقات اینہا
را ہم بمعنی مشتاق گوید **مؤلف** عرض کند کہ
اتفاق داریم با او و ہمدرانجا حقیقت تساہم
محققین بالا عرض کردہ ایم و در اینجا ہم سکندری

خوردہ اند کہ مشتاق را اشتیاق نوشتہ ۔ اسم
فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو تشنہ جگر

تشنہ شودن استعمال۔ بمعنی حقیقی است
مؤلف عرض کند کہ ہر دو معنی تشنہ مستعمل
بمعنی تشنہ شدن و حقیقت شودن بجایش می آید
(ظہوری ؎) تشنہ ترمی شوم آبم بچکانید
بلب ہ ای خوشا تشنہ کہ در چشمہ حیوان افتد ہ
(اردو) تشنہ ہونا مشتاق ہونا۔

تشنہ کام اصطلاح۔ بقول بہار و انند
معروف **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تشنہ لب
است (۱) بمعنی حقیقی و (۲) نہایت مشتاق
چیزی (میرزا محمد زمان راسخ ؎) ز فیض بادۂ
جوش گل بباغ است ہ چراغان تشنہ کام یک
چراغ است ہ (اردو) تشنہ کام بقاعدۂ
فارسی کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے تشنہ لب
پر فرمایا ہے (۱) نہایت پیاسا۔ ایسا پیاسا جس
کے ہونٹون پر پپڑیان جم جائین (۲) نہایت

مشتاق۔ نہایت خواہشمند۔

تشنہ لب استعمال۔ بقول بہار وانند معروف **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تشنہ کام بہر دو معنی (ظہوری ؎) با تفتہ درونی چہ کند ؎ قطرہ چکانی ؎ در وادی ما تشنہ لبان بحر سراب است ؎ (صائب ؎) بوسہ ہای تشنہ لب بر در پیراہم بافتست ؎ چون کبوتر ہای چاہی گرد چاہ غبغبش ؎ (اردو) دیکھو تشنہ کام۔

(الف) **تشنیع** بقول منتخب بالفتح وکسر نون لغت عرب است بمعنی زشت گفتن و زشت شمردن چیزی را **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر با مصدر زدن یعنی

(ب) **تشنیع زدن** بمعنی زشت گفتن استعمال کنند۔ صاحبان بہار عجم وانند ذکر این کردہ اند (مولوی معنوی ؎) ای تو قدیم می کدہ ہم مستی و ہم می زدہ ؎ تشنیع ہای بیہدہ چون می زنی ای بدگہر ؎ (میر خسرو ؎) دشنام دہد دشمن و تشنیع زند دوست ؎ چندان شوم از کہ و چندین بہ کہ گویم ؎ مخفی مباد کہ از اسناد بالا مصدر زدن پیداست کہ مرادف زدن است عیبی ندارد و تعریفش بجای خودش می آید (اردو) طعن و تشنیع کرنا۔

تشویر بقول بہار شرمندہ شدن و شرمندہ کردن۔ فارسیان بمعنی خجالت و انفعال بالفظ خوردن و دادن و کشیدن استعمال این کنند **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر واو صاحب منتخب ذکر این کردہ استعمال فارسیان در ملحقات می آید (اردو) خجلت مؤنث۔ انفعال۔ ندکر۔

تشویر خوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خجل شدن است (کمال اصفہانی ؎) زہی ز رفعت تو خوردہ آسمان تشویر ہا زہی

ندیده ترا چشم روزگار نظیر ہ (اردو) خجل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

تشویر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خجل ساختن است وخجالت عائد حال کردن (انوری ؎) کند لطائف طبع تو بحر را حیران بود مدشمائل حلم تو کوہ را **تشویر** ہ مخفی

مبادا کہ از سند بالا مصدر دہیدن پیدا است کہ بجای خودش می آید (اردو) خجل کرنا۔

تشویر کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خجل شدن وندامت کشیدن است (ولی ہروی ؎) در خلقتم اوستاد تقدیر ہ جبر کن نکشید ہیچ تشویر ہ (اردو) خجل ہونا۔ شرمندہ ہونا

تشویش بقول بہار بمعنی تشویر دہ کردن کار و می فرماید کہ این عربی الاصل نیست وفارسیان بمعنی رنج وزحمت بالفظ خوردن ودادن وداشتن وکردن وکشیدن استعمال کردہ اند ومخفی بمعنی سرزنش ہم کہ در ملحقات می آید۔ **مؤلف** عرض کند کہ بقول منتخب بالفتح وکسر واو بمعنی پریشانی وآشفتہ کردن آمدہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر وبامصادر فارسی مرکب کردہ اند (اردو) تشویش۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ پریشانی۔ گھبراہٹ سوچ۔ تردد۔ فکر۔

تشویش آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فکر وتردد وپریشانی لاحق شدن است (ناصرخسرو ؎) از محنت بامحنت بیش آمد ہ روز ملک پدر بہر تو تشویش آمد ہ (اردو) فکر وتردد اور تشویش لاحق ہونا۔

تشویش باشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر تشویش بودن کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سندش (تشویش باشیدن) پیدا است کہ قائمش کردہ ایم (سلمان ساوجی ؎) ہم

بیم من ازان غمزهٔ بیمار بود ؛ همه تشویشیم ازان زلف پریشان باشد ؛ (اردو) تشویش ہونا

تشویش خوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مبتلای فکر و تردد و پریشانی بودن است (سعدی ؒ) تهیدست تشویش نانی خورد ؛ جهانبان بقدر جهانی خورد ؛ (اردو) تشویش۔ فکر۔ تردد۔ پریشانی میں مبتلا ہونا۔

تشویش دادن یا استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (تشویش دادن) کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از سندش (تشویش دادن پا) بمعنی تکلیف رسانیدن به پا بغرض تشریف آوردن معنی زحمت تشریف آوری دادن پیداست (وحشی بافقی ؒ) جان را به هجرت می کنم بهر عیادت گو میا پا کی بهر حفظ جان خود تشویش پایت می دهم ؛ مخفی مباد که از سند بالا مصدر دهیدن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) آنے کی تکلیف دینا۔

تشویش داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی فکر و تردد داشتن است (سعدی ؒ) پشیمان از این غم نانی داشتم و این ساعت تشویش جانی ؛ (اردو) فکر و تردد رکھنا یعنی مبتلای فکر و تردد ہونا۔

تشویش دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مبتلای فکر و تردد شدن (قراری گیلانی ؒ) مرگست دوری از الم تشویش هستی دیده را ؛ یارب ز خواب نیستی در حشر بیدار کن ؛ (اردو) مبتلائے فکر و تردد ہونا

تشویش کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که سرزنش و توبیخ کردن است (سعدی شیرازی ؒ) بداندیش را زجر و تشویش کند

پشیمانی از گفتهٔ خویش کردن (اردو) زجر و توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔

تشویش کشیدن استعمال صاحب آصف ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بتلای فکر و تردد شدن است۔ (ظہوری ؎) دل است اینکه ناز بتان می کشد ؎ دل است اینکه تشویش جان می کشد ؎ (اردو) فکر و تردد مین مبتلا ہونا۔

تشه بقول برہان و جامع و سروری با ثانی مشدد بروزن پشه (۱) پیمانهٔ روغن را گویند خانه آرزو در سراج بذکر قول سروری می فرماید که در رسالهٔ قوسیه بکسر (۲) بمعنی تیشهٔ بزرگ است پس مخفف تیشه بود **مؤلف** عرض کند که معنی اول اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم مخفف تیشه که می آید (اردو) (۱) روغن کا ناپ۔ پیمانہ۔ تذکرہ (۲) دیکھو تیشہ۔

تشی بقول برہان و جامع بفتح اول و کسر ثانی و سکون تحتانی (۱) خار پشت کلان را گویند که خارهای خود را مانند تیر اندازد و بقول بعض این لغت عرب است و (۲) بکسر اول مردم پرشیش را خوانند۔ صاحبان رشیدی و سروری و سراج بر معنی اول قانع (حکیم اسدی ؎) تو این رو سوی پارسی چون کشی ؎ یکی سنگه خوانند و دیگر تشی ؎ صاحب ناصری بذکر معنی اول می فرماید که این لغت فارسی دری است نه عربی صاحب برہان خطا کرد که عربی دانست۔ صاحب محیط بر خار پشت قانع **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این را بر التشی بیان کرده ایم که به الف اول گذشت و این مخفف آن و به معنی دوم مرکب از تش با یای نسبت یعنی صاحب تش و تش دارنده و تش بمعنی شپش بجایش مذکور شد۔ (اردو) (۱) دیکھو التشی (۲) وہ شخص جس کے جسم مین جوین پڑ گئی ہون۔

تشیرہ بقول برہان وجامع وناصری ومؤید وسراج بروزن کبیرہ گلولہ را گویند کہ از سنگہا الوان وسخت سازند وبدان بازی کنند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است ولبس (اردو) ڈھیلہ پتھر کا گولہ جس سے کھیلتے ہیں۔ مذکر۔

فوقانی با صاد مہملہ

تصاعد بقول بہار بالا برآمدن وی فرماید کہ صحیح تصعد است (بدر چاچی ؎) در تصاعد کندی گردد براقت سوے چرخ ؎ چشم عقرب شودی معدن نور از دبران ؎ **مؤلف** گوید کہ متصعد بالفتح بقول منتخب لغت عرب است بمعنی بالا رفتن ولیکن صاحب انند بحوالہ منتہی الارب تصاعد را ہم بروزن تفاعل لغت عرب گوید پس استعمال فارسیان است ولبس ووجہی نیست کہ بقول بہار تصرف فارسیان برسبیل تغریس دانیم (اردو) بلند ہونے کا حاصل بالمصدر تصاعد کا استعمال اردو میں ہے۔

تصحیح بقول بہار درست کردن می فرماید کہ بالفظ دادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح وکسر حای حطی اوّل بقول انند لغت عرب است پس جزین نیست کہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این بترکیب مصادر فارسی کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) تصحیح۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث صحت۔

تصحیح دادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بمعنی درست کردن وصحیح نمودن است اضافت

؎ نہاد وبرد رنگ گل لعلہا شک شبنم ؎ بہاغ
رد کن وتصحیح این رسالہ بدہ ؎ (ظہوری)
کتاب بہر آید تصحیح داوہ بوش عقل

عشق باطل افتاده است یا معنی مبادکه از سند صاحب مصدر دهیدن پیدا است نه دادن (اردو) تصحیح کرنا صحیح کرنا صحت کرنا۔

(الف) تصحیح کردن الف بر زبان معاصرین بمعنی

(ب) تصحیح یافتن

تصحیف بالفتح و کسر حای حطی بقول منتخب خطا کردن در تحریر مؤلف عرض کند کذا فی سیاق استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر ترکیب فارسی ہم کذا ذکر ہ بلغات می آید (اردو) تصحیف مؤنث۔ غلطی۔

تصحیف بوسہ اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعہ یعنی توشہ و در دیگر نسخہ قلمی (تصحیف توشہ) نوشتہ گوید کہ بمعنی بوسہ و در نسخہ قلمی دیگر دولغت قائم کردہ یعنی (تصحیف بوسہ) بمعنی و (تصحیف توشہ) بمعنی بوسہ دیگری از محققین زبان دان و اہل زبان ذکر این نکردہ مؤلف عرض کند کہ (تصحیف بوسہ) بوسہ را نام است کہ معشوق۔ عاشق خود را غیر او دانستہ بوسہ گیرد بعد ازان چون عاشق را می شناسد از غلطی

تصحیح دادن ست کہ گذشت و ب لازم آن بمعنی صحت پذیرشدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) قبلۂ اہل حرم تصحیح یافت با نسخۂ ابرویش محراب بود (اردو) (الف) دیکھو تصحیح دادن (ب) صحیح ہونا۔

بوسہ خود نادم می شود یکاتبین چابکدست در کتابت فضولی باکردہ اند دیگر ہیچ (اردو) بوسہ کی غلطی مؤنث جو کبھی معشوق عاشق کو یہ سمجھکر دیتا یا لیتا ہے کہ مخاطب غیر عاشق ہے اور پھر نادم ہوتا ہے

تصحیف قیاسی اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعہ ای فاکذا فی الشرفنامہ والقشیہ۔ در دیگر نسخہ مطبوعہ می نویسد کہ بمعنی بقاست و در نسخۂ دیگر قلمی بمعنی فنا مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین زبان دان و اہل زبان ازین لغت

ساکت اند و بدون سند استعمال ما این را درست
ندانیم ظاہر امعنی لفظی این غلطی قبا ست یعنی
قبا بہ غلط پوشیدن البتہ تبدیل قبا استعارہ

توان کرد۔ فناکہ چون قبای وجود بدل شود بہ عالم
باقی تعلق می شود باقی حال این اصطلاح را
ہیچ ندانیم (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تصدیع بقول بہار بمعنی درد سر دادن۔ می فرماید کہ بالفظ دادن و کشیدن مستعمل مؤلف
عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر دال مہملہ و بقول منتخب بمعنی درد سر رساندن۔ فارسیان
بمعنی حاصل بالمصدر ش یعنی تکلیف و زحمت بر سبیل مجاز استعمال این با مصادر فارسی
می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تصدیع۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ مؤنث۔ درد سر تکلیف دکھ

تصدیع بردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ زحمت و تکلیف برداشتن است (کمال
خجندی ؎) ما را بروز واقعہ خاطر بہ آن خوشست
؎ کز خاک آستان تو تصدیع می بریم (اردو)
تکلیف مین مبتلا ہونا۔

تصدیع دادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی تکلیف و زحمت رسانیدن است
متعدی مصدر گذشتہ۔ (ناظم ہروی ؎)

؎) بمعنی مید ہد تصدیع جاہت۔ عرفی
مصر یعنی خاک راہت ؎ مخفی مباد کہ از سند
بالا مصدر دہیدن پیدا ست کہ بجایش می آید
(اردو) تصدیع دینا۔ تکلیف دینا۔

تصدیع کشیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ تکلیف و زحمت برداشتن (مخلص
کاشی ؎) تصدیع در تدارک ہر ما حضر
کمش ؎ داری چو سر کہ و نمکی در دسر مکش ؎
(اردو) تکلیف اٹھانا۔ زحمت مین مبتلا ہونا۔

تصدیق بقول بهار راست گردانیدن و باور داشتن. می فرماید که بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح وکسر دال مهمله. بقول **منتخب** راست گوی دانستن کسی را. فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند (ظهوری ؎) بحث عشقت خرد بهیده وارد خامی ها می شود پخته تصدیق جنون می آید (**اردو**) کسی کو سچا سمجھنے کا حاصل بالمصدر۔

تصدیق فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تصدیق کردن است یعنی راست گو دانستن کسی را و صحیح دانستن (نشر نصیر همدانی) میدانم که هرچه در وادی اشتیاق می نویسم تصدیق می فرمایند، مخفی مباد که از سند بالا استعمال فرمائیدن پیداست که بجایش می آید (**اردو**) تصدق فرمانا بتصدیق کرنا۔

تصدیق کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تصدیق فرمودن است و فرق در هر دو همین قدر که آن کلمهٔ غرت است نظر به اعزاز مخاطب و این معمولی (کمال اصفهانی ؎) گر لاف آن زنم که بمن ختم شد سخن ها تصدیق من هر اینه دیوار می کند، مخفی مباد که از سند بالا صدر کردن پیداست که بجایش می آید (**اردو**) تصدیق کرنا۔ سچ قرار دینا۔

مصرّف بقول بهار دست کاری زدن و می فرماید که بالفظ داشتن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و رای مشدد۔ صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قبض استعمال این می کنند (ظهوری ؎) دست تصرّف ضبا ستم

از آه برقفا پاکرده اجاره چشم جان سرمهٔ خاکپای را ؛ (اردو) تصرف۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ دست اندازی۔ قبضہ۔ مداخلت۔

تصرّف داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قبضه داشتن (ظهوری ے) این تصرف نه معهد داشت نه ماه ؛ هر نگاهی که رفت داشت نگاه ؛ (اردو) تصرف رکھنا۔ قابض ہونا۔ قبضہ رکھنا۔

تصرّف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قابض شدن و دخل یافتن است۔ (ظهوری ے) عشوهٔ ساقی تصرف در مزاج توبه کرد ؛ گونگه نه جرعهٔ تکلیف بر تقوی فشان (اردو) تصرف کرنا۔ قابض ہونا۔ دخل پانا

تصرّف گذاشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ترک کردن قبضه و مداخلت (نظامی ے) تصرف دران سکه نگذاشتم ؛ کزان سیم در زر خبر داشتم ؛ (اردو) قبضہ نہ چھوڑنا۔ مداخلت ترک کرنا۔

تصفیهٔ نفط اصطلاح۔ صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده گوید که بمعنی کارخانهٔ روغن نفط است که آن را پاک و صاف کنند و نفط بقول غیاث روغنی است سیاه و سفید رنگ بهتر از آنست که در ملک شیروان از زمین می جوشد و معرب است و بقول بعض دارویی است که حکما ساخته اند هر جا که اندازند آتش در گیرد **مؤلف** عرض کند که این مرکب بمعنی مصدر یست که روغن نفط را صاف کردن و معاصرین عجم بر سبیل مجاز کارخانه را بدین اسم موسوم کردند که کار تصفیهٔ این روغن کند (اردو)

روغن نفت کے صاف کرنے کا کارخانہ۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے نفت کا ذکر فرمایا ہے۔

تصنیف بقول بولچال بحوالۂ معاصرین عجم (۱) سرودن غزل ہا و امثال آن **مؤلف** عرض کند کہ این تصرف معاصرین عجم است در معنی بہ سبیل مجاز و تفریس و حقیقۃً این لغت عرب است بالفتح و کسر نون و بقول منتخب جدا کردن بعضی از بعضی و گونہ گون کردن چیزی را و در اصطلاح مثل تالیف است و فرق در تالیف و تصنیف ہمین قدر کہ تالیف کتابی باشد کہ دران از چند کتب مطالب شتی را جمع نمودہ باشند (چنانکہ گذشت) و تصنیف مضمون طبع و افکار مصنف است (اردو) تصنیف بقول آصفیہ دل سے کوئی کتاب بنا طبیعت سے کوئی مضمون لکھنا۔ ایجاد۔

تصنیف را مصنف نیکو گفت بیان مثل صاحبان خزینۃ الامثال ہمین اسی فارسی کہاوت کا استعمال ہے۔

تصنیف نہادن مصدر اصطلاحی (۱) امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این و خواندن افکار و اشعار شعرا کنند و نمی پسندند کہ شعر شاعری را دیگری بخواند و حق ہم ہمین است کہ مصنف تصنیف خود خوب می خواند بر خلاف غیر (اردو) دکن بقول بحر و اندرو غیاث بمعنی بہتان کردن است **مؤلف** عرض کند کہ مجاز است و بس و بر زبان معاصرین عجم (تصنیف کردن) بہمین معنی مستعمل است می گویند فلانے آغا این الزام را بحق او تصنیف می کنی یعنی بہتان می کنی (اردو) بہتان کرنا۔

تصور بقول بہار در دل خود صورت چیزی بستن و می فرماید کہ بالفظ بستن و کردن مستعمل است **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین و ضم واو و مشدد لغت عرب است فارسیان

بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و با مصادر خود هم بقاعدهٔ فارسی مرکب می سازند
که در ملحقات می آید (اردو) تصور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کسی شئے کی صورت
دل میں باندھنا۔ خیال۔ تصوّر۔ بمعنی حاصل بالمصدر۔

تصوّر بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قائم
کردن تصور است (بیدل ؎) بهار بوسه بپای تو دارد و خون گردید، نگه تصویر رنگینی خانسته ہم۔
(اردو) تصوّر باندھنا۔ دکن میں مستعمل ہے
بمعنی تصوّر قائم کرنا۔

تصوّر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که مرادف تصوّر بستن است (بسمل
نیشاپوری ؎) آئینه را تصور گرد اے می کنم
پا از بس دلم ز مردم دنیا گرفته است ہا۔
(اردو) تصوّر کرنا۔ دیکھو تصوّر بستن۔

تصویر بقول بهار صورت کردن و آفریدن صورتی که از چوب و گل و امثال آن سازند
یا بر دیوار و غیر آن نگارند و این مجاز است و تصاویر جمع آن۔ می فرماید که بالفظ کردن
و کشیدن مستعمل است **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است و در منتخب و منتہی الارب
هم به همین معنی آمده۔ بالفتح و کسر واو مستعمل۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند
و بترکیب فارسی استعمالش نمایند که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) می رود از صفحه صورت نقش
برون پا صورتش گر زیور تصویر نیست ہا (اردو) تصویر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث
لغوی معنی صورت بنانا مگر یہ مصدر اسم مفعول کے معنوں میں مستعمل ہے۔ صورت شبیہ
روپ۔ فوٹو۔ نقش۔ نقشہ۔ بت۔

تصویر سایہ دار اصطلاح۔ بقول بہار صورتی کہ سایہ اش افتد مثل تصویر سنگ و آہن و طلا وغیرہ و این بمذہب امامیہ شکستنی است بخلاف تصویر رنگ و نقش نشان (شفیع اثر ؎) ہر کس بسایۂ دگری از درش رود ہ می بایدش شکست چو تصویر سایہ دار ہ صاحبان بحر و مصطلحات و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) سایہ دار تصویر۔ مؤنث۔ بت نگر

تصویر قلمدان استعمال۔ بقول بہار و انند تصویری کہ بر قلمدان نقش کنند (محسن تاثیر ؎) لب خاموش تصویر قلمدان فاش می گوید ہ کہ از ہمراہی اہل سخن نتوان سخنور شد ہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی حقیقی (اردو) وہ تصویر جو قلمدان پر کھینچیں۔ مؤنث۔

تصویر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تصویر کشیدن است (صائب ؎) مصور بیکلک شبیہہ تراکند تصویر ہ زخامہ اش سر انگشت در دہان ماند ہ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر کندن است کہ بجایش می آید (اردو) تصویر کھینچنا۔ تصویر بنانا۔ فوٹو لینا۔

(الف) تصویر کش اصطلاح۔ الف

(ب) تصویر کشدن بقول بحر و انند و بہار بمعنی مصور (ملا مفید بلخی ؎) شوخ تصویر کشم جلوۂ رنگین دارد ہ نقش پایش چو قلم صورت گلچین دارد ہ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است و ب مرادف تصویر کردن (قاسم مشہدی ؎) در چشم مور جلوہ ندارم زلاغری ہ تصویر من بہ موی میانی کشیدہ اند ہ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر (ب) کردہ (اردو) تصویر کھینچنا۔ دیکھو تصویر کردن۔

تصویر گر اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند

بمعنی مصور **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ گر بمعنی کنندہ و سازندہ ہم آمدہ چنانک کاسہ گرہ کوزہ گر (اردو) مصور۔ تصویر بنانے والا۔

تصویر مستقبل اصطلاح۔ بقول بحر تصویر دو چشمی **مؤلف** عرض کند کہ مستقبل بمعنی استقبال کردہ شدہ اسم مفعول است و از نیکہ تصویر دو چشمی ہمچو شخصی است کہ روبرو آمدہ فارسیان بدین معنی این اصطلاح را قائم کردند (عرفی ؎) چہرہ پرداز جہان رخت کشد چون بہ حمل ۔ شب شود نیم رخ و روز شود مستقبل ۔ مخفی مباد کہ عرفی درین شعر تصویر نیم رخ و تصویر مستقبل را بالمعنی بستہ است اگرچہ لفظاً ظاہر نیست

(اردو) وہ تصویر جو سالم صورت کی ہو جس مین دونون آنکھین مقابل نظر آئین۔ مؤنث۔ دکن مین اس کو تصویر مقابل اور تصویر دو چشمی کہتے ہین۔

تصویر نیم رخ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار آنند ہمانست کہ آن را در عرف تصویر یک چشمہ گویند۔ مقابل تصویر مستقبل کہ دو چشمی باشد و سند این از عرفی بر تصویر مستقبل گذشت **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) یک چشمی تصویر جس مین صاحب تصویر کا منہ مصور کے مقابل نہو۔

فوقانی باضاد معجمہ

(الف) **تضرع** بقول بہار بمعنی زاری کردن (شیخ شیراز ؎) گر تضرع کنی و گر فریاد ۔ ہر دو زر باز پس نخواہد داد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اول و دوم و ضم رای مہملہ لغت عرب است و صاحب ملتخب ذکرش کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی گریہ با صدد کردن کردہ اند و تضرع ساختن و نمودن ہم بگوش ما خوردہ ایم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) تضرع کردن ازین لغت الف است بخیال ماسند بالا متعلق بمصدر کردن است که بجایش می آید (اردو) الف گریہ۔ مذکر ب رونا۔

تضمین بقول اند بروزن تفعیل لغت عرب است بمعنی پذیرانیدن و ضامن گردانیدن کسی را و در پناه آوردن و باصطلاح شعرا در آوردن شعر مشهور دیگر را در شعر خود۔ اگر آن شعر یا مصرع مشهور است احتیاج بایما ندارد والا اشارہ بدان واجب است تا از آفت تهمت سرقہ مصئون باشد و تضمین مصرع را تائید و تضمین بیت را استعانہ گویند **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیت بالفتح و کسر میم۔ صاحب منتخب این را آوردہ و معنی اصطلاحی شعرا را هم ذکر کردہ فارسیان بهمین معنی آخر استعمال این با مصدر ساختن و کردن و نمودن می کنند (اردو) تضمین بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ شامل کرنا اصطلاح عروض میں کسی مشہور مضمون یا شعر کو اپنی نظم میں داخل کرنا

فوقانی باطای حطی

تطاول بقول بهار گردن کشی کردن و فارسیان بمعنی ظلم و بیداد بالفظ کردن و کشیدن استعمال می نمایند **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین و ضم واو لغت عرب است صاحب منتخب ذکر این کردہ و بلحاظ تصرف فارسیان در معنی ما این را مفترس دانیم (ظهوری ؎) خوبان عجب کہ خیل مدارا و هندشان ؛ تسخیر ملک دل بہ تطاول حوالہ است ؛ (ولہ ؎) گویند عدی مثال تطاول ترجمہ است ؛ شکل مراست کار مدارا بدست ؛ (اردو) ظلم۔ مذکر۔ بیداد مؤنث

تطاول کردن مصدر اصطلاحی بمعنی ظلم و بیداد کردن نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این کردہ از معنی ساکت و بہ تطاول معنی ظلم و بیداد کردن موافق قیاس است از تفریس فارسیان

که بر تطاول گذشت (حافظ شیراز ے) خاکسار ظلم کرنا۔ بیداد کرنا۔

بی بہرہ انداز جرعہ کاس الکرام ۔ این تطاول تطاول کشیدن مصدر (اصطلاحی) صاحب

که با عشاق مسکین می کنند ۔ (ظہوری ے) آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض

کشور دل بخرابی چه بلا آباد است ۔ کند انکار کند که تحمل ظلم و بیداد کردن است (حافظ شیراز

مدار اکه تطاول نکند ۔ مخفی مباد که از اسناد بالا ے) این تطاول که کشید از غم هجران تو بل ۔ تا قیامت

مصدر کُندن پیدا است که بجایش می آید (اردو) گل نعره زنان خواهد رفت ۔ (اردو) ظلم سہنا

(الف) تطبیق بقول بہار موافق گردانیدن چیزی با چیزی می فرماید که بالفظ دادن مستعمل

است مؤلف عرض کند که بالفتح وکسر دوحدہ لغت عرب است وصاحب اندصراحت

آن کردہ فارسیان استعمال مجرد این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مطابقت وموافقت می کنند و

(ب) تطبیق دادن را بمعنی مطابقت کردن (والہ ہروی ے) ای دادہ بہ اہل

قبر تطبیق نفس ۔ زائینہ بسہو کردہ تحقیق نفس ۔ (اردو) الف۔ تطبیق۔ بقول آصفیہ عربی

اسم مؤنث۔ تطابق۔ مطابقت۔ مشابہت۔ تشابہ (ب) تطبیق دینا مطابقت کرنا۔

تطعیم الجدری اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم عمل جراحی کردن برای حفظ

ماتقدم مرض (برجوشیدگی) مؤلف عرض کند که آب آبلہ ہای این مرض را می گیرند و بہ

بازوی انسان دو سہ جا جراحتی خفیف کردہ آن مادہ را در ان داخل کنند تا از انجا آبلہ ہا

پیدا می شود وتب خفیف ہم عارض گردد و در ہشت یا دہ روز التیام پذیرد و این عمل گویا

مرض مصنوعی است که پیدا کنند و بخیال اطبای فرنگ این عمل مرض (برجوشیدگی) است

تا یک سال و درین روزها اطبای یونانی هم این را مفید و حفظ ما تقدم مرض مذکور دانند معنی لفظی این پیوند دادن آبله شک نیست که این مرکب زبان عرب است ولیکن اصطلاح قدما عرب نیست ازینکه این طرز عمل هم برای حفظ ما تقدم این مرض در زمانهٔ پیشین نبود و حالا در بعض بلاد عرب هم همین اصطلاح برای این فاعل مستعمل است معاصرین عجم بر زبان دارند بخیال ما مفرب باشد (اردو) ٹیکا لگانا ٹیکا ڈالنا۔

تطهیر بقول بهار پاک کردن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسرهای هوز فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر ش یعنی طهارت و پاکیزگی استعمال این بامصادر فارسی کنند که در ملحقات می آید (اردو) طہارت۔ بقول آصفیه عربی۔ مؤنث۔ پاکی۔ صفائی۔

تطهیر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که صاف و پاک کردن و شستن است (علی خراسانی ے) بسکه آلوده عصیان شده دل تا محشر ش دامنش را نتوان داد به زمزم تطهیر (اردو) طہارت دینا۔ صاف و پاک کرنا۔ دھونا۔

تطهیر گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

بمعنی طہارت و پاکیزگی حاصل کردن است (علی خراسانی ے) صادق آن هبط انوار الهی که گرفت ش دامن شرع زپیر چشمهٔ علمش تطهیر (اردو) طہارت حاصل کرنا۔

تطهیر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تطهیر گرفتن است (علی خراسانی ے) پیش ازین بود پر از لوث خطا چون زمزم ش یافت از آب کفت شرع پیمبر تطهیر ش (اردو) طہارت پانا۔

فوقانی با ظای معجمه

تظلم بقول بهار فریاد کردن و نالیدن از بیدادکسی می فرماید که بالفظ برآوردن وزدن وکردن استعمال مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتح اول و دوم ولام مضموم مشدد صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فریاد می کنند و با مصادر فارسی زبان خود مرکب سازند (اردو) دادخواہی. مؤنث ـ فریاد ـ

تظلم آمدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فریاد و دادخواہی بوقوع آمدن است (عبد الغنی تفرشی ـ) تظلم نماید از من لیک ترسم که عدل حق متعالی برنتابد ؛ مخفی مباد که از سند بالا مصدر آئیدن پیداست که بجایش گذشت (اردو) دادخواہی اور فریاد واقع ہونا۔

تظلم برآوردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که اظہار جور وجفا و دادخواہی کردن است (سعدی ـ) تظلم برآورد و فریاد خواند ؛ که رحمت برافتاد و شفقت نماند ؛ (اردو) دادخواہی کرنا۔ ظلم کو ظاہر کرنا۔

تظلم زدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی فریاد کردن و اظہار ظلم ظالم و دادخواہی کردن است (نظامی ـ) تظلم زمانند بر شاہ روم ؛ که بر مصریان تنگ شد مرز و بوم ؛ مخفی مباد که سند بالا متعلق بامصدر زدن است که بجایش می آید (اردو) دادچاہنا۔ فریاد کرنا۔ اظہار ظلم کرنا۔

تظلم کردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که دادخواہی است (شاہی سبزواری ـ)

گفته شاهی برین در کیست با چندین فغان که داد خواهم برد سلطان تظلم می کنم یا مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر کردن است که بجایش می آید (اردو) داد خواہی کرنا۔

تظلم نمودن استعمال صاحب آصفی از معنی سابق مؤلف گوید که مرادف تظلم کردن است۔ (شانی شہیدی ۵) من تظلم می نمایم دست بر سر می زنم یا او تغافل می زند آزار دیگر می کند یا مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر نمودن است که بجایش می آید (اردو) فریاد کرنا

فوقانی با عین مهمله

تعارف بقول رہنما۔ بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی ملاقات و ہدیہ۔ صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم گوید که بمعنی تواضع و ملاقات و صاحب سلامت است۔ **مؤلف** عرض کند که نقص تعریف ہر دو معانی متعارفه را در خفا دارد ما از معاصرین عجم شنیده ایم که استعمال تعارف بمعنی معرفت و شناسائی می کنند۔ لغت عرب است بفتح اول و دوم و ضم راء مہمله و بقول منتخب یکدیگر را شناختن پس فارسیان ہمین را به معنی حاصل المصدر استعمال کرده و با مصادر خود مرکب ساخته اند که در ملحقات می آید (اردو) تعارف بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شناسائی۔ جان پہچان۔ واقفیت۔ واقف کاری۔

تعارف رسمی اصطلاح۔ بقول رہنما۔ بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی ملاقات با جلوس شاہانہ۔ صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم می فرماید که مراد از ملاقات شاہانہ **مؤلف** عرض کند که صراحت معنی تعارف بجایش گذشت و ما این را بمعنی بالا مفترس و انیم که به تخصیص معنی تفریس کرده اند (اردو) ملاقات شاہی یعنی شاہانہ جلوس کے ساتھ ملاقات

کرنا کا حاصل بالمصدر۔

تعارف کردن مصدر باصطلاحی بمعنی سلام کردن گفته **مؤلف** عرض کند که حقیقت لفظ تعارف بجایش گذشت و در اینجا معین قرینه کنایه است روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار این تقریر است بلحاظ تخصیص معنی (اردو) سلام کرنا

تعب بقول بهار بوزن طلب۔ رنج و ماندگی است می فرماید که با مصادر دادن و شدن و کشیدن مستعمل است **مؤلف** عرض کند که بفتح اول و دوم لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این بمعنی مصدری کرده۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کرده اند که در تحفات می آید (ظهوری ؎) بهر غم و درد سبب می طلب جا مایهٔ راحت رنج می طلب (اردو) تعب۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ رنج۔ کلفت۔ دکھ۔ تکلیف۔ محنت۔ مشقت۔

تعب دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که لاحق کردن تعب و تعب آوردن و باعث تعب شدن (ایمای اصفهانی ؎) مثال گر سنه چشمان تنگم پرست مباش یا که مبیناد تعب آن پیرهن که دارد و آش یا مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر دهیدن است که بجایش می آید (اردو) تکلیف دینا۔ رنج دینا۔

تعب کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که برداشت تعب کردن و مبتلای مصیبت و رنج شدن است (اسیر شهرستانی ؎) سبز است حاصل کذر عمرم گذشته است یا کی مورخواهشم تعب دانه می کشد یا (اردو) مبتلائے تعب ہونا۔ رنج اٹھانا۔

تعبیر بقول بهار۔ بیان خواب کردن و خبر دادن از مراد آن و سخن از کسی یا از خود کردن است۔ می فرماید که بالفظ راندن و فرستن و زدن و کردن و نهادن مستعمل **مؤلف** عرض

کند که لغت عرب است بالفتح و بکسر موحده فارسیان بمعنی (۱) مراد خواب و (۲) عبارت و مقصود. استعمال این می کنند یعنی استعمال مجرد این در فارسی بمعنی حاصل بالمصدر است (ظهوری ؎) رفت سودای تو خوابم ز سر ابر ده چشم پاز پسند ند زمین دم تعبیر مرا پ (ولہ ؎) شب سرای خواب روشن شد ز شمع دولتی پ فال داغ دل برآمد از لب تعبیر ما پ (اردو) (۱) تعبیر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ خواب کا نتیجہ (۲) عبارت مین لانا۔ کا حاصل بالمصدر

تعبیر راندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی صراحت شدن است و تعبیر دریجا بمعنی دوش (انوری ؎) هزار راز برفت است بر زبان قضا پ که بر زبان سنان توراندش تعبیر پ (اردو) صراحت ہونا۔

تعبیر رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که کرده شدن تعبیر و قرار یافتن تعبیر باشد (حافظ ؎) دیدم بخواب خوش که بدستم پیاله بود پ تعبیر رفت کار بدولت حواله بود پ (اردو) تعبیر کی جانا تعبیر قرار پانا

تعبیر زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تعبیر کردن است (خسرو ؎) تعبیر خواب برکه زنم هر شبی ز تو پ خوابی دروغ راست کنم بهر حال خویش پ مخفی مباد که از سند خسرو مصدر زدن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) تعبیر کرنا۔

تعبیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که تعبیر خواب کردن یعنی نتیجہ خواب قیاس کردن (معزی ؎) خیال دولت تو هر که بیند اندر خواب پ معتبر همه نیک اختری کند تعبیر پ مخفی مباد که از سند

بالا مصدر تعبیر کردن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) تعبیر کرنا۔

تعبیر گو اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ترجمہ معبر **مؤلف** عرض کند کہ آنکہ تعبیر خواب گوید موافق قیاس واسم فاعل ترکیبی است۔ (اردو) تعبیر گو بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے۔ وہ شخص جو تعبیر خواب کہتا ہے۔

تعبیر نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مراد تعبیر کردن است (سوزنی سمرقندی ؎) بخت است بخواب دیدن خیر ہا ماہو چنین نہاد تعبیرہ (اردو) تعبیر کرنا۔

تعبیر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حاصل کردن تعبیر باشد (عالی شیرازی ؎) اہل غفلت را بد نیاید نیک و بد معلوم نیست ؎ خواب شب تعبیر خواہد یافت چون فردا شود ؎۔ (اردو) تعبیر پانا۔ تعبیر حاصل کرنا۔

تعبیہ بقول بہار آمادہ کردن و ترتیب دادن چیزی۔ می فرماید کہ بالفظ ساختن و شکستن و کردن و نہادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح و کسر موحدہ و فتح تحتانی لغت عرب است۔ بخصوصیت لشکر (ہکذا فی المنتخب) فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بدون تخصیص بالا استعمال می کنند بمعنی آمادگی و ترتیب و اضافہ و با مصادر فارسی ہم مرکب سازند و این معنی قریب بہ تفریس است (ظہوری ؎) از بوی شراب تو چنین مست و خرابم ؎ کو تعبیہ در ہر بن مو حوصلہ چند ؎ (اردو) آمادگی۔ مؤنث۔ ترتیب۔ مؤنث۔ اضافہ۔ مذکر۔ انھیں معنوں میں تعبیہ کا استعمال بھی اردو میں ہو سکتا ہے۔

تعبیہ آمیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ

اضافه کردن در چیزی (خسرو) واد جوابی ادب آمیخته ؛ تعبیه های عجب آمیخته ؛ - (اردو) اضافه کرنا۔

تعبیه انگیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که اضافه کردن است مرادف مصدر گذشته (حافظ شیرازی) مباش غره به بازوی خود که در خطر است ؛ هزار تعبیه در حکم پادشا انگیزد ؛ مخفی مباد که از سند بالا مصدر انگیزیدن پیداست که بجایش می آید (اردو) تعبیه کرنا۔ اضافه کرنا۔

تعبیه داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که شریک داشتن و مرتب داشتن است (حسن غزنوی) در هر نفسی تعبیه دارم آهی ؛ ای آینه می گویمت از آه تبه ؛ مخفی مباد که از سند بالا مصدر گنجیدن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) مرتب کرنا شریک رکھنا۔

تعبیه ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرتب ساختن و اضافه کردن است (حسن غزنوی) دیر است که بر چرخ همین تعبیه سازند ؛ هفت اختر سیار درین شغل درین کار مخفی مباد که از سند بالا مصدر ساختن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) مرتب کرنا اضافه کرنا۔

تعبیه شکستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که ترتیب را زائل کردن (خسرو) بر آنم تعبیه زانگونه بشکست ؛ که مهر رایگان شد دست بردست ؛ (اردو) ترتیب کو توڑنا بے ترتیب کرنا۔ ترتیب کو مٹانا۔

تعبیه کردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی شریک کردن و اضافه کردن و مرتب کردن باشد (انوری ؎) در جسم خاک تعبیه کرد است باد در روح ؎ گوئی که باد چون دم عیسیٰ مریم است ؎ (اردو) تعبیہ کرنا۔ شریک کرنا۔ اضافہ کرنا

تعبیه نمودن استعمال۔ آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تعبیه کردن باشد (طالب آملی ؎) بصانعی که بمنقار عندلیب بهار ؎ نمود تعبیه چندین نوای ناخوش زن ؎ (اردو) دیکھو تعبیہ کردن۔

تعبیه نهادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تعبیه کردن است (بدر چاچی ؎) ومیض خنجر تو از خواص آب حیات ؎ هزار تعبیه در لمعهٔ سراب نهد ؎ (اردو) تعبیہ کرنا۔ دیکھو تعبیہ کردن۔

تعجب بقول منتخب لغت عرب است بفتح اول و دوم و ضم جیم بمعنی در شگفت افتادن **مؤلف** عرض کند که فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی عجب استعمال می کنند و با مصادر خویش مرکب سازند که در لغات می آید (اردو) تعجب۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ حیرت۔ اچرج۔

تعجب داشتن استعمال۔ بمعنی حیرت داشتن و متحیر و متعجب بودن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ؎) دریا اگر شویم ندارد تعجبی ؎ در قطره کی کنار ندارد میان ما ؎ مخفی نماند که از سند بالا مصدر داریدن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) متعجب ہونا۔ متحیر ہونا۔

تعجب کردن استعمال۔ صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار این کرده گوید که ؎ تعجب کردم که هیچ مسبوق به سابق نبود ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس

...ست (اردو) عجب کرنا۔ تعجب	حیرت کرنا۔

تعجیل بقول بہار بمعنی برانگیختن وشتاب فرمودن می فرماید کہ بالفظ دادن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح وکسر جیم لغت عرب است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی عجلت استعمال این می کنند چنانکہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) رفتہ خواہد بود ایام ے درنگی از وصال ۔ ہجر را درشتن من اینقدر تعجیل نیست ۔ (اردو) تعجیل۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ جلدی۔ شتابی۔ عجلت۔ اضطراب۔ کسی کام میں اس کا وقت آنے سے پہلے جلدی کرنا کا حاصل بالمصدر۔

تعجیل دادن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہ تعجیل آوردن وآمادہ عجلت کردن (انوری ؎) خجلت حکم تو داد است زمین را تسکین ۔ غیرت حکم تو داد است زمین را تعجیل ۔ (اردو) عجلت پر آمادہ کرنا۔

تعجیل فرمودن استعمال بمعنی تعجیل کردن وعجلت نمودن باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) درشتن من این ہمہ تعجیل مفرما ۔ برسنگ

درنگی نخورد پای شتابت ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر فرمائیدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) تعجیل فرمانا۔ عجلت فرمانا۔ تعجیل کرنا۔ جلدی کرنا۔

تعجیل کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی عجلت کردن در کاری (صائب ؎) مکن تعجیل تا از عشق رنگی بر کند کارت ۔ کہ ساز وسنگ را لعل آفتاب آہستہ آہستہ ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر تعجیل کنندن

پیداست که بجالیش می آید (اردو) تعجیل کرنا عجلت کرنا۔ جلدی کرنا۔

(الف) تعدّا
(ب) تعدّی

(ب) بقول بهار بمعنی از حد در گذشتن می فرماید که سنجر کاشی الف را بالف آخر عوض تحتانی استعمال کرده باطغرا و زیبا قافیه ساخته (ه) از غیر چه می کنم شکایت ؎ گر نشد شد این همه تعدا ؎ (ظهوری ه) کند خوش به تعدی شهان جهانگیری ؎ خوشا شاهی که جهانگیریش بفرهنگ است ؎ مؤلف عرض کند که (ب) لغت عرب است بفتح اول و دوم و کسر دال مهمله۔ صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی جور کنند و الف مقرس است به همین معنی (اردو) الف و ب تعدی۔ بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث۔ حد سے تجاوز کرنا ظلم ستم جبر سختی۔

تعدیل ارکان اصطلاح۔ بقول بحر آهستگی راست و درست ادا کردن رکوع و سجود مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و معنی این درستی و آهستگی در رکوع و سجود۔ طرز تعریف صاحب بحر حاصل بالمصدر را الهام می کند و آن معنی (تعدیل ارکان کردن) است۔ فتاتل (اردو) رکوع اور سجود مین آهستگی اور درستی۔ مؤنث۔

تعریف بقول تحقیق الاصطلاحات بمعنی ستودن و در اصطلاح فقها ندا کردن بر سر لقطه و لقطه بالضم مالی را گویند که کسی در راه افتاده یابد و بردارد و حکم شرع اینست که بردارنده یک سال ندا کند تا صاحبش پیدا شود (اشرف مازندرانی ه) این قوم که در سخن قوی بازویند ؎ هرگاه که شعر تازه می گویند ؎ تا یکسالش تمام تعریف کنند ؎ مانند زری کز سر راهی جویند ؎ مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر رای مهمله۔ و بقول منتخب بمعنی شناسا کردن

و آگاه نمودن و گم شده جستن (الخ) فارسیان استعمال این بمعنی (۱) ستایش و (۲) بمعنی شناسائی و آگاهی کرده اند معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آن (ظهوری ۵) کام را تعریف تیز لعل در شکر نشاند ؛ مغز را سودای مشکین طره در عنبر گرفت ؛ (اردو) تعریف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث (۱) مدح۔ ثنا صفت۔ (۲) شناسائی۔ آگاہی۔

تعریف در دہان ماندن مصدر اصطلاحی۔ ظاہر نشدن تعریف **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) در باغ دوش صرف زبان تو می گذشت ؛ تعریف غنچہ در دہن باغبان بماند ؛ (اردو) تعریف ظاہر نہ ہونا۔

تعریف زیادہ بدتر از دشنام است مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را در مذمت مبالغۃ تعریف استعمال می کنند۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "جھوٹی تعریف گالی بنجاے"۔

تعریف کردن استعمال بمعنی (۱) ستایش کردن و (۲) صراحت چیزی کردن **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ ہر دو معنی لفظ تعریف موافق قیاس است (ظہوری ۵) چو از دل سخنی خوبان حکایت در میان آید ؛ مگر ہم خود کنی تعریف سنگ دامن خود را ؛ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال کندن پیدا است کہ بجا ایش می آید (اردو) تعریف کرنا (۱) ستایش کرنا (۲) صراحت کرنا۔ بیان کرنا تشریح کرنا

تعریف وانوشتن مصدر اصطلاحی بیان کردن تعریف و ظاہر کردن کہ چہ چیز است و حقیقت بیان کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵)

قصاً تعریف یوسف را بدورت ہا سر دکتر مسیحی مصدر نویسیدن است که بجایش می آید۔
وانویسید ہا مخفی مباد که در سند بالا استعمال (اردو) تعریف کرنا حقیقت بیان کرنا۔

تعزیت بقول بہار صبر فرمودن و پرسش کردن خویشان مرده را (علی خراسانی ؎) در خاکدان دہر که دار کدورت است ہا این تعزیت چو عمر خضر جاودان فتاد ہا **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر زای ہوز و فتح تحتانی۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کرده۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پرسش خویشان مرده می کنند و با مصادر خود مرکب سازند بترکیب فارسی (اردو) تعزیت۔ مؤنث۔ دیکھو پرسش کے دوسرے معنے

تعزیت خانه اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند بمعنی ماتم خانه **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت خانهٔ تعزیت است (طالب آملی ؎)

تعزیت خانهٔ ما منت نوری نکشد ہا فارغ
از پرتو خورشید بود روزن ما ہا (اردو) ماتم خانه۔ بقول آصفیه۔ اسم مذکر۔ ماتم کده۔ ماتم سرا۔ غمی کا گھر۔ سوگ کا گھر وہ گھر جس مین غمی ہوگئی ہو۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے که تعزیت خانه بھی بقاعدهٔ فارسی کہه سکتے ہین۔

تعزیت کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی پرسش کردن است (سعدی شیرازی نثر) ای یار تعزیتم کن چه جای تهنیت است ہا مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر کُندن پیدا است که بجایش می آید (اردو) پرسا دینا۔ بقول آصفیه۔ ماتم پرسی کرنا۔ میت کے وارثون کو دلاسا دینا۔ دکن مین تعزیت ادا کرنا بھی کہتے ہین۔

(الف) **تعزیر** بقول آصفی سیاست کردن بقدر مصلحت وقت و سخت زدن۔ بہار

گوید کمتر از حد شرعی یا سخت زدن و بقول بعض گوید که سیاست کردن آنمقدار که مصلحت وقت اقتضا کند و می فرماید که

(ب) **تعزیر کردن** هم آمده (خواجهٔ شیراز ؎) دانی که چنگ و عود چه تقریر می کنند پنهان خورید باده که تعزیر می کنند ؎ **مؤلف** عرض کند که الف بالفتح و کسر زای معجمه لغت عرب است و صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال الف بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پاداش و سزا می کنند و برای معنی مصدر الف را با مصادر مرکب می سازند (اردو) الف تعزیر بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث۔ سیاست۔ بنا گوشمالی۔ حد شرعی سے کم سزا دینا مصلحت وقت کے موافق تنبیہ کرنا (ب) دکن میں تعزیر کرنا مستعمل ہے۔ سزا دینا۔

تعطیل بقول بهار بحوالهٔ رشیدی خالی گذاشتن و بیکار نمودن و ضائع گذاشتن۔ می فرماید که مجاز آ بمعنی بیکار مستعمل (شفیع اثر ؎) چو خط یار دهد درس عشق تعطیل است ؎ مگر کنند سبق های خوانده را تکرار ؎ **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر طای مهمله و بقول منتخب بمعنی خالی گذاشتن۔ فارسیان استعمال این بمعنی بیکاری و رخصت می کنند (ظهوری ؎) بیمبر کار اندستان لطف ساقی بر فریدا ؎ هفته ما را خمار جمعه تعطیل نیست ؎ (ولیه ؎) ز نجیر شب و روز زهم ریخت ظهوری ؎ امید مرا ربط به تعطیل همان است ؎ (اردو) تعطیل بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث۔ دیکھو بطالت۔

تعظیم بقول بهار بزرگ داشتن و می فرماید که بالفظ داشتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر طای معجمه صاحب منتخب ذکر این بمعنی بزرگی کردن کرده فارسیان

این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی بزرگی وعظمت می کنند و با مصادر فارسی مرکب می سازند که در ملحقات می آید (ظہوری ؎) نیست در ہیچ لقعہ محرابی کہ بہ تعظیم ابروی خم نیست ۔ (اردو) تعظیم ۔ بقول آصفیہ ۔ بزرگی عظمت ۔ عزت ۔ حرمت (مؤنث)

تعظیم خواستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خواہش اعزاز و تکریم کردن است (ظہوری ؎) بکوہش کہین سنگ را آن شکوہ ۔ کہ تعظیم خواہد ز البرز کوہ ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر خواہیدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تعظیم چاہنا ۔

تعظیم دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عزت کردن و برخاستن برای تعظیم (بیدل ؎) نشست شعلہ ام از پا و سوختن برخاست ۔ مفس گداختہ را رنگ سید ہد تعظیم ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر دہیدن پیداست کہ بجایش می آید

(اردو) تعظیم دینا ۔ بقول آصفیہ ۔ کسی کی تشریف آوری پر کھڑا ہو جانا ۔ کھڑے ہو کر عزت کرنا ۔ استقبال کر کے صدر میں بٹھانا ۔

تعظیم داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تعظیم کردن و خیال تعظیم او داشتن است (ابو حنیفہ غزنوی ؎) دون تر از مرد دون کسی بمدار ۔ گرچہ دارند ہر کسش تعظیم ۔ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر داریدن است کہ بجایش می آید (اردو) تعظیم کرنا ۔ تعظیم کا خیال رکھنا ۔

تعظیم صاحب خانہ کردن بنیہ مثل **از ریش حلاج برداشتن** استشہاد صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی

محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
این مثل را بحق صاحب خانہ زنند یعنی مقصود آنست
کہ از اہل خانہ بتعظیم صاحب خانہ قریب بہ محال
است از بنکہ صبح تا شام او پیش اہل خانہ می باشد
بمثیل تعظیم صاحب خانہ (پنبہ از ریش حلاج
برداشتن) است یعنی این ہم محال زیرا کہ او
صبح تا شام کار حلاجی می کند و دائما در ریش
او پنبہ می نشیند پس پنبہ از ریشش برآوردن آسان
نیست اگر وقتی برآورند باز می نشیند از بنکہ
کار حلاجی ہمیشہ پنبہ را بر ریش می نشاند (اردو)
دکن مین کہتے ہین گھر کا مالک تعظیم سے معاف ہے
اس کا مطلب یہی ہے کہ اہل خانہ اسکی تعظیم
نہین کر سکتے اسلئے کہ ہمیشہ اس سے سابقہ رہتا ہے

تعظیم کار بگیران معاف مثل صاحبان

ظریفہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از
معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ
چون کسی پیش مصروف بکاری رود اگرچہ
نو وارد و مستحق تعظیم باشد مگر کار گیر جای
خود را نمی گذارد و بہ تعظیمش برنمی خیزد و این
مثل را بر زبان می آرد مقصود ہمین قدر است
کہ کار و شغل او اجازت نمی دہد کہ بہ ترک شغل
برخیزد اگر برای تعظیم برخیزد کار او بہ تکمیل نمی
پذیرد (اردو) یہی فارسی مثل اردو مین
مستعمل ہے۔ یعنے مصروف بکار لوگ آنے والے
کی تعظیم کے لئے اپنا کام چھوڑ کر نہین اٹھ سکتے

تعظیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ عزت و بزرگی کردن است (فوجی
نیشاپوری ے) بی مزد کسی بادہ بجاست نکند
یاد تعظیم تو فرزند و غلامت نکند یا مخفی مباد
کہ از سند بالا استعمال مصدر کندن پیداست
نہ کردن و تعریف ہر دو بجایش می آید
(اردو) تعظیم کرنا۔ بقول آصفیہ عزت
کرنا۔ بزرگی کرنا۔ آداب بجا لانا۔

تعلق بقول بهار. بچیزی در آویختن **مؤلف** عرض کند که بفتح اول و دوم و ضم لام مشدد لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی علاقه می کنند و با مصادر فارسی هم مرکب سازند (ظهوری ؎) سبکرو خانه در بحر تعلق دل زخود برکن ؛ که کشتی بر نمی تابد غم لنگر پرستان را ؛ (واله ؎) تعلق تو ظهوری در آب داشت گلی ؛ سرای دل بخرابی مرمت آلود است ؛ (اردو) تعلق. بقول آصفیه. عربی. اسم مذکر. علاقه. لگاؤ. رشته. واسطه.

تعلق بار یدن مصدر اصطلاحی. بمعنی ظاهر شدن تعلق است و نمودار شدن علاقه با کسی **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است بر سبیل مجاز (ظهوری ؎) ظهوری خرقه های خرقه می گرینند بر حالت ؛ محو بازی تعلق ها ازین تجرید می بارد ؛ (اردو) تعلق ظاہر ہونا۔

تعلق بودن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی علاقه بودن است (نظام شیرازی ؎) ازبس مرا تعلق باخاک این چمن بود ؛ صد جا نهاد م از شوق بنیاد آشیان را ؛ (اردو) تعلق ہونا۔ تعلق رہنا۔

تعلق جستن استعمال. تلاش تعلق کردن و تعلق خواستن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس باشد (ظهوری ؎) چه جوئی درین کوچه بندی تعلق ؛ زبیگانگان شوکه همخانه گردد ؛ (اردو) تعلق چاہنا علاقہ ڈھونڈہنا۔

تعلق داشتن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که علاقه داشتن است و از سند ش تعلق داریدن پیداست. یعنی ندارد که داریدن هم مرادف داشتن است (حافظ ؎) زیر بارند درختان و تعلق دارند ؛ ای خوشا سرو

که از بار غم آزاد آمد ؛ (اردو) تعلق رکھنا

(الف) تعلق گسل اصطلاح۔ بقول بہار و انند آنکه پیرزی ۔ یا زنی مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که باکسی یا چیزی تعلق ندارد ؛ تعلق گسیده (میرزا رضی دانش ؎) بتن زبان تعلق گسل تواں پرداخت ؛ نه فرصتی که باین مشت گل تواں پرداخت ؛ صاحب آصفی بسند همین شعر دانش مصدر (تعلق گسیختن) قائم کرده وغور بر

نقطه نکرده که متعلق به ---------

(ب) تعلق گسلیدن است که بمعنی قطع تعلق کردن باشد (اردو) الف قطع تعلق کرنے والا۔ ب) قطع تعلق کرنا۔

تعلق ماندن استعمال صاحب آصفی فکر این کرده واز معنی ساکت ؛ مؤلف عرض کند که بمعنی ماندن علاقه باکسی یا چیزی (عرفی شیرازی ؎) ایمان ما من که برون داده اند گوهر تو ؛ تا بچه صنع نامده تعلق بتو (اردو) تعلق رہنا۔ علاقہ رہنا۔

تعلیقه بہار گوید که در ایران نوشته پادشاهان را رقم گویند و نوشته امرای عظام مثل وکیل و وزیر و بیگلربیگی وغیره را تعلیقه (زکی ندیم ؎) خط آمد و کیفیت رخسار تو کم شد ؛ تعلیقه معزولی نازتو رقم شد ؛ صاحب انند این را لغت زبان عربی گوید بفتح اوّل وکسر ثالث ونقل قول بہار کند ولیکن صاحب منتخب که محقق لغات عرب است این را ترک کرده ودیگر لغات عرب هم ازین معنی ساکت معلوم می شود که فارسیان بطور تفریس این لغت را قائم کرده اند (اردو) وہ حکم جو بنام نائب وزیر یا امرائے عظام لکھا جائے جس کو فارسی میں تعلیقہ کہتے ہیں صاحب آصفیہ نے تعلیقہ پر فرمایا ہے کہ۔ عربی۔ اسم مذکر مال واسباب کی ضبطی۔ مکان کی قرقی۔ قرق شدہ اسباب کی فہرست۔ جیسے فرد تعلیقہ بھی کہتے ہیں

تعلیم بقول بهار کسی را چیزی آموختن۔ می فرماید کہ با لفظ دادن و داشتن و شدن و فرمودن و کردن و گرفتن و گفتن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر لام و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و با مصادر فارسی زبان ہم مرکب سازند کہ در لغات می آید (اردو) تعلیم بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤنث۔ تربیت۔ علم سکھانا۔

تعلیم دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی آموزانیدن است و دبیر داون (صائب ؎) نشست و خاست بشوق کرمید ہد تعلیم ہ اگر نباشد در بزم آن نگار سپند ہ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر دہیدن است کہ بجایش می آید و دادن مرادف آن (اردو) تعلیم دینا۔

تعلیم داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تعلیم یافتہ بودن (کلیم ہمدانی ؎) کو ہکن تعلیم خارا کندنت از ستاد داشت ہ ہر چہ کرد از کاوش مژگان شیرین یاد داشت ہ (اردو) تعلیم یافتہ ہونا۔

تعلیم ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حاصل کردن تعلیم است (علی خراسانی ؎) ستاندہ اند زدجال چون خرش تعلیم ہ گرفتہ اند زابلیس جملہ شان ارشاد ہ (اردو) تعلیم حاصل کرنا۔

(الف) تعلیم فرما اصطلاح۔ الف

(ب) تعلیم فرمودن بقول بہار مرادف تعلیم کردن یعنی معلم و آموزگار۔ صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند که الف اسم فاعل ترکیبی است و ب مرادف تعلیم کردن و آموزانیدن (علی سرہندی ؎) بشوخی پای او بوسیدن و قالب تہی کردن ؎ کدامی بی ادب تعلیم فرمائد رکابش را؟ (اردو) الف۔ استاد۔ معلم۔ مذکر ب تعلیم دینا۔ تعلیم فرمانا۔

تعلیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی آموزانیدن است (بہار عجم ؎) دی مفتیان شہر را تعلیم کردم سنا ؎ وامروز اہل میکدہ رندی زمن آموختند ؎ (اردو) تعلیم دینا تعلیم کرنا۔

تعلیم گر اصطلاح۔ بقول بہار وانند و بجز مرادف تعلیم فرما **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل کاسہ گر و دادگر (خواجہ نظامی ؎) مراخضر تعلیم گر بود دوش ؎ بہ رازی کہ آمد پدید گوش ؎ مخفی مباد کہ لفظ گر افادہ معنی فاعلی کند (اردو) دیکھو تعلیم فرما۔

تعلیم گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل کردن تعلیم است۔ مرادف تعلیم ستاندن (کلیم ہمدانی ؎) خاکسارم نقش پا تعلیم می گیرد زما ؎ در رفتن خود گرچہ شہرت کردہ ایم ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گیرد پیداست کہ بجایش می آید۔ (اردو) تعلیم حاصل کرنا۔

تعلیم گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تعلیم کردن (شاہی سبزواری ؎) مگر استاد جور پیشہ ترا ؎ ہمہ تعلیم ناز می گوید ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گوئیدن پیداست کہ بجای خودش می آید (اردو) تعلیم دینا دیکھو تعلیم کردن۔

تعلیم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تعلیم کردن است (نظامی ؎) بهر سالی که دوران می فرودش ؎ خرد تعلیم دیگر می نمودش ؎ (اردو) تعلیم دینا۔ تعلیم کرنا دیکھو تعلیم کردن۔

تعلیمی بقول بہار و انند و وارسته تسمه که بر سر لجام باشد **مؤلف** عرض کند که بیای نسبت بمعنی منسوب به تعلیم است و همین از تسمه اشاره به اسپ می شود در راه رفتن واستادن وغیره (طغرا در هجو اسپ ؎) ز تعلیمی همیشه بیم دارد ؎ مدانم از که این تعلیم دارد ؎ (ولہ در تعریف اسپ ؎) ز تعلیمیش بخیه چار جل ؎ بود نزد فارس خط چار فل ؎ (اردو) وہ تسمہ جو لگام پر لگا ہوا ہوتا اور سوار کے ہاتھ میں ہوتا کہ جس کے ذریعہ سے گھوڑا روکا اور چلایا اور موڑا جاتا ہے۔

تعلیم یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردن از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حاصل کردن تعلیم است (مغربی نیشاپوری ؎) آن دین و شریعت زنبی یافته تعلیم ؎ این جود و سخاوت ز ملک یافته تلقین ؎ (اردو) تعلیم پانا۔

تعمیر بقول بہار بمعنی زندگانی دادن و عمر دراز خواستن و بعمر دراز متصف کردن و آباد ساختن می فرماید که بالفظ کردن مستعمل است **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر میم فارسیان بمعنی آبادی استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب هم می سازند که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) هوس کنج برآورده ز تعمیر مرا ؎ ترک تدبیر علم کرده به تدبیر مرا ؎ (اردو) آبادی۔ مؤنث۔ دیکھو آبادی۔

تعمیر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

پیدا کردہ شدن وعمارت گرفتن وآباد بودن
است وازسندش مصدر واریدن پیداست
کہ بجای خودش می آید (صائب ؒ) پیدا نہ
شکستی است کہ اصلاح توان کرد یا بود
ازاں خانہ کہ تعمیر ندارد (اردو) تعمیر کیا
ہوا ہونا۔ آباد ہونا۔

تعمیر طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ از سندش مصدر (تعمیر طلب شدن) پیداست
کہ بمعنی خواستن آبادی است (صالح شیرازی ؒ)
در یا طلب آمدم سرابم کردند یا تعمیر طلب شدند
خرابم کردند (اردو) طالب آبادی

تعمیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی آباد کردن است وازسندش استعمال
مصدر کندن پیداست کہ بجای خودش می آید (صائب
ؒ) ویرانہ را چہ غم ش بہ از نور آفتاب یا تعمیر دل
بہا چین آفتاب کن (اردو) آباد کرنا۔

تعمیر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی آباد شدن است (ناظم ہروی ؒ) بود زاں
شاہ دشمنانش جہانگیر یا کز اقبال سکندر
یافت تعمیر (اردو) آباد ہونا۔

تعنت بقول بہار خطا و سہو بر کسی جستن **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اول ودوم
ونون مشدد ومضموم لغت عرب است کہ بقول منتخب بمعنی خطا وگناہ کسی جستن است فارسیان
استعمال ایں [illegible] جوئی کردہ اند کہ حاصل بالمصدر است وبا مصدر کندن استعمالش
کردہ۔ صاحب آصفی ذکر

(ب) **تعنت کردن** کردہ وازسندش استعمال کندن پیداست کہ بجای خودش

می آید (شیخ شیراز ؒ) گرفتم که خود هستی از عیب پاک ؛ بگفت کن بر من عیب ناک ؛ پس بمعنی عیب جوئی کردن است (اردو) الف عیب جوئی۔ حرف گیری۔ مؤنث ب عیب جوئی کرنا۔ حرف گیری کرنا۔

تعویذ صاحب آصفی بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیست بالفتح وکسر واو وبقول مُنتخب بمعنی پناه دادن و در پناه آوردن۔ عربان این را بمعنی حاصل بالمصدر و کنایه از منقشی و آیتی استعمال کرده اند که بر کاغذ یا چیز دیگر نوشته برای حفظ از بلایا و بگلوی اندازند و بر بازو می بندند۔ فارسیان استعمال این به همین معنی کرده و با مصادر فاعلی مرکب نموده (ظهوری ؒ) جز این تعویذ در دفع سیه بختی نمی باشد ؛ که از زلف تو بر بازوی جان می بندم (اردو) تعویذ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ دعا یا کوئی آیت یا اسمای الٰہی کے اعداد لکھ کر گلے میں ڈالتے ہیں یا بازو پر باندھتے ہیں۔ حرز۔ جنتر۔ نقش۔

تعویذ آسمان اصطلاح۔ بقول بحر و (جہانگیری در ملحقات) و ملحقات برہان و جامع برج جوزا که برج سوم است از جمله دوازده بروج فلک **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و صراحت کامل بر برج سوم گذشت۔ و از نکته شکل جوزا هیکلی وارد و بگلوایں را تعویذ آسمان گفتند (اردو) جوزا دیکھو برج سوم

تعویذ بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است بر بازو و سر و غیره بستن تعویذ (وہی تمی ؒ) بفرقم عینه های داغ بیند غیر پندارند ؛ که بر سر این همه تعویذ بهر در و سر بستم ها (ظہوری ؒ) بیند کو تعویذ پرند را حرز اغتفا دلبس

معنی مبادکه در سند ظهوری استعمال مصدر
بندیدن است که گذشت (اردو) تعویذ باندھنا

تعویذ سیمین اصطلاح۔ بقول بحر
ستاره باشد۔ صاحب مؤید ذکر این کرده
گوید که فیه شک۔ و اقول بمعنی ماه و هیکل جوزا
چونکه معلق بحجره باشد مناسبتی دارد و در
دیگر نسخ قلمی ذکر معنی دوم نیست بلکه بمعنی
بالا و هیکل جوزا نوشته **مؤلف** عرض کند
که مرکب اضافی است و مراد از جوزا دیگر هیچ
معاصرین عجم تصدیق این می کنند و این استعمال
باشد (اردو) جوزا دیکھو برج سوم۔

تعویذ قبر اصطلاح۔ تعویذ سنگ است
که بران آیات قرآنی و نام و سال فوت متوفی
کنده باشد **مؤلف** عرض کند که این رسم هند
است یعنی هندیان بر قبور این قسم تعویذ قائم
کنند و معاصرین عجم در هند این تعویذ سنگی را
تعویذ قبر گویند مرکب اضافی است و موافق
قیاس (اردو) تعویذ قبر۔ مذکر۔ وہ پتھر
جس پر آیات قرآنی اور سنہ وفات اور نام
متوفی کندہ ہوتا ہے جس کو قبر پر قائم کرتے ہیں

تعویذ کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که بمعنی تعویذ قرار دادن است
(حافظ شیرازی ؒ) حافظ تو این غزل ز
که آموختی که یار بما تعویذ کرد شعر ترا و بزر
گرفت بما (اردو) تعویذ قرار دینا۔

تعویذ نوشتن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔
مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است
(جمال اصفهانی ؒ) بر هفت هیکل فلکی
بر به پوست شیر بما تعویذ می نوشت عطارد
ز مشک و بان بما (اردو) تعویذ لکھنا۔

(الف) **تعهد** بقول آصفی بحوالهٔ بهار بمعنی تیمار داشتن می فرماید که۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) تعهّد کردن مستعمل است و از معنی ساکت (سعدی ؒ) خبیث را چو تعهّد کنی و نوازی ؛ بدولت تو نگه میکند ایازی ؛ بهار بر الف معنی تیمار داشتن و تازه کردن را بحوالهٔ منتخب نوشته و صاحب منتخب این را آورده **مؤلف** عرض کند که الف لغت عرب است بفتح اوّل و دوم و ضمّ های موزّ فارسیان مجاز آ استعمال این بمعنی امداد و مدارا کرده اند و ب بمعنی امداد و مدارا کردن است مخفی مباد که از سند سعدی مصدر کُنَدن پیدا است که بجایش می آید (اردو) الف امداد۔ مؤنث۔ مدارا۔ مذکر (ب) امداد کرنا۔ مدارا کرنا۔

تعیین بقول بهار بروزن امین مرادف تعیین بروزن تلقین یعنی چیزی را از میان چیزها مخصوص گردانیدن۔ می فرماید که بالفظ شدن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که تخفیف تعیین است فارسیان بتخفیف یک یا آ استعمال این را مصادر فارسی کرده اند که در ملحقات می آید (اردو) تعیین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ تقرر۔ تشخّص۔ معین کرنا۔

تعیینات بقول خان آرزو در چراغ هدایت بمعنی متعیّنه اعم از اینکه یکی باشد یا زیاده استعمال کنند و این مجاز است **مؤلف** عرض کند که در زبان عرب جمع تعیین بر این وزن نیامده و این را تفریس توان گفت که فارسیان استعمال این کرده باشند و لیکن مجرّد بیان محقق هندنژاد بدون سند برای این کافی نیست که استعمال این در فارسی زبان بگوش ما نخورد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و صاحبان لغات هند این را لغت فارسی نگفته اند ظاهر معلوم می شود که محقق با نام و نشان سکندری خورده و تعیینات آکه بدو تحتانی می آید بیک تحتانی قائم کرده (اردو) تعینات۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ (غلط العوام) متعین۔ مقرر۔

تعیّن اوّل اصطلاح. بقول انند بجوالۂ مظہر العجائب کنایہ از ذات عالی صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و بہ تشدید تحتانی و کنایہ باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ (اردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

تعیّن گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اوّل و کسر دوم معیّن شدن است (طغرا) مشہدی ؎ تعیّن گشت ساعات بزم طرب ہا خوشی یافت از حکم او روز و شب ہا (اردو) معیّن ہونا۔ مقرر ہونا۔

تعیین بقول برہان مرادف تعیّن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح و کسر تحتانی لغت عرب است و بقول منتخب مخصوص کردن چیزی را از میان چیزہا فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و بامصادر فارسی ہم مرکب می سازند چنانکہ در ملحقات می آید (اردو) تعیّن۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تقرر۔ تشخص (معین کرنا کا حاصل بالمصدر)

تعیینات بقول بہار بر وزن تحقیقات جمع تعیین و فارسیان بمعنی متعینہ استعمال کنند و این مجاز است (ملا طغرا نثر) امید کہ نہال کردہ خود را بسرزمینی تعیینات کردہ فرمایند کہ برگ تازگی میسّر گردد (محسن تاثیر ؎) باج بیجائی ز بیجا پور گیرد آن دہن ہا چون دہد فرمان ز تعیینات رخسارش گل است ہا **مؤلف** عرض کند کہ مقرّس باشد (اردو) دیکھو تعینات

تعیین کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مخصوص کردن است (والہ ہروی ؎) کردم از چند طلب نسخۂ گمنامان را پا گر شود یافتہ تعیین تو خواہم کردن ہا (اردو) مخصوص کرنا۔

فوقانی با غین معجمہ

تغار بقول برہان و جامع بروزن قطار (۱) طشت گلی را گویند و (۲) بمعنی خوردنی و آذوقہ و راتب ہم و (۳) بمعنی پیمانہ وی فرماید کہ تغارہ بروزن شرارہ ہم می گویند صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری بر ذکر معنی اول و دوم قانع (ناصر خسرو ۱) امید سر بکردر کنارم پر زو دوغ در دوغ در تغارم پر (سعید ہروی ۲) از برای مطبخ انعام او کیوان چرخ پر زار تفاع سنبلہ ہر ماہ بفرستد تغار پر بہار و وارستہ بر معنی دوم قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم گوید کہ اغلب کہ معنی دوم مجاز باشد۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بر معنی اول قناعت کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و دیگر معانی مجاز آن (**اودو**) (۱) دیکھو طشت (۲) غذا۔ کھانے کی چیز۔ مؤنث (۳) دیکھو پیمانہ۔

تغارہ بقول سروری و جامع و مؤید ہمان تغار کہ گذشت۔ صاحب برہان بہ ذیل تغار ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بزیادت ہای ہوز در آخر مزید علیہ ہمان تغار است بہمۂ معانیش۔ صراحت ماخذ ہمدرا نجا کردہ ایم (**اردو**) دیکھو تغار

تغافل بقول بہار بمعنی خود را غافل وانمودن می فرماید کہ بلند۔ پی در پی۔ رسوا۔ سرشار از صفات اوست و تیغ و شمشیر از تشبیہات او و بالفظ داشتن و زدن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتح اول و دوم و ضم فا۔ صاحب منتخب ہمین معنی آوردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی غفلت می کنند و با مصادر فارسی مرکب می نمایند

(ظہوری ؎) بجث نگہ بزور تغافل رود زپیش ۔ شرحست بہر متن خموشی بیان ما ۔ (اردو) تغافل ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو اہمال ۔

تغافل باریدن مصدر اصطلاحی ۔ فارسی کہہ سکتے ہیں (۲) معشوق ۔ مذکر ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر شدن غفلت دانستہ (عرفی ؎) خوش آن ساعت کہ می رفتی و طاقت می رمید از من ۔ تغافل از توحی بارید وحسرت می چکید از من ۔ (اردو) تغافل برسنا کہہ سکتے ہیں ۔ دانستہ غفلت ظاہر ہونا ۔

تغافل پسند اصطلاح ۔ بقول بہار (۱) معروف صاحب انند گوید کہ (۲) از اسمای معشوق ہم **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دانستہ غافل یعنی کسی کہ تغافل را پسند می کند (میرزا بیدل ؎) حیران بی نیازی خوبان کسی مباد ۔ خون شد دل از نگاہ تغافل پسند او ۔ (اردو) (۱) عمداً اور دانستہ غفلت کرنے والا ۔ تغافل پسند بھی بترکیب

تغافل پسندیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سند پیش کردہ اش ہمان کہ بر (تغافل پسند) گذشت وبمعنی دیدہ و دانستہ غفلت پسند کردن است (اردو) تغافل پسند کرنا

تغافل پیشہ اصطلاح ۔ بہار این را مرادف تغافل پسند گفتہ بر معروف قانع وصاحب انند بہر دو مغنیش گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی بمعنی کسی کہ از تغافل کار گیرد (صائب ؎) ای تغافل پیشہ نا پروا ز ناداں بدمکن ۔ خاک ما افتادگان در شہر بند دامن است ۔ (ظہوری ؎) تغافل پیشہ صید افگن این سرزمین باشد ۔ کہ دائم بہر تقریبی نگاہی در کمین باشد ۔ (اردو) (۱) ہمیشہ تغافل پسند

کرنے والا۔ دیکھو تغافل پسند (۲) معشوق نیز

تغافل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تغافل کردن و در تغافل بودن است (صائب ؎) کدام مطلب عالی است در نظر دل را پاک کہ بر مراد دو عالم تغافلی دارد

مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر دارین پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تغافل کی حالت مین ہونا۔ تغافل کرنا۔

تغافل دستگاہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ غوامض سخن مرادف تغافل پسند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس (اردو) دیکھو تغافل پسند۔

تغافل دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تغافل یافتن است (فغانی ؎) بردی دلم زدست و نگفتی ترا چہ شد ہرگز چنین

فریب و تغافل ندیدہ ام ہا (اردو) تغافل پانا۔

تغافل زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ دانستہ توجہ نکردن و اختیار کردن تغافل (ظہیری نیشاپوری ؎) در دل را می کنم با صبر پیوندی دگر ہا بر طبیعت خود تغافل میزنم چندی دگر ہا صاحب اند بحوالۂ غوامض سخن در مصرع دوم طبیعت را طبیب نوشتہ می فرماید کہ (تغافل زدن بر کسی) بمعنی غفلت و رزیدن و توجہ نکردن بر وست بخیال ما متصرف آصفی است کہ در نقل شعر تصحیف کرد مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر زدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تغافل کرنا۔

تغافل شدن استعمال۔ واقع شدن تغافل باشد و سرزدن تغافل **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) جانا

گر نه بیند غیر خوشدل می شود ؛ صد نگه چون جمع گردد یک تغافل می شود ؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر شدن پیدا است که بجایش می آید (اردو) تغافل واقع ہونا۔

تغافل شعار اصطلاح۔ صاحب انند بحوالۂ

تغافل شیوه خواص سخن این را مرادف

تغافل پسند بهر دو معنی گفته **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و هر دو اسم فاعل ترکیبی بهر دو معنی (اردو) دیکھو تغافل پسند۔

تغافل کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کرده و دانسته غفلت کردن است (شوکتی صفاہانی ؎) دیدی از دورم و دانسته تغافل کردی ؛ خوب کردی که ترا خوب تماشا کردم ؛ (اردو) تغافل کرنا۔

تغافل کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمثلای تغافل شدن است (وحشی بافقی ؎) خود بگو از تو کشم باز و تغافل تا کے ؛ طاقتم نیست ازین بیش تحمل تا کے ؛ (اردو) مبتلائے تغافل ہونا۔

تغتغ بقول برہان بضم هر دو تای قرشت و سکون هر دو غین نقطه دار (۱) چیزی باشد مانند کیله و قفیز که غله بدان پیمایند و بقول بعض پیمانه باشد که چهار خروار غله بگیرد و بفتح اول و ثالث که تای قرشت است هم بمعنی پیمانهٔ بزرگ چهار خرواری و باین معنی بجای حرف ثالث نون هم بنظر آمده و بعضی گویند که پیمانه که یک خروار غله بگیرد و (۲) نان تنک را نیز گویند۔ و بدین معنی بجای غین آخر خای نقطه دار هم۔ صاحبان جهانگیری و سروری بر معنی اول قانع۔ (شمس فخری ؎) حاتم عهد شیخ ابو اسحق ؛ که دهد زر بدامن و تغتغ ؛ یا صاحب جامع همزبان

برہان (ابوالعباس ۱۵) ای میر تراگندم و شعیر بصد دیه پدر تغتغکی چند بتو هستم انبار پر صاحب ناصری می فرماید که بهر دو نون است صاحب جهانگیری خطا کرده و تغتغ بمعنی لغار که بدان غله پیمایند می فرماید که همین اشتباه برای صاحب برهان هم روی داده۔ خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی بالا فرموده **مولف** عرض کند که ما برای تسلیم قول برهان و جهانگیری اتفاق صاحب جامع را کافی دانیم که محقق اهل زبانست و آنچه در بعض مقامات استعمال این بهر دو نون است آن مبدل این چنانکه تختو و تختنو یا بالعکس آن چنانچه ناکاج و تاکاج وجود این بهر دو نون مقتضی آن نیست که این را بهر دو فوقانی غلط دانیم چنانکه صاحب ناصری خیال کرده و آنچه بخای معجمه آخر عرض غین معجمه آمده آنهم مبدل این چنانکه چرغ و چرخ و از کلام ابوالعباس پیداست که .....

(ب) **تغتغک** | به کاف تصغیر آخره هم آمده و بهر دو معنی اسم جامد فارسی قدیم دانیم ظاهر اللغت ترکی می نماید ولیکن لغات ترکی ازین ساکت (اردو) (۱) ایک پیمانہ جس سے غلہ ناپتے ہیں مذکر (۲) پتلی روٹی۔ مؤنث۔

تغیّر | بقول بهار از حال خود گشتن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و ضم تحتانی مشدد فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب می سازند و بدون تشدید تحتانی بکسر دوم هم که در ملحقات می آید (اردو) تغیّر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تبدّل۔ بدلی۔ تبدیل۔ انقلاب۔

تغیّر آمدن	استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که به تشدید تحتانی بمعنی واقع شدن تبدیل و انقلاب (معزی نیشاپوری ۵) دگر هوا متغیر شود۔

زگرد و غبار ہا در آفتاب نیاید تغیر و نقصان ہا
مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر آئیدن پیدا
کہ بجایش گذشت (اردو) تغیر پیدا ہونا تغیر ہونا

تغیر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متغیر کردن است (دانش مشہدی ۹) نشاط جامۂ نو صبح عید طفلان است ہا کجاست می کہ تغیر لباس سنگ دہیم ہا مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر دہیدن است نہ دادن و تعریف ہر یکی بجایش می آید (اردو) بدلنا متغیر کرنا۔

تغیر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہ تشدید تحتانی بحالت تغیر بودن است (جمال اصفہانی ۹) رفیع رای تو بر من تغیری دارد ہا بہ تہمتی کہ مرا نیست اندران تاوان ہا مخفی مباد

کہ از مصدر بالا استعمال مصدر دادن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) متغیر ہونا تغیر پیدا کرنا۔ حالت تغیر میں ہونا۔

تغیر رسیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بتشدید تحتانی بمعنی واقع شدن تغیر و تبدیل (ارزقی ۹) اشتری را کہ ہمہ سعد جہان است ازو ہا ہم تغیر رسد از جرم سپہر و اشکال ہا (اردو) تغیر واقع ہونا۔

تغیر گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این بدون تشدید تحتانی کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واقع شدن تغیر و تبدیل است (نجات اصفہانی ۹) شحنۂ تیر آور نمی گردد زرہی بر دن تغیر ہا پی بخود گرمی برد ہمچو کمان تیر آور است ہا (اردو) متغیر ہونا۔ تغیر واقع ہونا۔ تغیر ہونا۔

تغییر بقول بہار از حال خود گردانیدن می فرماید کہ با مصادر دادن و کردن مستعمل

مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر تحتانی۔ صاحب منتخب ہم ذکر این

کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند کہ مرادف تغیر است کہ گذشت و با مصادر فارسی ہم مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) رود بوی خشک و پرد رنگ لعل ۔ ظہوری محال است تغیر ہا ۔ (اردو) تغیر مؤنث ۔ دیکھو تغیر۔

(الف) تغیر بالش اصطلاح ۔ بقول بحر گرداندن احوال ۔ (اردو) متغیر ہونا ۔ بدلنا ۔

بالین از طرفی بطرفی **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش غیر از معنی حاصل بالمصدر نباشد یعنی تبدیل بالش از طرفی بطرفی ۔ مرکب اضافی است بہار ذکر ۔۔۔۔

(ب) تغیر بالین بہمین معنی کردہ (صائب ؎) جلوہ بر قیست در میخانہ ہشیاری مرا از پی تغیر بالین است بیداری مرا ۔ عرض می کنیم کہ ہر دو مرادف یکدیگر معاصرین عجم ہر دو را بر زبان دارند (اردو) الف و ب کروٹ بدلنا ۔ کا حاصل بالمصدر ۔

تغیر ندیرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متغیر شدن است (از رقی ؎) ذکر احوال تو تغیر ندیرفت شہا ۔ اندرین عالم تغیر ندیرفت

تغیر دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متغیر کردن است (اوحدی نظمی ؎) زدست طالع بد می رویم شہر بشہر ۔ چو بد قماش کہ تغیر می دہد جا را ۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ہم ذکر این کردہ و (تغیر لباس دادن) را آوردہ مخفی مباد کہ در سند با الا استعمال مصدر دہیدن است نہ دادن (اردو) متغیر کرنا ۔ بدلنا ۔

تغیر دیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سندش استعمال مصدر دیدن پیداست کہ بجائش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی مشاہدہ تغیر

کردن است (محتشم کاشی ؎) مردم بوقت پرسش حالم به محرمی ؛ پنهان اشاره کرد که تغیر حال بین ؛ (اردو) تغیر مشاهده کرنا۔ دیکھنا۔

تغیر شدن استعمال۔ بمعنی متغیر شدن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و مرادف تغیر پذیرفتن (ظهوری ؎) شاه تغیر صیغهٔ سوگند ؛ نیست سوگند گر بجان تو

نیست ؛ (اردو) متغیر ہونا۔ بدلنا تغیر پذیر ہونا

تغیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تبدیل کردن است (حافظ ؎) در کوی نیکنامی مارا گذر ندادند ؛ گر تو نمی پسندی تغیر کن قضا را ؛ یعنی مبادا که از سند بالا استعمال سهو کردن پیداست که بجایش می آید (اردو) خبر سنا۔ بدلنا۔

فوقانی یا فا

تف بقول برهان بفتح اول وسکون ثانی (۱) بخار و حرارت و گرمی را گویند و (۲) روشنی و پرتو هم و (۳) بمعنی عفونت و بضم اول (۴) آب دهن انداختن۔ صاحبان جهانگیری و سروری و ناصری و فدائی بر معنی اول و دوم قانع (مولوی معنوی ؎) آرام بخش جان شد ازان می که از تفش ؛ صبر و قرار تو۔ آرام دل ببرد ؛ (حکیم نافا ؎) آه من چند فروزان شد که کوران نیم شب ؛ از تف این آه سوزان رشته در سوزن گشند ؛ صاحب جامع ذکر معنی اول و دوم و سوم کرده صاحب رشیدی بر معنی اول و دوم و چهارم قناعت فرموده۔ خان آرزو در سراج بذکر هر چهار معنی بالا گوید که بمعنی چهارم مخفف تفو باشد صاحب تحقیق الاصطلاحات می فرماید که (۵) بالفتح عیبی است در گوهر (صائب ؎) تمام رس نشود

باد و آنکه کف دارد و یا که عیب دار بود گوهری که تف دارد بهار بند کر معنی چهارم گوید که آب دهان است و با لفظ افگندن و زدن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول و دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان و بمعنی چهارم مخفف تفو و بمعنی پنجم هم اسم جامد و عجبی نیست که تف در سند معنی پنجم بمعنی اول باشد که گوهر گرم را عیب آرد. انتهی واللہ اعلم بحقیقة الحال. صاحب برهان در معنی چهارم سکندری خورده که آب دهن انداختن نوشته یعنی مصدری اصلا درین نیست و همین است اسم مصدر تفتن و تافتن که می آید و جاودا. دکه بمعنی اول هم این را مخفف تفس گیریم که بمعنی گرمی و حرارت می آید که اسم مصدر تفسیدن است و جاودار دکه بمعنی اول مبدل تپ باشد که بای فارسی به فا مبدل شود چنانکه سپید و سفید (**اردو**) (۱) بخار۔ مذکر۔ حرارت۔ گرمی مؤنث۔ (۲) روشنی۔ مؤنث۔ پرتو۔ مذکر (۳) عفونت۔ مؤنث (۴) تھوک۔ مذکر (۵) تف فارسی میں موتی کے ایک عیب کا نام ہے جس کی تحقیق مزید نہ ہو سکی۔ مذکر۔

تفاخر بقول بهار با هم نازیدن می فرماید که بصیغهٔ از و با لفظ بودن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بفتحتین و ضم خای معجمه لغت عرب است۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال [illegible] کنند با مصادر فارسی هم آمده۔ ملحقات می آید (ظهوری ؎) خرد در درسگاه عشق خیزد ی در بغل دارد و یا تفاخر خاصهٔ خاصان اگر گردید عام اینجا ہے (**اردو**) تفاخر بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ فخر جتانا۔ ڈینگ مارنا۔ (کا حاصل المصدر) فخر۔ ڈینگ۔

تفاخر بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که	بمعنی حاصل بودن تفاخر است (معزی نیشاپوری ؎) گر تفاخر بود ز خدمت تو پا آن تفاخر

علی الخصوص مراست ہ (اردو) تفاخر ہونا
تفاخر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
تفاخر نمودن ہر دو کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ بعمل آوردن تفاخر و
فخر کردن است (جبلی غزستانی ؎) ہمی کنند
تفاخر زخدمت سلطان ہ یکی سپھر دوم انجم و

سوم ارکان ہ (منجیک ترمذی ؎) چو ابر
کف شہ تفاخر نماید ہ زر از اسد طبع سائل بتابد
ہ مخفی مباد کہ از سند اول استعمال مصدر
کردن پیدا است کہ متعریفش بجای خودش می آید
و از سند دوم مصدر نمائیدن پیدا است (اردو)
تفاخر کرنا۔ فخر کرنا۔ ناز کرنا۔

تفاغ بقول برہان و جامع و سروری بکسر اول بروزن چراغ پیمانہ و قدح شراب خواری
را گویند و باین معنی بجای حرف اول نون ہم گفتہ اند (کسائی ؎) دل شاد دار و پند کسائی
نگاہ دار ہ یک چشم زد جدا مشو از رطل و از تفاغ ہ صاحب انند صراحت کند کہ این لغت
فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ محققین ترکی و عربی ازین لغت ساکت معاصرین عجم
گویند کہ فارسی قدیم است (اردو) پیمانہ۔ قدح شراب۔ مذکر۔

تف افگندن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی تفوہ دن است (واعظ قزوینی ؎)

نیست دندان اینکہ پیران از دہان می افگنند
ہ تف بروے اعتبار این جہان می افگنند
(اردو) تھوکنا۔

تفاوت اتفاق بقول آصفی بہر سہ حرکت واو بمعنی دوری و میان دو چیز و دور شدن و
عیب۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیت۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال
این بمعنی فرق میان دو چیز می کنند و با مصادر فارسی استعمال این در ملحقات می آید۔ صاحب

تحقیق الاصطلاحات گوید که اراوت خان واضح این را باطراوت قافیه ساخته در تعریف صبیح گوید

(ے) چو نشئه از طلوعش بی تفاوت ۔ دل پیر و جوان مست طراوت ۔ (اردو) تفاوت۔ بقول آصفیه عربی۔ اسم مذکر۔ فاصله۔ دوری۔ بعد۔ بل۔ فرق۔

تفاوت آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که واقع شدن فرق باشد (امید رازی ے) تفاوت نیاید جوی زیر و بالا ۔ بود طاق تغل بالنعل یکسر ۔ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر آئیدن پیداست که بجالیش گذشت۔ (اردو) تفاوت ہونا۔ فرق ہونا۔ تفاوت پیدا ہونا۔

تفاوت داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی فرق داشتن و متفاوت بودن است و از سندش استعمال مصدر داریدن پیداست که بجالیش می آید [illegible] ے از ان حساب تو هر دم تفاوتی دارد ۔ که قد سرو نه بینی و سایه پیمائی ۔ (اردو) تفاوت رکھنا فرق رکھنا۔

تفاوت باشیدن استعمال۔ بمعنی یافته شدن تفاوت و فرق مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ے) بمشرب دگران گر تفاوتی باشد ۔ میان صوفی و دردی بمشرب مانیست ۔ (اردو) تفاوت ہونا فرق ہونا۔

تفاوت دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مشاهدهٔ فرق کردن و فرق یافتن و فرق کردن است (ابن یمین ے) نشاند بی هنران را بجای اهل هنر ۔ ندیدیم هیچ تفاوت ز کوف تا به همای ۔ (اردو) تفاوت دیکھنا

تفاوت کرنا۔ فرق کرنا۔ فرق پانا۔

تفاوت شناختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فرق داشتن و واقف شدن از فرق و تفاوت است و از سندش استعمال مصدر شناسیدن پیداست کہ بجایش می آید (جمال اصفہانی ؎) ہمہ جہان شعر اید لیک نشناسند بوقت شعر تفاوت میان شعر و شعیر ؛ (اردو) فرق معلوم کرنا۔

تفاوت کردن استعمال۔ بمعنی فرق کردن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد۔ سعدی استعمال مصدر کندن کرد عیبی ندارد کہ کردن و کندن مرادف یکدیگر است (؎) چو با قضا و اجل بر نمی توان آمد ؛ تفاوتی نکند گر پری و دانائی ؛ (اردو) فرق کرنا تفاوت کرنا۔

تفاوت گذاشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی راہ دادن تفاوت و فرق کردن است (اثر شیرازی ؎) بکار خلق تفاوت زہیچ رو مگذار ؛ چو کرم موافق حق باش در میان داری ؛ مخفی مباد کہ از سندش استعمال مصدر گذاردن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تفاوت کرنا فرق کرنا

تف پاشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تف کردن است (باقر کاشی ؎) دشمن کہ رخم بخنگ غم بخراشید ؛ تف کرد بر آسمان و بر خود پاشید ؛ (اردو) تھوکنا۔ دیکھو تف کردن۔

تفت بقول برہان بروزن ہفت بمعنی (۱) گرم و (۲) گرمی و حرارت می فرماید کہ (۳) ماضی تفتن ہم یعنی گرم گردانیدن و (۴) بمعنی تعجیل و شتاب ہم و (۵) گرم رفتن و (۶) گرم آمدن و (۷) گرم گفتن و (۸) بمعنی خرام و (۹) بمعنی خرامان و (۱۰) بمعنی قہر و غضب و (۱۱) گرم شدن

از غضب و قهر و (۱۲) گیاهی است دوائی که خوردن بیخ آن مانند تا تولهٔ جنون آورد و (۱۳) نام موضعی از مضافات یزد که از صفای هوا جامع گرم سیر و سرد سیر است (حکیم نزاری ۱۵) چه جلاب آخر از یک قطره آبش پیچان آمد دل پر تفت و تابش ؛ (مولوی معنوی ۱۵) بعد ازان برداشت همیزم زود رفت ؛ سوی شهر از پیش من او تیز تفت ؛ (وحشی ۱۵) تفت رشک ریاض رضوان است ؛ که در و جای میر میران است ؛ صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و پنجم و ششم و هفتم و یازدهم و دوازدهم و سیزدهم کرده صاحب جامع ذکر همهٔ معانی فرموده معنی سوم را گذاشت صاحب رشیدی گوید که گرم شده از غضب و گرم آمده و شتاب نموده و گیاهی و موضعی. صاحب سروری می فرماید که گرم شد و کرد و بشتاب دوید و بمعنی گرم نیز و گیاهی و دوائی هم و نام موضعی. صاحب ناصری بر معنی اول و دوازدهم و سیزدهم قانع. و ارسته می طراز د که نام جائی که علامهٔ تفتازانی فرزند انجاست و می فرماید که (۱۴) سبدی که برای گذاشتن گل و میوه سازند (محسن تاثیر ۱۵) ای باغبان که هستی گستاخ چیدن گل ؛ باری بسا رتفتی از آشیان بلبل ؛ خان آرزو در سراج می فرماید که گرم شده و بمجاز غضب ناک و خشمگین و همچنین شتابان و آنکه هر دو معنی اخیر را حقیقت گمان برده خطا نموده و نیز گیاهی است و موضعی از مضافات یزد و هم او در چراغ هدایت بر معنی نام جائی قانع زره بر دارش بهار بذکر معنی سیزدهم و چهاردهم قناعت کرده مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و همین است اسم مصدر تفتیدن که می آید معنی سوم ماضی مطلق آنست شامل بر همهٔ معانی مصدر و معنی چهارم مجاز معنی اول که تعجیل در رفتن و آمدن و گفتن و امثال آن متعلق است با معنی گرم و گرمی و معانی هشتم و نهم را هم متعلق سازند با شیم و معنی

دہم ہم مجاز معنی اول و معنی یازدہم چیزی نیست متعلق بمعنی دہم است و بمعنی دوازدہم و سیزدہم و چاردہم ہم نیز اسم جامد فارسی زبان است۔ طرز بیان برہان پریشانی در معانی پیدا کردہ۔ صاحب محیط بالنسبت معنی دوازدہم ذکر تفت نکردہ و بریخ تفتی گوید کہ بفارسی اسم شوکران است و ہر چہ بر شوکران نوشتہ ماذکرش بر بار یقون کردہ ایم (اردو) (۱) گرم (۲) گرمی۔ مؤنث (۳) دیکھو تفتن یہہ اُس کا ماضی مطلق اور تمام معنون پر شامل ہے (۴) تعجیل جلدی۔ مؤنث (۵) گرم رفتاری۔ مؤنث (۶) آنے مین جلدی۔ مؤنث (۷) کہنے مین تیزی۔ مؤنث۔ (۸) خرام۔ دیکھو بدرام کے ساتوین معنے (۹) حرارت۔ مصدر حرامیدن کا اسم حال (۱۰) قہر غضب۔ مذکر (۱۱) غصے کی گرمی۔ مؤنث (۱۲) دیکھو بار یقون (۱۳) تفت ایک موضع کا نام ہے جو مضافات یزد سے ہے۔ مذکر (۱۴) ٹوکرا جس مین پھول یا میوہ رکھتے ہین۔ مؤنث۔ بہار نے اس کا ترجمہ ٹوکرا لکھا ہے اور صاحب آصفیہ نے ڈالی پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ دوشاخون کی ٹوکری جسمین پھول یا میوہ وغیرہ سجا کر امیرون اور سردارون وغیرہ کی نذر کرتے ہین (۱۵) سنج چمن دولت سرا کا صحن ہے رنگین خرامی سے پاترے جاروب کش کی ٹوکری پھولون کی ڈالی ہے۔

تفتان بقول وارستہ (۱) قسمی از نان کہ آن را بہندی پراٹھا گویند (محسن تاثیر) (۲) بی مثل زلغت فراوان پکیتا و دوتا چو نان تفتان کہ مسلمانان اند و غیاث بذکر معنی اول گویند کہ (۲) آنچہ از آفتاب و آتش گرم شدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم حال است از مصدر تفتن کہ می آید و ہمین است معنی حقیقی و معنی اول مجاز معنی دوم کہ نان مذکور ہم

برتابہ تفتہ می شود (ظہوری ۲ے) ترسم در آب خضر ظہوری شوی کباب ۔ تفتان دل تو ہای عثمان آتش است ۔ (اردو) (۱) پراٹھا بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی روغنی روٹی۔ نان وشتری (۲) وہ چیز جو آفتاب یا آگ سے گرم ہوئی ہو۔ مؤنث۔ گرم چیز۔

تفتن بقول برہان وجامع بروزن رفتن مخفف تافتن است کہ (۱) گرم شدن و (۲) یکدیگر را گرم گردانیدن باشد۔ صاحب سروری می فرماید کہ مختصر تافتن است امابدو معنی اخیر۔ صاحب بحر ذکر این کردہ گوید کہ سالم التصریف است یعنی بدون ماضی ومستقبل واسم مفعول نمی آید۔ وبقول صاحب موارد مرادف تافتن یعنی بالا۔ صاحب نوادر گوید کہ بمعنی جلد وشتاب مخفف شتافتن است

مؤلف عرض کند کہ فضولی صاحب نوادر باشد ما اتفاق داریم با محققین اوّل الذکر وتفتگی حاصل بالمصدر این باشد مرکب شد از اسم مصدر تف وعلامت مصدر تن۔ یا اصول یا مصدر اصلی است (ظہوری ۲ے) ذوقی چنان نمی کند از سینہ تفتگی ۔ لب تشنہ کہ سر بسر البرش نمی دہد

(اردو) (۱) گرم ہونا (۲) گرم کرنا۔

تفتہ بقول برہان بروزن ہفتہ بمعنی (۱) بریاں گرم باشد و (۲) مخفف تافتہ ہم کہ آزردہ وکوفتہ ومکدر باشد و (۳) نام گیاہی کہ خوردن پنج آن جنون آرد۔ صاحب سروری بر معنی اوّل قانع (سعدی ۲ے) بدست آہن تفتہ کردن خمیر ۔ بہ از دست بر سینہ پیش امیر ۔ صاحب مذاق کہ یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ بیم تافتہ است وآن ہر چیز است کہ از گرمی بتاب آمدہ وبرشتہ شدہ باشد (منہ ۲ے) ز تاب قبۂ زرین آینہ تمثال ۔ زمین تفتہ فرو ریخت آن قلعین سربال ۔ صاحب محیط گوید کہ (۴) بفتح اوّل نسج عنکبوت باشد وبر نسج عنکبوت می فرماید کہ بفارسی دام عنکبوت کہ در عنکبوت گذشت وبر عنکبوت

اشارہ این کردہ گوید کہ ہمہ انواع آن سرد و
خشک وخصوصاً اطراف آن و دران جلا و تفتت
و منع قبول مواد است (الخ) **مؤلف** عرض
کند کہ این اسم مفعول مصدر تفتن باشد کہ بجایش
گذشت و معنی اول حقیقی است و معنی دوم متعلق
از تافتہ کہ بجایش مذکور شد و معنی سوم مزید علیہ
تفت کہ بر معنی دوازدہمش گذشت یا آن
مخفف این باقی حال صراحت کافی ہمہ را بجا
مذکور و معنی چہارم ہم مجاز معنی اول کہ از
اسم مفعول تفتن پیدا شد **(اردو)** (۱) بہت
گرم (۲) دیکھو تافتہ (۳) دیکھو تفت کے
بارہویں معنے (۴) مکڑی کا جالا۔ مذکر۔

(الف) تفتہ جان اصطلاح۔ صاحبان
(ب) تفتہ جگر برہان و بحر و جامع
ذکر ب کردہ گویند کہ (۱) کنایہ از عاشق باشد
و (۲) نیز کسی را گویند کہ علت دق داشتہ باشد
صاحبان (ناصری در ملحقات) و مؤید بر معنی اول

قانع **مؤلف** عرض کند کہ در ب معنی اول
کنایہ باشد و معنی دوم ہم و استعمال الف ہم
در فارسی زبان است کہ مرادف ب باشد
ظہوری استعمال تفتہ جانی کردہ کہ بمعنی مصدری
عاشقی و مدقوقی توان گرفت بزیادت یای مصدری
(ے) تر زبان گردیدہ خضر از العطش گویان
ست ہ زاد راہ تفتہ جانی آب حیوان برگرفت
ہ (ولہ ے) ز تفتہ جانی ما سوز و سازمی بالد ہ
کہ می گدازد و مغز گدازمی بالد ہ **(اردو)**
الف و ب (۱) عاشق۔ مذکر (۲) مدقوق یعنے
دق کا بیمار۔

تفتہ دل اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
و بحر و مؤید (۱) بمعنی تنگ دل و (۲) غمناک
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
و کنایہ باشد از غمناک و معنی دوم را البتہ تعلقی
از قیاس نیست و از نیکہ بجز ہر سہ محققین بالا دیگری
از محققین اہل زبان ذکرش نکردہ مشتاق سند

استعمال می باشیم (اردو) (۱) دیکھو تنگدل۔ (۲) غمناک۔

تفته شدن اصطلاح۔ یعنی گرم تر شدن است

مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول تفتن مرکب شده است بامصدر شدن (ظہوری ؎) از غمت در دیده هر کس نم کشید ۔ شد جگرها تفته هر جا دم کشید ۔ (ولہ ؎) شرار آتش هجرم جگر سوخت ۔ سرشکم تفته شد اخترچه باشد ۔ (اردو) زیادہ گرم ہونا۔ تپنا۔

(الف) تفتیدن ب بقول انند وغیاث

(ب) تفتیده بالفتح وکسر ثالث آنچه از آفتاب و آتش گرم شده باشد

مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول الف است و وجود الف ازهمین استعمال ب ثابت اگرچه محققین مصادر الف را ترک کرده اند مرکب است از تفت کہ بمعنی گرم گذشت و یای مکسور و علامت مصدر

تفتیش بقول بہار نیک جستجو کردن و کاویدن می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل

دن ۔ موافق قواعد وضع مصادر بمعنی گرم شدن ظہوری استعمال مرکبات ب کرده است

؎ ابر رحمت کہ ہوادار گل سیراب است ۔ شاید از جانب تفتیده گیاہی گیرد ۔ (ولہ ؎) درون تفتیدهٔ گرمای صحرای تمنایش ۔ نظر از رشک روز حشر کی بر کوثر اندازد ۔ (ولہ ؎) ماہی تفتیده جانی می فتد در تابهٔ ۔ آتش من در سمندر گر شراری می زند ۔ (ولہ ؎) شاباش بران قوم ظہوری کہ بکوشش ۔ تفتیده دل وخشک لب وچشم پر آبند ۔

پس از اسناد بالا استعمال (تفتیده جان) و (تفتیده درون) و (تفتیده دل) و (تفتیده گیاہ) پیداست واین وجود ب را کفایت می کند۔ ب برای وجود الف کفایت می کند۔

(اردو) الف گرم ہونا (ب) الف کا اسم مفعول وہ چیز جو گرم ہوئی ہو۔

عرض کند که بالفتح وکسر فوقانی لغت عرب است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تلاش وتجسس استعمال این کنند وبا مصادر فارسی هم مرکب سازند که در ملحقات می آید (اردو) تفتیش۔ بقول آصفیہ۔عربی۔اسم مؤنث۔چھان بین۔تحقیق۔تدقیق۔کھوج۔سراغ۔

تفتیش کردن استعمال۔صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که تجسس وتلاش وجستجو کردن است۔ رضای خوانساری ؎ آشفته شوکه کاکل وزلف پری رخان ؛ تفتیش حال زار ترا مو بمو کنند ؛ مخفی مباد که در سند بالا استعمال مصدر کردن است که بجایش می آید (اردو) تفتیش کرنا۔تلاش کرنا۔جستجو کرنا۔چھان بین کرنا۔

تف تیغ اصطلاح۔بہار گوید بالفتح بمعنی آواز برکشیدن تیغ از نیام نوشته اند وظاهر آنست که لمعانی وروخشانی تیغ باشد زیرا که تف مبدل تپ است وآن مخفف تاب وتاب بدین معنی آمده (نظامی ؎) درآمد بغریدن ابر سیاه ؛ ز ماهی تف تیغ برشد بماه ؛ **مؤلف** عرض کند که اتفاق دارند با بهار۔شارحین سکندر نامه سکندری خورده اند (اردو) تاب تیغ۔مؤنث تلوار کی چمک۔

تفتیک بقول برهان بروزن تردیک پشمی باشد نرم که آن را از زیر موی بز برشانه برآرند وازان شال وتکیه ونمد وامثال آن سازند۔صاحب جهانگیری گوید که این را بزشم وکلغز وکرک وکلک نیز گویند۔صاحب جامع گوید که این لغت ترکیست بالکسر که فارسیان بالفتح استعمالش کرده اند صاحب سروری فرماید که بعربی وبربنام است۔خان آرزو در سراج هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت این بزشم بیان کرده ایم

کہ مخفف بزلیشم گذشت و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ فارسیان لغت ترکی را بر سبیل تفریس بہ تصرف در اعراب استعمال کردہ اند ولیکن لغات ترکی ازین ساکت و نظر بسکوت شان اگر لغت فارسی دانیم اسم جامد باشند (اردو) دیکھو بزلیشم۔

تفرّج بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار سیر۔ برای دل خوش کردن۔

مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین وضم رای مہملہ بمعنی گشایش یافتن و از تنگی و دشواری برون شدن (کذا فی المنتخب) فارسیان تفریساً بمعنی بالا استعمال این کردہ اند و مجازاً بمعنی تماشا کردن ہم کہ در تفرّج کردن می آید (ظہوری ؎) مست ترا بطارم تاکست دیدہ باز ۔ مستغنی از تفرّج این سبز طارم است ۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ مذکور ذکر (تفرّج خودشان) بمعنی سیر خاص کردہ (اردو) سیر۔ مؤنث۔

تفرجاق بقول سروری بحوالۂ تحفہ بمعنی ساختہ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہراً ترکی یافتہ می شود ولیکن لغات ترکی ازین ساکت نظر باعتبار صاحب سروری کہ محقق صاحب زبان است این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و ہمین لغت بہ جیم فارسی می آید (اردو) ساختہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ بنایا ہوا۔ گھڑا ہوا۔ مصنوعی۔ جھوٹا۔ نقلی۔ جعلی۔ اصلی کا نقیض۔ (صفت)

تفرّج زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بمعنی تفرّج کردن است چنانکہ در عوامض سخن آوردہ (حافظ ؎) دانا کہ زد تفرّج این چرخ حقّہ باز ۔ ہنگامہ باز چیدہ و در جستجو بست

مؤلف عرض کند کہ بمعنی سیر و تماشا کردن (اردو) سیر و تماشا کرنا۔

تفرّج کردن استعمال۔ بمعنی سیر و تماشا کردن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق

(۱۰۰۰)

قیاس است (حافظ شیراز ؎) در رروی خوب تفرج صنع خدای کن پا کائینهٔ خدای نما می فرست ؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر گندن پیدا است که بجایش می آید (اردو) سیر کرنا تماشا دیکھنا۔

(الف) **تفرچاغ** بقول برہان وجامع بر وزن نمد داغ بمعنی (۱) ساخته و پرداخته و (۲) مستعد و مہیا۔ می فرمایند که باین معنی بجای غین معجمه قاف هم بنظر آمده یعنی .....

(ب) **تفرچاق** صاحب انند بنسبت الف صراحت کند که لغت فارسی است۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان نسبت الف گوید که در صورت لغت ترکی باشد یا تغیر لہجهٔ ایران **مؤلف** عرض کند که لغات ترکی از الف وب هر دو ساکت ما باعتبار صاحب جامع که محقق صاحب زبان است الف را فارسی قدیم دانیم وب مبدلش چنانکه آروغ و آروق (اردو) الف وب (۱) دیکھو تفرچاق (۲) مستعد اور مہیا۔

تفرق اتصال اصطلاح۔ بقول بحر وانند وغیاث باصطلاح اطبا بمعنی زخم و جراحت **مؤلف** عرض کند که این کنایه باشد بقاعدهٔ فارسی۔ صاحب اکسیر اعظم هم استعمال همین اصطلاح برای زخم کرده مرکب اضافی است (اردو) زخم۔ مذکر۔ جراحت۔ مؤنث۔

تفرقه بقول منتهی الارب بمعنی پراگنده و جدا کردن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر رای مهمله و فتح قاف فارسیان الف بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پراگندگی و جدائی کرده بامصادر فارسی ساخته اند که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) دلم که داد بهم صلح طره او کاکل ؛ شدش چو تفرقه ها جمع در دخویش گرفت ؛ (اردو) تفرقه۔ بقول آصفیه۔ عربی اسم مذکر۔ جدائی۔ مفارقت۔ علیحدگی۔ نفاق۔

تفرقہ افتادن استعمال۔ بمعنی علیحدگی و جدائی واقع شدن باشد **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ؎) زیک نگاہ کمین گاہ گوشہ چشمی ہزار تفرقہ در کاروان ہوش افتد (اردو) تفرقہ پڑنا۔ بقول آصفیہ دو چیزون مین فرق ہونا۔ جدائی۔ مفارقت ہونا۔

تف زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تف افگندن است که گذشت (سرخوش ؎) چراغی را که ایزد بر فروزد ہر انکو تف زند ریشش بسوزد۔ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر زدن پیدا است که بجای خود مخ آید (اردو) تھوکنا۔ دیکھو تف افگندن۔

تفس بقول برہان و جامع و سروری بفتح اوّل و سکون ثانی و سین بی نقطه (۱) گرمی و حرارت را گویند (ابن یمین ؎) آبرو خواہی چو خاک افتاده باش پاني چو آتش در ہوا از تاب و تفس صاحب سروری گوید که (۲) امر حاضر از تفسیدن ہم که می آید۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید گوید که تفسیدن از ہمین اشتقاق یافته۔ خان آرزو در سراج می فرماید که برین قیاس تفسیدن و تفسیده **مؤلف** عرض کند که این اسم مصدر است و از ہمین وضع شد مصدر تفسیدن بقاعدهٔ فارسی (اردو) (۱) گرمی۔ حرارت۔ مؤنث (۲) گرم ہو۔ امر حاضر۔

تفسان بقول بہار و انند بمعنی گرم (ظہوری ؎) اگر میرد چراغ درد و داغی پاني احیا دم تفسان بر آرم **مؤلف** عرض کند که اسم حال مصدر تفسیدن است که می آید شامل بر معنی آن تسامح بہار که اسم ہا خیال کرده (اردو) گرم۔ گرم ہونا کا اسم حال۔

تفشہ بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی و فتح ثالث (۱) سیاہی و داغی را گویند که در شبیه واندام آدمی می باشد و آن را عوام ماہ گرفته گویند و بعربی کلف خوانند (۲) بمعنی اندوه

وبیقراری دل هم و(۳) میل وخواهش بهرچیزی
که دیده شود هرچند که سیر باشند واین صفت بیشتر
عارض زنان آلبستن ومردان تریاکی وافیونی می شود
وفرماید که بفتح اوّل هم درست است صاحبان
جهانگیری ورشیدی بر معنی اوّل قانع. صاحب
جامع همزبان برهان. صاحب سروری گوید که
همان تاسه که گذشت کذا فی الشرفنامه ودر
فرهنگ بمعنی سیاهی که بسبب سودا بر روی پیدا
شود. خان آرزو در سراج گوید که دور
نیست که مرکب باشد از تفس بمعنی گرمی وهای
نسبت وچون حرارت موجب سوختن اخلاط
وپیدا کردن سودا است بمجاز تکلف را گفته اند
پس این نیز بفتح اوّل باید ونیز تف بمعنی که
مذکور شد باید که مخفف تفس بود والله اعلم
مؤلف عرض کند که در ماخذ اتفاق دایم
با او ومعانی دوم وسوم را باعتبار صاحب
جامع که محقق اهل زبان است مجاز معنی اوّل
دانیم **(اردو)** دیکھو تاسہ۔

تفیا بقول برهان بروزن اغنیا یونانی صمغ سداب کوهی است وبعضی گویند صمغ سداب
صحرائیست صاحب محیط گوید که تافیا است **مؤلف** عرض کند که ما صراحت کامل بر تافیا
کرده ایم فارسیان این لغت یونانی را هم بر زبان دارند ازینجاست که ما این را جاداده ایم
(اردو) دیکھو تافیا۔

(الف) تفیدگی ظهوری استعمال الف
(ب) تفیدن در کلام خود کرده که
حاصل بالمصدر ب باشد **(ج)** بخت را
هنگام بیداریست بی خوابیم هست ؛ در جگر

تفیدگی در گریه شادابیم هست ؛ کوب بقول
برهان بروزن فهمیدن بمعنی گرم شدن و....
(ج) تفیده بقوله بروزن فهمیده بغایت
گرم شده. صاحب سروری بذکر ب متفق

بابرہان و می فرماید کہ تبسیدن ہم بہمین معنی می آید
و بقول بحر ب کامل التصریف کہ مضارع این تفسد
است۔ صاحبان موارد و نوادر ہم ذکر ب کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ مرکب شد از ہمان تفس
کہ گذشت بزیادت یای معروف و علامت مصدر
دن و ج اسم مفعولش و بقاعدۂ فارسیان ماضی
مطلق ب مرکب با ہای ہوز کہ افادۂ معنی مفعولی
کند صاحب جہانگیری این را اسم جامد دانستہ و
از مولانا ملک قمی سند آوردہ (ے) دوزخ
شود از درونۂ من زنہار ہگذار ہما کہ با ہم افتد
سیہ وکار ہ تفسیدہ بود ریگ بیابان دلم ہ تر سم

قدم نالہ شود آبلہ دار ہا صاحبان سروری و
جامع ہم ذکر این کردہ اند و اسم جامد دانستہ اند
(اردو) الف حرارت۔ مؤنث۔ گرمی۔
(ب) گرم ہونا (ج) گرم۔ گرم شدہ۔

تفسیدہ جگر اصطلاح۔ بقول بحر (۱)
عاشق و (۲) مدقوق **مؤلف** عرض کند
کہ اگرچہ موافق قیاس است و اسم فاعل
ترکیبی ولیکن دیگری از محققین اہل زبان
این را نہ نوشت برای معنی دوم طالب سند
استعمال می باشیم معاصرین عجم معنی اول بر زبان دارند
(اردو) (۱) عاشق۔ مذکر (۲) مدقوق۔ دق کا بیمار

تفسیر بقول بہار بمعنی پیدا کردن معنی سخن و وا کردن چیز پوشیدہ می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل
مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر سین مہملہ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ و غایتہ
(۱) بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این با مصادر خود بترکیب فارسی کنند کہ در ملحقات می آید و (۲)
بمعنی شرح کلام اللہ ہم **(اردو)** تفسیر۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ (۱) مغز سخن کو ظاہر
کرنا۔ تشریح۔ تفصیل (۲) قرآن شریف کی شرح۔

(الف) تفسیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی سابق **مؤلف** عرض کند

(ب) تفسیر نمودن کہ (۱) بمعنی شرح چیزے
نمودن و (۲) شرح قرآن پاک کردن است
(نصیرای ہمدانی بشر۱) بعد از فراغ از اشعار
متعلقہ تفسیر لغات مشکلۂ ابیات غیر مشروحہ در
ہر مقام نمود" (صائب ۵) می کند

باد صبا ہر روز پیش از آفتاب ۔ مصحف
خلق تر از بوی گل تفسیرہا ۔ منحفی مباد کہ از
سند بالا استعمال مصدر کردن پیدا است
کہ بجایش می آید (اردو) الف وب
(۱) شرح کرنا۔ (۲) تفسیر لکھنا۔

تفسیلہ بقول برہان وجامع ورشیدی بروزن غربیلہ جنسی از پارچۂ ابریشمی کہ از آن
قبا و ازار و چیزہای دیگر نیز بدوزند۔ صاحب جہانگیری این را بحذف سین تفیلہ نوشتہ
صاحب سروری بحوالۂ شرفنامہ صراحت سین مہملہ ہم نمودہ صاحب ناصری ہمزبانش خان
آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید این را بدیل لغات فارسی آوردہ و صاحب
اندہم این را فارسی گفتہ ولغات عرب وترکی ہم ازین ساکت اند **مؤلف** عرض کند کہ
اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) ایک ریشمی کپڑا جسکو فارسیون نے تفسیلہ کہا ہے۔ منذکر

تفشل بقول برہان وسروری وجامع وناصری (۱) بسکون ثانی بروزن کفش سرزنش
وطعنہ را گویند وبکسر ثانی (۲) حرارت وگرمی۔ خان آرزو در سراج تفشل وتفشہ را
یک جا نوشتہ مرادف یکدیگر بمعنی اول گوید واز معنی دوم ساکت۔ صاحب نوادر این را
با تپش نوشتہ ذکر معنی دوم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است
مرکب از تف وشین بنسبت چنانکہ بال وبالش وکنایہ از سرزنش وطعنہ وبمعنی دوم مبدل
تپش کہ یای فارسی بدل شدہ بہ فا چنانکہ سپید وسفید وتکمیل بحث این بر تفشل می آید (اردو)

(۱) سرزنش۔ مؤنث۔ طعنہ۔ مذکر (۲) دیکھو تپش۔

تقشل بقول برہان و مؤید و انند بروزن مشعل بمعنی سرزنش و طعنہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان و جاوارد کہ تقش را کہ بہمین معنی گذشت مخفف این دانیم و باشد کہ لام آخر این زائد باشد چنانکہ نشب و نشبل کہ ذکرش بر نشل گذشت اندریصورت مزید علیہ تقش گیریم و شک نیست کہ در ہر حالت لفظ تف بالضم داخل ترکیب این لفظ است و تبدیل اعراب نتیجۂ لب و لہجۂ زبان باشد (**اردو**) دیکھو تقش کے پہلے معنے۔

تقشلہ بقول برہان و جہانگیری و جامع بکسر ثالث بروزن امثلہ (۱) قلیہ باشد کہ از گوشت و تخم مرغ و زردک و عسل پزند و کشنیز و گندنا دران کنند و بعضی گویند (۲) عدس سبز ہم پختہ باشد۔ صاحبان جہانگیری و جامع گویند کہ بہمین معنی تقشیلہ بہ تحتانی چہارم ہم آمدہ۔ صاحب سروری ذکر تقشیلہ بہ تحتانی چہارم کردہ گوید کہ این مخفف آنست و می فرماید کہ تقشیلہ بہ طای حطی اول معرب این و بہ معنی اول قانع۔ صاحبان ناصری و رشیدی ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج بذکر اقوال برہان و رشیدی می فرماید کہ این مخفف تقشیلہ است **مؤلف** عرض کند کہ ما تقشیلہ را اسم جامد فارسی زبان دانیم و این الحق مخفف آن مخفی مباد کہ صراحت کامل عدس کہ معنی دوم است برا ستر آر مذکور شد (**اردو**) (۱) قلیہ جو گوشت اور انڈے وغیرہ سے پکاتے ہیں۔ مذکر۔ جسکو فارسیون نے تقشلہ کہا ہے (۲) دیکھو استرار۔

تقشہ بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی بمعنی (۱) طعنہ و سرزنش باشد و طعنہ زدن و سرزنش کردن را نیز گویند صاحب جہانگیری گوید کہ (۲) چوبی باشد میانہ تہی بدرازی نیم گز

رگلوله از گل ساخته دران نهند و پف کنند
تا بزور نفس آن گلوله بیرون رود و جانور
کوچک مانند گنجشک را کشد و بندوق را به
مشابهت آن تفنگ خوانند صاحبان جامع و
سروری بر معنی اول قانع۔ صاحب ناصری
بدیل تفنگ اشارۂ معنی اول بحوالۂ برہان فرمودہ
وخان آرزو هم این را با تفنگ بمعنی اول آورده
مؤلف عرض کند که ما این را مزید علیه تفنگ
دانیم بمعنی اول و بمعنی دوم اسم جامد فارسی
زبان و در ترکیب این بمعنی دوم هم لفظ تف
مرکب می نماید باشین معجمه زائده و های نسبت
والله اعلم خطای برہان است که ذکر معنی مصدری
باین کرده (اردو) (۱) دیکھو تفنگ کے پہلے
معنے (۲) ایک نلی جس مین مٹی کی گولی رکھکر
پھیپھڑون کو ہوائے تنفس سے مارتے ہین گویا یہہ
بندوق کا نمونہ ہے یا بندوق کی ایجاد اسی سے
ہوئی ہے۔

(الف) تفشه زدن
(ب) تفشه زن

صاحب بحر ذکر ترکیب کرده گوید که بمعنی طعنه زن است بهار و اند همزبانش (ابوالعباس) بجنگ دعوی داری و سخت تفشه زنی درشت گوئی و پرخواری و خستوانه تنی مؤلف عرض کند که الف بمعنی مصدری هر دو معنی تفشه باشد و ب اسم فاعل ترکیبی (اردو) الف طعنه مارنا۔ سرزنش کرنا (۲) تفشه مارنا یعنی خالی نلی مین مٹی کی گولی رکھکر تنفس کی ہوا سے چڑیان مارنا (ب) (۱) طعنه مارنے والا (۲) تفشه چلانے والا۔

تفشیله بقول برہان بروزن غربیله بمعنی تفشله۔ صاحبان جهانگیری و جامع و سروری و ناصری هم ذکر این کرده اند (شمس فخری) سالکان مسالک تحقیق را فارغ ند از شراب و تفشیله را دفع شیطان کفر را دارند را درکمان مجاهدت پیله مؤلف عرض کند که ما صاحب

این بر تفشله کرده ایم (اردو) دیکھو تفشله۔

تفصیل (الف) بقول بہار جدا جدا کردن می فرماید کہ بالفظ دادن مستعمل صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کرده بمعنی شرح قانع **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر صاد مہملہ بمعنی پیدا کردن وفصل فصل کردن کتاب را وعضو عضو کردن قصاب گوسپند را کذا فی المنتخب فارسیان این بمعنی شرح استعمال کرده اند ولحاظ این معنی ما این را مفرس دانیم واستعمال ----------

تفصیل دادن (ب) بمعنی شرح کردن است (میر خسرو ؒ) صاحب فصل آمد وتفصیل داد ہمہ کرده تفصیل ہمہ از فصل یاد ہ (اردو) الف۔ تفصیل بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث تشریح تصریح (ب) شرح کرنا مفصل بیان کرنا۔

تفضّل بہار ذکر این کرده از معنی ساکت واز نظامی سندی آورده (ؒ) سبک باش ای نسیم صبحگاہی ہ تفضل کن بدان فرصت کہ خواہی ہ صاحب آصفی گوید کہ بقول منتخب نیکوئی کردن وافزون جستن است **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین وضاد معجمہ مضموم مشدد لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مہربانی وکرم وعنایت استعمال کنند وبا مصادر خود مرکب می سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) مہربانی۔ مؤنث۔ کرم۔ مذکر۔

تفضّل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ہر دو کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کرم کردن است (حافظ ؒ) حافظ مدار امید ہر فرج از مدار و ہر ہ دارد ہزار عیب و ندارد تفضلی ہ (خواجوی کرمانی ؒ) نرگسش گوید کہ فرض عین

باشد قتل تو ہا جان بہ رشوت می دہم گر | کہ بجایش می آید (اردو) کرم کرنا عنایت
این تفضل می کند ہا مخفی مباد کہ در اسناد | کرنا۔ مہربانی کرنا۔ دکن مین تفضل کرنا
بالا استعمال مصادر دادیدن و نمودن است | بھی کہتے ہین۔

تفضیل بقول بہار برگزیدن کسی را بر کسی و حکم کردن بر فضل کسی می فرماید کہ بالفظ نہادن
مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر ضاد معجمہ فارسیان استعمال این
بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فضیلت و سبقت می کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند
کہ در ملحقات می آید (اردو) فضیلت۔ سبقت۔ مؤنث۔

تفضیل بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی سبقت بردن است (نظامی ؒ)
بہ آب و رنگ تیغت بردہ تفضیل ہا چو نیلوفر
ہم از وجلہ ہم از نیل ہا (اردو) سبقت لیجانا
فائق قرار پانا۔

تفضیل دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ فضیلت دادن است (جمال اصفہانی ؒ)
گفتم ای نور آنکھی ای کہ قرسایات ہا بر ملک

تفضیل نسل آدم و حوا دیدہ ہا مخفی مباد کہ ارسند بالا استعمال
مصدر دیدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو)
فضیلت دینا۔ مرجح قرار دینا۔ ترجیح دینا۔

تفضیل نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ہر دو
تفضیل نہادن کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ مرادف تفضیل دادن است کہ گذشت (مجد
شیرازی ؒ) ترجیح می نہاد یکی مہر بر قمر ہا تفضیل می نمود
یکی خور بر پری ہا (معزی نیشاپوری ؒ) یگانہ بار خدائی
کہ از فضائل او ہا ہمین نہند زمین ہا بر آسمان
تفضیل ہا (اردو) دیکھو تفضیل دادن۔

تفقد بقول بہار گم شدہ را واجستن و واپرسیدن و بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و ضم قاف مشدد۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان بمعنی احوال پرسی و کرم استعمال این کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) کرم ۔ مدارا ۔ تذکر ۔

(الف) تفقد فرمودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از ہندی بالا استعمال مصدر کردن پیدا است کہ بجایش می آید صاحب آصفی ذکر ب ہم کردہ از معنی ساکت (اردو) توجہ مہربانی کرنا عرض کند کہ بمعنی کرم و مداوا و احوال پرسی و توجہ کردن (حافظ ے) عجب از وفای جانان کہ تفقدی نفرمود بہ پیامہ نی پیامی نہ بجا نی سلامی یا و مرادف ہمین است ۔۔۔۔

(ب) تفقد کردن (ولہ ے) شکر فروش کہ عمرش دراز باد چرا پا تفقدی نکند طوطی شکر خارا یا مؤلف عرض کند کہ از ہندی بالا استعمال مصدر کردن پیدا است کہ بجایش می آید صاحب آصفی ذکر

تفنگ بقول برہان و جامع و سروری بضم اول و فتح ثانی و سکون کاف (۱) چوب میان خالی کہ با گلولہ گل و زور نفس بران کنجشک و امثال آن زنند و (۲) تفنگ آہنی را نیز گویند (ابن یمین ے) ہمچو سیمرغ کہ طوفان نبرد از جایش یا ہمہ چو کنجشک کہ افتد بدم بادتفنگ یا صاحب ناصری گوید کہ ہمان پفک است کہ مذکور شد و مخفف تفنگ باشد۔ بہار ذکر این کردہ گوید کہ تفنگ معرب آنست و بالفظ افگندن و انداختن و خوردن مستعمل۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ در کلام قدما بمعنی دوم تفنگ مستعمل است۔ از ینکہ بندوق مستحدث است و در قدیم نبود لفظ آن کہ تفنگ است نیز مستحدث مؤلف عرض کند کہ اصل تفنگ است کہ صراحت ماخذش ہمدرینجا کنیم و زین مخفف آن بدلش ہم کہ نون حذف شد و کاف

فارسی بدل شد بکاف عربی چنانکه گند و کند و معنی اول حقیقی است که پیشینیان عوض تفنگ از همان کار می گرفتند و چون در زمانه مابعد ایجاد تفنگ شد استعمال اصل لفظ برای آن شد (اردو) (۱) دیکھو تپک (۲) دیکھو تفنگ ۔ مذکر ۔

(الف) **تفنگ افگندن** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر هر دو کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی سرکردن و بکار آوردن تفنگ و تفنگ است (طالب آملی ؎) دم از وقوف تفنگ افگنیست می نزنم ؛ چرا که حجت او گشته بی دلیل تمام ؛ (باقر کاشی ؎) گوئی دستم سوخته داروی تفنگ ؛ گویا که به پایم تفنگ انداخته ؛ (اردو) الف و ب تفنگ مارنا ۔ بندوق چلانا ۔ بندوق سر کرنا ۔

(ب) **تفنگ انداختن**

تفکده اصطلاح ۔ بقول بهار و اند کنایه از پژاوه و آتشدان و مانند آن **مؤلف** عرض کند که بالفتح باشد (ظهوری ؎) داغت بمغز رفته فروحال جسم و جان ؛ از شعله های تفکده استخوان میرس ؛ (اردو) دیکھو آتشدان ۔

تفکر بقول بهار اندیشه کردن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و ضم کاف مشدد و فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فکر می کنند و با مصادر فارسی مرکب می سازند که در ملحقات می آید (اردو) فکر ۔ سوچ ۔ دیکھو اسکال ۔

تف کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تف زدن است که گذشت (تاثیر اصفهانی ؎) آبرو ننگ است بهر مکر دنیا ریختن ؛ خصم مردان است تف بر کیش این قوم مکن ؛ محنی مباد که از سند بالا استعمال مصدر

کُندن پیداست که بجایش می آید (اردو) تھکانا

تفکر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی فکر و اندیشه کردن است (امیر لاہجی ؎) گفت هر گه من تفکر می کنم ؎ خلق عالم را تصور می کنم ؎ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر کُندن پیداست که بجایش می آید (اردو) فکر و اندیشہ کرنا۔ فکر و تامل کرنا۔ فکر کرنا۔

(الف) **تفنگ ساختن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **تفنگ ساز** اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که تفنگ را درست کند یعنی تفنگ گر۔ (وحید قزوینی ؎) تفنگ ساز ما کرد دل را نشان ها نباشد دلم چون تفنگ بی فغان ها ۔

(اردو) الف تفنگ بنانا (ب) تفنگ بنانے والا۔ بندوق بنانے والا۔ تفنگ ساز بھی کہہ سکتے ہیں

تفنگ کشادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی سر کردن تفنگ و تفنگ مرادف تفنگ افگندن که گذشت (قاسمی گونابادی ؎) تفنگ ها کشادا بر وشد در زمان ؎ پر از ژاله و رعد و برق آسمان ؎ (اردو) تفنگ چلانا۔ بندوق چلانا۔ سر کرنا۔

تفنگ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی بدست یا بچنگ گرفتن تفنگ (قاسم گونابادی ؎) گرفتند گردان تفنگها بچنگ ؎ شد از هر طرف گرم بازار جنگ ؎ (اردو) تفنگ سنبھالنا۔ بندوق سنبھالنا۔ ہاتھ میں لینا۔

تفلیس بقول ناصری و انند بکسر اول و دوم و سوم و سکون آخر نام شهری بود از اجزای ایران و پای تخت مملکت جارجیه یعنی گرجستان و در تصرف سلاطین صفویه و از شهرهای آن

کاخت و کارتیل وغیره و اکنون در تصرف دولت روسیه است و می فرماید که به بای پارسی (عوض فا) هم که تفلیس معرب آنست و گویند شهری آبادان و منظم **مؤلف** عرض کند که مبدل تبلیس است که بجایش مذکور شد چنانکه سپید و سفید (اردو) دیکھو تبلیس۔

(الف) **تفنگ** | بقول اند همان که در تفنگ گذشت **مؤلف** عرض کند که یکی از
(ب) **تفنگ** | معاصرین عجم گوید که در زمانهٔ سلف بندوق نبود و کار از تفنگ می گرفتند
برای شکار کنجشک و امثال آن و آلهٔ مذکور را تفنگ نام بود که مرکب است از تف و انگ
تف بالضم بمعنی حقیقیش و انگ مخفف انگیز اسم فاعل ترکیبی است فارسیان مخفف این یعنی
تفنگ را در محاوره استعمال می کردند و چون بندوق ایجاد شد از برای آن لفظ اصل را
استعمال کردند و این مبدل آن است که کاف فارسی بدل شد به کاف عربی چنانکه گند و کند
و استعمال معاصرین به کاف فارسی است۔ صاحب رشیدی گوید که در کلام متقدمین تفنگ
است و متاخرین استعمال تفنگ کرده اند۔ بهار گوید که مرکب از کلمهٔ نگ است که افادهٔ
معنی نسبت هم کند چنانچه در هوشنگ و توشنگ و دیرنگ (ابوطالب کلیم ؒ) در مصر
که این تفنگ فریادرس است ؛ خصم افگن و گرمخوی و آتش نفس است ؛ موقوف اشارهٔ
است درکشتن خصم ؛ سوزش نگهی ز گوشهٔ چشم بس است ؛ خیال ما این است که ماخذ
بیان کردهٔ بهار بهتر از ماخذ اول الذکر نیست بعضی از معاصرین عجم این را بالفتح اول هم خوانند
اندرین صورت تف را بمعنی گرمی گیریم (اردو) الف و ب۔ تفنگ۔ بقول آصفیه
فارسی۔ اسم مؤنث۔ بندوق۔

تفنگ از دست رہا شدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی سر شدن بندوق **مؤلف** عرض کند کہ این زبان معاصرین عجم است (اردو) بندوق سر ہونا۔

تفنگ تہ پر اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بضم بای فارسی معاصرین عجم تفنگی را بدین اسم موسوم کردہ اند کہ آن را از پس پر کنند صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) وہ ٹوٹہ دار بندوق جسکو پیچھے سے بھرتے ہین۔ ولایتی بندوق مؤنث۔

تفنگچی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بندوق بردار و صاحب اندھم بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل باورچی و خزانچی۔ مرکب است از تفنگ و چی۔ تفنگ بمعنی خود است و چی در ترکی زبان بمعنی صاحب آمدہ کہ افادۂ معنی فاعلی کند (اردو) بندوق بردار۔ مذکر۔

تفنگ خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بر نشانہ تفنگ شدن و ضرب تفنگ کشیدن (بیدل ؎) طمع بہر جا فشردہ دندان ز آفتش نیست باک چندان ؛ باشتہای غرض پسندان زیان ندارد تفنگ خوردن ؛۔ (اردو) نشانہ بندوق بننا۔

تفنگ دنبالہ پر اصطلاح۔ بقول بولچال بحوالۂ معاصرین عجم ہمان تفنگ تہ پر کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بضم بای فارسی مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو تفنگ تہ پر **مؤلف**

تفنگ دنگی اصطلاح۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بندوق چقماقی۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ذکر

که تفنگ کلاه دار را نام است صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم متفق بار و زنامہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است کہ تفنگ را ترکیب دادہ اند با لفظ دنگ و یای نسبت و دنگ بقول برہان بالفتح صدائی کہ از برہم خوردن دو سنگ یا چوب یا امثال آن برآید پس معنی بیان کردۂ روزنامہ صحیح معلوم می شود (اردو) پتھری دار بندوق جس مین پتھری کے ذریعہ سے آگ جھڑے۔ مؤنث اور بقول صاحب رہنما ٹوپی دار بندوق۔ مؤنث

تفنگ ساچمہ اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بندوقی کہ دران عوض گلولہ ساچمہ ہا کارگیرند کہ دانہ ہای او زیبا ریک مثل عدس باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) چھرّون کی بندوق۔ مؤنث

تفنگ سرپازی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بندوق پیادگان فوج۔ صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) پلٹن کی بندوق۔ پیدل سپاہیون کی بندوق۔ مؤنث۔

تفنگ سستم کرا اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار و بقول صاحب بول چال (بہ کاف فارسی) قسمی است از بندوق و صاحب روزنامہ بر (تفنگ کرا) ہم ہمین گوید و صراحت می کند کہ ہمین قسم بندوق را در زبان فرنساوی گرا بکاف فارسی گویند **مؤلف** عرض کند کہ سستم مفرس (سسٹم بہ تای ہندی) است بمعنی قسم و نوع و طریق کہ لغت انگلیسی باشد پس مرکب اضافی است یکی از معاصرین عجم گوید کہ گلولۂ این دو رحمی رود و در جسم شکار پارہ پارہ شود و شکار شیر از ہمین قسم تفنگ کنند (اردو) شیر مارنے کی بندوق۔ وہ بندوق جسکی گولی شکار کے

جسم میں پھٹ جاتی ہے اور جس کا توڑ دور کا ہوتا ہے۔ ایک خاص قسم کی بندوق۔ مؤنث

تفنگ سوزنی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار قسمی است از بندوق کہ آن در انگلیسی زبان بریچ لوڈر نام است صاحب بولچال بحوالۂ معاصرین عجم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ قسمی است از بندوق ولایتی کہ گلولہ یا ساچمہ و باروت را یکجا جمع کردہ گلولۂ طولانی سازند و آنرا ٹوٹہ بہ تاہندی گویند و بدون سنگ چقماق یا کلاہ آن را از پس بندوق داخل بندوق نمودہ سر کنند ہمین است (تفنگ تہہ پر) کہ مذکور شد (اردو) ٹوٹہ دار بندوق۔ مؤنث۔ برج لوٹ۔

تفنگ شاسپو اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار قسمی است از اقسام بندوق صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم گوید کہ بندوقی را نام است کہ آن را دو رہند (کوٹھی دار بندوق) نامند مؤلف عرض کند کہ کوٹھی بقول صاحب آصفیہ بر معنی ششمش خزانۂ بندوق کہ دران باروت جاگیرد و فارسیان آن را خزانۂ بندوق نامند متحقق نشد کہ شاسپو از کدام زبان گرفتہ اند و بچہ معنی استعمالش کردہ اند لغت فارسی کہ نیست و در ترکی زبان ہم یافتہ نمی شود۔ یکی از معاصرین عجم گوید کہ لغت جرمنی است بمعنی خانۂ کوچک واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) کوٹھی دار بندوق۔ مؤنث۔

(الف) **تفنگ کرم** اصطلاح۔ حضار رہنما ذکر

(ب) **تفنگ گرا** (الف) و صاحب بول چال ذکر (ب) کردہ مؤلف عرض کند کہ باحقیقت این ہر دو تفنگ سستم کرا) بیان کردہ اند (اردو) دیکھو تفنگ سستم کرا۔

تفنگ گلولہ زنی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار تفنگی کہ در آن استعمال گلولہ می شود برعکس تفنگ ساچمہ صاحب

بول چال هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است (**اردو**) وہ بندوق جس مین گولی سے کام لین چھرے وار بندوق کے خلاف۔ مؤنث۔

تفنگ وطپانچہا خالی کردن استعمال صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی تفنگ سر کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (**اردو**) بندوق سر کرنا۔ چلانا چھوڑنا۔

تفنن بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی تفریح است **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین وبضم نون مشدد وبقول منتخب بمعنی گونہ گونہ شدن تفریس معاصرین عجم است کہ این را بمعنی تفریح استعمال کردند (**اردو**) تفنن بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چہل پہل۔ دل لگی ہنسی خوش طبعی۔

تفنود بقول برہان وجامع بروزن مقصود بمعنی نجدت باشد وآن استواری نفس است در مقام خوف بحیثیتی کہ جزع وفزع بر وغالب نہ شود۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ وصاحب انند این را لغت فارسی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ لغت عرب یا ترکی نیست (**اردو**) تحمل۔ مذکر۔

(الف) **تفنہ** بقول برہان وجامع ورشیدی وسروری وناصری ومؤید الف بروزن طعنہ وب بروزن یخنی

(ب) **تفنی** پردۂ عنکبوت راگویند (**شہید** ؎) عشق او عنکبوت را ماند پہ کہ تنید است تفنہ گرد دلم پہ (**شمس فخری** ؎) بحق کردگاری کو نگہداشت پہ ز دشمن احمد

مرسل به تفنه یا خان آرزو در سراج بر ذکر الف قائم و صاحب غیاثی گوید که بجیم تفنی است که تنیده تند و باشد که در کنج دیوار ها پیدا میشود **مؤلف** عرض کند که ظاهرا اسم جامد فارسی زبان است و یکی از معاصرین عجم گوید که در وضع این تف داخل است که لعاب دهن را گویند و از اینکه عنکبوت پرده خود را از لعاب دهن درست کند بترکیب تف با کلمه ندکه برای نسبت است این اسم را وضع کردند که در محاوره بالفتح مستعمل شد و این تصرف لب و لهجه مقامی است واللہ اعلم بحقیقة الحال (اردو) الف وب۔ مکڑی کا جالا۔ مذکر۔

تفو بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری و این را به معنی مصدری یا حاصل بالمصدر آب دهن و آب دهن انداختن را نیز گویند بحال (اسمعیل ے) باکف دربار تو بردم برشک ابر نزند بر رخ دریا تفو **مؤلف** عرض کند که همین اصل تف است که گذشت و آن مخفف این اسم جامد فارسی زبان باشد گرفتن خطاست و معنی مصدری (از (تفو زدن) پیدا است چنانکه از سند بالائی ہویدا است (اردو) تھوک۔ مذکر۔ دیکھو تف اور اردو میں تف بھی مستعمل ہے۔ مذکر۔

تفور بقول ناصری بروزن تنور (۱) بمعنی گل است که بعربی طین خوانند و بحوالهٔ برہان گوید که به رای هوز آخر هم آمده صاحب برہان ذکر هر دو بیک معنی فرموده و صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی همزبانش۔ صاحب سروری بحوالهٔ تحفه ذکر این کرده گوید که در شرح سراج (۲) بمعنی ظروف گلین که پخته نباشد و غله دران کنند و تغور نیز گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر تفور برای معجمه هم کند بهر دو معنی اول وی فرماید که به رای مهمله اصح است **مؤلف** عرض

کند که معنی از معاصرین عجم هم گویند که همین اصل است و تفوز مبدل آن می آید چنانکه برغ و بزغ۔ اسم جامد فارسی زبان است و بس و معنی دوم را برا اعتبار سروری که محقق اهل زبان است مجاز معنی اول دانیم (اردو) (۱) مٹی۔ مؤنث (۲) مٹی کا بڑا گھڑا جس میں اناج رکھتے ہیں جسکو دکن میں گولی کہتے ہیں۔ مذکر۔

تفوز بقول برہان و سروری و مؤید مرادف تفور بمعنی اولش مؤلف عرض کند که صراحت کافی همدرا نجا کرده ایم که این مبدل آنست۔ (اردو) دیکھو تفور کے پہلے معنے۔

تفوق بقول بہار بمعنی افزونی داشتن بر چیزی مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و ضم واو مشدد و بقول صاحب منتخب برتری نمودن۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فوقیت استعمال این بامصادر خود کنند که در ملحقات می آید (اردو) فوقیت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ ترجیح۔ برتری۔ شرف۔ فضیلت۔

تفوق داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی ترجیح و فضیلت داشتن است و از سند پیش کرده اش (تفوق داریدن) پیداست و داریدن مرادف داشتن است که بجایش می آید (نجات اصفہانی ؎ زنقش پای تو معراج سربلندیہاست ؎ زمین ہزار تفوق بر آسمان دارد) (اردو) فضیلت رکھنا۔ تفوق رکھنا۔ مرجح ہونا۔

(الف) **تفول** بقول بہار و انند۔ فال نیک گرفتن می فرماید که این مقابل تطیر است و با تفاءل کردن بصله بر مستعمل است مؤلف عرض کند که صاحب منتخب هم ذکر این کرده و صاحبان

محیط و منتهی الارب تفوّل را هم بزبان عرب بهمین معنی صحیح دانسته اند از باب تفعّل و تفاعل بمعنی
هر دو۔ فارسیان استعمال هر دو بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر فارسی زبان مرکب کرده می گویند
(ب) **تفوّل کردن** که بمعنی فال گرفتن است۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت
(سلمان ساوجی ؎) عشق برگشتن عشاق تفوّل نکرد ۔ اوّلین قرعه که زد بر من بدنام افتاد ۔
(اردو) الف۔ تفاول۔ فال لینا کا حاصل بالمصدر ب تفاول کرنا۔ فال لینا
(الف) **تفهیم** بقول بهار بمعنی دریابانیدن می فرماید که بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض
کند که بالفتح و کسرهای هوز لغت عرب است ۔ صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال
این بمعنی فهمایش میکنند که حاصل بالمصدر است و ----------
(ب) **تفهیم کردن** بمعنی فهمایش کردن آمده ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت
(عرفی ؎) که بصد قرن دگر امر بدیهی نکند ۔ عقل اوّل به برهان به پیشش تفهیم ۔ خفی مباد
که در سند عرفی مصدر کردن مستعمل است نه کردن و تعریف هر دو بجایش می آید (اردو)
الف تفہیم۔ مؤنث۔ فہمایش ب تفہیم کرنا۔ فہمایش کرنا۔ سمجھانا۔

تفیدن بقول موارد و نوادر مرادف تپیدن که گرم شدن است **مؤلف عرض** کند که مرکب است از اسم مصدر تف و یای معروف و علامت مصدر دن۔ صاحب بجز که محقق مصادر است این را ترک کرده تا مرا دست۔ کامل التصریف باشد که تفد مضارع این است (اردو) گرم ہونا۔ دیکھو تپیدن۔

تقاضا بقول بهار (۱) خواهش و می فرماید که بالفظ آمدن و داشتن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بفتحتین و کسر ضاد معجمه و تحتانی ساکن لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی خواهش نمودن. فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این بمعنی اوّل کنند (ظهوری ۵) کسی بناز کی خوی اینچنین چه کند ؎ هزار وعده پذیرای یک تقاضا نیست ؎ (ولد ۵) پیشتر هرگز نمی آید زبان وعده اش ؎ تا فتد هر روز واپس بر تقاضا رخصت است ؎ خان آرزو در چراغ هدایت گوید که (۲) بمعنی احتیاج بر ازهم و سند این بر (تقاضا شدن) از والهروی می آید **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد بر سبیل تفریس و در معنی اوّل اصرار کردن در طلب چیزی هم داخل (اردو) (۱) تقاضا. بقول آصفیه عربی. اسم مذکر. خواهش. دیکھو افزول (۲) خواهش. اجابت. مؤنث.

تقاضا آمدن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی خواهش ظاهر شدن است (نظامی ۵) تقاضای آن شوی چون آیدش ؎ که از سنگ و آهن برون آیدش ؎ مخفی مباد که از سند بالا مصدر آییدن پیداست که بجایش گذشت (اردو) خواهش ظاهر ہونا۔

تقاضا خواندن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی یافتن تقاضا و خواهش است. (جمال اصفهانی ۵) از منظم من تقاضا هر گز نخواند کس ؎ در شعر من نشان ندهد هیچکس هجا ؎ (اردو) تقاضا پانا۔

تقاضا داشتن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی خواهش داشتن و خواهش

کردن است (بیدل ؎) مقصد نالۂ دل از من مدہوش مپرس ۔ شوق مست است مدانم چہ تقاضا دارد ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر واریدن پیدا است کہ بجای خودش می آید (اردو) خواہش کرنا تقاضا کرنا

تقاضا شدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تحریک آمادہ شدن و خواہش اجابت و این متعلق بہ معنی دوم تقاضا ست کہ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکرش کردہ (والہ ہروی ؎) داد جلا بی نمیدانم چہ بود اجزای او ۔ آسمان را شد تقاضائی کہ بر بنگاہ رید ۔ (اردو) اجابت کی خواہش ۔

ہونا ۔ دکن مین کہتے ہین (اجابت کا تقاضا ہونا)

تقاضا کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خواہش و اصرار کردن در طلب (حسن ؎) طرفہ سرو کاریست کہ بر وعدۂ معشوق ۔ صابر نتوان بود تقاضا نتوان کرد ۔ (اردو) تقاضا کرنا

تقاضا نمودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تقاضا کردن است (نثر نصیر ہمدانی) الصلاح بخت بیدار و بمشورت عقل خداداد و گواہی دل آگاہ و پیغام سروش عالم بالا تقاضای آن نمودہ ۔ (اردو) دیکھو تقاضا کردن ۔

تقدم بقول آصفی بمعنی در پیش شدن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب بفتحتین و ضمّ دال مہملہ ۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند یعنی سبقت (ظہوری ؎) عشقت نخست مند داغ درون فگند ۔ بر سینۂ درگداز جگر را تقدمست ۔ (اردو) سبقت ۔ مؤنث ۔

تقدمہ بقول بہار و وارستہ بمعنی درپیش کردن و شدن و باصطلاح زریکہ پیش از کار بہ کارگر دہند و آن را بفارسی پیشداد گویند (ظہوری ؎) اجناس شمار السلم ہست خریدار بوجود تو دہد تقدمہ ارباب سخن را ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکرش کردہ و معنی اصطلاحی مستعملۂ فارسیان می نماید (اردو) پیشگی رقم جو کسی چیز کی تیاری سے پہلے کاریگر کو امداد آنمجملہ قیمت ادا کیجاتی ہے ۔ مؤنث ۔

تقدہ بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی و دال بی نقطۂ مفتوح بلغت بربر کشنیز را گویند و آن رستنی است کہ بیشتر در آشہای بہار کنند و بعربی کزبرہ خوانند صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط بر کشنیز صحرائی قانع و ہرچہ بر کشنیز نوشتہ اصراحتش بر تائکی کردہ ایم (اردو) دیکھو تائکی ۔

(الف) **تقدیر** بقول بہار بمعنی اندازہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر دال مہملہ و فارسیان بمعنی نوشتۂ قسمت استعمالش کنند و بامصادر فارسی مستعمل کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) دست تقدیر بستہ روز ازل ۔ بر دم خنجر تو سہل ماہی ۔ (اردو) تقدیر ۔ بقول آصفیہ ۔ مؤنث ۔ دیکھو اتفاق آسمانی ۔

تقدیر بودن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی نوشتۂ قسمت بودن است (حافظ ؎) قتل این خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود ۔ ورنہ ہیچ از دل بی رحم تو تقصیر نبود ۔ (اردو) تقدیر میں ہونا ۔

تقدیر رفتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند که مرادف تقدیر بودن است (حافظ)
ے) در خرابات مغان مانیز همدستان شدیم
کین چنین رفتست از روز ازل تقدیر ما
(اردو) دیکھو تقدیر بودن۔

تقدیر شدن استعمال۔ مرادف تقدیر بودن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ے) گرم درگشتنم از شعلهٔ تدبیر شده است
خون بجون آمده

پیدا شدن که تقدیر شد است
(اردو) دیکھو تقدیر بودن۔

تقدیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قرار دادن مقدر و نوشتن و قسمت (معزی نیشاپوری ے) ضمیر تو چو سگالد نخبته تدبیری
ایزد جل جلاله همان کند تقدیر
مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر کردن پیداست (اردو) قسمت میں لکھنا۔

تقدیم بقول بهار بهر دو معنی مثل تقدمه و ایضاً در پیش فرستادن می فرماید که با قط دادن و کردن و یافتن بصله برمستعمل **مؤلف** عرض کند که بالفتح و کسر دال مهمله لغت عرب است بمعنی پیش کردن و پیش فرستادن و پیش شدن۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی بمعنی استعمال این با مصادر فارسی کنند که در ملحقات می آید (اردو) تقدیم۔ مؤنث ببت۔

تقدیم دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که ترجیح دادن است (سنجر کاشی ے) شمع چو
در جلوه به بیند قدش پا خیزد و تقدیم دهد بر خودش
مخفی مباد که از سند بالا استعمال دهیدن پیداست

نه دادن که بجای خودش می آید (اردو) ترجیح دینا۔ مرجح گردانا۔

تقدیم فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مقدم قرار دادن و ترجیح دادن است

(ظہوری ۔ نثر) بلکہ ہریکی بصد مبالغہ دیگری را برخود تقدیم فرمودہ۔" (اردو) ترجیح دینا۔ مقدم قرار دینا۔

تقدیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سبقت کردن است (عرفی شیرازی ؎) کہ گر ادب نکشیدی عنان من قدمش ؎ بوسہ گاہ ہمی کرد بر لبم تقدیم ؎ (اردو) سبقت کرنا۔ تقدیم کرنا۔

کند کہ مرادف تقدیم کردن است کہ گذشت (عرفی شیرازی ؎) گرچہ معنی کنم از سفلہ نہادان تاخیر ؎ وزچہ بر صدر نشینان نمیایم تقدیم ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر نمائیدن پیدا است (اردو) سبقت کرنا۔ دیکھو تقدیم کردن۔

تقدیم یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متقدم و فائق شدن است و فوق حاصل کردن (انوری ؎) خدایگان وزیران کہ جز بکمال خدای ؎ نیافت ہیچ صفت بر کمال او تقدیم ؎ (اردو) تفوق پانا۔ ترجیح حاصل کرنا

تقرب بقول بہار بمعنی نزدیک شدن و نزدیکی **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و بضم رای مہملہ مشدد فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قرب و نزدیکی می کنند و با مصادر فارسی مرکب می نمایند چنانکہ در ملحقات می آید (اردو) تقرب بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نزدیکی۔ قربت۔ قرب۔

تقرب کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قرب حاصل کردن است و از سندش استعمال مصدر کُندن پیدا است نہ کردن

(معزی نیشاپوری ؎) بیم سرش نباشد هرتن کند تولا ۔ (اردو) تقرب حاصل کرنا۔ قریب ہونا۔	که او بمهرت پاز دل کند تقرب وز جان

تقره بقول برهان بفتح اول وکسر ثانی و رای بی نقطه مفتوح بلغت بربر۔ زیرهٔ رومی را گویند و او را بفارسی ناخواه و کرویا خوانند۔ صاحب ناصری متفق با برهان صاحب محیط بر تقره می فرماید که کرویاست و برکرویا گوید که بضم کاف و را و سکون واو و فتح یا تحتانی و الف ممدوده و مقصوره نیز و بفتح کاف و سکون واو هم آمده معرب کراویا و بسریانی قرنفان و بیونانی زجیمون و بعربی تقده و تقره و کمون و در انگریزی کیڑوی و بفارسی کرویه و زیرهٔ رومی و شاه زیره نامند تخم نباتی است بستانی و بری و بر شاه زیره گوید که زیرهٔ کرمانی و کرویاست و بر زیره هرچه نوشته مانقلش برترون کرده ایم **مؤلف** عرض کند که فارسیان این لغت عرب را هم بر زبان دارند و اکثر استعمال همین می کنند از ینجاست که ما این را جاداده ایم (اردو) دیکھو ترون۔

تقریب بقول بهار بمعنی نزدیک گردانیدن۔ می فرماید که فارسیان بمعنی وجه و علت بالفظ دیدن استعمال نمایند (ظهوری ؎) تقریب ببزم رفتنی کو پاکردیم آخر بهانه ها را کی (وله ؎) باجنان تاب و توان گلگون فروماندن نداشت پاخویش را شیرین باین تقریب بر فرهاد بست پا **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر رای مهمله و بمعنی مستعمله زبان فارسی مقرس باشد بر سبیل مجاز (اردو) تقریب۔ بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث۔ ذریعہ۔ باعث۔ سبب۔ موقع۔

تقریباً صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار به تنوین آخر گوید که بمعنی قریب است **مؤلف** عرض کند که مفرس باشد که در عربی زبان بدین معنی نیامده معاصرین عجم بمعنی اندازه استعمال این کرده اند چنانکه گویند که مسافت آن مقام تقریباً دو کروه است (اردو) تقریباً بقول آصفیہ عربی. اندازاً تخمیناً قریب قریب۔

تقریب دانستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دانستن وجه وسبب باشد وسندش متعلق است از مصدر دانستن که بجایش می آید (جلال سیستانی ؎) جلالا چون کنم با طفل بدخوئی که می رنجد ز من هر لحظهٔ تقریب رنجیدن نمی داند (اردو) وجه معلوم کرنا۔

تقریب دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دریافتن موقع و وجه (کلیم همدانی ؎) دگر تقریب رفتن چون ببزم او نمی دیدم ؛ برای پرسش آن نرگس بیمار می رفتم ؛ (اردو) موقع پانا۔

(الف) تقریب ساختن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بهانه جستن و پیدا کردن وجهی و از سند پیش کرده اش

(ب) تقریب ساز پیداست که اسم فاعل ترکیبی است و مصدرش ....

(ج) تقریب سازیدن نه ساختن صراحت سازیدن بجایش می آید (شانی شهدی ؎) امشب که اهل رشک به کاشانه تواند ؛ تقریب ساز گشتن و یوانه تواند ؛ (اردو) (الف) وجه پیدا کرنا

بانہ ڈھونڈنا (ب) وجہ پیدا کرنے والا۔ | بہانہ جو (ج) دیکھو الف۔

تقریر بقول بہار سخن گفتن و قرار دادن و بہ اقرار در آوردن می فرماید کہ فارسیان
معنی سخنی استعمال کنند کہ از ان تغلب و تصرف دیوانی ظاہر شود و این مجاز است (ظہوری
ے) سالہا عامل دیوان خموشی بودم ہیچکس را من اندازۂ تقریر نبود ہ می فرماید کہ
لفظ کردن نیز مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر رای مہملہ فارسیان
بمعنی گفتگو و بحث استعمال کنند و بدین معنی تفرلیس باشد و استعمال این با مصادر در ملحقات
می آید کہ تخصیص با مصدر کردن ندارد۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر معنی خاص بیان
کردۂ بہار کردہ (صائب ے) رحم کن بر خود زبان شکوۂ ما را ببند ہ می شود معزول
ہر عامل کہ تقریرش کنند ہ مخفی مباد کہ معنی بحث و گفتگو عام است و گفتگو در اعمال کسی
خاص باشد بر سبیل مجاز و استعمال این ہر دو معنی می شود ہر دو اسناد یا الاستعلق بمعنی خاص
است و سنجر کاشی بمعنی عام ہم آوردہ (ے) زبان شکستہ تر است از قلم نمی دانم چہ شرح
خود بکدام زبان کنم تقریر ہ (اردو) تقریر۔ مؤنث۔ گفتگو کسی کے اعمال و افعال
سے بحث۔

تقریر شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی شنیدن گفتگوی کسی است
(وفای اصفہانی ے) زبان خویش را تا
کردہ ام گویا بخاموشی ہ کسی نشنیدہ در بزم
زمن چون شمع تقریری ہ (اردو) تقریر سننا

تقریر کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند کہ بمعنی عام گفتگو کردن و بحث کردن از اعمال کسی است و سند این از ظہوری و صائب و سنجر کاشی بر لفظ تقریر گذشت۔ صاحب بحر ذکر این بمعنی مخصوص کردہ معنی عام را ترک کردہ کہ در موضوعش داخل نیست۔ حافظ شیراز

بمعنی عام گفتہ (ے) دانی کہ چنگ و عود چہ تقریر می کنند پنہان خورید بادہ کہ زنگیفر می کنند مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر گفتن است کہ بجایش می آید (اردو) تقریر کرنا گفتگو کرنا کسی کے اعمال سے بحث کرنا۔

تقریک بقول برہان در ملحقات بروزن تزدیک بمعنی ادب کردن و تنبیہ نمودن

مؤلف عرض کند کہ لغت عرب یا ترکی نیست و دیگر محققین زباندان و اہل زبان ہم ذکر این نکردہ اند بخیال ما فارسی قدیم است کہ حالا در محاورۂ معاصرین عجم نیست و در کلام متقدمین و متاخرین ہم یافتہ نمی شود و طرز تعریف برہان ہم خوش نمی نماید باید کہ بمعنی تنبیہ و ادب دانیم بمعنی اسمی و مصدری (اردو) ادب۔ مذکر۔ تنبیہ۔ مؤنث۔

تقسیم بقول بہار بمعنی قسمت کردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب بالفتح و کسر سین مہملہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر خود ہم کنند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ے) دلی دارم کہ خوبان بر سراو ہ گہ تقسیم دل باہم در افتند (اردو) تقسیم۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ بانٹ۔ بٹوارہ۔ قسمت۔

تقسیم شدن استعمال۔ لازم تقسیم کردن است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) یک دیدنست و خلقی تقسیم بایدش شد ہ از غیر اگر نگاہی گاہی زیاد باشد ہ (اردو) تقسیم ہونا تقسیم پانا

تقسیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی متعدی تقسیم شدن که گذشت ـ (ظهوری ؎) عشق تقسیم بست و بود م کرد ؛ دل نرد لدار و جان زجانان است ؛ (اردو) تقسیم کرنا ـ بانٹنا ـ

تقسیم نمودن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تقسیم کردن است بمعنی حقیقی (والهٔ هروی ؎) آنکه تقسیم ملال و شادی عالم نمود ؛ غنچه و اری خندهٔ سامان بهار بانگرد ؛ (اردو) تقسیم کرنا ـ

تقسیم یافتن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تقسیم شدن است (والهٔ هروی ؎) جوهر آن خنجر و که فردش لقب ؛ یافته تقسیم بخر و این عجب ؛ (اردو) تقسیم پانا ـ

تقصیر بقول بهار بمعنی کوتاهی کردن ـ می فرماید که بالفظ آمدن و افتادن و بستن و رفتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بالفتح و کسر قاف لغت عرب است بقول منتخب فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قصور و گناه استعمال کنند و با مصادر فارسی هم مرکب سازند که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) بشیری خرامید نخچیر ما ؛ کم از سعی کس نیست تقصیر ما ؛ (اردو) تقصیر ـ بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مؤنث ـ کوتاهی ـ کمی ـ گناه ـ

تقصیر آمدن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ـ صاحب بحر گوید که مرادف تقصیر رفتن است یعنی گناه و کوتاهی بوقوع آمدن (وحشی ؎) بی لطفی بکمال تو دیدم که سوختم ؛ وحشی مگو که از تو چه تقصیر آمده است ؛ خان آرزو در چراغ هدایت هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) قصور لاحق ہونا ـ

قصور ہونا۔ کوتاہی ہونا۔

تقصیر افتادن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی واقع شدن تقصیر و گناہ۔ مرادف تقصیر آمدن (سلمان ساوجی ؎) گر در اظہار عنایت ہیچ تقصیری فتد ۔ بعد ازین دیار کی گرد و بگرد این دیار ۔ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر فتدن است کہ مخفف افتادن و فتادن باشد۔ (اردو) دیکھو تقصیر آمدن۔

تقصیر بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی عفو کردن گناہ و قصور باشد (جمال اصفہانی ؎) یک بوسہ ز لعل خویش کم گیر و بہ بخش ۔ ز بہار روا مدار تقصیر و بہ بخش ۔ (اردو) گناہ معاف کرنا۔ قصور معاف کرنا۔

تقصیر برآوردن مصدر اصطلاحی بمعنی قصور گرفتن و قصور قرار دادن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) در خاک نکردیم بہر گام تلاشی ۔ سعی ہمہ را عشق تو تقصیر برآورد ۔ (اردو) خطا پکڑنا قصور قرار دینا۔

تقصیر بردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قصور کردن است (جمال اصفہانی ؎) مرا ز چاکرت این ہرزہ گردگردون نام ۔ شکایت است کہ از حد ہمی برد تقصیر ۔ (اردو) قصور کرنا۔

تقصیر بستن بر دیگری مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر تقصیر بستن کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قصور وار و گناہ گار قرار دادن و منسوب بقصور و گناہ کردن کسی را (علی خراسانی ؎) طبع تو جاہل اگر باشد گناہ بادہ چیست ۔ بر بگلوی شیشہ نتوان

بست تقصیر تراپ (اردو) کسی کو قصوروار ٹھہرانا۔ گناہ گار قرار دینا۔

تقصیر بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بوقوع آمدن قصور و گناہ و کوتہی (حافظ ے) قتل این خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود پ ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود پ (اردو) گناہ نہ ہونا۔ کمی نہ ہونا کوتاہی نہ ہونا۔

تقصیر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ کوتاہی داشتن است و کوتاہ بودن (صائب ے) تقصیر میانش زخم و پیچ ندارد پ حرفی است کہ گویند الف ہیچ ندارد پ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر داریدن است کہ بجایش می آید (اردو) کوتاہ ہونا مختصر ہونا۔

تقصیر رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تقصیر آمدن است کہ گذشت صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (سلمان ساوجی ے) داری ہوس کشتنم اینک سر و خنجر پ تقصیر اگر می رود از جانب مائیست پ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر رویدن است کہ بجایش می آید (اردو) کوتاہی ہونا۔

تقصیر شدن استعمال۔ کوتاہی و گناہ واقع شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) از فراق تو بمردیم بہ امید وصال پ باہمہ سعی غم اینست کہ تقصیر شد است پ (اردو) کمی واقع ہونا قصور واقع ہونا۔

تقصیر فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این فرمودہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تصور کردن و گفتن است (حافظ شیراز ے) گوش بکبتای کہ بلبل بفغان می گوید پ خواجہ تقصیر مفرما گل تقدیر ببوی پ مخفی مباد

کوتاه سند بالا استعمال مصدر فرمائیدن پیداست که بجایش می آید (اردو) قصور کرنا یا کوتاہی کرنا

تقصیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی قصور کردن است۔ (صائب ؎) نباشد پردہ بیگانگی جز بال و پر صائب ؎ کمن در سوختن تقصیر اگر بال و پری داری ؎ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر کردن پیداست که بجایش می آید (اردو) دیکھو تقصیر فرمودن۔

تقطیع بقول بہار و سراج پارہ پارہ کردن و باصطلاح عروضیان (۱) تجزیہ کردن الفاظ [illegible] افاعیل بحور و فارسیان (۲) بمعنی تکلف کردن و آراستن خویش را بجامہ وغیرہ استعمال نمایند مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر طای مہملہ۔ فارسیان تقریباً بمعنی دوم ہم استعمال می کنند بمعنی آراستگی ولیکن معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان ندارند (محمد قلی سلیم ؎) موزونی طبع مابود زینت ما ؎ تقطیع برای طبع ما موزونست ؎ (مخلص کاشی ؎) روز بار عام خاصانست تقطیعی ضرور ؎ کعبہ ہر گہ موسم حج شد قبای نو کند ؎ مخفی مباد کہ فارسیان استعمال این با مصادر [illegible] کنند کہ در لغات می آید (اردو) (۱) تقطیع۔ بقول آصفیہ عربی۔ مؤنث۔ وزن شعر (۲) آراستگی۔ زینت۔ مؤنث۔

تقطیع کردن استعمال۔ صاحب آصفی [illegible] کرده گوید کہ (۱) تکلف کردن و آراستن [illegible] بجامہ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی وزن شعر کردن ہم (ثاثیر ؎) گرچہ یک سرو بہ رعنائی آن قامت نیست ؎ چونکہ تقطیع کند مصرع موزون گردد ؎ (اردو) (۱) آراستہ کرنا (۲) تقطیع کرنا۔ وزن شعر کرنا۔

تقطیع لباس اصطلاح۔ بقول بحر دانند

پیرایش و آرایش لباس **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است متعلق به معنی دوم تقطیع | (اردو) لباس کی آرایش۔ مؤنث۔

تقلی بقول برہان بضم اول وسکون ثانی ولام بہ تحتانی کشیدہ گوسفند شش ماہہ را گویند صاحب سروری گوید کہ بقول بعض تا ہ ماہ کہ در سال اول باشد صاحب ناصری میگوید کہ این لغت ترکی است چہ در فارسی قاف نیست واگر در لغتی قاف باشد اصل آن غین است مانند قباد و قارن **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست ومعاصرین عجم بہ غین معجمہ عوض قاف بر زبان دارند۔ صاحب لغات ترکی این را بہ غین معجمہ عوض قاف لغت ترکی گوید بمعنی بز سہ ماہہ پس شک نیست کہ این را مفرس گوئیم بہ تبدیل غین باقاف چنانکہ آروغ و آروق وچناغ وچناق (اردو) بکری کا بچہ جس کی عمر چھ مہینہ کی ہو۔ مذکر۔

تقلیب بقا اصطلاح۔ بقول مؤید ای قبا **مؤلف** عرض کند کہ در بعض نسخ قلمی (تقلب بقا) بہ ہمین معنی نوشتہ وبدیل لغات فارسی آوردہ وماہر دو را اصطلاح فارسی ندانیم از بنکہ ہمہ محققین اہل زبان ازین ساکت یکی از معاصرین عجم گوید کہ شک نیست بقا را اگر قلب بعض کنیم قبا می شود ولیکن فارسیان این مرکب را اصطلاحی برای قبا نگفتہ اند۔ فضولی صاحب مؤید است کہ این را قائم کردہ (اردو) قبا۔ مؤنث۔

تقلید بقول بہار پیروی کردن کذا فی الکنز وفارسیان این را بمعنی حرف وحرکت کسی در خویشتن وانمودن از روی تمسخر استعمال کنند بامصدر کردن واین فعل را خواندن بجای معجمہ وواجانیدن بواو وجیم فارسی ونون تحتانی رسیدہ ہم گویند بزبان شیراز صاحب

روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ تتبع و تمثل کردن است و صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ مذکور ترجمۂ این در ہندی بہروپ گوید و صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم ہمزبانش کہ نقل باشد مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر لام و استعمال فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بسبیل مجاز است وبس۔ صاحب آصفی ۔۔۔۔۔۔۔۔

تقلید کردن را بمعنی مصدری بیان کردۂ بہار آوردہ (اردو) الف۔ سوانگ مذکر ب روپ بھرنا۔ بقول آصفیہ۔ سوانگ بھرنا۔ اپنی اصلی صورت کے خلاف دوسری شکل میں نمایاں ہونا یا بھیس بدلنا۔

تقماق بقول بہار بہر دو قاف در فرہنگ ترکی میخ کوب و تبر تقماق نیز گویند و بجای معجمہ ہم (یحیی کاشی ے) تا بندگرد و بزمین اول میخ پا تقماق بفرقش توان محکم زد پا وارستہ بذکر این گوید کہ بجای قاف خای معجمہ دانستن بہواست چنانکہ از فرہنگ ترکی معلوم شد صاحب لغات ترکی تو قماق را بزیادت واو بہمین معنی آوردہ مؤلف عرض کند کہ باحقیقت این لغت بر تخماق عرض کردہ ایم حیف است کہ بعض محققین ہمین سند یحیی کاشی را در اینجا ہم نقل کردہ اند۔ فضولی وارستہ کہ تخماق را غلط گوید (اردو) دیکھو تخماق۔

تقم دوز اصطلاح۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت (سیفی ے) سیفی گدای شوخ تقم دوز چون شدی پا بر نعرۂ صلاح نمد دوز بینمت پا مؤلف عرض کند کہ تو قوم بقول لغات ترکی خوی گیر و یالان است فارسیان بحذف واو دوم و چہارم تفریساً استعمال اینہا کردہ اند و این بمعنی حقیقی کسی کہ خوگیر را بدوزد۔ اسم فاعل ترکیبی است (اردو)۔

خوگیر دوز۔ نمدہ سینے والا۔

(الف) **تقوی** بقول منتخب بالفتح و فتح واو و بالف مقصورہ لغت عرب است بمعنی پرہیزگاری فارسیان استعمال این بہمین معنی کردہ اند (ظہوری ؎) دوش ساقی خندۂ در کار بود ہوشمند برمحرومی تقوی گریست ۔ **مؤلف** عرض کند کہ ظہوری ۔ ۔ ۔

باشد (اردو) تقویم پھینکدینا۔

تقویم پارین اصطلاح۔ بقول بحر بی کار و بی اعتبار **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ ایست ازینکہ تقویم سالہای گذشتہ بمقاصد تواریخ آینده بی کار است اگرچہ منجمین ازان ہم برآرند زمانہ گذشتہ کار گیرند (اردو) تقویم پارینہ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ بی کار چیز۔ وہ چیز جو کار آمد نہ ہو۔

تقویم پارینہ بکار نیاید مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان مصرع (کہ تقویم پارینہ نماید بکار) برآں چیزہای استعمال کنند کہ بی کار شدہ باشد (اردو) یہی فارسی مثل اردو مین بے کار چیز کے لئے مستعمل ہے۔ جب کسی چیز کو بے کار خیال کرتے ہین اہل ہند کہتے ہین یہہ تو تقویم پارینہ ہے اور دکن مین عموماً اسی مصرع کا استعمال ہے

تقویم دیدن استعمال بمعنی معائنہ کردن طالع کسی کہ از ملحقات تقویم بدست آید از نیکہ منجمین در آخر تقویم ہر سال از ستارہا و احکام نجوم ہم کار گیرند **مؤلف** عرض کند کہ این کنایہ ایست ورای معنی حقیقی کہ مشاہدہ تقویم کردن است (ظہوری ۵) رسد بند تمنا گو مبین تقویم بخت من ؛ کہ در کارم مدد از گردش اختر نمی آید ؛ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر بیدن پیداست کہ بجایش می آید۔ عیبی ندارد کہ دیدن و بینیدن مرادف یکدیگر است (اردو) کسی کے طالع کا دیکھنا۔ طالع کا معلوم کرنا۔

تقویم شمسی اصطلاح۔ بقول بحر تقویمی کہ کیفیات بشہور شمسی دران نویسند و تقویم قمری مقابل آنست **مؤلف** عرض کند کہ ترتیب این تقویم باعتبار سلسلۂ ماہ ہای شمسی است نہ قمری یعنی محرم تا ذیحجہ و از ماہ ہای شمسی

ماه های آنهی مراد است که فارسیان استعمال کنند که از روییت قمر تعلق ندارد و در دکن از آذر آغاز شده بر آبان ختم می شود (اردو) تقویم شمسی وہ تقویم جس مین شمسی مہینون کا سلسلہ ہو۔

تقویم فگندن از کف استعمال مرادف تقویم انگندن است **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است بنابراین از ظهوری بر تقویم انگندن گذشت (اردو) تقویم پھینکدینا۔ دیکھو تقویم انگندن۔

تقیه القبول سروری کلاهی که در ماوراءالنهر در زیر دستار پوشند (نزاری ۵) کلاه و تقیه و دستار زاهدی از سر بفرونهادم و زنار بر میان بستم می فرماید که همین را تاقیه نیز گویند **مؤلف** عرض کند که تاقیه مزید علیه همین است و این با الفتح و فتح تحتانی اسم جامد فارسی زبان بعضی از معاصرین عجم برانند که تاقیه اصل است و این مخفف آن بلکه تاقیه ترکی است و این سفرنش و لیکن لغات ترک از تاقیه ساکت و بعضی معاصرین ترک گویند که کلاه بلند باشد که اکثر فقرا بر سر کشند همچون کلاه تتری و الله اعلم بحقیقة الحال (اردو) اونچی ٹوپی جو فقرا اوڑتے ہین۔ مؤنث۔

فوقانی باکاف عربی

ملک القبول برهان و جامع و ناصری بفتح اول و سکون ثانی (۱) بمعنی اندک و قلیل و کم و شد و (۲) زدن عموماً و زدن دست بر کنار تخته نرد که کعبتین درست بنشیند خصوصاً و (۳) نام نام گیاهی است که در میان گندم زار بروید و آن سخت تر از گیاه گندم باشد و نام گیاهی هم که در میان آب می روید و در مصر ازان کاغذ سازند و بعربی حفاة گویندش و (۴) بمعنی بسیار تند براه رفتن و دویدن هم و (۵) قعر چاه و ته حوض و امثال آن و بضم اول (۶) منقار جانوران

و (۷) نوک خنجر و نیزه و امثال آن و (۸) چراغی که اندک نور داشته باشد و (۹) بکسر اول
لقمهٔ طعام که بعربی لقمه خوانند و (۱۰) بمعنی پیش و نزدیک (حکیم نزاری ۱۱) صفت تره زار
ماهیات ؛ چون کنم مشتبهه بگوشه نرخ ؛ همچو پشت کسان بنان تنا ؛ مانده هر جای
تک تک و نخ نخ ؛ صاحب جهانگیری معنی چهارم و پنجم را ترک کرده ذکر دیگر همه معانی می کند
صاحب رشیدی بر ذکر معنی اول تا چهارم و هشتم تا دهم قانع و سند معنی دوم بخیال ما
معنی چهارم دارد که گذشت (فردوسی ۱۲) ز رستم بپرسید پرمایه توس ؛ که چون یافت
پیل از تک گرز کوس ؛ صاحب سروری ذکر معنی اول و سوم و چهارم تا هفتم کرده از دیگر
معانی ساکت (سعدی ۱۳) به تک زاله می ریخت بر کوه و دشت ؛ تو گوئی گذر بر نیسان
گذشت ؛ (سوزنی ۱۴) هر که در چاه عریض او نگه کرد از حسد ؛ زان حسد خود را فگند اندر
تک چاه قعیر ؛ خان آرزو در سراج ذکر همه معانی کرده نسبت معنی پنجم گوید که غلط است و
صحیح به کاف فارسی است و نسبت معنی ششم می فرماید که این هم بکاف فارسی مخفف تگ
که به همین معنی گذشت و بمعنی هفتم مخفف نوک به نون باشد نه تای فوقانی صاحب رشحات
سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر معنی دوم کرده گوید که ترجمهٔ این در هندی چیت است
مؤلف عرض کند که ما باعتبار صاحبان جامع و ناصری که هر دو محققین اهل زبانند این لغت
را اسم جامد فارسی زبان دانیم و هر چه بکاف فارسی می آید بکایش عرض کنیم صاحب محیط نسبت
معنی سوم ذکری بر تک نکرد (اردو) (۱) قلیل ۔ کم ۔ نکر (۲) زد ۔ مار ۔ خواہ ہاتھہ
پر ہو یا تختہ پر ۔ موثث (۳) ایک قسم کی کھانس جو گیہوں کے کھیت میں خود رو ہوتی ہے

یا پانی مین پیدا ہوتی ہے جس سے مصر مین کاغذ بناتے ہین. مؤنث (۳) تیز روی. مؤنث (۵) باولی یا حوض کا عمق. مذکر (۶) چونچ. دیکھو بت پوز (۷) خنجر یا نیزے وغیرہ کی نوک. مؤنث (۸) دھندلا چراغ. مذکر (۹) نوالا. مذکر (۱۰) قریب. نزدیک. مذکر.

شکاب بقول برہان بروزن صواب (۱) زمین آب کندرا گویند و (۲) وسط حنظلی دو کوہ و (۳) زمینی را نام است کہ بعضی جا آب فرورود و از جای دیگر برآید و بعضی جا خشک باشد و بعضی جا آب استادہ و بعضی جا روان باشد و بعضی جاہای آن سبزہ و مرغزار بود و (۴) نام الکہ و ولایتی ہم صاحب جامع معنی اول از زمین آب گندر گوید و ذکر معنی دوم و سوم و چہارم ہم کرد و می فرماید کہ بجای موحدہ آخرہ واو ہم آمدہ صاحب سروری معنی اول و سوم را یکی داند و بہ ترک معنی دوم و چہارم بحوالۂ ابوالفرج می فرماید کہ (۵) بمعنی جنگ و خصومت نیز (انوری ۱۳۱) چو آب چتر تو سیل ظفر برانگیزد ہوا ز ان کیسہ تکابی فرات و جیحون باد ہوا (ابوالفرج ۵۵) نہ مرا با تکاب او پایاب بکنہ مرا با کشاد او جوشن ہا می فرماید کہ معنی سابق نیز ازین بیت باندک تکلفی ظاہر می شود. صاحب ناصری ذکر ہمہ معانی بالا بحوالۂ برہان و رشیدی وغیرہ کردہ بر معنی اول و دوم وثوق دارد. غالب دہلوی در قاطع برہان این را بہ کاف عربی صحیح نداند و بر برہان عرف نہد و بہ کاف فارسی دست می انگارد. صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بہ ترکی دادہ مؤلف عرض کند کہ حق آنست کہ صاحب برہان درست نوشت و صاحب ناصری ہم کہ محقق زبان خود است معنی اول و دوم صحیح داند. این مرکب است از لغط تک و آب و آنچہ بکاف فارسی می آید صراحتش ہمہ را بکاف عربی و معنی اول و سوم را یکی دانیم

ومعنی پنجم را اگر باعتبار ابوالفرج تسلیم ہم کنیم برسبیل مجاز باشد ومعنی دوم ہم مجاز است ومعنی چہارم ہم بمجاز وغالباً دران ولایت زمین متذکرہ معنی سوم بیشتر باشد ازینجاست کہ بنامش آن ولایت را موسوم کردند (اردو) (۱ و ۳) کھوکلی زمین جسمین پانی نہ ٹہرے ایک جگہ جذب ہوجاے اور دوسری جگہ نکل آے۔ مؤنث (۲) وہ زمین جو دو پہاڑ کے درمیان ہو۔ مؤنث (۴) ایک ولایت کا نام۔ مؤنث (۵) لڑائی خصومت۔ مؤنث

تکاپوی بقول برہان وجامع وبحر بابای فارسی بر وزن جفاجوی (۱) بمعنی آمد شد از روی تعجیل وشتاب و (۲) جستجوی بسیار وبقول بعض (۳) تردد بیفائدہ صاحب سروری برمعنی اوّل قانع (سعدی ؒ) تکاپوی ترکان وغوغای عام ہ تماشا کنان بر در وکوی وبام ہ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل ودوم گوید کہ اصل این تک وپوی است وتک وتاز مرادف این صاحب خدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ آمیختہ است از تک کہ بجیم یک سرد وبین است کہ جائی ایستادہ نشود وپوی کہ بجیم رفتار است از نیروی وتکاپوی وتکادو وتک یعنی دوندگی بسیار راگویند۔ غالب دہلوی در قاطع برہان بکاف فارسی صحیح داند وبر برہان اعتراض می کند وحسنا قاطع القاطع جواب ترکی بہ ترکی می دہد مؤلف عرض کند کہ محققین صاحب زبان اعنی جامع وناصری وسروری بہ تحقیق لغات زبان خود معتبر تر از محقق ہندنژاد اند ما الف درمیانی این لغت را الف عطف دانیم چنانکہ روا روا وامثال آن معنی اوّل حقیقی است ودیگر معانی مجاز آن۔ استعمال این بمعنی سوم از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) دوادوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث دوڑ دھوپ

پیروی۔ کوشش (۲) جستجو۔ تلاش۔ مؤنث (۳) بیفائدہ تردد۔ مذکر۔	
(الف) تکان	الف را ہیچ یکی از محققین فارسی زبان ذکر نکرد و لغات ترکی
(ب) تکان خوردن	وعرب ہم ازین ساکت البتہ صاحب ساطع این لغت ہندی را بمعنی حرکت و اضطراب آوردہ و صاحب فرہنگ آصفیہ ہم این را بمعنی کسلمندی و اعضا شکنی لغت ہندی نوشتہ و صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار را بمعنی بی حس و حرکت شدن از ہیبت و خوف و ماندگی و کوفت گفتہ مؤلف عرض کند کہ الف اسم جامد فارسی زبان و مرکب باشد از تک کہ بمعنی دوش گذشت و الف و نون زائدتان فارسیان معاصر استعمالش بمعنی تعب کردہ اند کہ از دو او دوش عائد حال می شود و او را ازین اسم مرکب کردہ و مصدر تکاندن و تکانیدن کہ می آید ہم مرکب از الف معلوم می شود بر سبیل مجاز کہ صراحتش ہمدرانجا کنیم و این از عالم توافق لسانین است کہ تہکان و تہکن بمعنی ماندگی و کوفت در ہندی ہم آمدہ چنانکہ صاحب آصفیہ ذکرش کردہ بالجملہ۔ الف را بمعنی کوفت و ماندگی اسم جامد فارسی زبان دانیم و ب را مرکب از الف (اردو) الف تکان۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ تہکاوٹ۔ ماندگی (ب) سہم جانا۔ بقولہ ڈر جانا۔ خوف یا رعب میں آجانا۔ ہیبت چھا جانا۔ (نصیر) رکھے ہے منہ میں یہہ انگشت حیرت اے کمان ابرو ہوگیا ہے سہم کچھ کھا کر یہ تیرا تیر دل میرا
(الف) تکاندن	صاحب موارد ذکر بحرب را بمعنی افشاندن گرد از دامن و
(ب) تکانیدن	الف کردہ و صاحب قالی و امثال آن کامل التصریف گفتہ کہ مضارع

این تکاندن است (ملا طغرا) چو ابر بهاری تکاند لباس ہ صد اپیچد از رہ عدد رہ ہفت طاس ہ مؤلف عرض کند کہ اسم مصدر ہر دو ہمان تکان است کہ بمعنی ماندگی و کوفت گذشت و معنی لفظی آن کوفت زدہ و ماندہ کردن و کوفتہ و آزردہ صاف کردن چیزی کہ ازین عمل آن چیز کوفتہ یا دارنده و کوفتہ می شود کہ حرکت این عمل متقاضی آنست (اردو) جھٹکنا۔ گرد سے صاف کرنا۔

تکاو بقول برہان باواو بروزن و معنی تکاب است کہ گذشت صاحبان سرور و ناصری ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ جزئی نیست کہ این مبدل آنست چنانکہ آب و آو (اردو) دیکھو تکاب۔

تکاور بقول برہان وجامع و بحر بروزن سراسر بمعنی تک آورندہ یعنی حیوانات رونده و دونده عموماً و اسپ و شتر خصوصاً۔ صاحب ناصری گوید کہ باشواہد در ضمن لغت تک گذشت و در انجامی فرماید کہ اسپ خوش رفتار و دونده را تکاور گویند چنانکہ ملک الشعرا گاشی گفتہ (ے) تکاورانی کہ در زیر زین بدولت شاہ ہ چو رعد گاہ صہیل و چو برق گاہ صیال ہ (از ناصری ے) بیار آن دشت پیمای تکاور را ہ فلک کوب و زمین تبرو ہوا در ہ صاحب فدائی ہم گوید کہ اسپ تیز رفتار را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از اسپ و شتر غالب و بلوی در قاطع برہان اعتراض بر برہان کردہ و صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بترکی دادہ و حق ہمین است کہ ما این را بکاف عربی باعتبار محققین اہل زبان صحیح دانیم (اردو) گھوڑا اور راونٹ وغیرہ۔

تکاور ابلق اصطلاح بقول برہان جامع و بحر کنایہ از دنیا و روزگار است

باعتبار شب و روز مؤلف عرض کند که مرکب | یعنی است و وافق قیاس (اردو) دنیا مؤنث

تکبر | بقول آصفی بزرگی نمودن و گردن کشی کردن مؤلف عرض کند که بفتحتین و ضم موحدہ مشدد لغت عرب است صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان بمعنی غرور استعمال کرده اند که حاصل بالمصدر است و با مصادر ترکیب فارسی هم استعمال این کنند که در ملحقات درآید (ظهوری ۵) این همه ناز و تکبر نرسد رضوان را ۔ داشتی کاش در خلد بکاشانهٔ ما ۔ (اردو) تکبر بقول آصفیه عربی اسم مؤنث غرور گھمنڈ انانیت ہمہمی رعونت ۔

تکبر بجاک اندر اندازوت | مثل ضنا محبوب الامثال ذکر این کرده مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این در مذمت تکبر کنند (اردو) بڑے بول کا سر نیچا جو چڑھیگا سو گریگا آپ ہی نے ان ہندی کہاوتوں کو فارسی کہاوت کے مقابلہ میں لکھا ہے ۔

تکبر رسیدن | مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی زیبا بودن تکبر است مؤلف عرض کند که محاورهٔ فارسیان است (ظهوری ۵) ایهمه ناز و تکبر نرسد رضوان را ۔ داشتی کاش در خلد بکاشانهٔ ما ۔ (اردو) تکبر زیبا ہونا ۔

تکبر عزازیل را خوار کرد | مثل صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان در مذمت تکبر استعمال این می کنند مقوله ایست نه مثل (اردو) اسی فارسی مثل کو اہل دکن کہاوت کی طرح تکبر کی مذمت میں استعمال کرتے ہیں ۔

تکبر کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی غرور کردن (سعدی ؎ تکبر مکن زینهار ای پسر ؛ که روزی زدستش درآئی بسر ؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر کُندن پیدا است که بجایش می آید (اردو) تکبر کرنا غرور کرنا۔

تک بند اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری وجامع وبحر ورشیدی وسروری وبہار وسراج بروزن فرزند کمرے را گویند که از ابریشم و یا پشم شتر وامثال آن ببافند و بر یکسر آن تکمه یا مہره و بر سر دیگر آن انگله نصب سازند و آن مہره یا تکمه را دران انگله اندازند تا بر میان بند شود (جامی ؎) سنگ تک بند قلندر کشتی تجرید را ؛ از پی تسکین سحری بی نوای لنگر است ؛ (بابای فغانی ؎) همه چیز تو محبوبانه وعاشق کش است اما ؛ قیامت در قبای چست وتک بند دل آویز است ؛ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است وتک در اینجا بمعنی پیش است که گذشت یعنی چیزی که از پیش بند شود (اردو) کمر بند۔ پرتلہ۔ ندکر۔

تکبیر بقول بہار بمعنی بزرگ شمردن و به بزرگی صفت کردن و به بزرگی خدا را یاد کردن و الله اکبر گفتن می فرماید که فارسیان بالفظ زدن وکشیدن وکوفتن وگفتن استعمال این کنند **مؤلف** عرض کند که بالفتح وکسر موحده لغت عرب است فارسیان بمعنی اسمی استعمال این میکنند یعنی یاد خدا و با مصادر خود مرکب سازند که در لحقات می آید (اردو) تکبیر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ اللہ اکبر کہنا۔ خدا کا نام لینا کا حاصل بالمصدر۔

تکبیر خواندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی گفتن تکبیر است (ادہم کاشانی ؎) زبس نان کور وکم سفره ست دنیای دنی ادہم

بجای حمد تکبیر فنا خواند مذبر نانش ؛ (اردو) تکبیر کہنا۔ تکبیر پڑھنا۔

تکبیر زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکبیر خواندن (حافظ شیرازی) من ہمان دم کہ وضو ساختم از چشمۂ عشق ؛ چار تکبیر زدم یکسرہ بر ہر چہ کہ ہست ؛ (اردو) تکبیر کہنا۔ تکبیر پڑھنا۔ دیکھو تکبیر خواندن۔

تکبیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تکبیر خواندن است (احمد یزدی) زیرکان در شش جہت تاثیر حکمش دیدہ اند ؛ چار تکبیر فنا بر ملک ہستی کردہ اند ؛ (اردو) دیکھو تکبیر خواندن۔

تکبیر کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تکبیر خواندن است (نظیری نیشاپوری) خورشید انگال تو تکبیر می کشد ؛ ماہ از تو کس ندیدہ تمام آفریدہ تر ؛ (اردو) دیکھو تکبیر خواندن۔

تکبیر گفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بلند کردن صدای تکبیر۔ (انوری) کوشش بجرب گاہ چو تکبیر فتح گوفت ؛ خصم از نماز خیر و سلامت سلام داد ؛ (اردو) تکبیر کی آواز بلند کرنا۔

تکبیر گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی آموختن تکبیر است بمعنی لازم (نظیری) زبس بوی کمال شرک می آید ز توحیدم ؛ در ارشاد مغان تکبیر از من بہمن گیرد ؛ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گیردن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) تکبیر سیکھنا۔

تکبیر گفتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی تکبیر خواندن است (کمال خجندی ؎) اگر میرد کمال از عشق آن روی پاک بروح او تکبیر گوئید یا مخفی مبادا که از سند بالا استعمال مصدر گوئیدن پیدا است نه گفتن و تعریف هر دو بجایش مذکور شود (اردو) دیکھو تکبیر خواندن۔

تکتاز اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی تاختن و دویدن و جستجو کردن **مؤلف** عرض کند که مخفف تک و تاز است بمعنی حاصل بالمصدر مرادف تک و دو و تکاپوی (اردو) دیکھو تکاپوی۔

تکتک بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار اینجا و آنجا۔ صاحب بولیچال بحوالہ معاصرین عجم می فرماید کہ بمعنی بعض بعض است و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ مذکور متفق با روزنامہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم ہم مصدیق رہنما می کنند و با صاحب بولیچال اتفاق ندارند فارسی جدید است و اسم جامد و در استعمال مرکب بمعانی دیگر ہم می آید۔ (اردو) یہاں اور وہاں۔

تکتک پا اصطلاح۔ بقول بحر بفتح ہر دو فوقانی و ہر دو کاف تازی آواز پا بوقت دویدن۔ بہار ہمزبانش۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم بہمین معنی آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و درین اصطلاح مرکب تکتک بمعنی صدا است۔ (اردو) آہٹ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مؤنث۔ آواز پا۔ کہڑاکا۔ پہرچال۔

(الف) تکتک پا رفتن مصدر اصطلاحی

(ب) تکتک پا می رسانیدن

الف بقول بہار و انند ترسانیدن از آواز پا و ب از شجاعت و قدرت خود

چیزہا می گوید ولاف می زند (محسن تاثیر ۵)
سبزوی علم نگشتہ کہ از شوخی خرام ؛ با او قدم
تو تکتک پائی نرفتہ است ؛ (محمد سعید اشرف
۵) حرف وصوت تو بہ اغیار نوائیست بمن ؛
؛ بہ یاران شدنت تکتک پائیست بمن ؛
صاحب بجر نسبت الف مشفق با بہار۔ خان
آرزو نسبت الف بر مطلق ترسانیدن قانع
وسند ہر دو ہمان شعر محسن تاثیر است مؤلف
عرض کند کہ الف موافق قیاس است از نیکہ
چون کسی از پس کسی می آید آواز پایش پیش رو
راہی ترساند و ب لغو است کہ سند اشرف
بکارش نمی خورد و تکتک پا در مصرع دوش

بمعنی آواز پاست وبس (اردو) آہٹ سے ڈرانا۔

تکتک شدن مصدر اصطلاحی ہے صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی از ہم جدا شدن است می فرماید کہ (اما تکتک شدہ) بمعنی (لیکن ہر یک دیگر جدا) صاحب رہنما بر (تکتک شدہ) ہی فرماید کہ بمعنی تہ و بالا و پریشان شدہ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق معنی بیان کردۂ روزنامہ کنند و طرز تعریف رہنما صوت دیگر پیدا کردہ و معنی اول موافق قیاس ہم (اردو) ایک دوسرے سے جدا ہونا۔

تکتکر صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ چرخ و پای کاسکہ را نامند معاصرین عجم این را بفتحتین گویند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی جدید است و در استعمال متاخرین و متقدمین نیامدہ (اردو) گاڑی کا پہیا۔ مذکر۔

تکرار بقول بہار بمعنی بارہا گردانیدن۔ می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و فتح رای مہملہ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ

فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب هم سازند که در ملحقات می آید و تخصیص مصدر کردن نیست (ظهوری ؎) چند تکرار افترای غیر را تهمت است ای ہمیروت تہمت است ؎ (اردو) تکرار بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث مکرر سکریر کہنا۔ بار بار کہنا کا حاصل بالمصدر۔

تکرار داشتن استعمال۔ بمعنی پی در پی کردن کاری **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) احتیاج دیدن دیگر نشد بر ہر کہ دید ؎ دلربایان را نباید در نگہ تکرار داشت ؎ (اردو) مکرر سکریر کرنا پے در پے کرنا۔

تکرار کردن استعمال۔ مکرر و سکریر کردن کاری **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) سبق مہر می کند تکرار ؎ کہ ورق باز بر نگرداند ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر کردن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) کسی کام کو مکرر سکریر کرنا۔ دہرانا تہرانا۔

تکرار نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکرار کردن است (عطا نیشاپوری ؎) گفت بر من چشم شد اسرار عشق ؎ می نمایم ہر زمان تکرار عشق ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر نمائیدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) دیکھو تکرار کردن۔

تکرعّاده اصطلاح۔ بقول بولچال بحوالۂ معاصرین عجم چیزی کہ آن را در ہندی دُہرا گویند یعنی تیر چوبین یا آہنین کالسکہ کہ بران تکرگ کالسکہ دور زند **مؤلف** عرض کند کہ تکرگ معنی اوست وعرّاده بالفتح و بہ تشدید را لغت عرب است نوعی از آلات جنگ و آن

آلتی است کوچکتر از منجنیق (کذا فی المنتخب)
پس بمجاز آن سیخ آهنی را گفتند که بران پایه مدوّر
کالسکه دور زند و این را مقرّس گویند که مستعمل
و محاورهٔ معاصرین عجم است و متاخرین و متقدمین

فرس معمال این نکرده اند قلب اضافت (عرادہ تکسا است
ولس (اردو) دھرا دکن مین اُس سیخ آہنی کا نام
ہے جس پر گاڑی کا پہیا پھرتا ہے جس کو آرس
بھی کہتے ہین صاحب آصفیہ نے اس کو نہین لکھا

تکرون بقول برہان بار اوتای قرشت بروزن پهلوشکن بلغت زند و پازند بمعنی پیچیدن صاحبان انند و موارد هم این را آورده اند مؤلف عرض کند که تکرون بلغت زند و پازند بقول معاصرین زردشت و دستوران پارسی عشق پیچ را گویند ولیکن این لغت در کتب لغات یافته نمی شود فارسیان قدیم با این اسم مصدر علامت مصدر تن مرکب کرده مصدری ساخته و حالا استعمال این مصدر هم متروک است (اردو) لپٹنا۔

تکنر صاحب رشیدی گوید که مرادف تکس و تکسک تخم انگور را گویند که میان غرب یعنی دانه انگور باشد و اکثری این لغت را به زای فارسی گفته اند و صحیح به زای تازی است چه از سین مهمله او را بدل کنند نه فارسی را (لبیبی ۵) گر بیارند و بگویند و دهندت بر باد ها تو بسنگ تکزی مان مذهی باب ترا پاخان آرزو در سراج گوید که بفتحتین است و شمس فخری بضم کاف آورده و گفته که قافیه ندارد و در سامی بفتح اول و کسر ثانی است و اول صحیح باشد مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید و حالا بزبان معاصرین عجم است و تکمیل بحث این بر تکنر کنیم که به زای فارسی می آید (اردو) دیکھو تکنر۔

تکنر بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون زای فارسی استخوان و تخم انگور و بضم اول و کسر ثانی

ہم درست است ۔ صاحب رشیدی بدیل
تکز کہ بہ زای تازی گذشت ذکر این کردہ
آن را صحیح داند مؤلف عرض کند کہ معاصرین
عجم این را اصل دانند و تکز را مبدل این چنانکہ
ژند و زند ۔ اسم جامد فارسی قدیم و لغت
ژندہ و پاژند است (اردو) انگور کا تخم مذکر
(الف) تکژدان اصطلاح ۔ الف ۔ بقول
(ب) تکژدانہ لغات برہان مرادف
ب و ہر دو پردہ را گویند کہ دانۂ انگور درمیان
آنست و پوست انگور را ہم خوانند ۔ صاحب
مؤید ذکر ب قانع مؤلف عرض کند کہ
الف از قبیل قلم دان است موافق قیاس
و ب را بمعنی الف گرفتن موافق قیاس
نیست کہ از ان معنی تکژ پیدا است الا اینکہ
ماہای ہموزدانہ را زائد قرار دہیم و دانہ را
بمعنی دان گیریم (اردو) الف و ب
انگور کا پوست یا وہ مقام جس کے اندر تخم
انگور ہوتا ہے ۔ مذکر ۔

تکس بقول برہان و جہانگیری و جامع
و سروری و ناصری و سراج و رشیدی ہمان
تکژ کہ گذشت و بعربی عجم گویند باعین مہملہ ۔
(بہرامی ۵) آن خوشہ بین چنانکہ یکی خیک
پر نبیذ ؛ سر بستہ و نبردہ بدو دست میچکیس ؛
بر گونۂ سیاہی چشمست غرب او ؛ ہم بر مثال
مردمک چشم از و تکس ؛ مؤلف عرض کند کہ
مبدل تکژ است و ہمین است مثال این مبدل
و بقول بعض این مبدل تکز باشد کہ بہ زای
ہموز گذشت چنانکہ ایاز و ایاس (اردو)
دیکھو تکز و تکژ ۔

(الف) تکسر مزاج استعمال ۔ الف ۔
(ب) تکسر مزاجی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار اعضا شکنی و صاحب
روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ مذکور نسبت ب گوید کہ
بیماری است مؤلف عرض کند کہ الف

مرکب اضافی است وب بزیادت یای مصدری
ہر دو موافق قیاس واستعمال معاصرین عجم است
(اردو) الف وب۔ اعضا شکنی بیماری
تکسک بقول برہان وجہانگیری وجامع و
رشیدی وسروری وسراج مرادف ہمان تکس
(حکیم سوزنی) بہ تکسکی نیرزد و خواہد بود
رازمین بہاے دوزر ہ **مولف** عرض
کند کہ کاف تصغیر وتحقیر بر تکس زیادہ کردہ اند
دیگر ہیچ (اردو) دیکھو تکس۔
تکسل بقول برہان بفتح اول وثانی و
سکون ثالث ولام بمعنی تکسک است
صاحبان سروری ومؤید واندھم این را آوردہ
مولف عرض کند کہ لام بر تکس زیادہ کردہ
اند چنانکہ نشب ونشبل (اردو) دیکھو تکس
تکسین بقول برہان وجامع وسروری بروزن تحسین (۱) نام بزرگی است از بزرگان
ترک (امیر مختاری) در بچہ تکسین نہ سزیدے بہ غلامیت ہ اکسیر امارت نشدی گوہر تکسین
ہ صاحب سروری گوید کہ از کلام سوزنی معلوم می شود کہ (۲) نام شہریست حسن خیز
واز کلام حکیم لامعی نام ملک ترکستان (سوزنی) تا کہ ازینجا تکسین از برای رزم
وبزم ہ بندگان آرند شیطان بند وحور العین صور ہ از برای رزم دشمن وزیبای بزم دوست
ہ خربت لیخا مخواہ جز لعبت تکسین مخر ہا (لامعی) زگونا گون تماثیل وظرائف باغ پندارے
عبادت گاہ قیصر گشت ویارا مشگہ تکسین ہ صاحب ناصری معنی اول را ذکر کردہ فرماید
کہ نام ملکی است از ترکستان وشہری منسوب بہ خوبان و (۳) بمعنی حکمران وامیر نیز آمدہ۔
(سنائی) ای لبا باد وپوش تکسینان ہ ترت ومرد از دعای مسکینان ہ می فرماید کہ
منسوب بدانجا را از ترکان خوبروی بپرورد تکسین خوانند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول

و دوم گوید که در فارسی بودن این نظر است **مؤلف** عرض کند که صاحب لغات ترکی این را نام پدر ترکان بحوالهٔ لسان الشعرا گفته و ازین ظاهر است که لغت ترکی است و همین باشد حقیقت معنی اول و معنی دوم هم از معنی اول تعلقی داشته باشد بر سبیل مجاز که آبادی شهر و ملک تکسین متعلق به پدر ترکان باشد و معنی سوم را هم مجاز دانیم (اردو) (۱) ترکون کے ایک بزرگ کا نام تکسین ہے جس کے متعلق ترکون کا یہہ خیال ہے کہ قوم تتک کا جدِ اعلیٰ ہے (۲) ایک شہر اور ملک کا نام بھی تکسین ہے۔ مذکر (۳) حکمران امیر

تکش بقول برہان و جامع و سروری بفتح اول و ثانی بروزن جبش (۱) نام یکی از ملوک و سلاطین است (کمال اسمعیل ؎) ای ز رایت ملک و دین در نازش و در پرورش ہم خسرو گیتی علاء الدین و الدنیا تکش ہم و (۲) تخم دانهٔ انگور را هم گویند (سعدی ؎) تکش با غلامان یکی راز گفت ہم که این را نباید یکبس باز گفت ہم صاحب ناصری بنسبت معنی اول می فرماید که نام سلطان تکش خان خوارزمی پسر اتسز خوارزم شاه بوده۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی گوید که بمعنی دوم تصحیف است و صحیح بهمین مهمله **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیهٔ معنی اول معلوم نشد و بمعنی دوم مبدل تکثر چنانکه باژگونه و باشگونه و باعتبار محققین اهل زبان ما این را تصحیف نه گوئیم (اردو) (۱) تکش ایک پادشاہ کا نام (۲) دیکھو تکثر۔

تکشم بقول بهار بفتحتین خویشتن را کشمیری وانمودن۔ صاحب مصطلحات هم ذکر این بدیل (یاد کالی) کرده می فرماید که غازیان بعض لغات بیجا بطرز عربی استعمال کرده اند و این از همان قبیل است (نعمت خان عالی ؎) ای سفله تمام کاروبار تو دغاست ہم اینجا با ادب باش

تکشمیر بجاست ہ مہمانی ما کہ وعدہ کردی نرسید ہ آخر تکلچہ چہ شد و بہتہ کجاست ہ دارست ہمدرد
ذکر بعض ہمین قسم الفاظ مقرس کردہ کہ بجایش می آید **مؤلف** عرض کند کہ اتفاق داریم باو
(اردو) اپنے آپ کو کشمیری ظاہر کرنا۔

تکفیر بقول بہار کافر خواندن می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت
عرب است بالفتح و کسر فا۔ فارسیان استعمال این معنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر
مرکب ہم (ظہوری ۵) تا زبان تیغی می شد مسلمان کافتکی ہ غسل می دادش بہ آب قصہ
تکفیر ما (اردو) تکفیر بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ کافر کہنا۔ کفر کا فتوی دینا۔ کفر

تکفیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ کافر گفتن کسی را۔ سندی کہ از حافظ شیراز آوردہ از ان استعمال مصدر کردن پیداست کہ تعریفش بجای خودش می آید (۵) و الناس کہ چنگ و عود چہ تقریر می کنند ہ پنہان خورید باده کہ تکفیر می کنند ہ (اردو) تکفیر کرنا۔ کافر کہنا۔ کافر قرار دینا۔

تکل بقول برہان و جامع بفتح اول و کسر ثانی و سکون لام (۱) گوسفند شاخ دار جنگی را گویند و (۲) پسر سادہ نوخط و (۳) مردم ابلہ و بی اندام را ہم۔ می فرماید کہ بکسر اول ہم درست است صاحب سروری بذکر معنی اول و دوم می فرماید کہ بکسر تا و فتح کاف (۴) پنبہ کہ بر جامہ پارہ زنند کذا فی الفرہنگ و معنی اول را بالفتح کاف نوشتہ (شمس فخری ۵) بدید دانی چہ است حیف خسرو ہ زانکہ نام بود دکور و تکل ہ (مولوی معنوی ۵) چو لیمہان شد ام زانکہ سوزن ہجرت ہ ہمی زند بقبای دلم ہزار تکل ہ (ولہ ۵) فرعون زفرعونی آمنت

بجان گفته و بر خرقهٔ جان دیده ایمان تخلی دیگر ها صاحب ناصری بذکر معنی اول و دوم می فرماید که
و محل تبدیل ایئت **مؤلف** عرض کند که ما سند شمس فخری را که صاحب سروری برای معنی دوم
آورده برای معنی سوم مناسب تر دانیم فتامل و این لغت بهر چار معنی اسم جامد فارسی زبان است
(**اردو**) (۱) لڑنے والا بکرا۔ مذکر (۲) بے ریش و بروت لڑکا (۳) احمق (۴) وہ روئی جس کو
پہٹے ہوے کپڑے پر سیوین (تھگلی۔ مؤنث) دیکھو بازانگن۔

تکلتو بقول ملحقات برہان (۱) چیزی که از بند وغیره دوزند و زیر زین بگذارند تا آسیب
به پشت اسپ نرسد و (۲) بروت هم۔ صاحب بحر بذکر معنی اول نسبت معنی دوم می فرماید که
به مجاز ریش را گویند که داخل سبل کرده دراز سازند۔ وارسته بذکر معنی اول از ظهوری سند آرد
(ے) در تکلتو خوری و جل سائی ها تیغهٔ پشت و دشتهٔ دندان ها و نسبت معنی دوم می فرماید که
ریشی که باختلاط سبل دراز شده باشد (یحیی کاشی در هجو منظری ے) رنگ بدل کرده بر دوی
او ها موی سر دوش تکلتوی او ها خان آرزو در چراغ هدایت ذکر هر دو معنی کرده در تعریف معنی
دوم با بحر متقوب (اشرف ے) چو زین زان روی خواهد به پهلو ها که دارد پشت او ریش از تکلتو
ها می فرماید که لطف ایهامی درین شعر موقوف بران است که ریش بیای مجهول هراحت است و بیای معروف
معروف و چون در روزمرهٔ حال ایران واو و یای مجهول نمانده همه معروف گشته و لطف دیگر
آنکه اکثر منعلان که آشنائی کتب قدیمه ندارند و از زبان فارسی اماکن دیگر اطلاع ندارند انکار حروف
مجهول زبان فارسی دارند و شیر بمعنی لبن و شیر بمعنی اسد و همچنین ریش و ریش بهر دو معنی مذکور
را یکی دانند و این خطاست **مؤلف** عرض کند که صائب و دیگر شعرای متقدمین و متاخرین

در قافیه شعر (شیر بمعنی اسد) را هم با (شیر بمعنی لبن) قافیه کرده اند پس قول خان آرزو پیش شان اعتبار ندارد و استعمال شعرای مستند ترویج می کند قواعد فارسی و حلیه لغات تابع استعمال و محاوره باشد نه محاوره تابع آن بالجمله این اسم جامد فارسی زبان است بهر دو معنی و لفظ تکل بمعنی چارش داخل هر دو معنی باشد مرکب با تو که بمعنی درون می آید (اردو) (۱) خوگیر۔ پندہ۔ مذکر (۲) وہ مونچھ جس میں ڈاڑھی کا ایک حصہ شریک کرکے درازکریں۔ مذکر۔

تکلتو دوز استعمال۔ بهار بذکر این گوید که معروف (تماطعزاده) گر تکلتو دوز گیرد قیمت صد گزنمد بود تکلتوش خسی همچون جهاز خوگیر سینے والا۔ مذکر۔ اشتراست **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو)

تکلف بقول بهار بر خود گرفتن کاری بی فرمودن و رنج بر خود نهادن و از خود چیزی نمودن که آن نباشد۔ می فرماید که فارسیان بمعنی چیزی که بشخصی دهند استعمال نمایند (سالک قزوینی ؎)

یک موبتم بی نمک جلوه نمانده است ہ زین پیش بس بار تکلف نتوان کرد ہ (ظهوری ؎)

خوان وصل افگنده داد تکلف داده ہ پیر چشمی از حیا بر میهمان خوش غالب است ہ **مؤلف** عرض کند که لغت عربیست است بفتحتین وضم لام مشدد۔ فارسیان بمعنی تصنع و نمایش و ظاهرداری هم استعمال کنند و با مصادر خود مرکب سازند (اردو) تکلف۔ بقول آصفیه عربی۔ اسم مذکر۔ تصنع۔ بناوٹ۔ نمود۔ ایسی بات دکھانی جو اپنے مین نہو۔ نمایش۔ ظاہرداری (ذوق ؎) اے ذوق تکلف مین ہے تکلیف سراسر ہ آرام سے وہ ہے جو تکلف نہین کرتا ہ

تکلف بر افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند که دور شدن و باقی نماندن تکلف است (شفائی اصفهانی ؎) بملک بی نوائی ہرچه خواہی می توان کردن ؛ تکلف گر برافتد پادشاہی می توان کردن ؛ (اردو) تکلف باقی نہ رہنا۔ بے تکلف ہونا۔

تکلف رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از سندش استعمال (تکلف از میان رفتن) بمعنی باقی نماندن تکلف پیداست (شاہی سبزواری ؎) ساقی بغم تو عقل و جان رفت ؛ می دہ که تکلف از میان رفت ؛ (اردو) باہمی تکلف باقی نہ رہنا۔ تکلف نہ ہونا

تکلف ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تکلف کردن است (والہ ہروی ؎) مستانش تکلف که تکلف قدری ؛ چون برہم خورد محض کلفت باشد ؛ (اردو) تکلف کرنا

تکلف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است۔ صاحب بحر گوید که معروف و نیز دادن چیزی بشخصی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہمزبانش۔ سند این از سالک قزوینی بر تکلف گذشت (اردو) تکلف کرنا۔ کوئی چیز کسی شخص کو دینا۔

تکلم بقول بہار بمعنی سخن گفتن می فرماید که بالفظ شکستن بمعنی برہم زدن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و بضم لام مشدد۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان بمعنی اسمی یعنی کلام استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب ہم (ظہوری ؎) در و ام دیدہ گوش گرو کردہ عقل و ہوش ؛ طاقت بباد دادہ حسن تکلم است ؛ (اردو) تکلم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گفتگو۔ کلام۔ بول چال۔

تکلم شکستن مصدر اصطلاحی. آصفی گوید کہ بمعنی برہم زدن است **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش استعمال مصدر شکنیدن پیداست کہ بجایش خودش می آید

(عرفی ؎) تا زی بلب فسانہ پردازی ۔ زنگونہ کہ شکنی تکلم ۔

(اردو) پریشان کرنا برہم کرنا

تکلم کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی گفتگو کردن است (شفائی اصفہانی ؎)

آخر چہ شد کہ ہیچ تکلم نمی کنی ۔ خامش چیا دلعل شکر خای کیستی ۔

مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال مصدر گفتن پیداست کہ بجایش می آید **(اردو)** گفتگو کرنا۔ بات کرنا۔

تکلم نمودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکلم کردن است (ہلالی استرآبادی ؎)

شنیدم کہ تکلم نمود ہیچو مسیح ۔ باین حدیث لب لعل روح پرور او ۔

(اردو) بات کرنا۔

تکلہ بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری وناصری بضم اوّل بروزن عقلہ (۱) نام یکی از اتابکان است کہ در شیراز پادشاہی کردند و (۲) دیوانہ را نیز گویند (شیخ سعدی ؎)

مظفر الدین سلجوق شاہ کز عدلش ۔ روان تکلہ و بولفرسعدی نامند ۔ خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید کہ لقب است نہ علم **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است و وجہ تسمیۂ معنی اوّل واضح نشد کہ چرا باین لقب موسومش کردند **(اردو)** (۱) پادشاہان شیراز سے ایک پادشاہ کا لقب تکلہ تھا (۲) دیوانہ۔

تکلیف بقول بہار بہ اندازۂ طاقت کار فرمودن کسی را و فارسیان بمعنی مطلق کار فرمودن بالفظ کردن استعمال نمایند پس تکلیفات شرعیہ بنا بر مشہور از قسم تسبین باشد **مؤلف** عرض کند

کہ لغت عرب است بالفتح وکسر لام۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی زحمت ودشواری بامصادر فارسی کنند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) امنع عرف تو تکلیف بر ظہوری نیست ہ جز این دگر چہ توان گفت بر زبان اینست ہ (اردو) تکلیف۔ بقول آصف مؤنث۔ اسم مؤنث۔ طاقت سے زیادہ کام لینا۔ زحمت۔ دشواری۔

تکلیف بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ زحمت بودن است (حمید بخاری ؎) بہ تکلیف فطرت دلیری نمود ہ بہ سنی کہ تکلیف راوی نبود ہ (اردو) تکلیف ہونا۔ زحمت ہونا۔

تکلیف دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی زحمت دادن وبتلای زحمت کردن است وکنایہ از طلب کردن (شفائی اصفہانی ؎) تکلیف میدہم بجز لفظان یگان یگان ہ باشد این بہانہ باوساغری دہم ہ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر دادن پیدا است کہ بجائش (اردو) تکلیف دینا۔ زحمت دینا

تکلیف شدن بسر میز مصدر استطاعی صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی گفتن کہ میز تیار است صاحب رہنما صراحت مزید کند کہ زحمت دادن برائے آمدن بر سر میز وطلب کردن بر سر میز **مؤلف** عرض کند کہ این محاورہ معاصرین عجم است کہ بمعنی طلب کردہ شدن بر سر میز استعمال کردہ اند (اردو) میز پر طلب کیا جانا کھانے کے لئے ہ

تکلیف کردن مصدر استطاعی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند والا ہروی (؟) بمعنی طلب کردن پیدا است وہمین است محاورہ معاصرین

عجم ہم چنانکہ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار (تکلیف بہ بال کردند) را بمعنی (دعوت دادند و طلب کردند در محفل رقص) نوشتہ و صاحب روزنامہ ہم این را بمعنی (مستدعی شدند کہ بضیافت خانہ بیائیم) آوردہ (والہ ہروی ص) ہشدار کہ مقتضای پیری پا تکلیف کند بہ گوشہ گیری پا درین شعر ہم معنی طلب کردن و مستدعی شدن است و (۲) بمعنی زحمت رسانیدن ہم (ظہوری ص) با ہمہ طفلی و نادانی خود میدانم پا کہ مرا بیہودہ تکلیف تحمل نکند پا صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ معنی این باعث شدن کسی را بر امری باشد و ہمین است مقصود معنی اول بیان کردہ مہاجبان روزنامہ و رہنما ہم فہمیدہ اند کہ از ہر دو اسناد بالا استعمال مصدر کردن پیدا است کہ بجا بکار می آید (اردو) (۱) طلب کرنا کسی امر کا باعث ہونا۔ (۲) ایذا پہنچانا تکلیف دینا

(۱ الف) تکلیف کسی بر خاک افگندن

(ب) **تکلیف کسی بر خاک انداختن** مصدر اصطلاحی۔ الف۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت از عالم حرف کسی بر خاک افگندن باشد یعنی قبول نکردن (سحر کاشی ب ص) می خورد و مستانہ خرامید بصحرا پا بر خاک بیندا ختہ تکلیف ہوا را پا **مؤلف** عرض کند کہ بر وای رحمت و تکلیف نکردن است۔ تعریف خان آرزو درست نیست قائل (اردو) الف و ب تکلیف کی پروا نکرنا۔

تکلیف نمودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) مرادف معنی دوم تکلیف کردن است و (۲) بمشاہدہ آوردن تکلیف ہم (نثر عالی شیرازی) عطار قضا کیفدان بلا بکروش در آوردہ ہمکنان را تکلیف نشہ سرشار ہر بازی می نمود پا (اردو) (۱) دیکھو تکلیف کردن کے دوسرے معنے (۲) تکلیف دکھلانا تکلیف سے آگاہ کرنا

تنکار (الف) بقول سروری بدیل تکمر بضم تا وسکون کاف وفتح میم تیر معروف باشد که پیکان ندارد وآن را تخمار نیز خوانند (امیر خسرو ؒ) هم از ولیت خوارج نشانهٔ لعنت پاکه سنگ زن است برایشان سزاوار تنکار است ؛ **مؤلف** عرض کند که باعتبار سروری که محقق زبان خود واز اهل زبانست تنکار را اصل دانیم وصاحب برهان هم این را بهمین معنی آورده و تخمار را مبدلش دانیم که کاف به خای معجمه بدل شده چنانکه شاماکچه وشاماخچه و ..... (ب) **تکم** را محذف الف دانیم که صاحب برهان ذکرش به همین معنی فرموده صاحبان جامع وناصری هم ذکر این کرده اند (ب) جامع ومؤید ب را به همین معنی آورده اند ومابر تخمار که گذشت صراحت باخذ دیگر هم کرده ایم وبحاظ آن تخمار اصل باشد وب مبدلش (اردو) الف وب دیکھو تخمار ۔

تکمہ بقول برهان وجامع وناصری بضم اول وسکون ثانی وفتح میم گوی گریبان وامثال آن ۔ بهار گوید که بالفظ بستن وکردن وکشادن ونهادن مستعمل **مؤلف** عرض کند که هیچ خصوصیت با این مصادر ندارد وتصرفش در ملحقات می آید ۔ اسم جامد فارسی زبان است ۔ (اردو) تکمہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو انگل ۔

تکمہ بستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی قائم کردن تکمه باشد در حلقه وازبندش است وتعریف بندیدن بجایش می آید (واصف بخاری ؒ) تا به برکرده ای سرو قبای آبی ؒ تکمه بندد به گریبان تو گل از شبنم ؒ (اردو) مصدر تکمہ بندیدن پیداست که مرادف این گھنڈی لگانا گھنڈی کو اس کے حلقہ میں قائم کرنا

تکمہ بند استعمال۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حلقہ کہ تکمہ دران بند شود و جاگیرد (ظہوری ؎) گریبان شاخ است چون ہرزہ خندہ ؛ شد سعی نشو و نما تکمہ بند ؛ (اردو) گھنڈی قائم کرنے والا۔ وہ مقام جہاں گھنڈی لگا دیتے ہیں جسکو دکن میں بلڈا کہتے ہیں گھنڈی کا حلقہ۔ مذکر۔

تکمہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکمہ بستن است کہ گذشت (خالص اصفہانی ؎) ازان دمی نکشاید کہ کردہ اندای گل ؛ ز غنچہ دل ما تکمۂ قبای ترا ؛ (اردو) گھنڈی لگانا گھنڈی کو اُس کے مقام پر قائم کرنا۔

تکمہ کشادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بیرون کردن تکمہ از حلقۂ او (ظہوری ؎) غنچہ تا نکہت کند در جیب ؛ بسر انگشت برگ تکمہ کشاست ؛ (اردو) گھنڈی کو اُس کے حلقہ سے نکالنا۔ گھنڈی نکالنا۔ کھولنا۔

تکمہ نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن و قرار دادن تکمہ باشد (لسانی شیرازی ؎) زسیم اشک نہم چاک سینہ را تکمہ ؛ کہ سر برون نکند آہ عاشقانۂ دل ؛ (اردو) گھنڈی قائم کرنا۔ گھنڈی قرار دینا۔

تکمیل بقول بہار تمام گردانیدن۔ می فرماید کہ بالفظ دادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر میم فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تمام و کامل می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تکمیل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تمام۔ پورا۔ انجام۔ کمال۔

تکمیل دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ باتمام رسانیدن و کامل کردن (انوری) ؎ سایۂ کز مدد مدّ سوادش دادست ۔ دست کحّال قضا دیدۂ دین را تکمیل کرد (اردو) کامل کرنا۔

تلند بقول برہان و جامع و ناصری بفتح اوّل بروزن کمند آشیانۂ مرغان را گویند صاحب برہان می فرماید کہ بکسر اوّل ہم گفتہ اند و جائی مرغ خانگی را نیز گویند۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری بر معنی آشیانۂ مرغان قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ بجای تازی نیز گذشت و اغلب کہ بجای تازی تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما این را ہم اسم جامد فارسی زبان دانیم و آنچہ بموحدۂ اوّل گذشت صراحتش ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بلند۔

تلو بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری بروزن عدو (۱) نان تنک روغنی را گویند و (۲) موی درہم پیچیدہ و مجعد را ہم (اثیر الدین اخسیکتی ؎) در تکوی تست جان من اسیر ؎ چون غریبی کو بطلبت خو گرفت ۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) روغنی روٹی۔ مؤنث (۲) پیچیدہ بال۔ مذکر۔

(الف) تنک وتنا **(ب) تنک وتنانہ** اصطلاح۔ بقول بحر ہر دو مرادف تنک تنانہ گذشت صاحب ناصری با تکاپوی ذکر این کردہ مرادفش گوید **مؤلف** عرض کند کہ الف مخفف ب باشد و ہر دو مرادف تکاپوی و تنک تنانہ کہ بجایش گذشت مخفف ب (اردو) دیکھو تکاپو۔

تلو بقول برہان و جامع بفتح اوّل و واو مجہول بروزن طوطی (۱) صرای باشد کہ آن را از خاک و خاکستر یا از گل بصورت جانوران خصوصاً بصورت شیر سازند و بدان شراب خورند صاحب برہان

گوید که بدین معنی بجای حرف ثانی لام هم بنظر آمده و بضم اوّل (۲) غرفهٔ بزرگ را گویند و (۳) نشانهٔ تیر و هدف را هم گفته اند (استاد رودکی ؎) می گسار اندر تکوک شاهوار با خود بشادی روزگار نوبهار و صاحب جهانگیری معنی سوم را ترک کرده صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل کرده گوید که و لیکن بدین معنی بلوک بضم با و لام آمده و بیای تازی و کاف هم و بیای فارسی بمعنی غرفه (الخ) و از معانی دوم و سوم کناره کشیده و صاحب ناصری بحوالهٔ قول رشیدی و برهان بذکر معنی اوّل می فرماید که اصح آنست که در بای فارسی نگاشته شده می فرماید که سروری و دیگران درین لغت اختلاف بسیار و خبط بی شمار کرده اند و الله اعلم خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل می فرماید که آنچه بعضی بتای تازی و کاف آورده اند هر دو تصحیف است می فرماید که بمعنی غرفه نیز نوشته اند لیکن بدین معنی به با و لام گذشت **مؤلف** عرض کند که ما باعتبار جامع که محقق زبان خود است این را بهر سه معنی صحیح دانیم که اسم جامد فارسی زبان است با با تا بدل شود و بای عربی به فارسی چنانکه تنکوب و تیکوت و تب و تپ و کاف با لام هم بدل شود چنانکه الحاک و آلماک جادارد که لغات گذشته مبدّل این باشد یا این مبدّل آن مراد در صحت این لغت کلامی نیست **(اردو)** (۱) صراحی جسکو مٹی یا سونے یا چاندی سے بشکل جانور بناتے ہین خصوصاً شیر کی شکل مین جس سے جام شراب کا کام لیتے ہین۔ مؤنث (۲) بڑی کھڑکی مؤنث (۳) نشانہ۔ مذکر۔

تکول بقول ملحقات برهان بمعنی اوّل تکوک که گذشت **مؤلف** عرض کند که مبدّلش که کاف بدل شده به لام که ذکرش همه را انجا کرده ایم

(اردو) دیکھو تکوک کے پہلے معنے۔

تکوی بقول برهان و جهانگیری و جامع مرادف تکوک که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که

سند این همه را بخاطر گذرانید و این مزید علیه	آنست (اردو) دیکھو تکو ۔

تکمه بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری بفتح اوّل و تشدید کاف بروزن عکه (۱) بزرگی را گویند که سر کرده و پیشرو گله و گروه سفندان باشد و بزرگ را نیز گفته اند (چنانکه بر باژن گذشت) و (۲) یک جلد دفتر را هم می گویند و (۳) سرگین گاو و میش که آن را بدست پهن کرده بکهته سوختن خشک نموده باشند و بضمّ اوّل (۴) نوعی از تیر است که بجای پیکان گرهی دارد (همان تکمار که گذشت) و (۵) پشته و بلندی و بکسر اوّل (۶) لقمه و (۷) پاره هر چیز چنانکه گویند فلان چیز را تکه تکه کرد یعنی پاره پاره ساخت (همین معنی ششم بر تک هم گذشت) صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و ششم و هفتم گوید که (۸) طائفه بزرگی از ترک که صاحب فدائی بر معنی پنجم و ششم قانع صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار می فرماید که بمعنی (۸) نژاد هوو و (۹) نر خرگوش هم ۔ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامه مذکور ذکر معنی اوّل کرده گوید که بزکوهی است و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم همزبانش و هم او گوید که معاصرین عجم (۱۰) بمعنی ازاربند بالکسر استعمال کنند و صاحب سواد السبیل بدین معنی معرب گوید ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بحوالهٔ قوسی می فرماید که بفتح و تشدید کاف است و بذکر دیگر معانی تا معنی هفتم صراحت مزید کند که قوسی تکاتک در لغات عرب بمعنی تکه فروش آورده و این دلالت دارد که تکه عربی باشد مؤلّف عرض کند که لغات عرب ازین ساکت و صاحب لغات ترکی این را بمعنی اوّل لغت ترکی گفته پس بخیال ما فارسیان همین لغت ترکی را بمعنی اوّل استعمال کرده اند و معاصرین عجم مجازاً بمعنی هشتم و نهم هم و بمعنی هفتم اسم جامد فارسی زبان است و معانی دوم و ششم مجاز آن و بدیگر معانی هم چاره نیست مجرّا

کہ باعتبار محققین اہل زبان اسم جامد فارسی دانیم (اردو) (۱) نر بکرا۔ چھیلا۔ مذکر (۲) دفتر کا ایک حصہ۔ مذکر (۳) اُپلا۔ دیکھو پاچک کے پہلے معنے (۴) دیکھو تکار (۵) پشتہ بلند۔ ٹیلا۔ مذکر (۶) لقمہ۔ مذکر۔ دیکھو تک (۷) ہر چیز کا تکڑا۔ مذکر (۸) نرہرن دیکھو آہو (۹) خرگوش کا نر۔ مذکر (۱۰) ازار بند۔ مذکر۔

تکہ وجنازہ مثل۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و دیگر محققین امثال ہم این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ ما از حقیقت معنی و محل استعمال این بیخبریم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تکیز بقول برہان و جامع بروزن تمیز تخم و استخوان انگور را گویند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ در کتب معتبرہ دیدہ نشد و تکز بدون تحتانی و تکس گذشت پس تکیز و تکین کہ می آید ہر دو مصحف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ہر گاہ صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست ذکر ہر دو کردہ پس چرا نگوئیم کہ این اصل است و اسم جامد فارسی زبان و تکز کہ گذشت مخفف این و جاداں کہ این را مزید علیہ آن ہم دانیم تصحیف قرار دادن درست نباشد کہ محقق صاحب زبان تصحیف آن می کند (اردو) دیکھو تکز۔

تکین بقول برہان و جامع بروزن زمین (۱) نام پادشاہی و (۲) بمعنی زیرین و (۳) تخم و استخوان انگور ہم۔ صاحب سروری بر معنی اول قانع (انوری) (۱) آنکہ قدر و رای خدمتش افگند کوہ را تکین

کشان دودۂ بیال و تکین را، **مؤلف** عرض کند کہ تک بمعنی تہ آمدہ و از ہمین است بمعنی دوم از قبیل زیر و زیرین یعنی منسوب بہ تہ و بمعنی سوم مبدل تکیز چنانکہ پائیز و پائین (اردو) (۱) تکین

ایک بادشاہ کا نام جس کی صراحت نہیں ہوئی ہے	(۲) نیچے کا (۳) دیکھو تکیز اور تکزا اور تکشر ۔

تکیہ بقول بہار (۱) بالش وچیزی کہ بران تکیہ زنند و در ہند تکیہ بالش را گویند و در فارسی بالش و نازبالش و بالین و نازبالین و (۲) بمعنی پشتی می فرماید کہ این فارسی است ماخوذ از تکاۃ بوزن کلاۃ کہ در عربی بدین معنی آمدہ و بمجاز است پشت و پناہ و (۳) مکان بودن فقرا چنانکہ تکیۂ صائب کہ جای پاکیزہ الیست در صفاہان و مزار صائب دران واقع شدہ و (۴) بمعنی اعتماد نیز (محسن تاثیر ۳۵) در تکیۂ فراغت ماقیل و قال نیست ؎ آنجا کہ ہست بالش ماخون نمی پرد ؎ (ولہ ۳۵) یا دحق منزل آرام وفاکیشان است ؎ تکیہ بر لطف خدا تکیۂ درویشان است ؎ می فرماید کہ بالفظ آوردن و داون و داشتن و زدن و کردن مستعمل ۔ صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم گوید کہ عاشورخانہ را گویند ۔ صاحب سواء السبیل تکیہ را بہ تشدید تحتانی معرب گوید از تکیۂ ترکی بمعنی سوم ۔ صاحب لغات ترکی ازین ساکت و صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است لغت فارسی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ لغت فارسی دانیم و استعمال این با مصادر فارسی ترکیب فارسی در ملحقات می آید (**اردو**) (۱) تکیہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو بالش کے پہلے معنے (۲) پشتی گاہ ۔ پناہ کی جگہ ۔ مؤنث (۳) تکیہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فقرا کے رہنے کی جگہ (۴) تکیہ بقول آصفیہ ۔ بہروسا ۔

تکیہ آوردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بالش آوردن است	و معنی دیگر ندارد (**اردو**) تکیہ لانا ۔
	تکیہ باشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر تکیہ بودن کردہ کردہ از معنی ساکت و سند می

براسی آن آورده ازان ہمین مصدر مرکب پیداست
کہ بمعنی اعتماد بودن است (علی سرہندی ؎)
اہل ہمت را نباشد تکیہ بر بازوی کس
بی چوب وطناب استادہ است ہ مؤلف
عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (اردو) بہروسہ
ہونا تکیہ ہونا بھی کہہ سکتے ہین اسلئے کہ تکیہ بمعنی
بہروسہ اردو مین مستعمل ہے دیکھو تکیہ کے
چوتھے معنے۔

تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال
و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ فارسیان بحرمت نشست
گاہ بزرگان این مثل زنند بطریق موعظت در
ادب مقصود آنست کہ بر جای بزرگان نباید
نشست (اردو) دکن مین کہتے ہین "بزرگون
کے تکیہ سے ٹیکا نکرو"

تکیہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
مرادف تکیہ باشیدن است کہ گذشت سند آصفی
بکارش می خورد و ہمدرا نجا نقش کردہ ایم۔
معاصرین عجم این را ہم بر زبان دارند چنانکہ گویند
"ما را بر قول او تکیہ بود کہ این را کردیم"
یعنی بر قولش اعتماد بود (اردو) دیکھو تکیہ باشیدن

تکیہ جای اصطلاح۔ بقول بہار (۱) مسند
و (۲) بمجاز پشت و پناہ (عرفی ؎) خستگان
را بژدہ صحت ہ تکیہ و تکیہ جافرستادی ہ صاحب
بحر ہم ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ
قلب اضافت جای تکیہ باشد بمعنی مسند کہ تکیہ بر
مسندی نہند و معنی دوم مجاز آنست (اردو)
(۱) مسند۔ موثث (۲) پشت و پناہ۔ موثث

تکیہ خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی
بالش خوردن صاحبان بحر و بہار و مصطلحات
ہم ذکر این کردہ اند (ظہوری ؎) در طبع از
گرانی سبکی ہ تکیۂ کاہ خوردہ کوہ وقار ہ طالب

کلیم ؎) زبسکه شیشه رطوبت پذیر شد زهوا ؎ اگر زیاده خورد تکیه افتد از اندام ؎ **مؤلف** عرض کند که مقصود از استعمال باش کردن است **(اردو)** تکیہ لینا تکیہ کو کام مین لانا۔

تکیه دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پناه دادن است (علی سبزواری ؎) نموده می شفقی چهره فرنگ ترا ؎ به ناز بالش گل تکیه داد رنگ ترا ؎ (ظهوری ؎) چه شد تو عذر خدنگ جفای خویش مخواه ؎ دل ضعیف اگر تکیه بر پیکان داد ؎۔ **(اردو)** پناہ دینا۔ مدد دینا۔

تکیه داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی اتکا داشتن بر کسی۔ از اسناد پیش کرده استعمال مصدر داریدن پیداست که بجای خودش می آید (جناب اصفهانی ؎) تکیه بر خورشید دارد طاق ابرویت مگر ؎ هست طاق بارگاه خسرو گردون جناب ؎ (سعدی ؎) که خلقی بر تو تکیه دارند و پشت ؎ بنایست خلقی بیکبار کشت ؎ **(اردو)** بہروسا رکھنا۔ اتکا کرنا۔ ٹیکا کرنا۔

تکیه زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی اتکا کردن است (جبلی غرجستانی ؎) گه جعد سوسن پوشش او تکیه زده بر دوش او ؎ گه سر نهد بر گوش او زلفین عنبر سای او ؎ (نظامی ؎) مزن تکیه بر مسند و تخت خویش ؎ که هر تخت را تخته هست پیش ؎ مخفی مبادکه از سند نظامی استعمال مصدر زدن پیداست که بجایش می آید **(اردو)** اتکا کرنا۔ بہروسہ کرنا۔

تکیه ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تکیه زدن و تکیه کردن است (نظامی ؎) طرح نبرقاب در اندا ختم ؎ تکیه بر آمرزش حق ساختم ؎ **(اردو)** تکیہ کرنا۔ بہروسہ کرنا۔

تکیه فرستادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بدد کردن و پناه دادن است (عرفی شیرازی ؎) خستگان را بژده صحت بُد تکیه و تکیه جا فرستادی ؎ (اردو) مدد دینا۔ پناہ دینا۔

تکیه کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی اتکا کردن (باقر کاشی ؎) در آید چون خیال خیل مژگان تو در خاطر ما کنم گہ تکیه بر شمشیر و گہ بر خنجر آسایم ؎ (سلمان ساوجی ؎) دم خوش میدہد ہر دم بجای صبا مارا ؎ ولیکن تکیه بر باد صبا کردن توان نتوان ؎ (سعدی ؎) مکن تکیه بر دستگاہی کہ ہست ؎ کہ باشد کہ نعمت نماند بدست ؎ مخفی مباد کہ از سند اول و سوم استعمال مصدر کردن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) تکیہ کرنا۔ بہروسا کرنا۔

تکیه گاه اصطلاح بقول بہار عجم تکیه جای صاحب بحر ہم آورده مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (عرفی ؎) صبا بہ عید کہ در تکیه گاه ناز و نعیم ؎ گدا کلاه بسر کج نہاد و خوشه دہیم ؎ (ملا سفید بلخی ؎) تکیه گاہم جلالت است چو چشم ؎ بالش مخمل شکر خواب است (ملا طغرا ؎) بموی کمر ابروان ہمنشین ؎ سر ناز را تکیه گاه از سرین ؎ (حیاتی گیلانی ؎) ای کوته از صفات تو فکر بلند ما ؎ داغ تو تکیه گاه دل دردمند ما ؎ (اردو) دیکھو تکیہ جاے۔

تکیه گاه داشتن استعمال بمعنی پناه گاه داشتن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ ظہوری استعمال (تکیه گاه داریدن) کرده عیبی ندارد کہ داریدن و داشتن ہر دو یکی است (؎) کاہش ازین بیشتر کسی ندشنید است ؎ پیکرم از سایه تکیه گاه ندارد ؎ (اردو) پناہ گاہ رکھنا۔ سہارا رکھنا۔

تکیه گاه داشتن استعمال صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی پناه گاه کردن است (کمال اصفهانی ؎)
سه تیزه ساز در دل تکیه گاه ۔ لب تیغ کرده زبان
بوسه گاه ۔ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر
ساختن پیدا است که بجالیش می آید (اردو)
پناه گاه بنانا ۔ بهر دو سه کا مقام قرار دینا ۔

تکیه گاه کردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که مراد از تکیه گاه ساختن است از سند بالا استعمال
مصدر کردن پیدا است عیبی ندارد که بجالیش
می آید (صاحب ؎) نقش مراد طرح ۔ اقبال
می دهند ۔ جهی که تکیه گاه خود از بوریا کنند ۔
(اردو) پناه گاه بنانا ۔ (دیکھو تکیه گاه ساختن)

تکیه گرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی پناه گرفتن است (شفائی اصفهانی)
؎ چون روز هجر روزی من شد سحر نشد
یا شام غش که تکیه بروز جزا گرفت ۔
(اردو) پناه حاصل کرنا ۔ پناه لینا ۔

تکیه گه شدن استعمال ۔ بمعنی پناه گاه قرار
یافتن مؤلف عرض کند که موافق قیاس
است (ظهوری ؎) انتظاری که شود
تکیه گه وعده کجاست ۔ یا اینچنین خون دلم
از وعده بی مدت شد ۔ مخفی مباد که از سند بالا
استعمال مصدر شدن پیدا است که بجالیش می آید
(اردو) پناه گاه قرار پانا ۔

فوقانی با کاف فارسی

تنک بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی بفتح اول و سکون ثانی بمعنی (۱) تنه و
پائین همچو تنه حوض و بن چاه و امثال آن و (۲) بمعنی تک و دو و هم و (۳) بوم و زمین
و (۴) فریاد و بانگ بلند و جار و (۵) بلغت زند و پازند خرمه های رسیده (امیر خسرو

ل) و رنگ آبش زصفا ریش خورد ہ کو رتواند بدل شب شمرد ہ (مولانا جامی ۵۲) بگاہ جاہ اگرچہ تیز تگ بود ہ بوقت کامرانی سست رگ بود ہ (بدر جاجرمی ۵۳) مہ در نسیج تگ سیہ بزاز سیمابی کلہ ہ تگ زر دفوطہ تہ بتہ ہنگام سود ارتختہ ہ خان آرزو در سراج بذکر معانی بالا گوید کہ آنچہ برہان و سروری معنی دوم را بکاف تازی نوشتہ اند خطاست و (۶) بمعنی قماش ہم بہار بر معنی اول قانع و گوید کہ در اصل بمعنی پایانست و لہذا بمعنی قدم قعر دریا و مانند آن نیز آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ بہمہ معانی بالا اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ در بعض معانی بکاف عربی گذشت مبدل این ہمچون گند و کند و برای معنی ششم بیان کردہ خان آرزو مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) (۱) تہ۔ مؤنث (۲) دوڑ دہوپ۔ مؤنث (۳) زمین۔ مؤنث (۴) فریاد۔ مؤنث (۵) پکا ہوا خربزہ۔ مذکر (۶) کپڑا۔ مذکر۔

تگاب بقول برہان و جہانگیری و جامع بروزن شراب (۱) پیالہ باشد از نقرہ وغیرہ کہ در تہ آن لولہ نصب کردہ باشند و با آن شراب و کلاب و امثال آن در شیشہ کنند و آن را در عربی قیف گویند و (۲) زمین نشیب پر سبزہ و علف کہ آب باران بران بدود و جا بجا بماند و (۳) نام روستائیست از ولایت کنجہ و (۴) جنگ و خصومت را نیز گفتہ اند و (۵) نام پردہ ایست از موسیقی (امیر خسرو ۵۴) تگابی بدبر آب سبزہ دردی ہ بلندیہاش پیراہن پیاپی ہ (ابوالفرج رونی ۵۵) نہ مرا با تگاب او پایاب ہ نہ مرا با کشاد او جوشن ہ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ ظاہرا بدین معنی مرکب است از تگ بمعنی بن و آب و ذکر دیگر معانی ہم کردہ گوید کہ تگاب مبدل این است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ ہمین صراحت ماخذ درست می نماید و دیگر معانی

اسم جامد فارسی زبان دانیم و برای آن مرکب مذانیم (اردو) (۱) قیف۔ اسم مذکر۔ دیکھو بتو (۲) نشیبی زمین۔ مؤنث (۳) ایک دیہ کا نام ولایت گنجہ سے تگاب ہے۔ مذکر (۴) جنگ لڑائی۔ خصومت۔ مؤنث (۵) موسیقی کے ایک راگ کو فارسیون نے تگاب کہا ہے۔ مذکر۔

تگاپو اصطلاح۔ بقول آصفی وبہار وانند بمعنی دویدن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوادوش است نہ دویدن والف اتصال درمیان تگ وپو است مرکبات این در ملحقات می آید وآنچہ بکاف عربی گذشت اصل است واین مبدلش ہمچون کند وکنند (ظہوری ۵) در آخر رہ ظہوری افتاد ؎ وین طرفہ کہ اول تگاپوست ؎ (اردو) دیکھو تگاپوے۔

تگاپو زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوادوش کردن است (نظامی ۵) شنیدم کہ رستم سوار دلیر ؎ بہ تنہا تگاپو زدی ہمچو شیر ؎ (اردو) دوڑ دھوپ کرنا تگ ودو کرنا۔

تگاپو کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تگاپو زدن است (فیضی ۵) ؎ بر رہ عشق تگاپو کردن ؎ پیوستہ بخورشید ازل

رو کردن ؎ (اردو) دیکھو تگاپو زدن۔

تگاپوی بقول رشیدی تاختن ودویدن مرادف تگ وتاز **مؤلف** عرض کند کہ خان آرزو در سراج ہرچہ گفتہ ما بر تگاپوی نقاش کردہ ایم کہ بکاف تازی گذشت وصراحت ماخذہم ہمدرانجا وتحانی آخرہ زائد است (اردو) دیکھو تگاپوے وتگاپو۔

تگامشی اصطلاح۔ بقول انند وغیاث بفتح اول وکاف فارسی وفتح میم وکسر شین معجمہ کلمۂ مرکب است از تگ ومشی والف

برای اتصال است چنانکه در تگاپو دو دوادو پس معنی تگاپو بسیار دویدن باشد و چون لفظ تگ بمعنی عقب و پس نیز می آید درین صورت الف برای اشباع شود و معنی آن تعاقب باشد یعنی در پی کسی دویدن **مؤلف** عرض کند که تگ بمعنی پس و عقب اصلا نیامده البته تگ بکاف تازی بمعنی قریب و پیش گذشت پس این را به کاف تازی بمعنی تعاقب گرفتن من وجهٍ می توان نه به کاف فارسی و دیگری از محققین زباندان و اهل زبان غیر ازین دو محقق هندنژاد ذکر این نکرده است (اردو) دیکھو تگاپو۔

تگاندن بقول بهار و انند بمعنی افشاندن (ملا طغرا) جواب بهاری تگاندلباس ؛ ضد اپیچیدن از رشید در هفت طاس ؛ صاحب نوادر که همان بهار است صراحت مزید کرده که افشاندن جامه و امثال آن تا از گرد و غبار پاک شود **مؤلف** عرض کند که تگانیدن بکاف عربی بجایش گذشت و صراحت ماخذش هم همدر انجا مذکور۔ کم غوری این هر دو محققین است که این را بکاف فارسی قائم کرده اند و تگ که بکاف فارسی گذشت هیچ تعلق از ماخذ این ندارد (اردو) دیکھو تگانیدن۔

تگاو بقول برهان و جهانگیری و جامع مرادف تگاب که گذشت **مؤلف** عرض کند که مرادف و مبدل اوست چنانکه آب و آو (حکیم سنائی) داشت زالی به روستای تگاو ؛ مهستی نام دختری مه کاو ؛ (منوچهری) وقت سحر گه چکاو خوش بزند در تگاو ؛ ساعتکی کنج کاو کاعتکی کنج ماو ؛ (حکیم سوزنی) چو آید آید باوی سبو و دوره خم ؛ چو شد تگاسه سبو باد وی تگاو کدو ؛ (اردو) دیکھو تگاب۔

تگاور بقول بهار و انند بمعنی ترکیبی آن مسطو

به تگ است از عالم ولاد و تتاور و لهذا
اطلاق آن بر مرکب آمده و بعضی گویند اسپ
را هوار خصوصاً چه گویا صاحب تگ است
که قدم باشد و قدم عبارت از رهوار یست
به یای مصدر و غیر را هوار عموماً **مؤلف** عرض
کند که ماحقیقت این بر تگاور بیان کرده ایم که
به کاف تازی گذشت (اردو) دیکھو تگاور
(کاف عربی کے ساتھہ)

تگاور ابلق اصطلاح - بقول مؤید همان
تگاور ابلق که بکاف تازی بجایش گذشت
مؤلف عرض کند که ماحقیقت ماخذ این همه را
بیان کرده ایم (اردو) دیکھو تگاور ابلق -

تگ بن اصطلاح - بقول ملحقات برهان
حوض کوچک باشد **مؤلف** عرض کند که دیگر
همه محققین ازین اصطلاح ساکت و معاصرین
عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال این گیر آید
توانیم بالفتح و ضم موحده خوانیم که تگ بمعنی
زمین و بن بمعنی بنیاد و سوراخ گذشت اندرین
صورت این کنایه باشد از حوض کوچک (اردو)
چھوٹا حوض - مذکر -

تگ بند اصطلاح - بقول واسته همان
تگ بند که بکاف تازی بجایش مذکور شد **مؤلف**
عرض کند که ماحقیقتش همه را انجا عرض کرده ایم
(اردو) دیکھو تگ بند -

تگتاز بقول برهان و جامع و جهانگیری بفتح
اول و تای قرشت بروزن پرواز تاختن و
دویدن و جستجو کردن **مؤلف** عرض کند که
مبدل همان که بکاف عربی گذشت چنانکه کند
و گند - صراحت ماخذ این همه را انجا کرده ایم -
(اردو) دیکھو تگتاز -

تگ دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بمعنی دواندن است (نظامی ۵) زد بر زمین
تخت عماریم را بتگ به صبا داد سواریم را بگ

بخیال ما این به کاف عربی است (اردو) دوڑانا۔

تگدی بقول بهار و انند گدیه کردن (حکیم شفائی ؎) بچاره تگدی چو مشتری کردن پنهاده است شب و روز پای دکانش ؛ **مؤلف** عرض کند که وارسته بدیل (پاسے دکانی) ذکر این هم کرده گوید که اکثر الفاظ فارسی است که فارسی زبانان عربی دان تصرفی درآن کرده بطور عربی ساخته اند و بعض الفاظ عربی را بطور فارسی تراشیده و این هم یکی ازان است (الخ) ما می گوئیم که این منقرس است (اردو) فقیری۔ مؤنث۔

تگرگ بقول برهان و جامع بفتح اول و ثانی و سکون رای قرشت و کاف فارسی (۱) معروف است که ژاله و یخچه باشد و بفتح رای قرشت بروزن نعرک (۲) پایه و پی دیوار را گویند۔ صاحبان سروری و ناصری بمعنی اول قانع (شاعر ؎) ژاله از نرگس فرو بارید و گل را آب داد ؛ وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد ؛ صاحب غیاثی گوید که دانه هائی که یخ بسته از آسمان می بارد صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار هم ذکر معنی اول کرده و صاحب محیط می فرماید که بعربی جلید و به ترکی دولی و بهندی اولا و گارنا مند و مزاج و جمله افعال مانند برف است و ازان کثیف تر و بقول گیلانی طبع جلید سرد تر و گاهی ازان گرمی و خشکی ظاهر می شود بالعرض و برای پیران بد است و آب آن نافع درد دندان حادث از حرارت و نیز آب آن نافع زلوچسپیده در حلق و گفته اند که چون تگرگ را بر پاچه گریاس پهن نمایند و بر گردن صاحب سلعه گلوکه در بنگاله می شود بندند باعث تحلیل است **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان باشد بهر دو معنی (اردو) (۱) اولا بقول

آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ژالہ۔ تگرگ۔ تیہر۔ بکری (۲) نیو۔ مذکر۔ دکن میں پایہ کہتے ہیں۔

تنگ زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی نگاہ کردن است (اثر شیرازی ؎) ہزار سال بہ گرد حریم او نرسد ہ بیای آہو اگر تنگ زند چو نافہ عبیر ہ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر زندن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) دوڑنا۔ تک و دو کرنا۔ بھاگنا۔

تنگر بقول سروری بفتح تا و کاف فارسی۔ دانہ انگور۔ می فرماید کہ شمس فخری بضم تا کاف آورد و گفتہ کہ قافیہ ندارد و آنرا در شرح سامی بفتح تا و کسر کاف تصحیح کردہ (ابو العباس ؎) تنگر نیست گوئی در انگور او ہمہ شیرہ دہد یکہ زرش ہ صراحت مزید کند کہ تکس ہم گویند۔ صاحب مؤید ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ بہ کاف تازی گذشت اصل است بہ قول معاصرین عجم و این مبدل آن چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو تنگر۔

تنگر دانہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین۔ غلاف دانہ **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ معنی تنگر غلاف قیاس است و بدون سند استعمال معتبر ندانیم (اردو) تخم کا غلاف یعنے میوے وغیرہ کا وہ مقام جہاں تخم رہتا ہے۔

تنگش بقول مؤید بفتحتین و کاف فارسی دانہ انگور و بکسر تین اسمی از اسامی ترکان۔ صاحب انند بحوالہ کشف اللغات ذیل تگرذ ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مبدل تگرذ است و بس چنانکہ باژگونہ و باشگونہ و معنی آخرہ ہیچ کہ لغات ترکی ازین ساکت (اردو) دیکھو تگرذ۔

تنگل بقول برہان بفتح اول بروزن جمل (۱) قوچ جنگی باشد و (۲) بکسر اول پارچہ و رقعہ کہ بر جامہ پینہ کنند (خاقانی ؎) با من پلنگ ساکن

رو باد طبعکست پ این خوک کردنک تنگل و منه
گوهرک پ صاحبان جهانگیری و جامع بذکر معنی اول
و دوم می فرمایند که (س) با اول مفتوح و ثانی مکسور
نوخاسته که خطش تمام دیده نبود و صاحب جهانگیری
بمعنی دوم بکسر اول و فتح ثانی آورده (مولوی
معنوی ۷) چو ریحان شده ام زانکه سوزن
هجرت پ همی زند بقبای دلم هزار تنگل پ (ش
فخری ۳) بدانا چه است جفت خسوف پ زانکه
تمام بود کوره تنگل پ عان آرزو در سراج ذکر
هر سه معنی بالا کرده مؤلف عرض کند که همین لغت
بکافر تازی هم بهمین معانی گذشت حیف از محققین
که آنرا بسند دوم و سوم همدرا بجا بکاف تازی
نقل کرده و در اینجا بکاف فارسی بخیال ما و تقلید
معاصرین غلط این اصل است و آن مبدل این تنگ
گنده و کنده اسم جاء فارسی زبان باشد (اردو
دیکھو تنگل) کے پہلے اور تیسرے او پ ہم معنے۔

تنگمار بقول رشیدی همان بجا سله بکاف تازی

تنگ و پو اصطلاح۔ مرادف همان تکاپوی
گذشت۔ مؤلف عرض کند که ما این را بکاف
تازی نیز دانیم و در سند ظهوری متعیف کتابت
می شماریم (ظهوری ۵) هم خود میان بجستن
خود پست کرده پ سالک بمقصد از تنگ و پوی
تو میرسد پ (اردو) دیکھو تکاپوے۔

(اردو)

تنگ وتاب اصطلاح - بقول بهار کنایه از آرام وقرار (نظامی ؎) خسک ریخته برگذر خواب را فراموش کرده تنگ وتاب را پامی فرماید که اگرچه مشهور (تب وتاب) بهر دو موحده است بمعنی بی طاقتی واضطراب لیکن درینجا صحیح نمی شود گوکه در نسخهٔ ما خود مالوس نباشد چراکه شعر خواجه خود سند است - صاحب انند نقل نگارش چنانکه عادت اوست **مؤلف** عرض کند که کتابت این بکاف فارسی تصحیف است وصحیح به کاف تازی ومعنی این آرام هرگز نباشد که هیچ یک لفظ ازین مرکب تائید نمی کند بلکه برعکس آن بمعنی تک وتاز است ونظامی گوید که از برای خواب بره گز خسک ریخته شد یعنی بالش صحرائی برای خواب خسک است که دائما مسافرین می رینند تا بالای زمین نرمی پیدا شود مقصود شعر همین است که خواب کرد

تنگین بقول ملحقات برهان (۱) آتش را گویند و (۲) نام پهلوانی - صاحب

وتنگ وتاز را فراموش کرد - فتامل (اردو) دیکھو تنگ وتاز -

تنگ وتاز اصطلاح - بقول ملحقات برهان دویدن وتاختن وجستجو کردن - صاحب بحر این را به کاف تازی آورده وبهار متفق با ملحقات برهان (محمد رفیع قزوینی ؎) منفست از طول عمل چند بود در تنگ وتاز پای رسن این سگ دیوانه کنی چند دراز - پای خان آرزو در سراج می فرماید که تنگ بمعنی دویدن بکاف فارسی وتاز بمعنی دوانیدن اسپ است وتحقیق آنست که بمعنی رفتن به تعجیل وشتاب روی خواهد بود و مجازا بمعنی جستجوی **مؤلف** عرض کند که بخیال ما به کاف عربی صحیح است که بجایش گذشت و این مبدل آن چنانکه کند وکن - وبحث این بر لفظ تک گذشت وتاز بهر دو بمعنی آمدن دواندوش است وبس (اردو) دیکھو تک وتاز

فخر قوّاس ذکر این کرده گوید که نام پادشاهی و پهلوانی هم کذا فی المشرقانامه **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم این را اسم جامد زند و پازند گویند و نسبت علم گویند که فارسیان تیمناً بدین نام موسوم کردند (اردو) (۱) دیکھو آتش (۲) ایک پہلوان اور بادشاہ کا نام۔ مذکر۔

فوقانی بالام

تل بقول برہان و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) کوہ پست و پشتہ بلند را گویند و (۲) هر چیزی که بر روی هم ریخته خرمن کرده باشند و (۳) کنایه از پسر امرد و مفخم گویند عربی است صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می فرماید که مقابل هامون و کمتر زین صاف است (انوری ؎) پیش پیکان گل و خنجر پید از پی اشک پ تا نسازند کمین و نسگالند جدل پ بر محیط فلک از هاله پیراز دود ماه پ بر بسیط کره از خوید رزه پوشد تل پ (از ناصری ؎) آمد شب ای جمال هان اندر زمام آور جمل پ تا بر تل نشینم یکزمان منور دم این هامون و تل پ و می فرماید که طلال و الطلال به طای حطی جمع آن و معرب صاحب فرهنگ فدائی می فرماید که پشته و بلندی که از خاک و سخت باشد مگر هنوز سنگ نشده بهار این را بمعنی اوّل به تشدید لام گفته (میرزا طاهر وحید ؎) جای بلند به تماشائیان خوش است پ بر تل سبز چرخ برانی فرس چراگ خان آرزو در سراج بحواله برهان ذکر معنی اوّل و دوم کرده بحواله قوسی بفتحتین زمین بلند گفته می فرماید که اغلبا معنی دوم مجاز باشد و هم در چراغ هدایت می نویسد که بفتح و تخفیف لام شهرت دارد و به تشدید نیز **مؤلف** عرض کند که صاحب منتخب این را با فتح و تشدید لام بمعنی پشته ریگ و تودهٔ خاک لغت عرب گفته می فرماید که تلال بالکسر جمع آن است پس بخیال ما فارسیان استعمال این هم به تشدید و هم به تخفیف کرده اند و بمعنی دوم و سوم مجاز است

و آن را تفریس دانیم که پسر امرد بلند سر بن هم تلی را ماند (اردو) (۱) پشتۂ بلند۔ ٹیلہ۔ مذکر۔ (۲) ہر چیز جو تہ بہ تہ رکھی جاے اور زمین سے بلند ہو۔ مؤنث (۳) وہ لڑکا جس کو داڑھی مونچھ نہ نکلے ہوں۔ مذکر۔

تلا بقول انند بکسر اول بمعنی ذہب کہ فارسیان عربی دان بطای حطی نوشتہ اند از عالم تپیدن۔ صاحب غیاث ذکر این بجوالۂ سراج کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما این را در سراج اللغات خان آرزو نیافتیم و از ینکہ دیگر ہمہ محققین زبان دان و اہل زبان این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم از ینکہ بادی این لغت بجوالۂ غلط محض غیاث است و صاحب انند نقل بردارش صاحب سواء السبیل کہ محقق معربات است ذکر طلا نکردہ و صاحب منتخب ہم تلا یا طلا را باین معنی نہ نوشت بعض محققین اردو مثلاً صاحب فرہنگ آصفیہ طلا را معرب تلا گویند و مطلاً را در سندش گیرند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال صاحب محیط طلا را بکسر اول فارسی گوید کہ بفارسی زر گویند و بہ ترکی التون و بعربی ذہب و بہ ہندی سونا و کنچن نیز نامند و آن جسد معدنی است کہ آب در بجار و انہار می آورد پس متفرق آن با سیماب جمع کردہ می گذارند و گاہ در زمین بسبیل سائر معادن یافتہ می شود و افضل آن معتدل لطیف و گویند حار رطب است و نزد بقراط حار فقط و گویند مائل بہ گرمی و نزد اطبای ہند بارد و گویند مزاج آن معتدل مائل بگرمی و با رطوبت غریزی و گویند کہ گرم است و جالی و لطیف و از مخالطت قوی می گردد و بہترین آن آنست کہ آتش بدان نرسد و از مخالطت غش خالی بود و احکام آن در تفریح قلب کمتر از یاقوت و منافع بی شمار دارد (الخ از اردو)

طلا بقول آصفیہ معرب۔ مذکر۔ زر سرخ۔ سونا۔

تلاتوف بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری ورشیدی بفتح اول وثانی بالف کشیدہ وفوقانی بہ واو رسیدہ وبہ فای زدہ (۱) شور وغوغا را گویند و (۲) کسی را نیز گفتہ اند کہ خود را چرگین و پلید نگہدارد و از کثافت ونجاست پرہیز نکند و مردم از و نفرت کنند (حکیم اسدی ؎) بہ چرخ اختر از بیم دیو اند دیو ہ زمین با تلاتوف گہ باغریو ہ (شمس فخری ؎) نباشد فیلسوف آنکس کہ باشد ہ بہر زشتی و ناپاکی تلاتوف ہ صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید کہ (۳) بہم خوردگی و آشفتگی ہم۔ خان آرزو بذکر ہر دو معنی اول آنکہ نسبت معنی اول گوید کہ در کلام اسدی تلاتوف بمعنی زلزلہ ولرزہ است نہ شور وغوغا وی تواند کہ زمینہا تلاتوف گہ باغریو۔ باشد درین صورت بمعنی چرگین ونجس خواہد بود نسبت سرگین اسپان وغیرہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول را باعتبار محققین صاحب زبان معتبر دانیم واز معنی سوم بیان کردہ صاحب ناصری جادارد کہ شعر حکیم اسدی را متعلق کنیم بایں حال این اسم جامد فارسی زبان می نماید ومعنی اول اصل است کہ تلاج وتوف ہر دو بمعنی اول می آید پس بترکیب ہر دو بحذف جیم استعمال این کردہ اند ودیگر معانی مجازش (**اردو**) (۱) شور وغوغا۔ مذکر۔ (۲) کثیف اور غلیظ شخص (۳) پریشانی۔ آشفتگی۔ مؤنث۔

تلاج بقول برہان وجہانگیری وسروری وناصری ورشیدی بفتح اول بروزن کلاج بانگ وشغلہ وشور وغوغا وغلغلہ باشد صاحب برہان می فرماید کہ باین معنی بکسر اول بروزن خراج ہم آمدہ (منصور شیرازی ؎) زآہ زخمی وآوای کوس ونالہ نای ہ بگوش چرخ رسید

غلغل وغریو وتلاج ؛ (شمس فخری ص) است حکمن در زمان عدل او ؛ اگر کسی در ملک برخیزد تلاج ؛ صاحب جامع گوید که تلانج هم به همین معنی می آید۔ خان آرزو در سراج هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که مخفف تلانج می تواند که به همین معنی می آید واسم جامد فارسی قدیم وبقول بعض معاصرین عجم لغت زند و پازند۔ (اردو) دیکھو تلاتوف کے پہلے معنے۔

تلاس بقول برہان وجامع وسروری بفتح اول بروزن حماس نام شہریست در ترکستان **مؤلف** عرض کند که برین تعریف مجمل ترکش تفوق داشت (اردو) تلاس۔ ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے۔ مذکر۔

تلاش بقول بہار (۱) است کردن و در فرہنگ قوسی (۲) باکسی معارضہ در بہیت بازی و (۳) مبالغہ کردن و (۴) در آویختن (انتہی) و (۵) بمعنی خیال واندیشہ چون تلاش چیزی آمدن از کسی۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ سروری می فرماید که (۶) بروزن ہراس نام شہری است در ترکستان واز دیگر معانی بالا ساکت صاحب انند این را لغت فارسی گفتہ با بہار متفق وذکر معنی ششم نکرد **مؤلف** عرض کند که تلاش بدین معنی در عربی نیامده فارسیان استعمال این بمعنی جستجو وسعی وکوشش می کنند وبس که استعمالش در ملحقات می آید وبا مصادر فارسی ہم مرکب می کنند وآنچه بعض تلاشی را بمعنی فاعلی گیرند متعرف شان است که بعض فارسیان عربی دان این قسم متعرف در لغات فارسی کرده اند اگرچه بنا بر تعین تلاشی را غلط دانند (ظہوری ص) بار امید وصل چه سنگین بسته اند ؛ ترسم که در تلاش نمیرد تلاش را ؛ (ولہ ص) پی آبرو عالمے در تلاشند ؛ مگر آبرو خاک کوی شماست ؛ آنچه زمان آزرده

معنی ششم آورده متعلق به تلاس است که بسین مهمله گذشت وصاحب سروری هم که ماخذ اوست ذکرش بسین مهمله کرده عجبی نیست که تصحیف کتابت خان آرزو باشد ومعنی اول تا پنجم هم که بیان کرده بهار قابل نظر و ناقابل تسلیم ومحتاج بسند استعمال وحق آنست که این لغت ترکی است بقول صاحب لغات ترکی بمعنی سعی ودر فارسی زبان متعمل (اردو) تلاش۔ بقول آصفیه۔ ترکی۔ اسم مؤنث جستجو۔ سعی۔ کوشش۔ ڈھونڈھ ڈھانڈ۔ کھوج تحقیقات سراغ

تلاش آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بعمل آمدن جستجو است (صائب) ؎ تلاش قرب فقر از هر جگرداری نمی آید ؎ که نقش بخیه شبیه است نقش بوریای او ؎ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر آمدن پیداست که بجایش گذشت (اردو) تلاش ہونا۔

تلاش افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که واقع شدن جست وجو است (جلالی) ؎ جلالی شکر خط گر دخال عارضش سوزد ؎ تلاش افتاد با هم بر سر یک دانه موران را ؎ (اردو) تلاش واقع ہونا۔ تلاش ہونا۔

تلاشان بقول برهان وجامع ورشیدی وناصری بالفتح بائین نقطه دار بروزن (هراسان) نام مرغزاریست بزرگ در صفاهان خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که وجه تسمیه این بوضوح نپیوست (اردو) اصفہان مین ایک بڑے سبزہ زار کا نام تلاشان ہے۔ مذکر۔

تلاش داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف

عرض کند کہ متلاشی بودن است (سعید اشرف
ص۰۰) تلاش بمعنی باریک دارد ہر کہ استاد
است پ کہ اینجا صید لاغر بیشتر مطلوب صیاد
است پ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر
داریدن پیدا است نہ داشتن و داریدن بجای
خودش می آید (اردو) تلاش مین ہونا۔
متلاشی ہونا۔ تلاش مین رہنا۔

تلاش کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی جستجو کردن است (طالب آملی
ص۰) سحر کہ جوہر شمشیر نالہ فاش کنم پ چو مہر
یک تنہ با عالمی تلاش کنم پ مخفی مباد کہ از سند
بالا استعمال تلاش کردن پیدا است کہ

بجایش می آید (اردو) تلاش کرنا ڈھونڈنا۔

تلاشی بقول بہار (۱) تلاش کنندہ می
فرماید کہ بعضی مردم ہندوستان متلاشی بمعنی
تلاش کنندہ گویند غلط محض است و صحیح بدین
معنی تلاشی است (نور العین واقف ص۰)
دل تلاشی است آن شکر لب را پ شکر بشد
سعید اید آ پ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار
گوید کہ (۲) پاش پاش شدن است صاحب بولچال
بحوالہ معاصرین عجم میفرماید کہ پریشان شدن **مؤلف** عرض
کند کہ معنی دوم پیدا کردہ معاصرین عجم است یا ی نسبت
بر لفظ تلاش زیادہ کردہ اند برای معنی اول و معنی دوم
پارہ پارہ گی و پاش پاشی و پریشانی بیای مصدری۔
(اردو) (۱) تلاش کرنے والا۔ (۲) پریشانی **مؤنث**

تلاطم بقول بہار باہم زدن موج دریا۔ می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض
کند کہ لغت عرب است بفتحتین و ضم طای حطی۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال
این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر فارسی کنند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ص۰) کی مردمک
بہشتی چشم از خطر رہد پ گر قلزم سرشک مرا این تلاطم است پ (اردو) تلاطم بقول آصفیہ

عربی۔ اسم مذکر۔ ہوج۔ امر۔ یانی کی تہ پر بیٹھ جانا۔ ہلیا۔

تلاطم افگندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی شور افگندن است (ظہوری) ؎ بر خاک افگند جوشش تلاطم ہا بدریا گنج گوہر حسرت انجم ہا (اردو) شور پیدا کرنا۔ تلاطم پیدا کرنا۔

تلاطم بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تلاطم برپا کردن است (ظہوری) ؎ از این قلزم آن تلاطم بر دہ کہ شبخش گریبان قلزم درد ہا (اردو) تلاطم برپا کرنا۔

تلاطم زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تلاطم برپا کردن است (ظہوری) ؎ از این قلزم آن تلاطم بر دہ کہ شبخش گریبان قلزم درد ہا (اردو) تلاطم برپا کرنا۔

تلاطم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی جنبش برپا کردن تلاطم است (تنہا) شہر ستانی ؎ محیط تشنہ لبی ہا چنین تلاطم کرد ؎ کہ کشتی دل ما را بہ آن طرف انداخت ہ (اردو) تلاطم کرنا۔ تلاطم پیدا کرنا۔

تلافی بقول بہار در یافتن و بدست آوردن می فرماید کہ فارسیان آنرا بہ معنی عوض و بدل و بالفظ کردن و نمودن استعمال این کنند مؤلف عرض کند کہ لغت عربی است بمعنی تدارک و جبران و بقول منتخب یک دیگر را دریافتن و بمعنی مستعملۂ فارسی زبانان این را منکر و ما نیز کہ بہ این معنی در ملحقات می آید (اردو) تلافی۔ بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث [illegible]

تلافی شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی معاوضہ شدن است (صیقلی یزدی ؎) رنجیدہ ام بمرتبہ از جفای تو کہ کز سند ہزار لطف تلافی نمی شود ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر شدن پیدا است کہ بجائش می آید۔ (اردو) تلافی ہونا۔ معاوضہ ہونا۔

تلافی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی معاوضہ کردن است و از سند پیش کردہ اش استعمال مصدر کردن پیدا است (صائب ؎) چشم و دہان یار تلافی کند مگر عمر عزیز را کہ بخواب و خیال رفت ؎ (اردو) تلافی کرنا۔ بدل کرنا۔

تلافی نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تلافی کردن است۔ (صائب ؎) در پردہ نمود از عرق شرم تلافی ؎ در ظاہر اگر روی تو آتش بجہان زد ؎ (اردو) دیکھو تلافی کردن۔

تلاق بقول برہان و سروری بالکسر و بقول جامع بالفتح بروزن عراق (۱) آن گوشت زیادتی را گویند کہ درمیان فرج زنان است و (۲) بمعنی پاچۂ تنبان و شلوار ہم آمدہ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معانی بالا گوید کہ چون در فارسی قاف نیست غالباً ترکی باشد **مؤلف** عرض کند کہ در ترکی زبان تالاق بمعنی سپر زنانہ است و آن عضوی است از شکم پس عجبی نیست کہ فارسیان بحذف الف ہمین تالاق را مفرس کردہ برای ہر دو معنی استعمال کردہ اند معنی اول اصل باشد و معنی دوم مجاز آن بوسیلۂ شباہت۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کہ محقق زبان اردو ست بر ثنا ذکر تلافی ہم کردہ گوید کہ ترکی است مجرد بیانش را بحالت سکوت محققین ترکی کافی ندانیم صاحب

روزنامہ بجوالہ فرمائشہ ناصر الدین شاہ قاچار این را بمعنی (۳) ورطہ یا وحل گوید پس بخیال ما این ہم مجاز معنی اول باشد نظر بشباہت و ورطہ بالفتح محل ہلاکی و زمینی را گویند کہ در آن راہ نباشد (کذا فی الغیاث) و این اسم جامد فارسی جدید و استعمال معاصرین عجم است (اردو) (۱) فرج زنان کاوہ گوشت بود حفرۂ بالائی بین ہونٹے متصل بہ بیول۔ مذکر۔ دیکھو باریم کہ جو تیمے معنے (۲) پائنچہ۔ دیکھو باقی (۳) ورطہ۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ ہلاکت کا مقام وہ زمین جہاں رستہ نہ ہو۔

تلاقی بقول ۔ ہما بجوالہ فرمائشہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی ملاقات مؤلف عرض کند کہ بمعنی ہم رسیدن و بیکدیگر رسیدن است عربی است بفتحتین و کسر قاف (کذا فی الغیاث) معاصرین بجائے ہم ملاقات استعمال میکنند (اردو) ملاقات۔ مؤنث۔

تلالا بقول ۔ ہما ایں و ہمایں بہ وزن ہالا النفس و صوت خواندگی و گوینگی صاحب ناصری گوید کہ این را تلالا و تلاتلا نیز گویند و تلالی و تلالی نیز۔ ہما بجوالہ ہمان ذکر این کردہ (میثم روسہ) از تنگی در برگ رندی پای و دامن سایہ تفرد کہ بس کافتاب چہرہ پنہ بروی تلالا داشتہ مؤلف عرض کند کہ اسم مؤنث است و از مصدر تلالا مشتق است کہ در بہار استعمال (ب) **تلالا و اشعشہ** بمعنی تلالا گفتہ بودیم (اردو) تلالا۔ لیکن میں اس حرف صوت کا نام ہے جو کہ کہتے ہیں۔

تل الشد اکبر [illegible] بقول ہما نام [illegible] تنگنائی [illegible]

اصطلاح ساکت و بخیال فضولی بہار است
کہ این را بصورت اصطلاحی قائم کردہ
بجایش گذشت کہ موضعیت بر کوہی در شیراز
بصفت خاص کہ ذکرش ہمدرانجا کردہ ایم و
تل بمعنی خودش بجایش گذشت ہیچ ضرورت
نداشت کہ این را بطور اصطلاحی قائم کنند
و تعریفش ہم درست نیست ہیچ تعلق با تنگنا
ندارد بلکہ معنی حقیقی این در سند تلی است کہ بمقام
(اللہ اکبر) قائم شدہ است (اردو)
مقام اللہ اکبر کا ٹیلہ۔ مذکر۔

تلاج بقول جامع و موید و سراج و برہان بروزن
ایاج مرادف ہمان تلاج کہ گذشت خان آرزو
این را تصحیف تلاج داند مؤلف عرض کند کہ ما این را
اصل و نیم و آن را محرف این ہم جامد فارسی قدیم (اردو) دیکھو تلاج

تلاوت بقول بہار بالکسر خواندن قرآن و بجز آن می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف
عرض کند کہ بفتح واو لغت عرب است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قرآن خوانی یا کتب
خوانی می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تلاوت بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث پڑھنا
قرآن شریف کا پڑھنا (حاصل بالمصدر) یعنی خوانندگی۔

تلبا بقول برہان و ملحقات جہانگیری بروزن حلوا بلغت ژند و پاژندیہ گوسفند و گاو
و امثال آن صاحب ناصری بحوالہ برہان این را بمعنی گاو و گوسفند آوردہ صاحب انند بنقل
نگارش مؤلف عرض کند کہ تصحیف کتابت ناصری و نقل نگارش دانیم کہ بیہ را ترک کردہ
(اردو) بکرے یا گائے کی چربی۔ مؤنث۔

تل باشہ اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
قلعہ ایست مستحکم و وسیع بطرف شمال حلب
مابین آن و حلب دو روزہ راہ است مؤلف
عرض کند کہ باشہ ہم بہمین معنی گذشت و نقل

معنی حقیقیش مضاف است بسوی باشر دیگر هیچ۔ فارسیان استعمال این لفظ اضافت کنند (اردو) کچھ باشر

تلبیہ بقول بہار و مصطلحات بمعنی لبیک گفتن حاج (خالص ۱۲ ترا دی ۵۲) شہا ہمہ
ز شوق طواف مرقد تو ہیچ ای تلبیہ بر لب و رود ۱۲ مصدر ہ وقف (ز) گند کہ لغت عرب
ست بفتح اول و کسر یا و فتح تحتانی صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان
بالمصدر کردہ اند یعنی لبیک گوئی حجاج (اردو) حاجیان کی لبیک گوئی لبیک کہنا حاصل

تلخ بقول بہار (۱) طعم معروف (ظہوری ۱۲) چاشنی ہا و شکر از کام تلخ راست کرد ۱۲ چشمہا
اثر از نالۂ خام من است ۱۲ (۲) تند و تیز و (۳) ناگوار و ناملائم و بیمزا (۴) دشنام (میر سخاوت
۵۲) شعلہ کردار شکاری ہمہ طرز و انداز ۱۲ تلخ و پر زور و بلا ہیچو شراب شیراز ۱۲ (محسن تاثیر ۵۲)
قامت سرو قدان بخت بلند است مرا ۱۲ تلخ شیرین دہنان شربت قند است مرا ۱۲ (ولہ ۵۲)
پیشت لب نوشین لبان تلخ تو نقل عاشقان ۱۲ قند کمتری شود شہد شرنگ آمیز تو ۱۲ و معنی فرمایند
کہ در اصطلاحات بمعنی (۵) سیاہ (صائب ۵۲) گر ندارد خاتم ایمان این دل مردگان ۱۲ از
چہ دارد جامۂ خود کعبۂ اسلام تلخ ۱۲ صراحت مزید کند کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ کہ (۶) نام
محبۂ الیست کہ در انجا سرما بشدت می شود (سالک یزدی ۵۲) دم مزن و اغظ عذاب ما مکن
۱۲ بد تر از دوزخ بود سرمای تلخ ۱۲ مرگ باشد پیش چشم عاشقان ۱۲ خواب شیرین در شب یلدای
تلخ ۱۲ شور بختان نظر کوتہ کنند ۱۲ جان شیرین در سر دنیای تلخ ۱۲ ہم گوید کہ در کلام معنی از
استادان واقعست کہ سبز تلخ یعنی سبز مائل بسیاہی باشد کہ کمال سبزیست و گریہ تلخ و اشک تلخ
بسیار شور و نمکین ۱۲ و دلالت اندوہ و ملال می باشد و راست ذکر معنی (۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶)

کرده نسبت بمعنی ششم گوید که جائیست که هوایش شدید البرودت ست ـ خان آرزو در چراغ هدایت بذکر معنی اوّل و دوم و چهارم گوید که (۷) بمعنی رنگ سبز بسیار هم چنانکه سبز تلخ گویند و بصراحت معنی دوم گوید که سخت و شدید ـ صاحب فدائی نسبت معنی اوّل میفرماید که یکی از مزه های چارگانه است که دوشمان شیرین باشد و آن بسان آنست که در کاسنی و مانند آن نهاده شده ـ صاحب تحقیق الاصطلاحات بخصوصیت بر معنی پنجم قانع مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی اوّل عجب است از برهان و جهانگیری و سراج و سروری و ناصری و جامع و امثالهم که این لغت معروف را ترک کردند محققین ترک هم این را ترک کرده اند از اینکه ترکی نیست و عربی نباشد پس ترک محققین فارسی تلخ ما باشد بالجمله معنی اوّل حقیقی است و دیگر معانی مجاز آن و معنی ششم قائم کرده بهار و وارسته فضول است که از سند سالک یزدی تلخ بمعنی دوم پیدا ست و خان آرزو در چراغ هدایت همین سند یعنی دوم گرفته و معنی هفتم قائم کرده خان آرزو هم لغو است از اینکه رنگ سبز سیاهی مائل را تلخ گویند پس متعلق شد به معنی پنجم ـ استعمال این به ترکیب در ملحقات می آید (اردو) (۱) تلخ ـ بقول آصفیه ـ کڑوا (۲) تند ـ تیز (۳) تلخ ـ بقول ناگوار ـ ناپسند (۴) قاتل ـ مؤنث (۵) کالا ـ

تلخ آمدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی اوّل است و آمدن در اینجا بمعنی ظاهر شدن و واقع شدن و بودن (رموز حمزه تحقیقی ۱۲۰۰)	زهر هجرت گرچه تلخ آمد بکام عیش تنگ ☆ شربت وصل تو کار مومیائی می کند ☆ (اردو) کڑوا معلوم ہونا ـ کڑوا ہونا ـ
تلخ ابرو اصطلاح ـ بقول بحر بمعنی ترش رو	

بی دماغ بہار برسید باغ قانع (حکیم زلالی ؒ) ایاز آن
نخند تلخ ابرو بہ بیت پرکش کمان ناوک او ہ مؤلف عرض کند
تلی بمعنی سوم تلخ است یعنی ابروئی دارندہ کہ ناگواری از
ہر شود۔ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) تلخ ابرو بقاعدۂ
رسی اردو میں اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کے
رے سے ناگواری ظاہر ہوتی ہو۔

تلخ ارتیج اصطلاح بقول ملحقات برہان زغالِ آتشگر
تش افروختہ آتش دان را گویند مؤلف عرض کند کہ ارتیج
ترکی زبان بمعنی تیزہ آمدہ (کذا فی لغات ترکی) جاندار
فارسیان بہ تبدیل واو باتحتانی (چنانکہ انگور و انگیر)
رتیج را مرکب ساختند یا تلخ قلب اضافت ارتیج تلخ
بمعنی حقیقی تیزۂ ناگوار و تیز و کنایہ از انگار آتش افروختہ
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ دیگری از محققین زبان دان و
اہل زبان و کر این نکردہ و مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) سلگے ہوے کوئلے اور دہکیو انگر۔

تل خالد اصطلاح بقول ملحقات برہان قلعہ ایست
از نواحی حلب مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است

و فارسیان بلفظ اضافت استعمال این می کنند و عجبی نیست
خالد نام پادشاہی یا دیگری بنای این نہادہ و تل در اینجا
بمعنی اوست و مرکب کنایہ باشد از قلعہ مذکور (اردو)
تل خالد ایک قلعہ کا نام ہے جو نواحی حلب واقع ہے۔

تلخ بہر بقول بہار و انند کنایہ از مذبذب و بدبخت
(حکیم زلالی ؒ) شہنشاہ شکر ریزان دہری گر نہ
شود ریخت تلخ بہری ہ مؤلف عرض کند کہ تلخ در اینجا
بمعنی اوست و این اسم فاعل ترکیبی است و معانی مذکور
(اردو) بدبخت۔

تلخ پاسخ بقول بہار و انند بمعنی تلخ گفتار و تلخ
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ بہر سوالی جواب تلخ
دہد و متعلق بمعنی دوم و سوم تلخ (حکیم زلالی ؒ) گل شہد بیخار
شمشاد تلخ پاسخ بت شیرین سولو تلخ پاسخ ہ (اردو) تلخ گفتار
بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کی گفتگو ناگوار ہو اور
ہر ایک سوال کا جواب تلخ دیتا ہو۔

تلخ جبین اصطلاح بقول بہار کنایہ از اخم و
(صائب ؒ) موجی است کہ تاج از سر فغفور ربا

که در ابروی تو ای تلخ چنین است ۔ صاحب بحر این را مرادف تلخ ابرو گوید که بمعنی ترش رو و بید ماغ گذشت ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات این را بمعنی بد خو نوشته خواهش عرض کند که همه درست است و مراد از هر یکدیگر (صاحب) چون ما گرچه تلخ چنین افتاده ایم اما خوشخو هستیم پس کجا رعایت ما رسید ۔ (اردو) دیکھو تلخ ابرو ۔

تلخ چکوک اصطلاح ۔ بقول برهان با خای معجمه بر وزن مغفور و واو و کاف دیگر و حرکت مجهول ۔ کاسنی صحرائیست که بعربی یعضید گویند ۔ صاحب جامع بذکر معنی بالا این را مرادف (تلخ چوک) گوید صاحب ناصری همزبانش صاحب محیط (کاسنی دشتی) گوید که (هندباء بریه) و (بقله یهودیه) و بیونانی طرخشقوق و بهندی

کاسنی دور نماند ۔ نبات آن شبیه به کاسنی بستانی ۔ طعم آن بسیار تلخ ۔ سرد و خشک در آخر اول و بقول شیخ سردی آن بیشتر از رطوبت آن مضر گردد ۔ شیره آن جالی بیاض چشم و منافع دارد ۔ **مؤلف** عرض کند که تلخ بمعنی اول اوست و نمی دانیم چکوک چه معنی دارد و لغت کدام زبانست ۔ ما باعتبار جامع و ناصری که اهل زبانند چکوک را لغت فارسی دانیم که داخل این اصطلاح است و صاحب برهان بدلیل (تلخ چوگ) هم ذکر چکوک به همین معنی کرده و مجموعه این قلب اضافت (چکوک تلخ) یعنی مباد که همین لغت چیم فارسی هم می آید بقول بعض (اردو) جنگلی کاسنی ۔ مؤنث ۔

تلخ جوان اصطلاح ۔ بقول ملحقات برهان با واو معدوله بر وزن کیف دان (۱) زهر قاتل و (۲) فوت و موت ۔ صاحب بحر هم این را با چیم آورده صاحب مؤید می فرماید که با خاء موقوف و جیم مضموم (۳) بمعنی زهره یعنی تلخه ۔ چنانچه در شرح مخزن است اما در قنیه این را (تلخ خوان) بمعنی زهر گفته **مؤلف** عرض کند که ما این را با خای معجمه صحیح دانیم و مقصود

ات برہان ہم ہمین معلوم می شود و وزن کیف وان ہم تقاضای ہمین می کند کتابتش منقطہ
و نقطہ بالانہاد و صاحب مؤید آن را بجیم نگاشت و صاحب بحر نقتش کرد و مقصود ہمہ
ہان ہمین می نماید کہ (تلخ خوان) را بواو معدولہ بر وزن کیف وان خوانیم و معنی سوم بیان
د مؤید و شرح مخزن ہم برای ہمان (تلخ خوان) است کہ بہ خای معجمہ می آید و آنچہ قتیبہ نوشتہ
ت صحیح است (اردو) (۱) زہر۔ مذکر (۲) موت۔ مؤنث (۳) بیتا۔ مذکر۔

تلخ چوک اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
وزن کرم سود بمعنی چکوک است کہ کاسنی صحرائی
ف مؤلف عرض کند کہ بیان صریحی این
(تلخ چکوک) نگذشت و این مخفف آنست
حذف یک کاف دیگر چیچ (اردو) دیکھو
تلخ چکوک۔

(الف) تلخ چیکوک اصطلاح۔ بقول مؤید
رشیدی و جہانگیری مرادف ہمان (تلخ چکوک)
بجیم عربی گذشت۔ خان آرزو در سراج می فرماید
بجای معجمہ و جیم فارسی و کاف فارسی و واو مجہول
(ب) تلخ چوک ہم ہمین معنی بحذف کاف اول
مخفف این است صاحب رشیدی صراحت

مزید کند کہ چکوک تره ایست کہ بجایش می آید و آنچہ
ازان تلخ است آن را بدین نام خوانند مؤلف
عرض کند کہ ہمین وجہ تسمیہ درست معلوم می شود
وکسانی کہ این را بکاف عربی نوشتہ اند چنانکہ گذشت
تحریف باشد یا مبدل این چنانکہ کاچ و کاج۔
(اردو) دیکھو تلخ چوک۔

(الف) تلخ حرف اصطلاح۔ صاحبان
(ب) تلخ حرفان بحر و اتند و غیاث
ب را بمعنی کافر نعمتان نوشتہ اند و الف را
ترک کردہ۔ ہر کہ اول نوشت صاحب غیاث
است و دیگر ہر دو نقل نگارش مؤلف عرض
کند کہ ترک الف ایما کند کہ فارسیان استعمال

کرده اند و از الف مختر ز و رند ضرورت ندانسته
که واحد را ترک کرده جمعش را در فرهنگ ها جا
دهند در حالی که استعمال الف اصل است
و عب جمیع آن و ظاهرا معنی (الف) کسی که حرف
او تلخ باشد و تخصیص معنی کافر نعمت قابل نظر
است (ظهوری ؎) تلخ حرفان را مروت داده
است آن چاشنی ها کز برای تلخکامان شکر انداز ان
کنند ؎ استعمال ظهوری هم بمعنی بیان کرده ها ست
و برای معنی اول الذکر سند واضح می خواهیم از نکه
هیچ یکی از محققین صاحب زبان ذکر این نکرده
(اردو) (الف) سخت گو۔ بدزبان (ب)
کافر نعمت وہ لوگ جو کفران نعمت کریں یعنی
شاکر نعمت نہوں۔

تلخ خاطر اصطلاح۔ بہار ذکر این کرده
از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش مؤلف
عرض کند که اسم فاعل ترکیبی یعنی کسی که خاطر او
تلخ باشد یعنی کبیده خاطر و ناخوش (ظهوری
؎) برهمن از حلاوت مهرت ها تلخ خاطر از آرزوی
صنم ها (اردو) تلخ خاطر اس شخص کو بقاعدۂ
فارسی کہہ سکتے ہیں جو کبیدہ خاطر ہو۔ اور ناخوش

تلخ خوان اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
و بحر زهره را گویند، آن متصل است به جگر مؤلف
عرض کند که ما صراحت کافی بر (تلخ جوان) کرده ایم
که بجیم عربی حوض خای مجمه گذشت (اردو) دیکھو
تلخ جوان کے کل معنے۔

تلخ داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی کدر داشتن۔ صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت (صائب ؎) طفل بازی کوش
آرام از معلم می برد ها تلخ دارد زندگی بر ما دل
خود کام ها مؤلف عرض کند که موافق قیاس
است مخفی مباد که در سند بالا استعمال مصدر
داریدن است نه داشتن و داریدن بجایش
می آید که مرادف داشتن باشد (اردو) مکدر رہنا

(الف) **تلخ رو** اصطلاح۔ بقول بہار رو

بحر و انند (۱) کنایه از ترش رو و بید ماغ (وحید
ے) بد بر یامی شود از بازگشت آبها ظاهر
ہ که هر کس مرجع خلق است باید تلخ رو باشد ہ
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و
موافق قیاس و (۲) قلب اضافت روی تلخ که
مرکب توصیفی است (صائب ے) بتلخ رو مکن
اظهار تنگدستی خویش ہ که از طپانچه بحر است سرخ ہ
مرجان سرخ ہ و هم ----------

(ب) تلخ روئی کردن بمعنی تلخ کردن رو
و ترش روشدن (راقم ے) دیده باشور سرشکم
تلخ روئی می کند ہ عاقبت از شورش اشکم دل
دریا گرفت ہ مخفی مباد که از سند راقم استعمال
مصدر کردن پیداست که بجایش می آید صاحب
تحقیق الاصطلاحات هم ذکر الف کرده مرادف
تلخ جبین گوید (اردو) الف (۱) ترش رو
بید ماغ ۔ بقاعدهٔ فارسی کهه سکتے ہین (۲) رو
تلخ وه صورت جس سے تلخی اور ناگواری ظاهر ہو
(ب) بدمزاجی کرنا ۔ بداخلاقی کرنا ۔

(الف) تلخ زبان اصطلاح ۔ بهار و
(ب) تلخ زبانی اند بذکر این از بعضی
ساکت **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی کسی که زبانش در سخن تلخی کند یعنی
بشیرینی کار نگیرد و که بد خلق باشد (صائب ے)
باده کو تا بمن آن تلخ زبان رام شود ہ تلخی می
تلخ بادام شود ہ صاحب فرهنگ فدائی
گوید که مرد بدگو را گویند که دشنام دهد و ب
ترجمه بدزبانی و بدگوئی می فرماید که کسی که زبانش
خوش نباشد **مؤلف** عرض کند که حاشا که این
معنی از ب ظاهر شود بلکه معنی آخره متعلق بالف
است و بدزبانی معنی مصدری دارد نه فاعلی
(اردو) الف تلخ زبان بقاعدهٔ فارسی
که سکتے ہین یعنے بدزبان (ب) بدزبانی **مؤلف**
تلخ ساختن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر (۱)
معروف و (۲) بمعنی بی مزه کردن ۔ صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که تلخ کردن است از روی ذائقه و معنی دوم مجاز باشد که تعمیم معنی خلاف تخصیص لفظ است مخفی مباد که از اسنادش استعمال مصدر رسانیدن پیداست که تعریفش بجای خودش می آید (نظامی ۵۲) اگر ز بیم عشرت او تلخ سازید ۵ در نبرگهه عیش نکان شور نگنجد ۵ (صائب ۲ ع) ۵ بخل دشنگان خواب شیرین تلخ می سازد ۵ (واله ع) ۵ بر خضر زندگانی جاوید تلخ ساخت ۵ مخفی مباد که ناگوار کردن داخل معنی دوم است (اردو) (۱) کڑوا کرنا۔ (۲) بے مزہ کرنا۔ ناگوار بنانا۔

تلخ شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی است یعنی ذائقه تلخ پیدا کردن و (۲) ناگوار شدن (سلمان ساوجی ۵۱) تنگ شد بی بسته ات بر ما جهان ۵ تلخ شد بی شکرت بر ما شراب ۵ (ظهوری ۵۲) از زهر چشم کیست ظهوری حکایتت ۵ خوانیم شد است تلخ چه شیرین فسانه است ۵ مخفی مباد که این لازم تلخ کردن است که می آید و شامل باشد بر همه معانی تلخ (اردو) (۱) تلخ ہونا۔ کڑوا ہونا (۲) ناگوار ہونا۔

(الف)	**تلخ شدن خواب**	مصادر
(ب)	**تلخ شدن زندگانی**	اصطلاحی
(ج)	**تلخ شدن زندگی**	بقول بہار
(د)	**تلخ شدن شراب**	و بحر و انند
(ه)	**تلخ شدن عیش**	پنج بمعنی

ناخوش و بی مزه شدن اینهاست **مؤلف** عرض کند که این مصدر مرکب چون مضاف شود بسوی ماکولات و مشروبات و ما یتعلق بهما معنی اولش ذائقه تلخ پیدا کردن است و اگر اضافت آن بسوی غیر آن شود کنایه از ناگوار شدن باشد و صراحت کافی بر تلخ شدن گذشت

سائب الف ـ) پسته ها را لعل می گونت
ریبان چاک کرد و تلخ شد از چشم شوخت خواب
ر بادام ها پسندد بر تلخ شدن گذشت
وله ـه ـ) عیش جهان زگریه من تلخ می شود
این شمع را به هیچ شبستان روا مدار
که مخفی مباد که در بعض
جا بحالت اضافت بسوی ماکولات و مشروبات
و ما یتعلق بها هم بر دو معنی تلخ شدن توان گرفت
واضح باد که از سند آخر استعمال مصدر شودن
پیداست (اردو) الف نیند کا ناگوار
ہونا ۔ ب و ج زندگی تلخ ہونا ۔ ناگوار ہونا ۔
د شراب کڑوی ہونا ۔ ناگوار ہونا ۔ ہ عیش تلخ
ہونا ۔ ناگوار ہونا ۔

تلخ شنفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
شنیدن سخن ناگوار (عرفی شیرازی ـه) زین
بزم نه این بار برآشفتم و رفتم ؎ کی بود که تلخی ز
تو نشنفتم و رفتم ؎ (اردو) ناگوار بات
سننا سماعت کرنا ۔

تلخ عتاب استعمال ۔ بقول انند بجوا الد
منظہر العجائب از اسمای معشوق است **مؤلف**
عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و موافق
قیاس (اردو) معشوق ۔ مذکر ۔

تلخ عیش اصطلاح ۔ بقول برہان و
ملحقات جہانگیری و بحر و انند کنایه از کسی که آزار
و مکروہی و مصیبتی از حوادث روزگار بدو
رسیده باشد **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل
ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) وہ شخص
جس کی زندگی تلخ اور ناگوار ہو ۔ تلخ عیش بھی
ترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں ۔

تلخک بقول برہان و جامع بر وزن زردک
(۱) تصغیر تلخ باشد و (۲) نام گیاہی است
بغایت تلخ و بعضی گویند (۳) خربزۂ تلخ که بعربی
حنظل و قثاء النعام خوانند و بقول بعض (۴)
کاسنی را گفته اند و (۵) نام یکی از طرفاے

سلطان محمود غزنوی۔ صاحب جہانگیری بر معنی
دوم وسوم قانع۔ صاحب سروری ذکر معنی اول
و دوم وسوم وچہارم کردہ۔ صاحب ناصری
معنی اول وسوم وچہارم را آوردہ (نظامی
گنجوی) بساحلی کہ خود را از شتر انداخت پاک
تلنگ را از ترشک باز نشناخت پ خان آرزو
در سراج معنی اول را ترک کرد مؤلف عرض
کند کہ معنی اول موافق قیاس و دو دیگر معانی ہم
کمال تصغیر و تحقیر باشد۔ صاحب محیط ذکر تلنگ
کرد و از ہیچ صراحت مزید معنی دوم متعذر کہ کدام
گیاہ را فارسیان بدین اسم موسوم کردہ اند۔
بخیال ما معنی چہارم و دوم یکی است و ہر چہ
صاحب محیط برخطل نوشتہ ما ذکرش بر بژمند و
تشبیش کردہ ایم و ہم او ہر چہ بر کاسنی گوید
ما نقلش بر انطونیا کردہ ایم (اردو) (۱)
تھوڑا سا تلخ (۲) ایک گھانس کا نام فارسی
میں تلنگ ہے جس کی تعریف مزید معلوم نہ ہو سکی

(۳) دیکھو بژمند اور تشبیش (۴) کاسنی۔ دیکھو
انطونیا۔ (۵) تلنگ۔ سلطان محمود غزنوی کے
ایک ظریف اور مسخرے کا نام تھا۔ مذکر۔

تلخ کام اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و اند
مقابل شیرین کام **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی و کنایہ از کسی کہ نامراد و ناکام باشد (ظہوری)
(۵) تلخ حرفان را مروت دادہ است آن چاشنی
پاکیزہ برای تلخ کامان شکر انداز ان کنند پ صاحب
فرہنگ خدائی صراحت خوشی کردہ یعنی آنکہ در زندگی
بہ بدی و نومیدی بگذرد (اردو) وہ شخص جو
نامراد اور جس کی زندگی ناامیدی اور ناکامی
کے ساتھ گزری ہو۔ بقاعدۂ فارسی ناکام کہہ
سکتے ہیں۔

تلخ کامی اصطلاح۔ یعنی تلخی کام **مؤلف**
عرض کند کہ ہمان تلخ کام کہ یای مصدری در آخرش
مرکب کردہ یعنی ناخوشی و ناکامی استعمال کنند۔
(ظہوری) (۵) تلخ کامی چہ بلائیست زشیرین بہتان

زهر را کام دهد شکر روزینه ما پ (اردو) تلخ
می ـ مؤنث ـ بقاعدهٔ فارسی یعنی ناکامی و نامرادی
استعمال کرده سکتے ہیں ـ

تلخ کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این
رده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که یعنی
گوار کردن است صاحب روزنامه بحوالهٔ منتظم
اصر الدین شاه قاچار این را بمعنی مکدر کردن آورده
ر تعریفش خوش نباشد سند این از صائب بر
تلخ کردن زندگانی می آید (ظهوری ؎ نیست
شیرین شکر عیش ظهوری بخشی ؎ خوبش را تلخ نکن
زهر غمی می باشد ؎ مخفی مباد که در سند ظهوری استعمال
مصدر کندن پیدا است که بجایش می آید (اردو)
تلخ کرنا ـ ناگوار کرنا ـ

(الف) **تلخ کردن خواب** استعمال
(ب) **تلخ کردن روی** (الف)
(ج) **تلخ کردن زندگانی** بقول بهار
(د) **تلخ کردن عیش** ناخوش و

تلخ کردن عیش بے مزه کردن خواب است
و هم از برای ج و د و هم همین معنی بیان کرده
یعنی ناخوش و بی مزه کردن زندگانی و عیش ـ صاحب بحر ذکر کرده گوید که یعنی
بیدماغ شدن و ترش کردن روی و هم او ذکر
چهار مصادر دیگر کند مؤلف عرض کند که ما
بر تلخ شدن و ملحقاتش صراحت کافی کرده ایم
و این متعدی آنست و اضافت تلخ کردن بسوی
دیگر الفاظ و رای این پنج هم متوان (صائب ؎ الف
ـ) بجز دستگاهان خواب شیرین تلخ می سازد
؎ با شکر خوابی که من بر روی فرش بوریا دارم ؎
(ولیج ـ) بر خضر زندگانی جاوید تلخ ساخت
؎ عمر دوباره که یمن زان دو لب رسید ؎ ـ
(ولـه ـ) زندگانی تلخ خواهد کرد بر صید حرم ؎
تیغ عالم گیر او دامی که از جوهر کشید ؎ (ابو طالب
کلیم ـ) صورت زیبا ز خواب عافیت بیدار
شد ؎ عیش را از نالهٔ ما کی تلخ بر دنیا کنم ؎ مخفی

مبادکہ در بعض اسناد بالا استعمال مصدر ساختن وساز یدن وکندن بجای کردن است عیبی ندارد کہ ہر سہ مرادف یکدیگر است (اردو) (۱) ناخوش کرنا (۲) صورت ترش کرنا (۳) زندگانی تلخ کرنا (۴) شراب کو ناگوار بنانا۔ (۵) عیش کو تلخ کرنا۔

تلخ کمیت اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ غیاث بمعنی کمیتی کہ رنگش مائل بسیاہی باشد **مؤلف** عرض کند کہ کمیت بضم اوّل وفتح میم وسکون تحتانی بمعنی شراب انگوری واسپ سرخ رنگ مائل بسیاہی است وما این لغت را طبع آزمائی غیاث و بی غوری نقل نگارش دانیم۔ از نیکہ تلخ بمعنی سیاہ ہم بکایش گذشت ہر رنگی را کہ با لفظ تلخ مرکب کنند مقصود ازان رنگ مائل بہ سیاہی باشد چنانکہ سرخ تلخ وسبز وزرد تلخ وامثال آن۔ ہیچ خصوصیت بالفظ کمیت ندارد کہ برنگ اصطلاحی قائم کنیم (اردو) وہ چیز یا شراب یا گھوڑا جو سرخی کے ساتھ سیاہی مائل ہو۔ جیسے کمیت

تلخ گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تلخ شدن است (شاہی سبزواری ۵)

نہ چندان کام جان شیرین شدہ از ذوق دشنامش
کہ گردد تلخ اگر زہر اجل ریزند در کامش

(اردو) تلخ ہونا۔

تلخ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی حاصل کردن چیزی کہ تلخ است واز سندش استعمال مصدر گیردن پیداست کہ بجایش می آید (طالب آملی ۵)

دشنام خلق را ندہم ہم جز دعا جواب
چون ابر تلخ گیرم و شیرین عوض دہم

(اردو) تلخ چیز لینا۔

تلخ گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تلخ شدن است (شفائی اصفہانی ۵)

جرعۂ

کز حسرت آن تلخ کامش گشته بود ۔ گر پشیمان گشته بر تربت فرہاد ریزد ۔ (اردو) دیکھو تلخ شدن

تلخ گفتار اصطلاح ۔ بقول بہار بمعنی تلخ زبان

مؤلف عرض کند کہ گفتار تند و تیز کنندہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ سخن بہ تلخی کند مقابل شیرین گفتار (شیخ شیراز ۵) امر دانگہ کہ خوب و شیرین است ۔ تلخ گفتار و تند خوی بود ۔ چون برسش آمد و بلوغت شد ۔ مردم آمیز و مہر جوی بود ۔ (اردو) تلخ گفتار ۔ بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو سخت زبانی کرے ۔

تلخ گفتن استعمال ۔ صاحب بحر گوید کہ بمعنی دشنام دادن و سرزنش کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ۔ صاحب آصفی از برای این سند سعدی پیش کردہ کہ بر تلخ گفتار گذشت و ما آن را برای این درست ندانیم معاصرین عجم استعمال این می کنند (اردو) گالی دینا ۔

تلخ گو استعمال ۔ بمعنی کسی کہ عادت تلخ گفتن دارد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ۵) تا نباشند تلخ گوئی بتان ۔ می ز کنج لب انگبین روید ۔ (اردو) تلخ گو بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو گالیان دے یا سخت گفتگو کرے ۔

تلخ مہر استعمال ۔ بقول بحر بمعنی (۱) بدبخت **مؤلف** عرض کند کہ بکسر میم باشد ۔ اسم فاعل ترکیبی و معاصرین عجم (۲) بمعنی بدخلق و تند مزاج و بی رحم استعمال کنند برای معنی بیان کردہ اش مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) بدبخت ۔ بدقسمت (۲) بے رحم ۔ بدخلق ۔

تلخ نگاہ استعمال ۔ بقول بہار و انند بمعنی تند نگاہ **مؤلف** عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ بہ تندی و زشتی نگاہ کند و (۲) قلب اضافت نگاہ تلخ (صائب ۵) پشت لب پیمانۂ ما سبز شد از زہر ۔ آن ساقی بیرحم ہمان تلخ نگاہست ۔ (ظہوری ۵) گو عیش

پیش مرد غیر کہ آن تلخ نگاہ ہ شکری نیست کہ پرورد
نمکس برتابد ہ (اردو) (۱) تلخ نگاہ۔ بقاعدۂ
فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جو سخت اور تلخ
سے کسی کو دیکھے۔ بیرحم۔ (۲) نگاہ تلخ مؤنث

تلخ نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
تلخ بنظر آمدن (قانی شیرازی ؎) آنکس کہ
ذوق بادہ برو تلخ می نماید ہ بگذاشت جام
شربت و میل شراب کرد ہ (اردو) تلخ دکھائی
دینا۔ تلخ نظر آنا۔

تلخ نوا زدن استعمال۔ آواز بہ تندی و
تیزی بر آوردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (عرفی ؎) نوا را تلخ ترمیزن چو
ذوق نغمہ کم یابی ہ صدی را تیز ترمی خوان چو محفل
را گران بینی ہ مخفی مباد کہ ازسند بالا استعمال
مصدر زدن پیداست کہ بجایش می آید و این
مصدر (تلخ زدن نوا) بود کہ بجایش ترک شد
و تلافی مافات کردہ ایم (اردو) تند آواز کرنا۔

تلخ و ترش اصطلاح۔ بقول بحر و برہان و جامع و
ناصری و اند بمعنی محنت و مشقت دنیا **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است (اردو) دنیا کی محنت اور مشقت۔

تلخ وش اصطلاح بمعنی تلخ رو باشد **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس است کہ وش بمعنی شبیہہ و نظیر
و مانند آمدہ (حافظ شیراز ؎) آن تلخ وش کہ صوفی
ام الخبائثش خواند ہ اشہی لنا و احلی قبلتہا لعذارا
ہ (اردو) دیکھو تلخ رو۔

تلخہ بقول اند و غیاث بالفتح (۱) خلط صفرا و (۲) بمعنی ظرف آن خلط کہ بہندی پتا گویند می فرماید
کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ تلخ زیادہ کردہ اند و موافق قیاس است
معنی اول اصل است و معنی دوم مجازش (اردو) (۱) خلط صفرا۔ بقاعدۂ فارسی۔ اردو
مین مستعمل ہے۔ ۲ بمعنی صفرا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے خلط پر فرمایا ہی۔ مذکر

آمیزش - اختلاط اربعه یعنی صفرا سودا خون بلغم میں سے ایک چیز (۲) پتا بقولہ اسم مذکر ایک اندرونی عضو کا نام ہے جس میں صفرا پیدا ہوتا ہے زہرہ مرارہ صفرے کی تھیلی۔

تلخ بیاز اصطلاح بقول محیط اسم جنس است و بقول بحر جس گوید کہ بیاز تلخ جنس است و بقول بہار است و فیلطون نیز گوید و مالیوس و بسریانی ملاکی و بلغت دہلی بلیا و بعربی بصل الذیب و بصل الثیر و بنارسی زیرہ تلخ پیاز و بتلنگی وانا نوبر تونیت بلکہ پیاز کوچک۔ الخ نوبر تونیت بلکہ پیاز سیر یک دانہ و اینک تلخ و مائل بشیرینی و قبض و دو نوع باشد مہر دو نوع خنک است و منافع (الخ) مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) جنگلی پیاز۔ مؤنث۔

تلخ ہندوانہ اصطلاح بقول محیط اسم جنس است مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی بر تلخ پیشتر گذشت (اردو) دیکھو ہندوانہ پیشتر

تلخی بقول برہان و جامع بر دو زن تلخی (الخ) مؤلف

را گوید و آن گیاہی است معروف و بقول بہار (۲) مرارت چون تلخی بادام و تلخی گلاب و می فرماید کہ بالفتح بر دو زن و بر بدن و دیدن و شکستن و کشیدن مستعمل۔ خان آرزو در سراج بجوالہ ہمان برہان کہ معنی اول قابل مؤلف عرض کند کہ در معنی اول و دوم ہر دو یای نسبت است و ما صراحت معنی اول بر انطور نیاکردہ ایم و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ استعمال این با مصادر در لغات می آید (ظہوری ۵۲) ہیچ کس ہمری با بی تلخی ندارد و غالباً ہوا یعنی کردہ زہر چرقی و شیرہ باہو (اردو) (۱) کاسنی۔ مؤنث۔ مصغر انطونیا (۲) تلخی بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث کڑواہٹ۔

تلخی آمدن استعمال یعنی ظاہر شدن ذائقہ تلخ بر زبان مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است

ظهوری ۵) ریزد ظهوری دربان این زهرها
درکام جان تلخی گراید بزبان موج شکایت
را باقی مباد که ازین سند استعمال مصدر آینده
است که از زشت (اردو) تلخی ظاهر میشود۔

تلخی بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
کسی نلخی باشد (باقر کاظمی) استعمال
نیز بای نامه بنام نوشته ۔۔۔ تلخی جان
بمعنی از کام بیرون کردن (اردو) تلخی زائل کرنا
تلخی دور کردن استعمال۔ بمعنی دور کردن
۔۔۔ باشد **مؤلف** عرض کند که
(ظهوری ۵) زهر فراق
۔۔۔ تلخی بردن
۔۔۔ تلخی جان کندن
۔۔۔ عرض کند که

تلخی دور کرنا۔

تلخی بریدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دور
کردن تلخی است (صائب ۵) نبرد تلخی با دام
آب پاشد کم زهر چشمش از شکر خواب (اردو)
تلخی کو دور کرنا۔ مٹانا۔ دفع کرنا۔

تلخی پاشیدن استعمال بمعنی یافتہ شدن
تلخی است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
پاشیدن در اینجا بمعنی پاشیدہ شدن مستعمل (ظهوری
۵) زهر شد آنجا که پاشیدہ است تلخی بشکر (اردو)
کردہ آنجا که بجرائش گرانی کردہ است۔ (اردو)
تلخی پائی جانا۔

تلخی جان کندن استعمال۔ صاحب آصفی
گردن کردہ گوید که بمعنی سختی مرگ است۔ واز
۔۔۔ (تلخی بردن) گذشتہ
۔۔۔ بمعنی تحقیق است (اردو)

تلخی چشیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی سابق مؤلف عرض کند کہ ذوق تلخی یعنی ناگواری حقیقی است (ظہوری)

تلخی شکست کسب کمال کہ چشیدہ کہ بجا چشنی را فتش
سر بسر شکر بکام و زبان و نگشیدہ یہ (اردو) تلخی چکھنا تلخ مزا حاصل کرنا۔

تلخی چشیدہ اصطلاح بقول اندراج از ہنگ
فرہنگ یعنی خشمگین مؤلف عرض کند کہ تلخ
غیر از خشمگین نباشد موافق قیاس است
یعنی کسی کہ خشمگین ذوق ناگواری می چشد
(اردو) خشمگین وہ شخص جو مستلا
خشمگین ہو چکا ہو۔

تلخی داشتن استعمال صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی سابق مؤلف عرض کند کہ
بجالت ناگواری تلخی بودن از پیش کردہ اش
استعمال مصدر ہا پیدا است کہ می آید بہ پیچ
نصیر ہمدانی صاحب کہ شد ہر تلخ فعل نا ہمدلی را شد

نیست ہ چون گل تریاک تلخی در کفن داریم ما ہم
(اردو) ناگواری کی حالت میں ہونا۔
مستلا ے تلخی ہونا۔

تلخی دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی سابق مؤلف عرض کند
کہ یعنی مبتلای تلخی و ناگواری شدن است
واز سند پیش کردہ اش استعمال مصدر ہا پیدا است کہ می آید (کمال خجندی صاحب) از بہ تلخی
جان کندن آنکس ہ کہ لعل جان فزایت را نکبد است
ہ البتہ از کلام ظہوری استعمال این پیدا است
(صاحب) ہیچ تلخی ندید طالع شور ہ کہ ذخیرہ بہ ساک
کام نکردہ (اردو) تلخی اور ناگواری میں
مستلا ہونا۔

تلخی شکستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی سابق مؤلف
عرض کند کہ یعنی دفع کردن و شدن تلخی و ناگواری
باشد اگرچہ پیدا استعمال پیش نشد ولیکن ہ معانی

عجم استعمال این کنند (اردو) تلخی و ناگواری کو دفع کرنا۔ تلخی و ناگواری دفع ہونا۔

تلخی نشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فضولی اوست کہ بشیشہ سند غلط کہ استعمال تلخ نشیدن بمعنی دشنام شنیدن بایای وحدت کردہ این مصدر را بغلط قائم کردہ غور بمعنی شکر نکردہ (ص) تلخی نشیدیم ہم از ساقی مجلس ہم چند کہ پیش شکر و قند نشستیم (اردو) کڑوا بیان سننا۔

تلخی فروختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی فروختن اغذیہ تلخ۔ از پیش کردہ شاہ تلخی فروش پیدا است کہ اسم فاعل ترکیبی است و آن تعلق دارد بمصدر تلخ شیدن کہ بالا شد (عرفی ص) تا خواندہ ام کہ تلخ گرہ بی کشادہ نیست (اردو) تلخی فروش ہونا بہتر تو قادری منست ہے

تلخ غذاؤں کو فروخت کرنا۔

تلخی فزودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ زیاد کردن تلخی باشد (طالب آملی ص) ترشروئی ہای صبرم تلخی حسرت فزود ہے غالباً امداد معزای کند لیموی من ہے (اردو) تلخی بڑہانا۔

تلخی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تندی و ترشروئی کردن است (شوکت ص) دل را روا کن حاجتی ای راحت جان ہمچو ہے با تلخی ما مکن ای شکرستان ہمچو ہا تلخی مبادا کہ از سند بالا استعمال مصدر کنند و پیدا است کہ ہای خروش می آید (اردو) تلخی کرنا۔

تلخی کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی ابتدای تلخی زندگانی است (صائب ص) از جہان تلخی بسیار کشیدم صائب ہے کہ شیرین بہانہ

شد سخنم شیرین تر بود (اردو) مبتلای تلخی ہونا۔

تلخی گذشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که عائد حال شدن تلخی است (سعدی سه)

از انجله تلخی که بر من گذشت بود دهانم چو از زهر مشت
شیرین نگشت بود (اردو) تلخی گذرنا تلخی عائد حال ہونا۔

تلخی یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی حقیقی است (فغانی شیرازی سه)

می توان گفتن که نتوان یافت در بحر جام تو
آفت دلتنگی که فریاد از کف حوصله اش خیزد

(اردو) تلخی پانا۔

تل زرنیخ اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی آتش دانگشت دان۔ مؤلف عرض کند که اندر زرنیخ) بجایش گذشته وصراحت معنی زرنیخ همدرانجا کرده ایم که جوهریست کانی وتل بمعنی دست پس این مرکب را معنی مرادف آن دانیم یعنی انگشت زرخال افروخته۔ صاحب بحر در معنی این ترکیب که دیگری از محققین یاد نیست۔ بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم۔ معنی مبادا که تل بمعنی پشته رنگ مذکور شده ومعنی لفظی این پشته جوهریست وکنایه باشد از انگشت افروخته۔ فارسی قدیم باشد معاصرین ما عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو تذرو زرنیخ۔

تلک بروزن ملک بر وجانع در رشیدی بکسر اول وثانی وسکون سین بی نقطه وکاف فارسی نوشته گوید که بزرگ است یعنی بر خوشه بزرگ چسپیده است خان آرزو در سراج بکسر اول وفتح ثانی نوشته گوید که این تصحیف است وصحیح نون تلنگ چنانکه می آید۔ مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان ومبدل تلنگ دانیم یا آن را مبدل این که نون به تا مبدل شود چنانکه ناکام وتاکام ناتوان وتاتوان چنانکه بختو ونجتو قول صاحب جامع را که محقق

صاحب زبان است معتبر تر از خان آرزو دانیم (اردو) انگور کے خوشہ کا ایک چھوٹا حصہ۔ مذکر

تل سلطان اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان موضعی است کہ مابین آن وحلب یک منزل راہ است **مؤلف** عرض کند کہ باشد کہ بہ بلندی واقع باشد واز بابیان آن کسی باشد کہ سلطان نام دارد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کہ وجہ تسمیہ این بوضوح نہ پیوست (اردو) تل سلطان ایک موضع کا نام ہے مذکر جو حلب سے ایک منزل پر واقع ہے

تل شدن استعمال۔ بمعنی پشتہ شدن وبصورت پشتہ واقع شدن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری ۵) جستہ تا برق غمش تل شدہ خاکستر دل ۔ بیم آنست کہ زود و جگری برخیزد (اردو) ٹیلہ ہونا۔

تلطف بقول بہار نزدی مودن ومہربانی کردن **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین وضم طای مشدد لغت عرب است۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند وبا مصادر فارسی مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (حافظ شیراز ۵) آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ۔ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا (اردو) تلطف۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر مہربانی عنایت کرم

تلطف دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی یافتن مہربانی وکرم است (ناظم ہروی ۵) ولی در پردۂ توفیق یوسف ۔ ازو ہر چند می دید این تلطف ۔ (اردو) مہربانی پانا۔

تلطف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کرم ومہربانی کردن است (حافظ ۵) از شرم در عجایم ساقی تلطفی کن ۔ کہ باشد کہ بوسہ چند بر آن دہان توان زد ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر کندن پیدا است کہ بجای خودش می آید (اردو) تلطف کرنا۔ کرم کرنا مہربانی کرنا

تلغراف بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار تار برقی را گویند صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ صاحب سواء السبیل این را معرب تلیگراف فرنساوی داند **مؤلف** عرض کند کہ تلیگراف انگریزی ہندی و کاف فارسی لغت انگلیسی است فارسیان این را بہ تبدیل تا ہندی بہ تای عربی و تبدیل کاف فارسی بہ غین معجمہ و حذف یا مقرس کردہ باشند و جا دارد کہ معرب گوئیم کہ معاصرین عجم ہم استعمالش کردند (اردو) تیلیگراف انگریزی اسم مذکر۔ تار برقی

تلف بقول برہان بالتحریک (۱) نیست شدن و مجازاً بمعنی ضائع شدن و خراب شدن صاحب لغات برہان گوید کہ (۲) بضم اول آنچہ شافعی کہ بعد از خوردن انگور و امثال آن بجائی بماند **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب باشد بہر دو معنی یعنی ہلاک شدن کذا فی المنتخب۔ فارسیان بمعنی مجازی استعمال کردہ اند کہ مقرس باشد و استعمال این بامصادر فارسی در ملحقات می آید و بمعنی دوم ہم مقرس دانیم کہ در عربی و ترکی بدین معنی نیامدہ (اردو) (۱) تلف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ضائع برباد خراب۔ رائگاں (۲) وہ فصلہ جو انگور کھانے کے بعد ظرف میں باقی رہ جاے۔ مذکر۔

تلف شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ضائع شدن است (الٰہی ہمدانی ؎) خون جگر تلف شد و ذوق گریستن کشد و از مژہ ام بجای اشک آبلہ ہای پای رہد (اردو) تلف ہونا۔ ضائع ہونا۔

تلف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ضائع کردن است (صائب ؎) از سرد مہری آتش شوقم فسردہ است ہر روغن تلف مکن بچراغیکہ مردہ است ؎ مخفی مباد کہ از مصدر بالا استعمال مصدر کردن پیدا است کہ بجایش می آید

(اردو) تلف کرنا۔ ضائع کرنا۔

تلف گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تلف شدن است (ملا جامی ؎) باغ ز آسیب تو گردد تلف ہا تاب در آید ۔ وسیبی بکف ؎ (اردو) دیکھو تلف شدن۔

تلف کشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تلف گردیدن (شفائی اصفہانی ؎) گر نمی بودم تلف می گشت غمہای جہان ۔ مصرفی چون بخت من جستند و نتوانستند ساختند ؎ (اردو) دیکھو تلف شدن۔

تلقین بقول بہار فہمانیدن و سخن فرا زبان کسی دادن می فرماید کہ بالفظ دادن و کردن و گفتن و یافتن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر قاف کذا فی انتخب آنندراج و فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب ہم کردہ ملحقات می آید (اردو) تلقین۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ تعلیم دینا۔ سمجھانا۔

تلقین دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فہمانیدن کردن و آگاہانیدن (حافظ شیرازی ؎) حدیث آرزومندی کہ در این نامہ ثبت افتاد ۔ بہ ہمانا کی غلط باشد کہ حافظ داد تلقینم ؎ (اردو) تلقین کرنا۔ سکھانا۔ اطلاع دینا۔

تلقین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف ہمان تلقین دادن است کہ گذشت (سلمان ساوجی ؎) زبان سوسن آزاد در سخن آید ۔ اگر کنم بہ ثنای تو شکر تلقین ؎ یعنی مباد کہ از سند بالا استعمال یافتہ گردد پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تلقین کرنا۔ دیکھو تلقین دادن۔

تلقین گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حاصل کردن اطلاع و آگهی است (کمال ؎ خط سبزت تدرخ دارد بر دلها آموخت ؎ که طوطی گیرد از آئینه تلقین ؎ تلقین است که بجایش می آید (اردو) تلقین پانا۔ آگاہی حاصل کرنا۔ اطلاع پانا۔

تلقین نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تلقین کردن است (شیخ سعدی شیرازی ؎ ساکنان شیراز را جمع نموده او امر و نواهی و مواعظ و مسائل یقینی تلقین نموده ؎ (اردو) دیکھو تلقین کردن۔

تلقین یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تلقین گرفتن است (معزی نیشاپوری ؎) آن دین و شریعت را زنبی یافته تعلیم ؎ وین حج و شجاعت زملک یافته تلقین ؎ (اردو) تلقین پانا۔ دیکھو تلقین گرفتن۔

ملک بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون کاف (۱) کسی را گویند که سبلتش بسیار گنده و پر باشد و (۲) در جای دیگر سبلت بر کنده نوشته بودند بفتح بای ابجد و کاف و اللہ اعلم و بفتح اول و سکون ثانی (۳) بمعنی تلخ که ضد شیرین است و (۴) زدورق را نیز گویند۔ و طلق معرب آنست و (۵) نوعی از قماش هم هست و بضم اول و سکون ثانی (۶) غله باشد که آن را لوبیا خوانند و بکسر اول و فتح ثانی (۷) جامه پشواز و آستین کوتاه و (۸) درخت سیب صحرائی که بیونانی زعرور و بعربی زوزلاش حبات نام دارد و بکسر اول و سکون ثانی (۹) زنجبیل تر و تازه۔ صاحب جہانگیری نسبت معنی اول صراحت کند که کسی که سبلتش بزرگ باشد و بذکر معنی سوم و ششم نسبت معنی پنجم

خرماید کہ شیوا زانست و ذکر معنی ہشتم و نہم ہم کردہ (اسدی ۵۵) ہم از تحمل و ہم ظرائف خرمند
و ہم از شایستہ و تملک و خود و پرند و (شرف شفروہ ۵۷) قبالستہ سر و از عطای جزلیت و
تملک دوختہ بید زانعام عامست و صاحب جامع باتفاق برہان ذکر ہمہ معانی کردہ معنی دوم
را گذاشت صاحب رشیدی معنی اول و نہم را ترک کردہ و ذکر معانی دوم تا نہم کرد صاحب سروری معنی اول و دوم
و نہم را ترک کردہ و ذکر دیگر ہمہ معانی فرمود صاحب ناصری بمعنی چہارم قانع و ارستہ بہ ترک صراحت ہمہ معانی سیفرماید
کہ با وصف معانی کثیرہ و شیرازہ (اکیل را گویند (فقرہ زبانزدی) شفیعہ تمدوہ تملک بنک و سہ من بونہ و چہار سیر تریاک
تناول می فرمایند گہ سنگ می خورند و برشیں گندیدہ خوش می خندند ۱۲ بہار ہمزبانش۔ خان آرزو در
سراج بذکر معنی اول و دوم می فرماید کہ یکی ازین دو تصحیف است و بذکر معانی سوم تا ششم نسبت
معنی ہشتم گوید کہ مختلف ترک است و دیگر معانی را گذاشت۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معنی
ہفتم قناعت فرمودہ مؤلف عرض کند کہ ہمہ معانی اسم جامد فارسی زبان است و صاحب
محیط بنسبت ابرک ہرچہ نوشتہ ما برابرک نقلش کردہ ایم و آنچہ بنسبت لوہیا گفتہ۔ ذکر آن برازاقم
مذکور شد و صراحت سیب صحرائی بقولش برازدف و حقیقت زنجبیل بقولش ہمین کہ اسم عربی است
و قفیز ہم و بونانی ہوطیون و لبریانی زنگبیل و بفارسی شنگرف و در انگریزی جنجر و ہندی خشک
آن را سونٹھ و تر آن را ادرک گویند۔ یخی است معروف۔ گرم در آخر سوم و خشک در دوم و
گویند تازہ و تر آن یعنی ادرک گرم در سوم و خشک در اول و خشک آن خشک تا سوم بمانفع
بی شمار دارد (الخ) (اردو) (۱) گل مونچھہ۔ دکن میں اس شخص کو کہتے ہیں جس کے مونچھہ بڑے
اور گنجان ہوں۔ صاحب آصفیہ نے گل مچھے پر فرمایا ہے وہ ڈاڑھی کے بال جو ٹھوڑی کے بال مٹاتے

کے بعد رخسار زن پر رکھ لیتے ہیں (الخ) (۲) وہ شخص جس نے اپنی مونچھ کو اکھیڑا ہو (۳) تلخ گردانیدہ
(۴) دیکھو ابرک (۵) ایک خاص قسم کا کپڑا جس کی تعریف کما حقہ معلوم نہ ہو سکی۔ مذکر۔ (۶) لوبیا۔ دیکھو
راء ہم (۷) پیشوا نہ۔ دیکھو پیشواز (۸) جنگلی سیب۔ دیکھو ازوف (۹) ادرک۔ بقول آصفیہ فارسی
ہم مونث۔ ایک قسم کی جڑ ہے جسے پکا کر سونٹھ بناتے ہیں اور آپ ہی نے سونٹھ پر فرمایا ہے۔ ہندی
ہم مونث۔ سوکھی ادرک۔ زنجبیل۔ (۱۰) ایک پیمانہ۔ مذکر۔

ملکان بقول ناصری نام جائی است در خراسان کہ معادن تلک در انجا ظاہر شدہ و ہمچنین جائی است در قزوین کہ اول تلک در انجا یافتہ شد و ہر دو را معرب کردہ طالقان خوانند و ہر دو شہر اکنون بہ تعریب اشتہار یافتہ۔ صاحب انند بعد تحقیق مؤلف عرض کند کہ زیادت الف و نون نسبت بہ تلک۔ این ہر دو مقامات را موسوم کردند بہ ملکان ابرک وارد (اردو) طالقان خراسان اور قزوین میں دو ایسے مقامات کا نام ہے جس میں ابرک کی کان ہے۔ مذکر۔

تلگراف بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار مرادف تلغراف کہ گذشت۔ صاحب بولچال ہم بحوالہ معاصرین عجم ذکر این کردہ صاحب سخندان پارس ذکر این فرمودہ می فرماید کہ گاہے فارسیان استعمال مخفف این ہم می کنند چنانکہ گویند کہ ہشت روز است خط نوشتہ بودم جواب نیامد ناچار امروز تیل زدہ ام یعنی تلگراف فرستادم مؤلف عرض کند کہ تلگراف لغت انگلیسی است و در محاورہ معاصرین عرب معرب آن تلغراف بحذف و تبدیل است۔ فارسیان آن را مقرر کردہ اند یعنی بہ تبدیل تای ہندی بہ فوقانی و حذف تحتانی کاف فارسی را بجای خود قائم و استعمال کنند چنانچہ صاحب سخندان گوید صراحت آن بہ تیل زدن می آید (اردو) دیکھو تلغراف۔

تلگرافچی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار مہتمم تار برقی را گویند کہ کاروبار این می کند **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل بندوقچی و باورچی است بہ ترکیب چی کہ لغت ترکی زبان است (اردو) تار برقی کا مہتمم۔

تلگراف خانہ استعمال۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ مکانی را نام است کہ دران کاروبار تار برقی می شود۔ صاحب بول چال ہم ذکر این بحوالۂ معاصرین عجم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است مرکب از خانہ فارسی و تلگراف (اردو) تار گھر مذکر

(الف) تلمبہ الف بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آلۂ کہ بوسیلۂ آن آتش را آب زنند و فرو نشانند و ب کسی کہ اہتمام آن آلہ کند۔ صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ و صاحب روزنامہ

(ب) تلمبہ چی

(ج) تلمبہ فوارہ

بحوالۂ سفرنامۂ مذکور ج را بمعنی فوارہ آوردہ کہ ازان آب زنند **مؤلف** عرض کند کہ الف را اسم جامد فارسی جدید دانیم و ب و ج مرکب آن معاصرین عجم این را بفتحتین و فتح موحدہ می خوانند۔ (اردو) الف فیرانجن۔ مذکر۔ وہ آلہ جس سے آگ بجھاتے ہیں (ب) فیرانجن کا مہتمم (ج) فیرانجن کا پمپ۔ مذکر۔

تلمن بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و میم مکسور بنون زدہ۔ یعنی آدمی و حیوانات دیگر۔ می فرماید کہ لغت زند و پازند است و ترجمۂ عربی این الف۔ صاحبان ناصری و انند بحوالۂ برہان ذکر این کردہ اند و صاحب جہانگیری ہم در ملحقات آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ تل بمعنی اوست یعنی پشتارہ و من ہم در فارسی زبان بمعنی تودہ ہر چیز

می آید و بمعنی سوراخ وسط شاہین ترازو ہم۔ پس این اسم مرکب معلوم می شود از تل و من (اردو) تاک۔ مؤنث۔

تلمیح بقول انند بروزن تفعیل۔ لغت عرب است بمعنی نگاہ سبک کردن بسوی چیزی و باصطلاح اہل معانی اشارت کردن در کلام بقصہ یا آوردن اصطلاحات نجوم و موسیقی وغیرہ یا آیات قرآن مجید یا احادیث وغیرہ **مؤلف** عرض کند کہ در فارسی زبان برای این معنی اصطلاحی لغتی دیگر نیست ازینجاست کہ ما این را جا دادہ ایم (اردو) تلمیح۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ علم بیان کی اصطلاح مین کسی قصہ وغیرہ کا کلام مین اشارہ کرنا۔

تلمیذ بقول بہار بروزن تعویذ شاگرد می فرماید کہ بالکسر معرب و تلامذہ و تلامیذ جمع آن صاحب انند گوید کہ ظاہرا فارسی است و عربی فصیح نیست و لہذا صاحب قاموس ذکر این نکرد و صاحب سوار السبیل کہ محقق معربات است ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و صاحب منتخب ہم این را فارسی گوید عجب است از محققین فارسی زبان کہ این را متروک کردہ اند از بنکہ زحمت تحقیق را برنداشتند (اردو) تلمیذ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شاگرد۔ طالب العلم۔

تلمیس و جلمیس بقول ناصری بپارسی قدیم سریانی نام دو پسر گلشاہ یعنی آدم بودہ بعربی قابیل و ہابیل خواندہ اند و دو دختر را کہ یکی ہکمیار دیگری اکمیار نام داشتند بدین دو برادر داد۔ اکمیار کہ بتلمیس رسید خوب تر ازان بود کہ بہ جلمیس دادہ شد بنابرین جلمیس از راہ غرض نفس بر و وقتی کہ تلمیس بخواب رفتہ بود سنگی بر سر او زدہ او را بکشت و آدم بزبان سریانی

برائی ہابیل شعر وارمرثیتی فرمود ومضمون او در لیعرب ابن قحطان بعربی ترجمہ کردہ مشہور است
ومی شاید کہ این چہار نام سریانی باشد از لغت وساتیر نقل کردہ شد **مؤلف** عرض کند کہ قول
ناصری کہ محقق زبان خود است اعتبار را شاید (**اردو**) تمیس وجلیس فارسی قدیم مین آدم
کے دو لڑکون کا نام ہے جن کو عربی مین قابیل وہابیل کہتے ہین ۔ مذکر ۔

تلنده بقول برہان وجہانگیری وجامع وانند ومؤید بفتح اول ودوم بالون بروزن چیندہ کج زبان را
گویند یعنی شخصی کہ درست تکلم نتواند نمود وادا را بعربی فاغاۃ خوانند خان آرزو در سراج گفت
این سجوا کہ برہان کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محققین بالا لغزش در زبان است یعنی
لغزش کنندہ در زبان کہ سخن صاف ادا نتواند کرد واین ظاہرا اسم فاعل معلوم می شود از
مصدر تلیدن کہ بقول صاحب رہنما بمعنی لغزیدن بجایش می آید محققین بالا از تحقیق کار نگرفتہ
واسم جامد خیال کردند (**اردو**) کج زبان صاف گفتگو نکرنے والا ۔

تلنگ بقول ناصری وبرہان بفتح اول ونون وسکون ثانی وکاف مانند شبیہ بشفتالو
مؤلف عرض کند کہ باعتبار ناصری این را اسم جامد خوانیم ۔ صاحب محیط وگرا این کرد وناظر علیہ
از تعریف مزید قاصر یم مخفی مباد کہ ہمین لغت بکاف فارسی ہم آمدہ وصاحب جامع آن را بہمین نقطہ
بہ کاف عربی نوشتہ ما ہمدرا بجا ہر دو را تسلیم کردہ ایم (**اردو**) ایک میوے کو نارنگی مین نے
تلنگ کہا ہے جو شفتالو سے مشابہ ہوتا ہے ۔ مذکر ۔ دیکھو تلنگ ۔

تلنگ بقول جامع بروزن بزرگ بکاف عربی (۱) بمعنی حاجت وخواہش ونیازچہ تلنگی بمعنی خواہش کنندہ باشد و (۲) بہم بروزن تفنگ کنایہ از پیرامد و (۳) بکسر اول بمعنی

زدن انگشت باشد بروف واشال آن و (۴)
خوشهٔ کوچک انگور که بر خوشهٔ کلان چسپیده بود
له به این معنی تلنگ هم آمده و بکسر اول و فتح دوم
(۵) نام ولایتی است از ملک دکن و (۶) میوهٔ
شبیهه به شفتالو صاحب ناصری ذکر معنی اول و
سوم و چهارم و پنجم به کاف فارسی کند صاحب
مؤید قلمی بکاف فارسی بر معنی اول قانع صاحب
برهان بکاف فارسی بذکر معنی اول و سوم و چهارم
و پنجم معنی دوم را ترک کرد صاحب جهانگیری
هم بکاف فارسی برای معنی اول از سوزنی سند
آورد (۷) خرگدائیست گدیه خوکرده که از
تلنگ ملوک تا بخراب پرد و برای معنی سوم از شیخ
حمی عراقی (۸) آنجا که بچرخ است من از
ضرب تلنگ پر آتش زند از شوق دران راه
شلنگ پر رفتیم و رسیدیم و گرفتیم بچنگ پر
آن حلقه که مور از وست یکصوت چلنگ پر
هم او ذکر معنی چهارم و پنجم هم کرده صاحب

سروری هم بکاف فارسی جائی بر ذکر معنی اول
و پنجم قانع و گوید که مردم بمعنی پنجم تلنگانه نیز گویند
(امیر خسرو ۵) اسپ همه تندکشم از تلنگ
پیل همه مست ستانم زینگ پر و بجای دیگر
ذکر معنی سوم و چهارم بحوالهٔ فرهنگ کند صاحب
رشیدی هم بکاف فارسی ذکر معنی اول و سوم
و چهارم و پنجم فرموده و آرسته به کاف فارسی
نسبت معنی سوم می طراز د که مبسر انگشت نواختن
دف است و دائره و مرادف کوک نیز (یعنی
هم آهنگ کردن سازی را با دیگری و موافق
ساختن آوازهای تارها و اصوات) (میر نجات
۵۳ نوبت تخته شلنگ است حریفان دستی پر
تنبک ما به تلنگ است حریفان دستی پر و مغیرتا
که (۷) دردمندی و صاحب مذاقی (ولد ۵)
تو که از اهل تلنگی برارباب نیاز پر تا تلنگی مکن و
بهر حریفان بنواز پر و در آخر همه ذکر معنی اول
هم فرموده خان آرزو در سراج ذکر معنی اول

وسوم بکاف فارسی کند و بذکر معنی چهارم گوید
کہ ظاہر ایہمان تنگ بہر دو کاف کہ بمعنی تخم دانہ
انگور گذشت کہ آن را تنک و تلنگ خوانند
و بذکر معنی پنجم گوید کہ تحقیق آنست کہ تلنگ در
اصل ہندی تی لنگ است بمعنی ملک مذکور و اہل
ملک خصوصاً برہمن آن ملک و تلنگانہ مخصوص نام
ملک مذکور است و کلمہ آنہ در ہندوستان برای
نسبت چنانکہ راجپوتانہ و این نیز قریب بہ فارسی
است از عالم توافق لسانین **مؤلف** عرض
کند کہ بیچارہ در چراغ ہدایت بذیل (تلنگ
دانہ) ہم ذکر معانی این کردہ و معنی ہفتم بیان
کردہ و از رستہ راہم ہمدرانجا آوردہ بخیال
تا این اسم جامد فارسی زبان بکاف فارسی و عربی
ہر دو است و بہ اعتبار صاحبان تحقیق کہ بعض آن
اہل زبانند ہمہ معانی را تسلیم کنیم و مقصود معنی
سوم چنین بنا شد کہ امتحان صدای دف و دائرہ
است بہ انگشتان (اردو) (۱) حاجت

خواہش۔ مؤنث (۲) وہ لڑکا جس کے ڈاڑھی
مونچھ نہ ہون۔ امرد۔ مذکر (۳) ڈھول یا دائرہ
کا امتحان انگلیون کے ذریعہ سے۔ مذکر۔ (۴)
انگور کا چھوٹا خوشہ جو بڑے خوشہ پر ہو۔ مذکر۔
(۵) تلنگانہ۔ مذکر۔ دکن کے ملک کا وہ حصہ جس
مین تلنگی بولی جاتی ہو۔ (۶) دیکھو تلنگ (۷)۔
دردمندی۔ مؤنث۔

تلنگانہ بقول بہار بمعنی (۱) گدایانہ صاحبان
سروری و رشیدی بذیل تلنگ ذکر این بمعنی (۲)
ولایتی از ملک دکن کردہ اند یعنی مرادف معنی
پنجم تلنگ۔ خان آرزو در سراج بذیل تلنگ سفر نامہ
کہ تلنگ در اصل ہندی تی لنگ است بمعنی
ملک مذکور و اہل ملک خصوصاً برہمن آن ملک و
تلنگانہ مخصوص نام ملک مذکور و کلمہ آنہ در
ہندوستان برای نسبت است در ملک۔
چنانکہ راجپوتانہ و کوندوانہ و این نیز قریب بہ
فارسی است از عالم توافق لسان و تلنگیانہ نیز

به تلنگ بمعنی گدایا به **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل
را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم و اگر پیش شود این
را مخفف تلنگیانه دانیم که بجایش می آید و آنچه
خان آرزو نسبت معنی دوم در بیان ما خذ طبع آزمائی
کرده که آنه را لفظ هندی برای نسبت دانسته فضولی
اوست آنه کلمهٔ فارسی زبان است که افادهٔ معنی
لیاقت کند چنانکه شاهانه و جرمانه پس فارسیان تلنگ
را بترکیب آنه تلنگانه کردند و اهل هند باتباع فارسی
بعض الفاظ هندی را هم با آنهٔ فارسی مرکب می گفتند
که این قسم عمل در بسیاری از الفاظ هندی است
(سعدی ۵) قبای تلنگانه برتن کنند ۱۲ بدخل جبش
جامهٔ زن کنند ۱۲ (اردو) (۱) دیکھو تلنگیانہ کے
پہلے معنے (۲) دیکھو تلنگ کے پانچوین معنے۔

تلنگبین بقبول برہان و جامع بروزن و معنی ترنجبین است و آن دارویی است شیرین و مانند شبنم بر خار شتر می نشیند صاحب جہانگیری این را مرادف ترنگبین گوید که گذشت۔ صاحب سروری از تتاری سند آورده (۵) در سوانح عجب نیست عجب نیست اگر با تلنگبین باشد ۱۲ **مؤلف** عرض کند که خان آرزو در سراج درست گوید که ترانگبین که گذشت اصل است و این مسدّش چنانکه آروند و آلوند (اردو) دیکھو ترانگبین۔

تلنگ دائره اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ هدایت گوید که (۱) دائره و غیر آنست که دائرهٔ دف را به انگشتان زنند تا صدا برآید و (۲) بازئی است که طفلان خطی کشیده مهره بازی کنند و مهره هر که ازان برآید ببرد و ازو دست (اشرف ۵) برخاست چو ساز در میان آرد دم ۱۲ کردم به تلنگ دائره بیرونش ۱۲ زله برد ارش بهار نسبت معنی اوّل می فرماید و متعرفیش بهتر از استاد او یعنی آوازیکه از دائره به نواختن برآید و ذکر معنی دوم هم کند و (۳) بالکسر بمعنی زدن دائره و دف بانگشتان تا صدا ازوی برآید۔

وہر دو محققین بالا گویند کہ از اہل زبان بہ تحقیق
رسیدہ کہ (بہ تنگ دائرہ کار کردن) کنایہ از کار
بہ آسانی کردن است چنانچہ از کلام اشرف ہم
مستفاد می شود **مؤلف** عرض کند کہ محقق نامدار
وبہار زلہ بردار ہر دو این مصدر مرکب را
از کلام اشرف پیدا کردہ اند و ما این را فضول
دانیم سند اشرف متعلق بہ معنی اول وسوم می تواں
مخفی مباد کہ مقصود بہار از معنی سوم حاصل بالمصدر
باشد نہ مصدر و این مرکب اضافی است و تنگ
در اینجا بمعنی مطلق مدار است۔ و برای معنی دوم
سند استعمال می خواہیم کہ محققین اہل زبان و دیگر
اہل تحقیق زبان داں ازیں ساکت اند مخفی مباد
کہ معاصرین عجم در معنی اول وسوم حرکت و آواز
را مخصوص کنند یعنی امتحان آواز دف و ہمچنین
آواز امتحان دف و امثال آن (اردو)
(۱) ڈہول کا امتحان جو بجانے سے پہلے انگیٹھی
سے تھاپ لگا کر کیا جاتا ہے۔ مذکر (۲) ایک خاص

قسم کا کھیل۔ مذکر (۳) ڈہول وغیرہ کی وہ آواز
جو بجانے سے پہلے بطور امتحان کی جاے۔ مؤنث

تلنگی بقول برہان بفتح اول وفتح ثانی (۱)
نیازمند و خواہش کنندہ و گدا را گویند و بکسر ثالث
(۲) مخفف تولنگی است کہ میان پاچہ باشد و
(۳) کنایہ از پسر امرد و نیخیم و ستر ش و بی باک و
خونی و توئی ہم صاحب رشیدی بر معنی اول قانع
و صاحب سروری سند دہد از شمس الدین کوتوالی
(۱) از تلنگی مجوی صدق و صواب ۔ کہ نجوید
کسی ز آتش آب ۔ ہم او می فرماید کہ درین ایام
(۴) بمعنی جلف و جری۔ صاحب مؤید ہم بر معنی
اول قناعت کردہ **مؤلف** عرض کند کہ یاے
نسبت بر لفظ تلنگ زیادہ کردہ اند و معنی اول
موافق قیاس است و در معنی دوم از تولنگی۔ تلنگی
می نماید و میان پاچہ پارچہ ایست کہ بر میان ساتر
شود ہمچون پاچہ ازار و ہمین است تہ لنگی و تہ لنگ
و تولنگ مبدلش و این معنی را شتاق سند می باشیم

که خیر از برہان دیگری ذکرش نکنند و معنی سوم مجاز
معنی دوم یافته می شود که همین باشد لباس امر دان
در عجم عموماً و در معنی چهارم که حلف است مرادش
از ظالم باشد و این مجاز معنی سوم می نماید کامردان
را ظالم گفتند چنانکه فارسیان یار خود را ظالم
می گویند بالجمله ورای معنی اول و چهارم دیگر معانی
را قابل نظر دانیم و بدون سند استعمال تصفیه آن
نمی توانیم کرد و معنی چهارم را باعتبار صاحب
سروری که محقق اهل زبانست تسلیم کنیم (اردو)
(۱) نیازمند خواہشمند عرضمند فقیر (۲) ایک
قسم کا تہبند۔ مذکر (۳) وہ لڑکا جس کی ڈاڑھی
اور مونچھ نہ ہوں۔ (۴) ظالم۔

تلنگیانه بقول سروری بضم تا و فتح لام و
نون دوم با کاف فارسی (۱) حاجت مندانه
وگدایانه منسوب به تلنگی که گذشت۔ می فرماید که
درین زمانه به حلف و جمری اطلاق کنند مقصدش
از (۲) ظالمانه باشد (سراج الدین راجی)

شاه بشنید چون ترا نه دید وضع تلنگیانه او پسند
می فرماید که بخذف یا هم مستعمل۔ صاحب رشیدی
به معنی اول قانع و خان آرزو و سراج هم به معنی
اول قناعت کرده **مؤلف** عرض کند که ما باعتبار
سروری که محقق زبان خود است معنی دوم را هم
معتبر دانیم و مجرد معنی حلف بقرائش به تلنگی گذشت
طرز تعریفش حقیقت را ظاهر کرد و مخفی مباد که بحسب قواعد
فارسی زبان کلمه آنه که افاده معنی قابلیت و لیاقت
کند مرکب است بالفظ تلنگی یعنی بقابلیت تلنگی
و مراد از حاجت مندانه و گدایانه و لفظ گدایانه
هم خوش تمثیل این است (اردو) (۱) حاجت
مندانه فقیرانه۔ (۲) ظالمانه۔

تلنه بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی
بضم اول و سکون ثانی و فتح نون بمعنی حاجت و
خواہش و نیاز و ضرورت (کمال اسمعیل)
اکنون که هیچ سودا ندارد دلا بازار بهر و زان سودائی
تلنه جدا آورم که هستی با معشوق روزی نوائی

صاحب سروری فرماید که همان تلنگ که گذشت خان آرزو در سراج گوید که این لغت عرب است به تشدید نون و فارسیان استعمال این به تخفیف کنند **مؤلف** عرض کند که صاحب منتخب که محقق لغات عرب است ذکر این نکرد و صاحب منتهی الارب این را بمعنی حاجت آورده پس قول خان آرزو قرین صواب است و جادارد که تلنگ را هم که بهمین معنی گذشت برسبیل تبدیل تعلقی ازین باشد به تصرف در اعراب (اردو) حاجت خواہش مؤنث نیاز۔ مذکر ضرورت۔ مؤنث (دیکھو تلنگ)

تلو بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و رشیدی بفتح اول بروزن زلو (۱) مطلق خار را گویند و بضم اول (۲) پائین تیر باشد جائیکه پی دران پیچند و رنگ کنند و پیکان مضبوط سازند (ابو رافع ۱۲) تیر اندر قلب دشمن تا تلو کی خلد چو نانکه در چشمش تلو کی خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی کرده **مؤلف** عرض کند که بهر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) کانٹا۔ مذکر (۲) تیر کا وہ مقام جہان پیکان مضبوط کریں۔ مذکر۔

تلوازه بقول ملحقات برہان خانه که از چوب سازند۔ در ہندی مچان گویند **مؤلف** عرض کند که مچان در ہندی خانه نیست بلکه آن مقام را نام است که در دیوار خانه برای داشتن و گذاشتن سامان قائم کنند که بعربی رف گویند دیگری از محققین ذکر این نکرد و ما این را اسم جامد دانیم که معاصرین عجم ذکر این کنند (اردو) مچان۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ٹانڈ۔ ٹانڈہ۔ وہ تختے یا لکڑیاں جو دیوار میں اسباب وغیرہ رکھنے کے واسطے زمین سے اونچی لگا دیتے ہیں۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ دکن میں اس مقام کو بھی مچان کہتے ہیں جو کھیتوں میں چار لکڑیوں پر قائم کرتے ہیں تاکہ شب میں کاشتکار باغراض حفاظت وہیں رہے۔

تلواسه بقول برہان بروزن چلپاسہ (۱) اضطراب و بی آرامی و بی قراری و اندوہ (۲) میل بچیزی داشتن صاحبان جامع و جہانگیری و ناصری ذکر معنی اول کردہ اند (جمال الدین اشہری ؎) زبس تلواسہ کاندر جان من بود ؎ تو گفتی مردنم درمان من بود ؎ صاحب رشیدی این را مرادف تالواسہ گوید که بجایش گذشت بہار ذکر این کردہ میفرماید که با نقطہ کردن و گرفتن مستعمل۔ خان آرزو در سراج این را صحیح بفتح اول داند که مخفف تالواسہ است و بحوالہ رشیدی گوید که در کلام قدما نیامدہ و غیر از کلام خسرو یافتہ نشد **مؤلف** عرض کند که قول ناصری و جامع که محققین اہل زبانند برای معنی اول سندی را ماند ہیچ ضرورت ندارد که کلام شعرا را برای این ضرور دانیم۔ و این درست است که این را مخفف تالواسہ گوئیم که بجایش گذشت و معنی دوم مجاز باشد (**اردو**) (۱) دیکھو تالواسہ (۲) خواہش و رغبت۔ مؤنث۔

تلواسہ بودن استعمال۔ بمعنی ہا، خ بودن بی قراری **مؤلف** عرض کند که سند این از شہری بر تلواسہ گذشت موافق قیاس است (**اردو**) بی قراری رہنا۔ اضطراب رہنا۔

تلواسہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این بحوالہ بہار کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که اضطراب و بیقراری کردن سند این پیش نشد عیبی ندارد که موافق قیاس است۔ (**اردو**) مضطرب اور بیقرار ہونا۔

تلواسہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مبتلای اضطراب شدن و عارض شدن بیقراری و اضطراب (ملا جامی ؎) آن یکی را گرفتہ تلواسہ ؎ که خورد بیشتر زہم کاسہ ؎ (**اردو**) اضطراب لاحق ہونا۔ بیقراری ہونا۔

تلوسہ بقول برہان بفتح اول بروزن و معنی مخفف تلواسہ کہ (۱) اضطراب و بیقراری و

بندند و بذکر معنی چهارم می طراز د که قوسی بیاے فارسی گفته و بحوالهٔ سروری ذکر معنی سوم و پنجم هم کرده و هم او در چراغ هدایت صراحت مزید نسبت معنی اوّل کند که اقسام دارد یک قسم آنست که جانوری در قفس انداخته بهمان قفس جانور دیگر شکار کنند. بهار بر ذکر معنی اوّل قانع لیکن صراحتی که خان آرزو کرده صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر معنی اوّل بدین صراحت کند که دام است **مؤلف** عرض کند که بهمهٔ معانی اسم جامد فارسی زبان دانیم و پله که بیای فارسی بمعنی چهارم گذشت مبدّل این چنانکه تخم و پخم و جادارد که آن را هم اسم جامد دانیم و اشارهٔ این هم همه را بنجا کرده ایم نسبت معنی اوّل عرض می شود که مطلق دام است بهر صورت که سازند (اردو) (۱) دام خواه کسی شکل کا ہو جس سے جانور وں کو گرفتار کریں۔ مذکر (۲) طویلہ یا وہ مقام جہاں چار پایوں کو رکھتے ہیں۔ مذکر (۳) دیکھو اتو (۴) دیکھو پله (۵) سونا۔ مذکر۔ دیکھو تلا۔

تلی بقول برهان بضم اوّل و کسر ثانی و سکون تحتانی مجهول بمعنی (۱) دست افزار و (۲) دست افزار دان سرتراشان و حجّامان باشد و (۳) کیسهٔ خیاطان که سوزن و ابریشم و انگشتوانه دران نهند و (۴) بکسر اوّل طلا را گویند. صاحب جهانگیری بر ذکر معنی اوّل و چهارم قانع و در معنی اوّل خصوصیت سرتراشان کند صاحب رشیدی ذکر معنی دوم و سوم و چهارم کرده (سراج الدّین راجی ۵۱) تلی تیر تو از خون خصم رنگینست ؎ بپای مردی شنجرف احتیاجش نیست ؎ (حکیم سوزنی ۵۲) ندیده تلهٔ سوزنم که سوزنیم ؎ نیم چو سوزن در زی نهان میان تلی ؎ (سعدی ۵۳) وجود مردم دانا مثال زر تلی است ؎ که هر کجا که رود قدر و قیمتش دانند ؎ می فرماید که (۵) بمعنی تلو هم آمده که گذشت. صاحب سروری ذکر معنی اوّل و سوم و پنجم

کرده می فرماید که تولی با ضافهٔ واو هم می آید بمعنی اول۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید که معنی دوم بمجاز باشد و ذکر معنی سوم کرده نسبت معنی چهارم می فرماید که تحقیق آنست طلا در اصل بمعنی قرشت تلا بوده فارسیان عربی دان بطای مطبقه نوشتند و تلی امالهٔ آنست و بذکر معنی پنجم گوید که می توان که واو به یا بدل شود **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول اسم جامد و انیم و معنی دوم مجاز معنی اول و معنی سوم مجاز معنی دوم و بمعنی چهارم بقول خان آرزو امالهٔ تلی یا اینکه عربی دانان بالف مقصوره خوانند و الف آخر را بصورت تحتانی نوشتند و بمعنی پنجم مبدل تلو چنانکه انگور و انگیر **(اردو)** (۱) استره۔ مذکر (۲) حجام کی دھوبنی۔ مؤنث۔ یہہ دکن کا محاورہ ہے۔ وہ صندوق یا کیسہ جس مین حجام اپنا سامان رکھتا ہے۔ مذکر (۳) درزی کا صندوق یا کیسہ جسمین سامان دوخت ہوتا ہے۔ مذکر۔ دکن مین درزی کا اڑپم کہتے ہین۔ مذکر (۴) دیکھو طلا (۵) دیکھو تلو۔

تلیبار بقول برہان و جامع و رشیدی بفتح اول و ثالث مجہول و بای ابجد بہ الف کشیدہ بروزن خریدار۔ خانہ را گویند کہ بجہت کرم پیلہ چوب بندی کنند تا پیلہ حاصل شود۔ صاحب جہانگیری بذکر این گوید کہ تلیوار ہم بہمین معنی آمدہ (جمال گیلانی ؎) بدر و بام خانہ بگذشتند ہ بہ تلیبار آشنا گشتند ہ صاحب ناصری بذکر ہر دو می فرماید کہ تلیار ہم بہمین معنی آمدہ۔ خان آرزو در سراج می طراز د کہ تلیوار مبدل این است **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ معانی دوم و سوم تلی این مرکب با واو قیاس کنیم کہ معنی لفظی این مثل صندوق حجامان و خیاطان است کہ خانہ خانہ باشد و تلیبار مبدلش کہ واو بہ موحدہ بدل شود چنانکہ آو و آب و تلیار ہم مبدلش چنانکہ

تمیز (اردو) وہ لکڑی کا خانہ دار گھر جو ریشم کے کیڑوں کے لئے بنایا جاتا ہے۔ مذکر۔

تلیدن بقول رہنما بجوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی لرزیدن مؤلف عرض می کند کہ ہمۂ محققین مصادر وغیر مصادر ازین ساکت و بخیال ما مرکب است از اسم جامد تول کہ بمعنی وحشت آید بحذف واو و یای معروف و علامت مصدر دن۔ پہ اصول ما مصدر اصلی است کہ اسم جامد این لغت فارسی است و ملندہ کہ گذشت اسم فاعل این و ما اشارہ این ہمہ را نجا کردہ ایم معنی لفظی این بلحاظ ماخذ وحشت کردن ولیکن استعمال فارسیان معاصر بمعنی لرزیدن است کامل التعریف باشد و مضارع این تلد (اردو) کانپنا۔

تلیمان بقول برہان بروزن نریمان نام پہلوانیست ایرانی و بقول بعض تورانی صاحب جہانگیری بر پہلوان ایران قانع و صاحب جامع بر مجرد پہلوان۔ صاحب رشیدی متفق با جہانگیری و صاحب سروری پہلوان تورانی گوید۔ خان آرزو در سراج ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این متحقق نشد ایرانی باشد یا تورانی علم است و بس و از ینکہ بقول معاصرین عجم پہلوانیست بسیار معروف ما این را جا دادہ ایم و معاصرین عجم این را منسوب بہ ایران کنند (اردو) تلیمان ایک پہلوان کا نام ہے جو ایران یا توران میں گزرا ہے۔ مذکر۔

تلیوار بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری و رشیدی بروزن بمعنی تلیبار است مؤلف عرض کند کہ بحقیقت این ہمہ را نجا عرض کردہ ایم کہ این اصل است و آن مبدل این (اردو) تلوار

فوقانی با میم

تم بقول برہان و جامع و رشیدی و سروری و ناصری بفتح اول و سکون ثانی آفتی است

کہ در چشم پیدا می شود مانند پردہ و آن را بالعربی غشاوہ گویند (ابن یمین ص) ہر کس نشان سرو رفتار اندر بیند تو ہم بیند اگرچہ در بصرش آفت تم است ہم خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہرا تصحیف تمر است کہ بہین معنی می آید مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم با او پردہ عنکبوت ہم بہین معنی گذشت (اردو) مونیا بند۔ مذکر۔ دیکھو پردہ عنکبوت۔

تماشغا بقول برہان وجامع وانند وسراج بضم اول بروزن اماج کیسہ درازی را گویند کہ از پارچہ دوزند و یا از ریشم بافند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ (اردو) ہمیانی۔ مؤنث۔ دیکھو ہمیانہ۔

تماخ صاحب مؤید مطبوعہ بذیل لغات فارسی گوید کہ گیاہ تنک را گویند کذا فی بعض النسخ مؤلف عرض کند کہ در نسخ قلمی ہمین معنی بر تمارخ نوشتہ می آید و تصحیف کاتبین مطبع نولکشور بیش نیست (اردو) دیکھو تمارخ۔

(الف) **تماخرہ** بقول برہان بفتح اول وخای نقطہ دار و رای بی نقطہ (۱) بمعنی ہزل ومزاح وسخرگی وظرافت می فرماید کہ (۲) بسکون خای نقطہ دار ہم گفتہ اند بمعنی مطلق سخن اعم از مناسب وخوش طبعی وغیر آن۔ صاحب سروری در ہر دو معنی بر آورد با خای نقطہ دار آوردہ۔ صاحبان جہانگیری وجامع ورشیدی وناصری وسراج بر معنی اول قانع (حکیم ناصر خسرو ص) گر تو تماخرہ کنی اندر چنین سفر پس بر خویشتن کنی تو زبہر من تماخرہ ہ بہار بذکر معنی اول گوید کہ بالفظ فراگرفتن مستعمل مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم ذی نماید و ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **تماخرہ فراگرفتن** بمعنی سخرگی اختیار کردن است (پور بہای جامی ص)

ای الهی که بر کرا دیدار تجریت بوحالی فراگرفت مزاح و تماخره بود . . . . . .

(ج) تماخره کردن و کندن بمعنی مسخرگی کردن است و سندا این از ناصرخسرو بر الف گذشت (اردو) الف (۱) مسخرگی ظرافت مؤنث (۲) بات مؤنث (ب) مسخرگی اختیار کرنا (ج) مسخرگی کرنا .

تمارخ بقول ملحقات برهان بفتح اول و رای قرشت گیاه تنک را گویند **مؤلف** عرض کند که در نسخ قلمی مؤید هم این لغت بهمین معنی یافته می شود . اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) ہریالی . مؤنث .

تماشا بقول برهان باشین نقطه دار بالف کشیده نظر کردن چیزی از روی حظ یا عبرت و ارسته گوید که تفاعل مشی است و در اصل تماشی بود بدل تمنی و تولی و تقاضی اینجا هم یا را بالف بدل کرده اند معنی لغوی آن با یکدیگر پیاده رفتن . فارسیان بمعنی دیدن آرند (نعمت خان عالی ص) جان بر سر دل رفت و دل از دیده برون شد ، این ها همه از بهر تماشای تو باشد . خان آرزو در سراج می فرماید که بعضی از فضلا در شرح گلستان نوشته اند که لفظ تماشا تفاعل مشی است و اصلش تماشیٰ است و فارسیان در این قسم مصادر یا را بالف بدل کنند از عالم تمنا پس بمعنی تماشا نظر به اصل لغت با یکدیگر پیاده رفتن چون یاران برای تفرج اکثر با هم پیاده سیری کنند در عرف بمعنی تفرج مستعمل شده و لهذا بطرف دیده منسوب می شود چنانکه سعدی گوید (ع) دیده شکیبد ز تماشای باغ ، بالفعل است روزی سعدالله خان وزیر می گفت که تماشای باغ دیدم آخوند ملا عوض وجیه گفت که تماشا خود دیدن است

پس تماشا دیدن درست نمی شود. صحیح کردیم. است. سعد اللہ خان این را بتن برداشت و از آنچه در مصدر تحریر یافته ظاهر شد که هر دو عزیز خطا کرده اند خطا معترض نمایان است و خطای معترف بجهت آنکه بنابستی قبول کرد هرچند تماشا دیدم غلط باشد اما ازان وجه که معترض گفته است غلط نیست بلکه از وجه دیگر است مگر آنکه مسامحة بجاز برده مصدر را بمعنی مفعول گیرند بحذف و ایصال یعنی متفرج بازقبیل اعتماد و اعتبار در مقام حل مواطلات چنانچه در خطابات پادشاهی و وجه تسمیهٔ غلامان واقع شود یا از تماشا با التماشا اراده نمایند چنانکه مهلک را مرگ گویند و نجات دهنده را حیات و این نوع مسامحات در جمیع محاورات شائع و کسی انکار آن نمی تواند کرد (انتهی کلامه) می فرماید که هرچند لفظ عربی است بمعنی اول استعمال کنند و نظیر این لفظ سیر است که در عربی هم بمعنی رفتن است و فارسیان بمعنی مذکور استعمال نمایند چنانکه سیر و تماشا گویند و بالفظ کردن مستعمل شود و با دیدن هرگز در اشعار اساتذه دیده نشد هرچند شارح مذکور بزور طبع روا داشته اما استعمال زبان دانان مخالف اوست و مراد از تفرج هم همان دیدن است از روی خط و مراد اخوند استعمال اهل زبان فارسی است درین صورت هیچ اعتراض بر او وارد نیست بلکه خلاصهٔ شارح است فتامل (انتهی) هم او در چراغ هدایت می فرماید که سالک یزدی استعمال تماشا دیدن کرده و این خالی از غرابت نیست (ه) تعجب وارد و این صورت تماشا وارد این معنی بجهان محو تماشا و تماشائی نمی بینم پس می فرماید که بعد تامل معلوم می شود که دیدن اینجا بمعنی دریافتن است یعنی من تماشائی دانم که چیست و حال آنکه عالم محو تماشا است. صاحب تحقیق الاصطلاحات هم ذکر این کرده با وارسته متفق. بهار گوید که فارسیان بمعنی دیدن و هنگامه استعمال این کنند مؤلف

عرض کند کہ استعمال فارسیان (۱) بمعنی نظارہ و دید است کہ حاصل بالمصدر دیدن باشد و (۲) بمعنی ہنگامہ بصورت ترکیب و صراحت استعمال در ملحقات می آید و بحث کامل تماشا دیدن بجایش کنیم (اردو) (۱) تماشا۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ دید۔ نظارہ (ظفر ؎) دکھائی دی ہمیں کیفیت کونین ہستی میں ۔ نظر آیا خدائی کا تماشا بت پرستی میں ۔ (۲) ہنگامہ۔ مذکر۔

تماشا افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی واقع شدن نظارہ باشد و مراد از جمع غفیر جمع شدن از برای مشاہدہ و دید و تہلکہ افتادن و ہنگامہ برپا شدن از کثرت تماشائیان (حزین ؎) قیامت شد بپا از جلوۂ نوخیز شمشادش ۔ تماشا در بہشت افتاد از حسن خداداد ش ۔ (اردو) ہنگامہ برپا ہونا۔

تماشاچی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ہر کہ تماشا می بیند یعنی مشائ و نظارہ چیزی می کند **مؤلف** عرض کند کہ لفظ تماشا مرکب شد با کلمۂ چی کہ نعت ترکی است از قبیل نقارچی و باورچی کہ افادۂ معنی فاعلی کند یعنی تماشا بیندہ (اردو) تماشہ بین۔ بقول آصفیہ۔ ہر قسم کی سیر دیکھنے والا (یہہ فارسی مین اسم فاعل ترکیبی کے معنے ہین اور انھین معنون مین اردو مین بھی اس کا استعمال ہوسکتا ہے)۔

تماشہ خانہ استعمال۔ بقول بہار و بحر مرادف تماشاگاہ و تماشا کدہ (صائب ؎) حسن چون تنہا شود از چشم خود دارد خطر ۔ در تماشا خانۂ آئینہ ہم تنہا مباش ۔ (خواجۂ شیراز ؎) حلقۂ زلفش تماشا خانۂ باد صبا ست ۔ جان صد صاحب دل اینجا بستۂ آن موبین ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مکانی و مقامی کہ دران تماشا واقع شود یعنی محل تماشا (اردو) تماشے کا مقام دیکھو تماشا گاہ۔

تماشاخانۂ اوپرا اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار یعنی تماشاگاہی کہ دران رقص وسرود باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است ما صراحت اوپرا بجایش کردہ ایم کہ یعنی رقص وسرود است (اردو) وہ تماشاگاہ جہان ناچ رنگ ہو۔

تماشاخانۂ رسمی اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار تماشاگاہی کہ دران نقل تزک شاہی شود صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم تصدیق این می کند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و معنی لغطی این خلاف کنایۂ محاورۂ معاصرین عجم است کہ زبان خود را بتاریکی می زند (اردو) وہ ناٹک جس مین پادشاہی تزک وحشم کی نقل ہو۔ مذکر

تماشاخانۂ سربازی اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار میدانی کہ دران سپاہ فوجی بازی کند ہمچون جنگ مصنوعی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (اردو) وہ میدان جہان فوجی کرتب دکھلائے جاتے ہین۔ مذکر۔

تماشاخانۂ کالا اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار گوید کہ تماشاگاہی کہ بسیار تجمل وشان دارد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) وہ ناٹک جس مین شان وتجمل زیادہ ہو۔ مذکر۔

تماشا دادن مصدر اصطلاحی بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار یعنی تماشا نمودن وبمشاہدہ آوردن تماشا **مؤلف** عرض کند کہ متعدی تماشا دیدن است محاورۂ معاصرین عجم باشد (اردو) تماشا دکھلانا۔

تماشا دارد اصطلاح۔ بقول بحر ای لائق دیدن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است گویند "سربازی فلان تماشا دارد"

(اشرف مازندرانی ؎) وجد صوفی شب معراج
تماشا دارد ؛ جلوهٔ تیر در آماج تماشا دارد ؛
(اردو) دیکھنے کے قابل ہے۔ قابل دید ہے

تماشا داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ محو تماشا بودن است (مسیح کاشی
؎) پیوسته بروی تو تماشا دارم ؛ دل در
خم آن زلف چلیپا دارم ؛ مخفی مباد کہ سند بالا
متعلق بہ مصدر داریدن است کہ بجایش می آید
(اردو) محو تماشا ہونا۔

تماشا دیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی نظارہ کردن است (سالک یزدی
؎) تعجب دارد این صورت تماشا دارد ؛ این
معنی ؛ جہان محو تماشا و تماشائی نمی بینم ؛ مخفی
مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر بمعنی پیدا
شدن ہم می آید خان آرزو در سراج بدیل تماشا

گوید کہ تماشا دیدن ہرگز در اشعار اساتذہ دیده
نشد۔ ما بحث کاملش بذیل تماشا نقل کرده ایم
و ہم او در چراغ ہدایت بذیل تماشا می نویسد کہ
در کلام سالک یزدی (تماشا دیدن) را دیده ام
و این خالی از غرابت نیست لیکن بعد تامل معلوم
می شود کہ دیدن اینجا بمعنی دریافتن است یعنی من
تماشائی دانم کہ چیست حالانکہ عالم محو تماشاست
(انتہی) ما میگوئیم کہ فضولی اوست دیدن در اینجا
بمعنی دریافتن نیست بلکہ یافتن و مشاہدہ کردن
بہ نظارہ کردن ذوق زبان ندارد کہ استعمال سالک
را از غرابت بپندارد۔ فتامل۔ صاحب تحقیق
الاصطلاحات بذیل تماشا کردن ذکر این کرده
گوید کہ ترجمهٔ محاورهٔ ہندی است بخیال ما او ہم
ذوق سخن ندارد (شیخ حسین شہرت ؎) بنزم
اہل دنیا چون تماشا بین تبخانه ؛ ندارم مطلبی نازم
برہمن می کشم ہیجا ؛ (امیر خسرو ؎) ضرم آن
روز کہ من آن رخ زیبا بینم ؛ او کند ناز و من

از دو تماشا بینم ؛ (اردو) تماشا دیکھنا بقول آصفیہ سیر دیکھنا کیفیت اٹھانا۔

تماشا رسیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ بنظر آمدن تماشا ست۔ (نظیری ؎) مجلس چو بزم شکست تماشا بما رسید ؛ بزم چون نماند کسی جا بما رسید ؛ (اردو) تماشا نصیب ہونا۔ تماشا نظر آنا۔

تماشا شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سیاقش استعمال مصدر شدن پیدا ست کہ بجایش می آید و معنی این قرار یافتن تماشا ست (عالی ؎) غنچۂ دلہا ز شوقت ہر طرف وا می شود ؛ گر نقاب از رخ بیندازی تماشا می شود ؛ (بدیع اصفہانی ؎) شیشہ ہا چید است بر طاق دلم دست امید ؛ گر فتد سنگی ز نومیدی تماشا می شود ؛ (اردو) تماشا ہونا تماشا قرار پانا۔

تماشا کدہ اصطلاح۔ بقول بہار و بحر مرادف تماشا خانہ و تماشا گاہ (شوکت ؎) گلشن از بسکہ ز روی تو تماشا کدہ است ؛ تکمہ گل نگہ دیدہ حیرت زدہ است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو تماشا خانہ۔

تماشا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تماشا دیدن باشد (نظیری نیشاپوری ؎) چنانم می گزد بی او تماشای چمن کردن ؛ کہ شکل غنچہ در گلشن سر مار است پنداری ؛ (اردو) دیکھنا۔ دیکھو تماشا دیدن۔

تماشا گاہ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف تماشا خانہ کہ جای و محل تماشا باشد (صائب ؎) ز فیض سرمۂ حیرت درین تماشا گاہ ؛ یکی شناست چو آئینہ خوب و زشت مرا ؛ **مؤلف**

عرض کند که موافق قیاس است (اردو) تماشا
گاه - دیکھو تماشاخانه -

تماشاگر اصطلاح - بقول بحر و بهار مرادف
تماشائی یعنی بیننده (ملا شانی تکلو) نزد
به آتش نتوان رفت همان به که ز دور تماشا
گر گلزار تو باشیم (ملا طغرا) ز رنگین
بتان دیدهٔ دوستان بمجلس تماشاگر بوستان
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
از قبیل دادگر و صیقل گر (اردو) تماشا
دیکھنے والا -

تماشاگاشتن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که از سندش استعمال مصدر نگاریدن
پیداست و معنی این قائم کردن تماشا (عرفی
) بر شفق گریه عطارد شمارد بر ورق دیده
تماشاگارد (اردو) تماشا قائم کرنا -

تماشانمودن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
کند که جلوه دادن و مشاهده کنا
متعدی تماشا دیدن است (شا
) بران سردارم سودا که د
و پاکوبان بدر ایم و ز جنون در ش
تماشائی بمعنی مبادکه از سند
مصدر نمائیدن پیداست که بجا
(اردو) تماشا دکھانا -

تماشائی بقول بهار و دار
گر که گذشت (ملا نوعی) ح
که چون صورت خویش بهرهٔ نب
تماشائی را (ظهوری) گر
پیدا تماشا رخصت است بحر
اگر خود را تمنا رخصت است
غوطه در دام نگه خورده تماشائی
دیده اگر در بن هر مو دارد
کند که موافق قیاس است (ار

بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سیر دیکھنے والا | تفارہ کن۔ ناظر۔

(الف) تماغہ | بقول بہار بالضم وغین معجمہ کلاہ شاہین وباز وامثال آن (خواجہ عبید اللہ سانی ؎) ای کردہ بصید آہوی دل آہنگ ۔ بربستہ کمر بچین دامن بس تنگ ۔ این پردۂ سینہ بند بستان نیست ۔ مانند تماغہ ایست بر چشم پلنگ ۔ (علی رضای تجلی ؎) شہباز قدرش چو زند بال و پر بہم ۔ نہ چرخ را بیفگند از سر تماغہ وار ۔ (ابو طالب کلیم ؎) کبوتر کوہ زنہارش در آید ۔ تماغہ از سر شاہین رباید ۔ صاحب اند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ترکی وعربی نیست فارسی قدیم است وبعض معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو) ٹوپی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ وہ تھیلی جو شکاری جانور کے منہ پر چڑھا دیتے ہیں (الماغہ)۔ (وزیر ؎) وہ بدگمان ہوں کہ خط دیکھے بند کیں آنکھیں ۔ چڑھائی باز کی ٹوپی سر کعبہ پر ۔

تمام | بقول بہار کافی وبسندہ وکامل وبی نقصان وبمعنی آخر ومنقضی بالفظ شدن وکردن وبمعنی نظام یافتن بالفظ گرفتن مستعمل۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ مصدر عربی است وفارسیان آن را بمعنی تام اسم فاعل استعمال کنند وازین جہت یای مصدری فارسی بآن الحاق سازند مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب بفتحتین بمعنی درست ودرست شدن آورده فارسیان استعمال این بترکیب با مصادر خود بمعنی (۱) آخر وختم و (۲) بمعنی کامل وکل وجمیع کردہ اند کہ در ملحقات می آید بمعنی دوم این مجاز بمعنی اول می نماید بخیال ما مفترس است (ظہوری ؎) خونہا تمام جوش زد از شور بلبلان ۔ گلہای آتشین شرر گلخن من است ۔ (ولہ ؎) ہر کہ خرمن دارد امیدی بر او ۔ در تمام شہر و کو خشمگین نگشت ۔ (اردو) تمام۔ بقول آصفیہ۔ عربی (۱)

آخر ختم ۲۰ کامل ۔ بالکل ۔ سالم

تمام آن را چنین کرفته است مقولہ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی اطراف آن مقام سبزہ زار است مؤلف عرض کند کہ مقولہ موافق قیاس است (اردو) اس مقام کے اطراف سبزی ہے ۔

تمام اجزا استعمال ۔ بقول بہار و بحر بمعنی کامل و بی نقصان (عبدالرزاق فیاض ؎) غرت بی طالعان ہرگز تمام اجزا نبود کہ دامنی گیر داشت این خلعت گریبانی نداشت کہ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) کامل ۔ تمام بے نقصان ۔

تمام برآمدن و برآئیدن استعمال کامل برآمدن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری ؎) از خود تمام برایم مگر تمام برایم کہ ہزار بار بسوزم مگر کہ خام برآیم کہ حیف است کہ مصدر برآئیدن بجایش ترک شد (اردو) کامل نکلنا ۔

تمام بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی کامل بودن است (کمال اصفہانی ؎) خلق گویند معتر خوردہ کہ ہر کہ در عشق تمام بود کہ (اردو) کامل ہونا ۔

تمام دیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تمام تر معائنہ کردن و کامل فہمیدن و دانستن و یافتن (نظامی گنجوی ؎) پدر درخسروی دیدہ تماشش کہ نہادہ خسرو پرویز نامش کہ (اردو) کامل ملاحظہ کرنا ۔ دیکھنا کامل پانا ۔ کامل خیال کرنا ۔

تمام رس اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار مقابل نارس ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات

صراحت مزید کند که آنچه خوب رسیده باشد از
شراب و بجز آن مقابل نیمرس (صائب ص) تمام
رس نبوده باده که کف دارد بکه عیب دار
بود گوهری که تف دارد ؛ مؤلف عرض کند
که مرادف پخته که خامی ندارد چنانکه میوهٔ تمام
رس و شراب تمام رس۔ اسم مفعول ترکیبی است
(اردو) پختہ۔ پکا ہوا۔

تمام رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که سند پیش کرده او از صائب همان
است که بر (تمام رس) گذشت و دران
استعمال (تمام رس) است که اسم مفعول ترکیبی
است و لازم نمی آید که بوثیقهٔ آن این مصدر تمام
کنیم از نیکه استعمال دیگر مشتقات این بدین معنی در
کلام فارسیان دیده نشد۔ صاحب آصفی غور نکرده
(اردو) ناقابل ترجمہ۔

(الف) تمام ساختن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که کامل کردن و ختم کردن و بانجام
رسانیدن است (صائب ص) خورشید در
دو هفته کند ماه را تمام ؛ حسن تو نازمن به چهارده
تمام ساخت ؛ و از همین قبیل است ۔۔۔

(ب) تمام ساز بدن (ظهوری ص)
بیان عیدی کن و در عیدگاه عشق قربان شو
که می سازد شهادت ناتمامان را تمام اینجا۔
(اردو) الف و ب تمام کرنا۔

تمام شدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که (۱) لازم تمام کردن است یعنی کامل
شدن و از دو اسناد پیش کرده اش استعمال
مصدر شدن پیداست که بجایش می آید (ظهوری
ص) چو در ترکتازی کنند اهتمام ؛ شود ترکی
ترک گردون تمام ؛ (کمال اصفهانی ص)
چل روز از ان سبب گل آدم سرشته بود

تا قصر دین بخشت وجودت شود تمام ۔ از سند صائب استعمال تمام شدن پیداست (ص) در خاکساری آنکه چو صائب تمام شد ۔ بر صدر اگر قرار کند آستانه است ۔ صاحب رشیدی گوید که (۲) بمعنی مردن هم ۔ صاحبان بحر و برهان ذکر هر دو معنی کرده اند و از سند صائب من وجه معنی دوم هم توان گرفت ۔ خان آرزو در سراج گوید که بدان سبب که موت متمم کمالات انسانی است ازینجاست که بعضی در تعریف انسان گفته اند حیوان ناطق ثابت چنانکه شاعر گوید (ع) نشنیده که هر که بمیرد تمام شد ۔ و این از جمله تحقیقات علامه دوانی است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) تمام ہونا (۲) مرنا۔

تمام شهر در زیر پا افتاده است مقولهٔ حباب رهنما بجوانی سفر نامهٔ ناصر الدین شاه قاجار ذکر این کرده گوید که یعنی تمام شهر به نشیب واقع است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) تمام شہر نشیب میں ہے۔

تمام عیار اصطلاح ۔ بقول بهار بمعنی تمام ابزار که گذشت صاحب بحر گوید که بمعنی کامل و بی قصور (صائب ص) شود بساط جهان چون زر تمام عیار ۔ پاکنند کوشش اگر خلق در روانی هم ۔ **مؤلف** عرض کند که بمعنی کامل العیار۔ (اردو) کامل العیار ۔ وہ سونا یا چاندی جو کھرا ہو

تمام کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ختم کردن است (شفائی اصفهانی ص) چون لب از قصهٔ اظهار محبت وا ماند ۔ بزبان نگه گرم تمامش کردم ۔ (اردو) تمام کرنا۔ ختم کرنا۔

تمام کشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بالکلیه کشیدن و متی باقی نداشتن و کشیدن

بکمال است (فغانی ؎) ہزار جرعۂ فیض است
در قرابۂ عشق ۔ خوش آن حریف کہ این کاسہ را
تمام کشید ۔ (ابو رجای غزنوی ؎) کمال دولت
و بختش ہنوز نیم کش است ۔ جہان چو تیر شود راست
گر تمام کشید ۔ (ظہوری ؎) نفس گیخت دلم
آہ تا تمام کشید ۔ نبود پختہ جگر دیدہ گریہ خام کشید
۔ (اردو) کامل کھینچنا ۔ پینا ۔ کمان ہو یا آہ و نالہ یا
جام شراب وغیرہ ۔

تمام گذشتن استعمال ۔ بمعنی منقضی شدن
بتمامہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
(ظہوری ؎) کارت از عمر نیمکارہ ہنوز ۔ غافل
و تمام می گذرد ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال
مصدر گذردن پیدا است کہ بجای خودش می آید
(اردو) کامل گذر جانا ۔

تمام گردانیدن استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی تمام کردن است (سنائی
غزنوی ؎) از باد خدمت ماکاری نیاید ایکان
۔ ہم تو بنا نہادی ہم تو تمام گردان ۔ (اردو)
تمام کرنا ختم کرنا ۔

تمام گردیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بمعنی تمام شدن است (صائب ؎) امید
بلبش داشتم ندانستم ۔ کہ این قدح بچشیدن تمام
می گردد ۔ (اردو) تمام ہونا ختم ہونا ۔
دیکھو تمام شدن ۔

تمام گرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی تمام و کامل شدن (مغربی نیشاپوری ؎)
گیرد بدولت تو ہمہ شغلہا نسق ۔ گیرد بہ ہمت
تو ہمہ کارہا تمام ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال
مصدر گیردن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو)
کامل ہونا ۔ تمام ہونا ۔

تمام گشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر

این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
مرفوف تمام شدن است (کلیم ہمدانی ؎) واصل
زحرف چون وچرا بستہ است لب ہ چون رہ
تمام گشت جرس بی زبان شود ہ (اردو)
تمام ہونا۔ دیکھو تمام شدن۔

تمامی صاحب تحقیق الاصطلاحات بذیل
تمام گوید کہ فارسیان یای مصدری فارسی
بہ آن الحاق سازند **مؤلف** عرض کند کہ
(۱) بمعنی موت و (۲) بمعنی اختتام و انجام
معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجازش۔
و بخیال ما یای آخرہ زائد است (صائب

۱) کار جہان تمامی ہرگز نمی پذیرد ہ پیش
از تمامی خود خود را تمام گردان ہ (واعظ
۲) خندۂ شادی چہ می خواہی درین ماتم
سرا ہ گل تمامی عمر خود را صرف یک خمیازہ
کرد ہ (فطرت قمی ؎) خال لب او قوت
تقریر زما برد ہ این دزد سخن عرض تمامی شعرا
برد ہ (ظہوری ؎) تمامی عمر خاشاک سر
کوی ہوس چیدم ہ کہ نادان فی کند بر شعلۂ خس
خام جوشی را ہ (اردو) (۱) موت (۲) تمامی۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ آخر
انجام۔ انت۔

تماہیچہ بقول ملحقات برہان گوشت نرم و نزار و پختہ صاحب انندراج گوید
کہ بروزن و معنی تباہیچہ باشد یعنی گوشت نرم و پختہ **مؤلف** عرض کند کہ این بدل تباہیچہ
است چنانکہ غرب و غرم و صراحت ماخذ ہمہ را نجا کردہ ایم (اردو) دیکھو تباہیچہ۔

تمتع بقول بہار بمعنی برخورداری یافتن می فرماید کہ بالفظ برداشتن و بردن و داشتن
و دیدن و گرفتن و یافتن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بقول منتخب بفتحتین و ضم فوقانی مشدد
سوم لغت عرب است بہ ہمہ معنی فارسیان استعمال این بمعنی اسمی یعنی فائدہ و گفتہ کہ در ملحقات

می آید (اردو) تمتع۔ یعنے فائدہ۔ مذکر

تمتع برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی فائدہ حاصل کردن است و متمتع شدن (صائب ؎) نشد زگردش تیمی نصیب ہیچ گہ ۔ تمتعی کہ دل از خط دستان برداشت ۔ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔

تمتع بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تمتع برداشتن است (مخلص کاشی ؎) جدا زہم چہ تمتع برند چون دندان ۔ جماعتی کہ زطفلی بہم برآمدہ اند ۔ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔ فائدہ پانا۔

تمتع بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل کردن تمتع باشد مرادف تمتع برداشتن (صائب ؎) خموش باش نظر کن بہ طوطیان کہ از سند بالا استعمال مصدر بینیدن پیدا است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو تمتع داشتن۔

صائب ۔ کہ جز قفس چہ تمتع زگفتگو بستند ۔ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔

تمتع داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متمتع بودن است (بوا نفذ شیرازی ؎) از لذت حیات ۔ ما متمتعی ۔ امروز ہر کہ وعدۂ فردا ش می دہند ۔ مخفی مباد کہ دیدن مصدر دیدن پیدا است کہ بجایش می آید۔ (اردو) متمتع ہونا۔ فائدہ یاب ہونا۔

تمتع دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متمتع شدن مرادف تمتع داشتن است۔ (صائب ؎) تمتع باکمال قرب زان رخ نمی نیم ۔ کہ زیر پا نہ بیند یار من بالا نمی بینم ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر بینیدن پیدا است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو تمتع داشتن۔

تمتع گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متمتع شدن است مرادف تمتع بردن (صاحب) نشد زر دولت بیدار رزق اہل سعادت ؎ تمتعی کہ ازان چشم نیمخواب گرفتم ؎ (اردو) متمتع ہونا۔ فائدہ حاصل کرنا۔

تمتع یافتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی فائدہ حاصل کردن است (سعدی) تمتع زہر گوشہ یافتم ہمہ زہر خرمنی خوشہ یافتم ؎ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔ فائدہ پانا۔

تمتم بقول برہان و سروری و ناصری و رشیدی و جامع بضم ہر دو فوقانی و سکون ہر دو میم (۱) قطاس باشد و آن دم گاو کوہی است کہ سپاہیان آن را از نیزہ و علم آویزند و بر گردن اسپ بندند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بکسر ہر دو تا بمعنی تمتاق است **مؤلف** عرض کند کہ بعض محققین نسبت معنی اول این لغت را بفتح ہر دو فوقانی نوشتہ اند و بمعنی دوم صاحب محیط ہم این را تمتاق گفتہ و بر تمتاق ہر چہ نوشتہ ما نقلش بر تتری کردہ ایم ولیکن تمتم بمعنی دوم خود لغت عربی است و صاحب منتہی الارب آوردہ البتہ بقول خان آرزو این را مفرس توانیم گفت اگر سند استعمال این بکسر ہر دو تا بدست آید (اردو) (۱) جنگلی گائے کی دم جو گھوڑوں کی گردن اور علم پر زینت کے لئے لٹکاتے ہیں۔ مؤنث (۲) تمتاق دیکھو تتری۔

تمثال بقول بہار بالکسر بمعنی پیکر و تماثیل جمع آن۔ می فرماید کہ بالفظ کشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ این بالکسر لغت عرب است فارسیان استعمال این با مصادر فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید و ہیچ تخصیص مصدر کشیدن نیست (اردو) دیکھو پیکر کے پہلے معنے۔

تمثال بستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کندکه بمعنی نقش بستن و تصویر کشیدن (عالی شیرازی) ؎ کجا بر آب بهم خورده کس بسته است تمثالی ؎ بهتر نیست نقش مُعالجین مشوش را ؎ (اردو) تصویر کھینچنا۔ نقش کرنا۔

تمثال ساختن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت

تمثال کشیدن

مؤلف عرض کندکه بمعنی تصویر کشیدن و نقش کردن مرادف تمثال بستن است (رودکی سمرقندی) ؎ بهشت آئین سرائی را بپرداخت ؎ نه هرگونه در آن تمثال ها ساخت ؎ (خسانی مشهدی) ؎ هست از پیشانی عاشق پیدا حال عشق ؎ می کشد مجنون مصور چون کشد تمثال عشق ؎ (اردو) تصویر کھینچنا۔ نقش کرنا۔

تمثال گر اصطلاح۔ بقول برہان در ملحقات و بہار و بحر و مؤید صورت گر و نقاش (شیخ شیرازی) ؎ چنان صورتش بسته تمثال گر ؎ که صورت نه بندد از ان خوبتر ؎ **مؤلف** عرض کندکه موافق قیاس است (اردو) مصوّر۔

(الف) **تمثیل** بقول بہار بمعنی نگاشتن پیکر۔ می فرماید که بمعنی تشبیه دادن از کلام محسن تاثیر مستفاد می شود (صائب) دین و دل را می دہی بر باد تا دم می زنی ؎ باز تمثیل کرم بر نام حاتم می زنی ؎ **مؤلف** عرض کندکه بالفتح و کسر ثانی مثلثه بقول منتخب لغت عرب است فارسیان بمعنی مثال استعمال کرده اند و به همین معنی در عربی هم استعمال است بمعنی مصدری و از سند بالا

(ب) **تمثیل زدن** بمعنی مثال دادن ظاهر (اردو) الف تمثیل۔ بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث۔ مثال۔ تشبیه۔ نظیر (ب) تمثیل دینا۔ بقوله۔ مثال دینا۔

تمجیر بقول ملحقات برہان بمعنی توشه دان۔ مرادف قنچه **مؤلف** عرض کندکه ظاهراً لغت

ترکی معلوم می شود و سکوت دیگر محققین فارسی ہم تائید خیال ما می کند ولیکن لغات ترکی ازین ساکت
چارہ نیست کہ فارسی قدیم و اصیل۔ معاصرین عجم ازین بخبر اند (اردو) توشدان۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ توشہ دان۔ وہ ظرف جس مین سفر کی خوراک رکھیں۔

تمخیثا بقول برہان و جامع باخاء ثای مثلثہ بروزن مہ سیما۔ (۱) نام یکی از اصحاب کہف است
و (۲) نام دعائی ہم کہ بوقت حاجت می خوانند صاحب اتند بذکر این صراحت کند کہ لغت فارسی
زبان است **مؤلف** عرض کند کہ بقول معاصرین عجم لغت ژند و پاژند باشد یعنی دوم بخیال ما
یعنی اول فارسی نباشد و در عربی ہم یافتہ نمی شود باشد کہ سریانی باشد (اردو) (۱) ایک صحابی
کا نام اصحاب کہف سے تمخیثا (۲) ایک دعا کو فارسیون نے بھی تمخیثا کہا ہے جس کی صراحت
مزید نہین ہوئی۔ مؤنث۔

تمدن بقول آنمول چال بحوالہ معاصرین عجم بمعنی تہذیب **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیست
بفتحتین و ضم دال مہملہ مشدد بمعنی بود و باش کردن و شہر انتظام شہر نمودن و ازینکہ باشندگان
شہر بہ نسبت دیہاتیان صاحب تمیز می باشند فارسیان استعمال این بمعنی تہذیب کردہ اند و
معاصرین عرب ہم بدین معنی استعمال می کنند پس ما این را مفرس ندانیم (اردو) تمدن۔ مذکر
تہذیب۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک فرمایا ہے مگر اردو مین انھین معنون مین مستعمل ہے۔

تمدہ بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی بروزن بندہ کج زبان را گویند یعنی شخصی
کہ در حرف زدن زبانش خوب نگردد کہ بہ عربی فافاۃ خوانند خفایہ آرزو در سراج می فرماید
کہ بدین معنی تمندہ بروزن دوندہ آمدہ و ثلندہ ہم بدین معنی گذشت و ہیچ یکی ازین سہ لغت

در کتب معتبره نیست **مؤلف** عرض کند که ما برتلنده حقیقت ماخذ این عرض کرده ایم و تلنده مبدلش باشد پس این را مخفف تلنده دانیم و باعتبار صاحب جامع که محقق زبان خود است معتبر دانیم (اردو) دیکھو تلنده ۔

تمر بقول برہان و جامع بفتح اول وسکون ثانی و رای بی نقطه (۱) آب مروارید که جانی است در چشم و بکسر اول نیز بنظر آمده ۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی اول گوید که در بعضی از فرہنگها (۲) آب مروارید را تمر خوانند با اول مکسور و ثانی زده ۔ خان آرزو در سراج بذیل تم که بمعنی اول گذشت این را اصل داند و تم را مخفف این **مؤلف** عرض کند که طرز بیان همه محققین بالا ورای صاحب جہانگیری ظاهر می کند که تمر را بمعنی قسمی از بیماری چشم دانند که بعد چهل سالگی در چشم پدید آید و بدان سبب نیروی بینائی کمی گیرد و چون از پنجاه تجاوز کند آن علت خود بخود زائل شود و بعضی از فرہنگها مرض آب مروارید چشم گویند ولیکن صاحب جہانگیری این را بمعنی آب مروارید مطلقاً آورده که آن را معنی دوم قائم کرده ایم و همین معنی اصل این اسم جامد است و معنی اول مجاز آن از بنکه نام مرض چشم هم آب مروارید چشم است فتامل منحنی مبادا که تمر هندی رشیدی و سروری هم این را بالکسر دانند و معنی متفق ببرہان (اردو) (۱) دیکھو تم (۲) دیکھو آب گوہر

تمرستان استعمال ۔ بقول انند و غیاث بفتحتین باغ خرما را گویند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است از قبیل گلستان و نسترن (اردو) کھجور کا باغ ۔ نذکرہ ۔

تمرقرک بقول برہان بفتح اول و کسر ثانی وسکون رای بی نقطه و قاف و زای نقطه دار مضموم بکاف زده (۱) کلام خدا و قرآن مجید را گویند بضم ثانی هم گفته اند و گویند که ترکی است صاحب

سرو ری می فرماید که این لغت را از فرہنگ قواس نقل کردہ ایم (عمید لوکی ص) برفلک رسالتش راہ روان شرع را ہر یک ازین چہار رکن آیتی از تمر قرنگ ہ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی (۲) ستارۂ قطب و مصحف مجید۔ صاحب مؤید بحوالۂ فرہنگ علی بیگی و فخر قواس بر معنی اول قناعت کردہ **مؤلف** عرض کند کہ شان لغت تقاضای ہمین می کند کہ لغت ترکی دانیم ولیکن عجب است از لغات ترکی و کنز کہ این لغت را ترک کردہ اند با وجود این ما این را فارسی ندانیم (اردو) (۱) کلام اللہ۔ مذکر (۲) ستارۂ قطب۔ مذکر۔

تمرہندی اصطلاح۔ بقول محیط العربی مبارا و بروی قسار فوزنیقن و بفارسی خرمائے ہندی و بہ انگریزی ٹمراٹڈ و بہندی املی و امبلی گویند درخت آن عظیم و ثمر آن در غلاف ہای باریک و پوست آن بعد رسیدن اندک صلب صدفی و سرخ می گردد و در ہند کثیر الوجود ثمر آن سرد در اول و خشک در دوم و بقول شیخ سرد و خشک در دوم۔ ترشی قوی آن مائل باندک قبض و گویند سردی آن تا بدرجۂ سوم می رسد و بعضی سرد و خشک در سوم گفتہ اند و خشکی سرخ آن زیادہ و گویند کہ شیرینی آن قریب باعتدال مائل بحرارت و آن مسہل لطیف تر از آلو بخارا یعنی ثقل آن بر معدہ و احشا کمتر از ثقل آلو بخارا است و رطوبت آن کمتر ازان و معدل مزاج قلب حار بسردی خود و مزیل خفقان حار و قی صفراوی و مقوی معدہ مسترخی از کثرت قی و منافع بسیار دارد الخ) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی (اردو) تمر ہندی بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث املی کا درخت اور اس کا پھل

(الف) **تمرین** بقول بول چال بمعنی قواعد است و معاصرین عجم ----------

(ب) تمرینات جسمیہ | ورزش جسمانی را گویند و .....

(ج) تمرینات عسکریہ | قواعد فوج را مؤلف عرض کند کہ الف لغت عرب است

و بقول منتخب بالفتح و کسر رای مہملہ یعنی نرم کردن و خوگر ساختن۔ فارسیان معاصر استعمالش کہ بمعنی قواعد

کردہ اند از ہمین معانی است و ب و ج مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) الف۔

قواعد۔ مؤنث ب جسمانی ورزش۔ مؤنث ج فوجی ورزش۔ مؤنث۔

تمار | بقول بہار آنکہ ادویۂ مفردہ بفروشد و در عرف ہند پنساری گویند (کمال اسمٰعیل ص)

تمار کلک او را شیر اجل مجاہر ہ عطار خلق او را باد صبا مقابل ہ مؤلف عرض کند کہ معاصرین

عجم بالکسر خوانند و فارسی قدیم و حالا ہم بر زبان شان است (اردو) عطار۔ بقول آصفیہ

عربی۔ اسم مذکر۔ دوا فروش پنساری۔

تمسک | بقول بہار چنگ در زدن۔ گوید کہ فارسیان بمعنی ما بہ التمسک استعمال کنند یعنی

نوشتہ کہ بکسی دہند ہنگام گرفتن زر قرض یا چیزی دیگر از کسی تا وی عند الطلب اگر انکار کند

آن دیگر را ہمان نوشتہ سند باشد برای اثبات دعوی خود (نواب امیر الامرا شایستہ خان

آصفجاہی ص) ز پرسش گنہم روز حشر آخر شد ہ تمسکات گناہان خلق پارہ کنید ہ ہی فرماید

کہ بتخفیف ہم آمدہ (علی خراسانی ص) از قفا دیدہ اش برآید زود ہ ہر کہ جوید بہ نقص تو

تمسک ہ (ولہ ص) دستگیری ز بس نمی یابم ہ بصد اجستہ ام ازان تمسک ہ مؤلف

عرض کند کہ اگرچہ این بفتحتین و ضم سین مہملہ مشدد لغت عرب است ولیکن بمعنی مستعملہ فارسی

این را مقرس دانیم (اردو) تمسک۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنے گرفت

تکیر۔ وہ اقرار نامہ یا نوشتہ جو قرضہ کی سند میں قرضدار قرضخواہ کو لکھدیتا ہے تاکہ قانونی گرفت سے نہ بچے۔

تمغا بقول بہار (۱) داغی کہ بر ران اسپ و دیگر مواشی کنند گویا آنہم مہر است و (۲) باجی کہ بر دربای بلاد و معابر بتجار از تجار گیرند و (۳) مہری از چوب کہ بعد ضبط باج بر اجناس تجار زنند در ملحقات مہر یکہ بر روی انبار غلہ وامثال آن زنند و (۴) بمعنی فرمان سلطانی (سعید اشرف ۵۱) برگ لالہ است کہ افتاد در آغوش نسیم ہ بر سر یکدگش داغ نشان تمغا ہ (طالب کلیم ۵۲) دران از باج و از تمغا خبر نہ ہ ز تکلیفات دیوانی اثر نہ ہ (ظہوری ۵۳) ریحان جنان چو خط ز سیای تو نیست ہ آرند چو ہمتای تو ہمتای تو نیست ہ خلقی سر چار سوی شہرت نشود ہ خطی کہ بران نقطہ ز تمغای تو نیست ہ (والہ ہروی ۵۴) دارد ز تفضل سعادات ہ تمغای قبول حق بطاعات ہ (صائب ۵۵) داغ رسوائی خداداد است منصور مرا ہمہ تمغای تجلی لاجرم طور مرا ہ و راستہ بذکر ہمہ معانی گوید کہ (۵) مکرر بستن شاعر مضمون خود را تا آن ازان جہت است کہ گویا مہر خود می کند (۵۵) ہیچ فرقی درمیان رخش و گلگون تو نیست ہ این ہمان معنی بود گویا کہ تمغا کردہ اند ہ صاحب ملحقات برہان بر ذکر معنی اول و دوم و سوم قانع مؤلف عرض کند کہ بہمین سہ معنی بیان کردہ ملحقات برہان لغت ترکی زبان است کہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ فارسیان استعمال این کردہ اند و اکثر استعمال فارسی بمعنی مہر است و مجازاً بمعنی سند و فرمان شاہی ہم و صراحت کامل معنی پنجم بر مصدر (تمغا کردن) می آید کہ ما ازین اتفاق نداریم و غلط پنداریم (اردو ۵۵) (۱) وہ داغ جو گھوڑے کے پٹھے پر دیتے ہیں۔ ذکر

(۲) دیکھو بلاچ کے دوسرے معنے (۳) وہ چوبی مہر جس سے ذخیرۂ اجناس پر مٹی بچھا کر لگاتے ہیں
مؤنث (۴) بادشاہی فرمان۔ مذکر (۵) شاعر کا اپنے ہی مضمون کو مکرر باندھنا کا حاصل بالمصدر
اپنے مضمون کی تکرار۔ مؤنث۔

تمغاچی اصطلاح۔ بقول بہار و بحر آنکہ محصول راہداری ستاند (سیفی ۵) زتمغاچی سپردہ ام غلامی بہ چیبن دارم یا تلف شد نقد جان و حاصل باقی ہمین دارم ۔ **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب ترکی زبان است بہ ہمین معنی کہ فارسیان استعمال این کردہ اند (اردو) محصول راہداری وصول کرنے والا اہل کار۔ مذکر۔

تمغازدن استعمال۔ بقول بہار و بحر اصطلاح ارباب دفاتر ایران و ہند گوشۂ فرد را (میرزا محسن تاثیر ۵) آشیر گو از نظر افتادہ یارم ۔ تمغا نزند ناظر شہ باطلہ بسیار ہمی فرماید کہ ناظر متصدی ہر کار و امور جات پادشاہی را نام است کہ آن را در ہندوستان خان سامان گویند و باطلہ یعنی فرد باطل است۔ مؤلف عرض کند

کہ ہر دو محققین بالاسکندری خوردہ اند تمغا زدن در اینجا بمعنی مہر کردن است۔ شاعر گوید کہ ناظر شہ بر باطلہ یعنی فردی کہ گوشہ او دریدہ باشد و باطل شود مہر شاہی نمی کند پس یار ما کہ بر من نظر نمی کند گویا من مثابۂ باطلہ ہستم و نظر یار را تمغا قرار می دہد مقصود شاعر ہمین قدر کہ ما را از نظر افتادہ مدان بلکہ فرد باطلہ دان و چشم نکردن او عادت مستمرہ است کہ بہ فرد باطلہ مہر نمی کنند چیز دیگر نیست مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر زدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) مہر کرنا۔

تمغاکردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بہار مکرر پسندیدن مضمون خود و اگر از غیر بود زدن یا ابتذال است سند این کہ شاعر گوید بہ معنی

پنجم تمغا گذشت **مؤلف** عرض کند که از سند سعید اشرف معنی بیان کسوهٔ هر دو محققین اصلا پیدا نیست و نه این معنی را معاصرین عجم بر زبان دارند۔ خان آرزو در چراغ هدایت با هر دو محققین بالاتفاق است ما می گوئیم که او هم غور بر معنی شعر اشرف نکرد اشرف گوید که ای یار در میان رخش (که اسپ رستم بود) و گلگون تو هیچ فرق نیست بجز آنکه بر اسپ رستم داغ زده اند و اسپ تو بی داغ است و از نیکه اسپ رستم ابلق و داغدار بود چنانکه از بیان محققین پیداست یعنی با سرخی و سپیدی مخلوط بود شاعر این نقص را در رو پیدا کرده و از نیکه گلگون نام اسپ شیرین بود و همه تن سرخ رنگ اورا به از اسپ داغدار قرار داد این است حقیقت معنی شعر و پایهٔ تحقیق هر سه محققین با نام و نشان که لطف معنی شعر را نفهمیدند و برای خود معنی پیدا کردند که هیچ یک محقق زبان دان نمی گوید و اگر معنی مضمون مکرر پیدا کرده شان را تسلیم هم کنیم معنی شعر چه باشد غیر از نیکه خبط است قاتل۔ حاصل اینکه تمغا کردن مرادف تمغا زدن است بمعنی حقیقی چنانکه ظهوری هم گوید (ے) تخیل بر داز حد کاوکاوی بالبت را عاقبت تمغای ما کرد ؛ (اردو) مہر کرنا۔

تمغائی معنی کسی که تمغا وصول کند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ے) متاع زهد و تقوی را ظهوری ؛ ز داغ من تمغائی رسا مدست ؛ مخفی مبادکه جا دارد که درین شعر در تمغائی یای وحدت گیریم که بر لفظ تمغائی آمده و تمغای مزید علیه تمغا است ولیکن تمغائی بمعنی تمغاچی هم درست است (اردو) وہ اہل کار جو محصول راہداری وصول کرتا ہو۔

تمغور بقول برهان و جامع و انند بازای معجمه بر وزن مقفور پیرامون دهان و منقار مرغان خان آرزو در سراج گوید که این تصحیف است و صحیح بقفور بیای موحده که گذشت **مؤلف**

عرض کند کہ موحدہ بدل شد بہ فوقانی چنانکہ تنکبوب و تنکبوت و فوقانی بدل شد بہ میم و ہمین مثال اول و قسیم تبدیل است پس باعتبار صاحب جامع کہ محقق زبان خود است ما این را مبدلش نگوئیم و جا دارد کہ این را قلب بعض بتفوز قرار دہیم کہ تبفوز باشد و پس ازان موحدہ را بہ میم بدل کنیم چنانکہ غرب و مقرم (اردو) دیکھو تبفوز۔

تمکن صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ منتخب کردہ کہ بمعنی جا گرفتن است۔ فارسیان استعمال این با مصدر داریدن کردہ اند و با مصدر داشتن ہم درست باشد کہ بمعنی جا داشتن است (ناظم ہروی ؎) زگل در گلستان دارد تمکن ہا و گر نہ بوتہ خاریست گلبن ہا (اردو) رہنا بتمام کرنا

تمکین بقول بہار جا دادن و دست دادن در کاری می فرماید کہ گران سنگ از صفات اوست و کوہ تمکین و لنگر تمکین ہم آمدہ و بمعنی قدر و وقع مستعمل و با لفظ دادن و کردن و نہادن و یافتن مستعمل (ظہوری ؎) بر مسند تمکین و وقار است ظہوری ہا در شادی و غم فال تغییر بر آورد ہا **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر کاف صاحب منتخب این را بمعنی پای برجا کردن کسی را نوشتہ۔ فارسیان بمعنی قدر و عزت و توقیر استعمال این کردہ اند و با مصادر فارسی مرکب کردہ ملحقات این می آید (اردو) تمکین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ عزت۔ توقیر۔

تمکین دادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی سابق **مؤلف** عرض کند کہ عزت دادن و قدر کردن است صاحب بحر ہم بہ ہمین معنی ذکر این کردہ (اثر شیرازی ؎) مہابتت چو بر افروزد از عتاب جبین ہا بکار خویش فلک را نمیدہد تمکین ہا منحنی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر دہیدن پیدا است کہ بجایش می آید۔ (اردو) عزت دینا۔ قدر کرنا۔

تمکین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ صاحب بحر گوید کہ مرادف تمکین دادن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و از سند پیش کردہ اش استعمال مصدر تمکین پیدا است کہ بجایش می آید (فوجی اردستانی ؎) ہستی ایام باشد بر مسیک عقلان گران ہا کی کند دیوانہ سر شار تمکین سنگ را (اردو) دیکھو تمکین دادن۔

تمکین گاہ اصطلاح یعنی مقام رعب و داب **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) بہ تمکین گاہ عرض حال کردہ آہنی دارم ہ چہ دانستم حیادر عشہ سیمابم انداز د (اردو) تمکین گاہ بقاعدہ فارسی مقام رعب و داب کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

تمکین نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ یعنی بزرگی کردن است (سعدی شیرازی ؎) جوانمرد شاطر زمین بوسہ داد ہ ملک را شناگفت و تمکین نہاد ہ (اردو) قدر و منزلت کرنا بزرگی کرنا

تمکین یافتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ یعنی قدر و منزلت و بزرگی و عزت حاصل کردن (انوری ؎) ہی خواستم گفت و سخن ہم نتوہ از مکانت نیافتم تمکین ہ (اردو) بزرگی اور عزت پانا حاصل کرنا

تمکول بقول برہان بروزن مقبول رشتنی است کہ خود رو و شبیہ بہ اسفناخ است و آن را در خراسان برغست و بعربی قابری خوانند۔ صاحب انند نقل بر دارش۔ صاحب محیط قابری کہ ہمان قابری است **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ صاحب محیط بہ قابری نوشتہ ما نقلش بہ برغست کردہ ایم و این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو برغست۔

تمکیہ بقول برہان و سروری بروزن تملیکہ بار کہ چکی باشد کہ بر بار بزرگ بندند

وگاه بر پشت چار و انداز ند و بر بالای آن سوار شوند و یک لنگ بار نیز گویند. صاحبان جامع رشیدی و ناصری میفرمایند که تنبلیت هم خوانند. خان آرزو در سراج گوید که اصل این همان تنبلیت است که می آید **مؤلف** عرض کند که این مخفف و مبدل آنست که نون بمیم بدل شد چنانکه کجین و کجیم و سوخته حذف شد مرادف بکیاسا (اردو) دیکھو بکیاسا۔

تمن بقول برہان و جامع بروزن چمن میغ را گویند و آن بخاری است تاریک ملاصق بر روی زمین و بغربی ضباب گویند خان آرزو در سراج گوید که این بخار تاریک است که در زمستان بر زمین پیدا شود **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و مرادف ترزم باشد که بجایش گذشت (اردو) کہر۔ مذکر۔ دیکھو ترزم۔

تمنا بقول بہار بمعنی خواہش و آرزو می فرماید که تباه از صفات اوست و بالفظ آوردن در دماغ و بستن و پختن و داشتن و در دل شکستن و سوختن و کردن و یافتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب تمنی بمعنی آرزو کردن۔ فارسیان به تبدیل تحتانی بالف استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر فارسی کرده اند که در ملحقات می آید (ظہوری ؎) گشت آن روز که تابنده طناب رگ و پی خیمه و داغ تمنای تو در سینهٔ ما (اردو) تمنا۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ خواہش۔ درخواست آرزو۔ امید۔

تمنا آوردن استعمال۔ صاحب آصفی [illegible] **مؤلف** عرض کند که مقصود آصفی از (تمنا آوردن [illegible] است (نظامی ؎) تمنای گل در [illegible]

آورند ؛ منظر سوی روشن چراغ آورند ؛ واو خیال کرد که ازین شعر مصدر تمنا آوردن می برآید حالانکه نظامی لفظ تمنا را استعمال کرده است و (ورد ماغ آوردن) مصدر نیست دیگر۔ آصفی بر معنی شعر غور نکرد و سکندری خورد۔ تمنا آوردن در محاورهٔ فارسی مستعمل نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تمنا بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پیش کردن وظاہر کردن تمناست (تقی کاذر ونی ؎) باہمہ بوالہوسی ہانگذارد ہمت ؛ کہ تمنا بہ رقاضی حاجات بریم ؛ (اردو) تمنا پیش کرنا۔ تمنا ظاہر کرنا۔

تمنا بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی آرزو کردن است (فغانی شیرازی ؎) ہر دل کہ زدار الثمر حسن وفا جست ؛ سودای خطا کرد و تمنای تبہ بست ؛ (اردو) تمنا کرنا۔ آرزو کرنا۔

تمنا بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی حالت تمنا (ظہوری ترشیزی ؎) سجدهٔ دائمی بود تمنای جبین ؛ کرد پیری تمنای اینک بخمیدن رفتم ؛ (اردو) تمنا ہونا تمنا

تمنا پختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تمنا کردن است (ظہوری ؎) تا چند تمنا پزم و خام برآید ؛ تا چند سحر پرورم و شام برآید مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر پندیدن پیدا است کہ گذشت از کلام دیگر ظہوری البتہ سند استعمال این بدست آید (ولہ ؎) یک تمنا نہ پختہ سینہ گرم ؛ کہ دل از آہ سرد خام نکرد ؛ (اردو) تمنا کرنا۔

تمنا پوش کردن حسرت مصدر اصطلاحی

حسرت را در تمنا پوشیدن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) دل حریف ترحم بیرحمان نبود ؛ حسرت خود را تمنا پوش کرد ؛ (اردو) حسرت کو تمنا مین چھپانا مخفی کرنا۔

تمنا داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بحالت تمنا بودن است (صائب ؎) تمنای ترحم دارم از خونریز مژگانی ؛ که تیغ خود بدامان قیامت پاک می سازد ؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر داریدن پیدا است که بجای خودش می آید و از کلام ظهوری استعمال این هم بدست آمده (؎) زور شیرین تخت شاخ گل تمنا داشت سرو ؛ در سجود قامت رعنائش قد خم نداشت ؛ (اردو) تمنا رکھنا

تمنا در دل شکستن مصدر اصطلاحی بقول بحر قطع هوا و بوس کردن صاحب آصفی بر تمنا شکستن قانع و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قطع آرزو کردن است (صائب ؎) بال پرواز ش در انعالم بود صائب فزون ؛ هر که اینجا بیشتر در دل تمنا بشکند ؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر شکنیدن پیدا است که بجایش می آید (اردو) آرزو مٹانا۔

تمنا دزدیدن مصدر اصطلاحی۔ مخفی کردن و دور کردن تمنا **مؤلف** عرض کند که از سند ظهوری استعمال این بدست آمده (؎) مفلس بحرف شهادت توان دلیر کند ؛ اگر ز سینه تمنای خون بها دزدند ؛ (اردو) آرزو کو چھپانا۔ آرزو مٹانا۔

تمنا سوختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دفع شدن و کردن آرزو (صائب ؎) رونده ساز دپاک صائب سینه ها را از هوس ؛ از آتش امساک می سوزد تمنا های خام

مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر سوزیدن پیدا است کہ می آید (اردو) آرزو ہونا۔

تمنا شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ پیدا شدن تمنا و آرزو است در دل (حزین ؎) لب جان بخش و گلرخ از جمالی در نظر دارم ہوای تمنای بہشت و آب کوثر کی شود مارا مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر شودن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) دل مین تمنا پیدا ہونا آرزو ہونا۔

تمنا شکستن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندش از سراب ہمان کہ بر (تمنا در دل شکستن) مذکور شد و این مرادف آن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو تمنا در دل شکستن۔

تمنا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی آرزو کردن است (فغانی شیرازی ؎) نظر دارم سوی عاشقان چشمان خونریزش ہوا دلہا رہا سے رحمت باز شد چیزی تمنا کن ہا مخفی مباد کہ این سند مصدر کردن است کہ بجایش می آید البتہ از سند ہوس استعمال این پیدا است (ہ) دل تمنای طپیدن کرد است ہا صبر را رام رمیدن کرد است ہا (اردو) تمنا کرنا۔ آرزو کرنا۔

تمنا یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ برآمدن تمنا باشد (خاقانی ؎) عافیت آرزو کنم ہیہات ہا این تمنا ست یافتن دگر است ہا (اردو) آرزو نکلنا۔ تمنا پوری ہونا آرزو برآنا۔ مراد پانا۔

تمنای خام اصطلاح۔ بمعنی آرزوئی کہ توقع برآمدن آن نباشد چون ہوس خام است کہ معقول نباشد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) آکو عقل خام از

تف تدبیر پیه مجوش ۲ صد پختگی خدای تمنای خام ماست ۲ (اردو) ہوس خام۔ مؤنث بقاعدہ	فارسی مرکب توصیفی۔ وہ ہوس یا تمنا جو معقول یا ہو اور جس کے بر آنے کی امید نہ ہو۔

تلمذہ بقول برہان بروزن روندہ کج زبان را گویند و او شخصی است کہ خوب تکلم نتواند کرد و بغیر از مخرج فا ہیچیک از مخارج او درست نباشد و بعضی برعکس این گفتہ اند یعنی در گفتن حرف فا عاجز باشد و او را بعربی فافاۃ خوانند ۔ بعضی الکن را گویند کہ در اثنای صرف زدن زبانش می گیرد صاحب جامع گوید کہ ہمان تمدہ کہ گذشت صاحب سروری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل تلندہ است کہ گذشت و تمدہ مخفف این لام بہ میم بدل می شود و ہمین است مثال اولش از اینکہ تخفیف است کہ تلندہ اصل است چنانکہ در صراحت ماخذش مذکور (اردو) دیکھو تلندہ ۔

(الف) **تمنک**	خان آرزو در سراج ذکر الف کردہ گوید کہ صاحب برہان این را
(ب) **تمنک**	بکاف فارسی بفتح اول و کسر دوم آوردہ رستنی است سرخ رنگ و ترش طعم و بکسر اول ہم گفتہ اند و بجای نون تحتانی نیز دیدہ شد و بعضی گویند کہ صحیح بہ نون است و ازین معلوم می شود کہ نون در اول کلمہ است و قوسی بہ فوقانی اول آوردہ و بعد از میم یا گفتہ و نوشتہ کہ میوہ ایست کہ بتازی زعرور گویند صاحبان برہان و مؤید و انند ذکر بے کردہ اند ۔ صاحب محیط ذکر الف کردہ گوید کہ گیاہ سرخ و ترش است کہ آن را چوکا گویند **مؤلف** عرض کند کہ ما ذکر چوکا بقولش بر اشتیک چشم کردہ ایم و آنچہ خان آرزو بحوالہ قوسی سلسلۂ این بہ زعرور رسانیدہ بکتابت تحتانی را بعد میم آوردہ ما این را وہم جامد فارسی ہا

دانیم و به کاف فارسی صحیح پنداریم (اردو) چوکا۔ مذکر۔ دیکھو اشلیک چشم۔

تتمہ بقول رشیدی بفتحتین سوزن کلان که بدان چیزهای گنده و ستبر دوزند **مؤلف** عرض کند که سکوت دیگر محققین زباندان و صاحب زبان ازین لغت تعجب خیز است معاصرین عجم متصدیق این کتند و بندرز هم به همین معنی گذشت که این مرادف آنست و اسم جامد فارسی زبان ولیکن معاصرین عجم اکثر استعمال بندرز کنند و این را بر زبان ندارند (اردو) سوا دیکھو بندرز۔

(الف) تمودان بقول برهان و جامع بروزن سپیدان جمع ترکست که ترکان باشند۔ گویند ترکان از نسل یافث بن نوح اند۔ صاحب ناصری گوید که توران و تورانیان را نیز گویند

(ب) تمودی بقول آنچه منسوب به توران باشد چنانکه در ترجمهٔ دساتیر ساسان پنجم به بهرام چوبینه پیام داده که "تا به تمودان نروی و به تمودی دشمنکشته نشوی هوای پادشاهی ایران از سر بدر تخواهی کرد" صاحب سفرنگ بشرح پنجاه و سومی فقرهٔ (نامهٔ شست ساسان نخست) گوید که الف نام کشور توران است و ب بمعنی تورانی **مؤلف** عرض کند که تمود نام کشور توران است و الف و نون زائدتان در آخرش آورده تمودان هم گفتند و بنای نسبت تورانی را تمودی گویند معاصرین عجم تصدیق این می کنند و صراحت معنی برهان و جامع معتبرتر از فرهنگ سفرنگ نیست و جا دارد که الف مخفف تمودیان هم باشد که از تعریف ما ظاهر است (اردو) الف توران اور توران کے رہنے والے۔ مذکر ب تورانی۔ یعنے توران کا باشندہ۔

تموز بقول برہان بفتح اوّل وثانی مضموم بہ واو وزای منقطہ دار زدہ (۱) گرمای سخت و (۲) نام ماہ اوّل تابستان و (۳) ماہ دہم از سال رومیان کہ زمان بودن آفتاب در برج سرطانست صاحب سروری بر معنی سوم قانع وصاحب جامع بر معنی اوّل و دوم (خسرو ؎) بر سر ہر میوہ زتاب تموز ؎ مرغ شدہ پختہ خورد خام سوز ؎ (ظہوری ؎) بر و بموعظہ واعظ تموز می آید ؎ حدیث توبہ وفصل چمن مروت نیست ؎ (سعدی شیراز ؎) عمر برفست وآفتاب تموز ؎ اندکی ماند وخواجہ غرہ ہنوز ؎ خان آرزو در سراج ذکر ہر سہ معنی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد دانیم بمعنی اوّل ومعنی دوم وسوم مجاز آن خان آرزو معنی سوم را اصل داند ومعنی اوّل ودوم را مجاز آن ولیکن ما با او اتفاق نداریم نام ماہ ہا بنا بر حرارت آن زمان است پس باشد کہ بزبان رومی تموز بمعنی حرارت سخت باشد (اردو) (۱) سخت گرمی مونث (۲) گرما کے پہلے مہینے اور (۳) سال رومیوں کے دسویں مہینہ کا نام تموز ہے۔ مذکر

(الف) تموک بقول برہان بفتح اوّل وضم ثانی وسکون ثالث وکاف (۱) نشانۂ تیر باشد کہ عرب ہدف گویند و (۲) تیری را گفتہ اند کہ پیکان پہنی دارد وچون بگوشت یا استخوان فرو رود آسانی برنیاید و (۳) ہر چیزی را گویند کہ در چیزی رود کہ برآوردن آن دشوار باشد۔ صاحبان جہانگیری وسروری ذکر معنی اوّل ودوم کردہ اند (شمس فخری ؎) سپر مدح شاہ بس کہ مرا ؎ نکند پیش تیر فاقہ تموک ؎ (لطفی ؎) ہر دمی کہ مرا تموک زند ؎ پیش او دل بہ لابہ کوک زند ؎ صاحب شیدی بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل گوید کہ آن تلوک بہ لام دوم است نہ میم اگرچہ بعضی گفتہ اند صاحب ناصری نقل نگارش خان آرزو در سراج ہم نقش بر داشتہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی

اول این را مبدل تلوک توان گرفت چنانکه تلنده و تمنده و معنی دوم و سوم مجاز معنی اول باشد
منحنی مباد که از اسناد بالا مصادر

(ب) **تلوک زدن و** پیداست (اردو) الف (۱) دیکھو تلوک کے پہلے معنے (۲)
(ج) **تلوک کندن** وہ تیر جو نشانہ پر دھس جاے جس کا نکالنا مشکل ہو۔ مذکر۔ (۳)
ہر وہ چیز جو دوسری چیز میں داخل ہونے کے بعد اس کا نکالنا مشکل ہو۔ مؤنث (ب) تیر مارنا۔
(ج) نشانہ قرار دینا۔

(الف) **تمهید** بقول بهار هموار و نیکو کردن کار۔ می فرماید که بالفظ کردن مستعمل مؤلف
عرض کند که لغت عرب بالفتح و کسرهای هوز (کذا فی المنتخب) فارسیان استعمال این بمعنی آغاز
بیان کرده اند

(ب) **تمهید کردن** بمعنی آغاز بیان کردن است (تتمهای شهرستانی ۵) تمهید صد
مقدمه کردیم حیف حیف دیگره نشد که گوش کند داستان ما (اردو) الف تمہید بقول
آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ کسی مضمون کی اٹھان (ب) تمہید کرنا کسی بات کا مقدمہ پیش کرنا
آغاز کرنا۔ تقریب کرنا۔

تمییز بقول بهار مرادف تمیز (۱) بمعنی جدا کردن۔ صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ
ناصر الدین شاه قاچار این را (۲) بمعنی خوبصورتی نوشته۔ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ مذکور
بمعنی صاف و آراسته گوید و صاحب بول چال هم با نش مؤلف عرض کند که تمیز که بدو
گونه می آید لغت عرب است بفتح اول و کسر ثانی۔ فارسیان بحذف یکی (یا) بمعنی فرق

استعمال این کنند و همین است معنی اول و معنی دوم مجاز که معاصرین بمعنی صاف و پاکیزه استعمال کنند و تکمیل بحث باملحقات این در تمییز می آید (ظهوری ۵) از نظر پیشگان حسن شناس پاهمه جانازش تمییز مرا پاهمه مبادکه لفظ تمییز با مصادری که مستعمل می شود استعمال این هم می توان و بالعکس این هم (اردو) (۱) تمییز بقول آصفیه عربی اسم مؤنث شناخت پہچان اندازہ فرق (۲) صاف پاکیزہ آراستہ۔

تمییز داشتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فرق کردن است (تاثیر ۵) کرشمه نازو ادا دلبری چه چیز ندارد پاهمین میانهٔ عشق هوس تمییز ندارد پامخفی مبادکه از سند بالا استعمال مصدر داریدن پیداست که بجایش می آید (اردو) تمیز کرنا فرق کرنا تمیز رکھنا۔

تمییز کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی فرق کردن است (صائب ۵) بفکر خلق چه نسبت خیال صائب را پاچه از تمییز خطا از صواب نتوان کرد پا (اردو) تمیز کرنا فرق کرنا۔

تمییز یدن مصدریست که مرکب است از تمییز و یای معروف و علامت مصدر دان همه محققین مصادر این را ترک کرده اند و دیگر محققین لغات هم ولیکن در استعمال فارسیان بنظر آمده و سالک یزدی استعمال کرده (۵) سالک بفروشند بما باده صافی چکود الفقه محتسبی تا به تمییز دچوا رسته بدیل (پای دکانی) همین کلام سالک را نقل کرده گوید که اکثر الفاظ است که فارسی زبانان عربی خوان متصرفی در آن کرده و بعض الفاظ عربی را بالطبع فارسی تراشیده اند (الخ) **مؤلف** عرض کند که این مصدر

موافق قیاس است و بسیار مصادر همچو این از اسم جامد دیگر السنه وضع شده که ما آنرا به اصول خود مصادر جعلی نام نهاده ایم و صراحت آن	بر (اسم مصدر) کرده ایم و بحث این در تمییز بدو یا هم آمده (اردو) تمیز کرنا فرق معلوم کرنا۔

تمیشہ بقول برہان و جامع بفتح اول و کسر ثانی مشدد و سکون تحتانی مجہول و شین منقطہ دار مفتوح بآمل شہری و مدینہ و نام بیشہ ایست در نواحی شہر آمل کہ درمیان آملیان بشیای بیشہ شہرت دارد۔ صاحب جہانگیری ہر نام بیشہ قانع (حکیم فردوسی ؎) ز آمل گذر سوی تمیشہ کرد پانشست اندران نامور بیشہ کرد پ صاحب سروری می فرماید کہ شہریست در ایران کہ نشستگاہ فریدون بود وقتیکہ از آمل بیرون رفت بابخارا رفت۔ صاحب ناصری گوید کہ آنچہ از تواریخ مازندران معلوم می شود۔ دو تمیشہ بودہ است یکی را تمیشۂ اہلم گویند و دیگری تمیشۂ بالنصران۔ وقتیکہ افراسیاب از ترکستان عزیمت قلع و قمع منوچہر کرد منوچہر در حصار تبرہ رے محصور شد و از انجا براہ لارجان بہ بیشۂ تمیشۂ اہلم آمد و خزائن و زنان خود را بقلعۂ مہر فرستاد کہ دران ہمد ماہیری نامیدند وی فرماید کہ تمش درخت توت سہ گل را گویند کہ بس خاردار است و لونش سیاہ و بمزاج سرد ہما نا طمبس معرب آنست کہ بعربی علیق گویند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مصرع دوم فردوسی دلالت صریح دارد بریں مطلب کہ تمیشہ نام بیشہ ایست نہ شہری مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم با او و با وجہ تسمیۂ بیان کردۂ ناصری کہ تحتانی زائد بعد میم و ہای نسبت بر تمش داخل کردہ اند (اردو) تمیشہ ایک جنگل کا نام ہے جو نواحی شہر آمل میں واقع ہے جہاں توت کے کثرت سے ہیں مذکر

تمیک بقول برہان و جامع بفتح اوّل بروزن شریک رستنی باشد سرخ رنگ و ترش مزه و بکسر اوّل هم آمده. صاحب جهانگیری گوید که در بعضی فرهنگها بجای تحتانی نون مرقوم است صاحب رشیدی فرماید که صحیح تمنک چنانکه در باب نون می آید و هم او در باب نون تمنک را بنون اوّل و میم و فوقانی سوم چیزی دیگر نوشته که ورای این است تسامح او معلوم می شود که درین لغت نون سوم را نون اول نوشت. صاحب ناصری نقل نگارهمه. صاحب محیط ذکر این نکرد و بر تمنک به نون عوض تحتانی گوید که گیاه سرخ و ترش است که آن را چوکا گویند مؤلف عرض کند که حقیقت این بر اشلیک چشم گذشت و تمنک به نون سوم بجایش مذکور ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و آن را مبدل این چنانکه اونچ و اونچ (اردو) دیکھو تمنک.

تمیز بقول بهار مرادف تمیز که بیک یا گذشت خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که لفظ عربی است بمعنی شناختن و دریافتن بدو تحتانی بر وزن تفعیل و در کتب دیگر نوشته ام که چند مصدر عربی است که تصرف آن بطریق فارسی می آید چنانکه فهمیدن و رقصیدن و طلبیدن و بلعیدن و غارتیدن و در شعر یحیی کاشی طلوعیدن نیز دیده شد در ریحانة الشعر سالک یزدی تمیز و ماخوذ از تمیز دیده شد و این متصرف از قسم تصرفات طرزی و فوقل و امثال ایشان است که انها عمداً بنای شعر بر مضحکه گذاشته اند می فرماید که حالا تمیز آرزو را اشتباه واقع شده معلوم نیست این مصادر اصل عربی است که فارسیان را در ان تصرف است یا آنکه مشترک است در هر دو زبان. غایتش در بعضی از حروف که در فارسی نیامده فارسیان بسبب اتباع عربی همان انچه عربی را مراعات میکنند و این از عالم توافق هندی فارسی است که اتفاق درین دو زبان بجدیکه

تعداد آن مشکل است و برمتتبع این هردو زبان
که بکمال رسانیده باشد ظاهر می گردد صاحب
تحقیق الاصطلاحات می فرماید که این مصدر عربی
است ارباب تفعیل فارسیان یک یا را حذف
کنند همچنین در تغییر هم که آن را تغییر کرده اند۔
مؤلف عرض کند که بقول منتخب تمییز لغت
عرب است بدو یا بمعنی جدا کردن فارسیان
تمیز و تمییز هر دو را بمعنی امتیاز و فرق استعمال
کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند که در
ملحقات می آید و تمییز دین مصدر فارسی زبان
هم بجایش گذشت آنچه خان آرزو بحث این
مصدر را در اینجا نوشته و نسبت دیگر مصادر
هم اشاره کرده که از الفاظ عربی وضع شده اند
و خیال کرده که تصرف فارسیان بطور مضحکه است
قلت مذاق اوست در زبان فارسی ورنه هرگز
اینچنین خیال نمی کرد بیچاره نمی داند که زبان
فارسی مملو از ترکی و عربی و سنسکرت است
بسیاری از مصادر فارسی مرکب از اسم جامد عربی و
ترکی و سنسکرت یافته شده که آن را مصدر جعلی نام است
و تعریف مصادر اصلی و جعلی برلغت (اسم مصدر) کرده ایم
مضحکه را درین دخلی نیست آنانکه عبور بر زبان فارسی ندارند
و از حقیقت وضع مصادر بیخبرند خیال شان همین باشد و لیکن
عجب است از خان آرزوی اکبرآبادی که مؤلف کتب لغات است
و اینچنین خیال میکند وای بر او که خیال مضحکه بر صدها الفاظ
مرکبه فارسی زبان می کند و حرالبوی قلیه فارسیان
نمی رود که در وضع مصادر تخصیص اسم مصدر
فارسی زبان نمی دارند و همه مصادر را بر بنای
قیاس وضع کرده اند و هیچیک مصدر سماعی نیست
آنانکه عبور ندارند بعض مصادر را سماعی نام
نهاده اند و ما بر هر یک مصدر ثبوت قیاس
پیش کرده ایم فتامل۔ مخفی مباد که ملحقات این را
با تمییز هم متعلق توان کرد که یک تحتانی گذشت
(اردو) دیکھو تمیز۔

تمییز یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که	ولیکن تو تمیز یافت ندارنی پدو شاخ بود نداز
بمعنی فرق یافتن است (کمال اصفهانی ۵)	یک درخت نمبرود ارد (اردو) فرق پانا۔

فوقانی بانون

تن القبول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی بمعنی (۱) بدن است و (۲) جسم ہم کہ مقابل جوہر باشد و (۳) بمعنی خاموش۔ چہ تن زدن خاموش شدن را گویند۔ صاحب جامع بذکر معنی اوّل و دوم وسوم گوید کہ تن زدن بمعنی صبر و تحمّل کردن و آسودن ہم مقصودش غیر این نباشد کہ تن بمعنی (۴) صبر و تحمّل و (۵) بمعنی آسایش ہم آمدہ۔ صاحب رشیدی بر معروف قانع۔ صاحب سروری بذکر معنی اوّل می فرماید کہ (۶) بمعنی تنندہ اسم فاعل مصدر تنیدن و (۷) بمعنی بتن امر حاضر از تنیدن۔ صاحب ناصری بر ذکر معنی اوّل و دوم وسوم قناعت فرمودہ۔ صاحب فدائی بر معنی اوّل اکتفا کردہ بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ بمجاز (۸) دماغ را ہم تن گویند و باصطلاح ارباب دفاتر ہندوستان (۹) بمعنی تنخواہ چون دفتر تن و دیوان تن۔ می فرماید کہ بمعنی اوّل۔ آزادہ۔ افسردہ۔ خاکی۔ خوابناک۔ زار۔ سیمین۔ فرسودہ۔ لاغر۔ لطیف۔ نازپرور از صفات و حریر۔ حصار۔ خار۔ رشتہ از تشبیہات اوست۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی اوّل غلط است بدو وجہ یکی آنکہ ہمان معنی بدن است و نیز جسم مقابل جوہر نیست بلکہ نوع جوہر است و جوہر مقابل است بران و دوم نیز چرا کہ تنہا تن بمعنی خاموشی نیامدہ بلکہ تمام تن زدن بمعنی خاموشی است چنانکہ بر مستمع پوشیدہ نیست پس بدین معنی مجاز باشد و معنی دیگر در الفاظ متاخرین نوشتہ خواہد شد انشاء اللہ تعالی و در ہندی نیز بمعنی جسم است پس از توافق لسانین باشد۔ صاحب

سخندان گوید که در سنسکرت بدن انسان را تنو گویند **مؤلف** عرض کند که در معنی اول خیال ما
این است که فارسیان از لغت سنسکرت تنو بحذف واو اسم جامد قرار داده باشند و نسبت معنی
دوم عرض می شود که از اقسام جوهر است و این معنی را باعتبار صاحب جامع تسلیم کنیم که محقق زبان
خود است اگر در تعریف تسامحی راه یافت نمی توان از معنی و استعمال انکار کرد و معنی سوم البته
خاموشی است نه خاموش و شک نیست که بدون وجود این معنی (تن زدن) بمعنی خاموش شدن نباشد
صاحب برهان از نزاکت کار گرفته که همین است اسم مصدر تن زدن و معنی چهارم پنجم هم درست
است و مجاز معنی سوم که صبر و تحمل و آسایش هم با خاموشی تعلق دارد. البته استعمال معنی سوم و چهارم
و پنجم بدون ترکیب دیده نشد و معنی ششم فضول است که بدون ترکیب با اسمی حاصل نمی شود و بقاعده
اسم فاعل ترکیبی است و معنی هفتم هم ناقابل بیان بود که از مشتقات تنیدن است و معنی هشتم مجاز معنی
اول و معنی نهم مخفف تنخواه و به تحقیق ما (۱۰) علامت مصدر فارسی است که مخصوص است برای
مصادر لازم چنانکه دن برای مصادر متعدی است و در بعض مصادر خلاف این کلیه هم یافته
شده چنانکه رفتن و امثال آن ولیکن خیال ما این است که واضع این برکلیه خود قائم بود محاوره
زبان تمیز نکرد و مثالی چند برخلاف این پیدا کرد و ما بر بعض مصادر اشاره ازین هم کرده ایم.
(اردو) (۱) تن. مذکر. بدن جسم. قالب (۲) جسم جوہر کی ایک قسم ہے یعنے وہ جوہر جو طویل
عریض عمیق ہو. مذکر (۳) خاموشی. مؤنث (۴) صبر و تحمل. مذکر (۵) آسایش. مؤنث (۶)
ناقابل ترجمہ (۷) مصدر تنیدن کا امر حاضر (۸) دماغ. مذکر (۹) تنخواہ. مؤنث (۱۰) تن فارسی
مین علامت مصدر ہے. مذکر.

تن آخشیجانی اصطلاح ۔ بقول سفرنگ بشرح هشتاد و هفتمی فقرهٔ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) بمعنی جسم عنصری **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو جسم عنصری ۔ مذکر ۔ وہ جسم جسکو عناصر اربعہ سے تعلق ہو)

تن آسا اصطلاح ۔ بقول سفرنگ بہ شرح ششمی فقرهٔ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) بالف ممدوده وسین مهمله بالف کشیده (۱) چیزی مثال جسم ۔ صاحب آصفی بحوالهٔ بهار گوید که (۲) مرادف تن پرست وتن پرور یعنی آنکه تن وی معبود او باشد بهار ذکر (تن آسا ے) بزیادت یای زائد در آخر بهمین معنی بیان کردهٔ آصفی کند (صائب ؎) نیست یاد یدهٔ بیدار تن آسایان را ۔ باشکر خواب فراغت شکر آبی که مراست ۔ پس صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که آسا و آسای امر حاضر آسائیدن است و آسائیدن مرادف آسودن

پس این اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آسایش دهنده به تن خود یعنی آرام پسند وتن پرور پس آصفی در تعریف این سکندری خورد معنی اول لفظی است ومعنی دوم ترکیبی (اردو) (۱) مثل تن کے (۲) آرام پسند ۔ وہ شخص جو اپنے آپ کو آرام و راحت مین رکھتا ہے ۔

تن آسان اصطلاح ۔ بقول رشیدی بمعنی (۱) آسوده ۔ صاحب جامع فرماید که (۲) تندرست وآسوده هم صاحب سروری باشد متفق (حکیم قرخی ؎) از کف او چنان بترسد بخل ۔ که تن آسان وتندرست زتب ۔ یاخان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی گوید که بمعنی اول صحیح است وتحقیق آنست که این مجاز باشد مرکب از تن بمعنی خودش وآسان بمعنی مشهور یعنی کسی که تن را به آسانی وبی تصدیع نگاه دارد **مؤلف** عرض کند که آسانیدن بمعنی آسان کردن و راحت یافتن گذشت پس آسان

امر حاضر اوست و بترکیب تن با آسان اسم فاعل ترکیبی است یعنی تن را به راحت دارنده مرادف معنی دوم تن آسا دیگر هیچ (اردو) دیکھو تن آسا۔

تن آسانی اصطلاح۔ بقول بہار و آنند معروف و بقول بحر بمعنی راحت و آرام (شیخ شیراز ؒ) تن آسانی گزیند خویشتن را پاک زن و فرزند بگذارد به سختی ہا صاحب سروری گوید که بمعنی آسودگی (حکیم سنائی ؒ) مدح ہر کس مگو بدشواری ہا چون نیابی زکس تن آسانی ہا **مؤلف** عرض کند که یای مصدری با تن آسان مرکب کرده اند و بس (اردو) آسودگی۔ راحت۔ مؤنث بقاعدۂ فارسی تن آسانی کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔

تن آسای اصطلاح۔ بہار و آنند ذکر این کرده اند و ما اشارۂ این بر تن آسا کرده ایم که این مزید علیه آنست یعنی دوم

و سندا این هم همه را نجا مذکور (اردو) دیکھو تن آسا۔

تن آسائی اصطلاح۔ بقول بہار معروف (شانی تکلو ؒ) در بہشت نو نیازان آرزوے دل غم است ہا دوزخ است آنجا که می باشد تن آسائی در و ہا صاحب بحر گوید که مرادف تن آسانی۔ می فرماید که در قافیه غزل شکیبائی و رہائی است وارسته هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که یای مصدری با (تن آسای مزید علیه تن آسا) مرکب کرده اند موافق قیاس است (اردو) دیکھو تن آسانی۔

تن آسودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که سندی که پیش کرده از ان استعمال (تن آسانی) پیدا است پس نمی توان از تن آسانی که حقیقتش بجایش گذشت مصدر (تن آسودن) قائم کنیم خرینکه (آسودن تن) بمعنی حقیقی است

واین قلب اضافت باشد و آسودن تن در محاورهٔ فارسی خطر نیافته مگر بمعنی حقیقی غلط نیست یعنی آرام	یافتن تن (اردو) تن کا آرام پانا۔ تن کو آرام دینا۔

تناب بقول رشیدی بین خیمه می فرماید که متاخرین رعایت اصل فرس ننموده بجهت دفع اشتباه بکلمهٔ دیگر به طناب نوشتند چنانکه در کلمات دیگر و داود درین افصح است از یاء و طنب بضمتین عربی است و اطناب جمع آن۔ دیگری از محققین اهل زبان و زباندان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که ما درین باب اگر بنویسی طناب معتمد گیریم یا بدکه اسم جامد فارسی زبان قدیم و از یکه محققین اهل زبان نظر این نکرده اند۔ مجرد قول قیاسی و بی سند رشیدی را کافی ندانیم حقیقت طناب همین قدر که مفرس طنب عربی است بزیادت الف یعنی مزید علیه طنب و اگر سند استعمال تناب پیش شود ما آن را مبدل طناب گیریم نه اصل طناب و معنی لغوی این آب تن البته درست باشد که خارج ازبحث است (اردو) طناب۔ بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث خیمه کی رسی۔ دیکھو بارکش۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپ نے اس کو عربی سمجھا ہے حالانکہ مفرس ہے اور عربی طنب۔

تناویل بقول ناصری مانند بفتح اول و کسر دال بروزن قنادیل گروهی از پارسیان قدیم که خلاف احکام و قرار داد شریعت آزر هوشنگ یعنی مه آباد پیغمبر عجم کردندی و آنان را از راه شریعت آزر هوشنگ آهرمن و دیو و گمراه خواندندی و ملامت کردندی و گروهی که متابعت احکام کتاب پیمان آزر هوشنگ می کردند بضد این طائفه آن را فرشته و سروش سپاهی [illegible] تناویل نامیدند و این دو لغت را از دبستان نقل شد و در فرهنگها [illegible] کند کرنا [illegible] یافته می شود نه فارسی و از یکه فارسیان قدیم

استعمال این کرده اند ما این را باعتبار ناصری جا داده ایم (اردو) تنادیل پارسیون کے اُس گروہ کا نام ہے جو خلاف شریعت پیغمبر مہ آباد عمل کرتے تھے۔ مذکر۔

تناسا صاحب ناصری ذکر این کرده گوید که بمعنی آسوده تن است **مؤلف** عرض کند که همان تن آساکه گذشت در اینجا الف ممدوده را مقصوره نوشته اند (اردو) دیکھو تن آسا۔

تناسان بقول برهان و ناصری بمعنی آسودگی و تندرست **مؤلف** عرض کند که همان تن آسان که به الف ممدوده گذشت و ما بمعنی آسوده تسلیم کرده ایم (اردو) دیکھو تن آسان۔

تناسیدن بقول مؤید بحوالهٔ زفانگویا (۱) بمعنی خوش شدن **مؤلف** عرض کند که در دیگر نسخ قلمی همین مصدر را تناسائیدن بحوالهٔ زفانگویا نوشته که مرکب است از تناسائی و علامت مصدر دن معنی لفظی این (۲) تن آسائی کردن است و راحت حاصل کردن و معنی اول مجاز باشد و بس (اردو) (۱) خوش ہونا (۲) راحت حاصل کرنا۔

تنافور بقول برهان با فا بر وزن بلادور مقداری از گناهان باشد بشریعت زردشت صاحب (جهانگیری در ملحقات) و صاحبان ناصری و انند هم ذکر این کرده اند۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند که گناه اندک است چنانکه ما صغیره گوئیم۔ خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که طرز بیان خوش نباشد مراد از گناه صغیره است نه مقداری از گناهان و نه گناه اندک ترجمه گناه صغیره باشد بلکه گناهی را نام است که درجهٔ آن کم باشد مقابل گناه کبیره و این هم لغت سریانی یافته می شود همچون تنادیل که گذشت بعضی از متاخرین عجم برانند که لفظ تن در اینجا و لغت داخل است و اسم جامد فارسی قدیم و لیکن از صراحت مزید

ترکیب این قاصر اند (اردو) شریعت زردشت مین گناہ صغیرہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر ادنی گناہ خفیف جرم۔ وہ گناہ جسکو خدائے تعالی توبہ سے معاف کردیگا۔

(الف) تنامبد صاحب سفرنگ بشرح **(ب) تنانبد** دوازدہمی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور گوید کہ ب بفتح تای فوقانی ونون باالف ونون وضم بای ابجد ودال مہملہ ساکن جسم کل وہمچنین (تن بند) و (تنامبد) وچونکہ ہمہ اجسام وہمہ ارواح باحاطۂ فلک الافلاک اند تن فلک الافلاک راجسم کل۔ ونفس اورا نفس کل خوانند **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو اسم جامد فارسی قدیم است کہ دیگر ہمہ محققین ازان ساکت اند واز فلک الافلاک باعتبار آغاز شمار از زیر آسمان نہم مراد است وباعتبار شمار از بالا آسمان اول باشد کہ ذکرش بر اورۂ افلاک گذشت پس معنی این جسم کل وجرم فلک الافلاک باشد وشک نیست کہ در ترکیب این لفظ تن داخل وصراحت کامل ترکیب بر (تنبد) کہ می آید صراحت باخذ این انجا من وجہ شدہ است (اردو) پہلے یا نوین آسمان کا جرم۔ مذکر۔

تنان تن اصطلاح۔ بقول ناصری وانند بحوالۂ فرہنگ دساتیر جرم فلک نہم باشد۔ می فرمایند کہ ہمین را تنانبد وتن بد وتنتن وتن سالار نیز گویند **مؤلف** گوید کہ ترجمۂ جسم الاجسام باشد کہ فلک الافلاک راگویند وتعریف آن برتنانبد گذشت (اردو) نوین آسمان کا جرم۔ مذکر۔

تنان گرد اصطلاح۔ بقول سفرنگ بشرح بست وسومی فقرۂ (نائہ سوم شت شای کلیو) بکسر کاف فارسی وسکون راء ودال مہملتین مجمع اجسام **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است وبس (اردو) عالم سفلی عالم دنیا مذکر

ثنائی بقول برہان بروزن امانی بمعنی جسمانی باشد چہ تن بمعنی جسم ہم آمدہ۔ صاحب ناصری گوید کہ بالکسر آنچہ منسوب بہ جسم باشد چنانکہ حواس عشرہ و قوای دیگر۔ صاحب فرہنگ گوید کہ ہر چیز وابستہ تن است یعنی جسمانی۔ خان آرزو در سراج نقل بنگار برہان۔ صاحب سفرنگ بشرح چہل و چہارمی فقرۂ (نامۂ شتر حی اعزام) ہم متفق با برہان **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) منسوب بہ تن یعنے جسمانی۔

ثنائی دریا ہندو اصطلاح۔ بقول صاحب ناصری یعنی حواس خمسۂ ظاہری و باطنی **مؤلف** عرض کند کہ فارسی قدیم است (اردو) حواس خمسۂ ظاہری و باطنی۔ منہ

ثنائی لیہ یا ایم اصطلاح [illegible] صدد وی و چہارمی فقرۂ (نامۂ شتر حی اعزام) [illegible] وخشور یان وخشور گروہ پیغمبر کہ از خداوند تعالیٰ پیغام [illegible] **مؤلف** عرض کند کہ فارسی قدیم [illegible] قیاس (اردو) [illegible] خداوند تعالیٰ [illegible]

ثناو بقول رشیدی ہمان ثناب کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ اشارہ این ہم ہمہ را بجا و این بمبدل آنست چنانکہ آب و آو (اردو) دیکھو ثناب۔

ثناور بقول برہان جامع بادادہ [illegible] صاحب جہانگیری گوید کہ خداوند زور و قوت [illegible] شیخ سعدی [illegible] سروری۔ صاحب [illegible] ناصری در ست گوید کہ ہر چیز بزرگ [illegible] زن آرزو در [illegible] زتن و آور کہ کلمۂ نسبت است [illegible] کہ در [illegible]

آورندهٔ تن که اسم فاعل ترکیبی و کنایه از قوی و حقیقةً این برای انسان مخصوص است و بمجاز برای غیر انسان هم مستعمل شد چنانکه مرد تناور و درخت تناور یعنی گویند که برای درختان

اصل این (تنه آور) بود ها ے ہوز حذف شده تناور باقی ماند (اردو) تناور بقول آصفیه۔ فارسی۔ قوی جثه۔ فربه جسیم موٹا ہشٹنڈا۔

تناول بقول آصفی بمعنی فراگرفتن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی خوردن کرده اند و با مصادر فارسی هم استعمال این است که در ملحقات می آید و استعمال مجرد این یافته نشد حاصل بالمصدر خوردن است یعنی خورش (اردو) صاحب آصفیه نے تناول کو ترک فرمایا ہے اسلئے کہ اردو مین اس کا استعمال مفرد نہین ہے لیکن مرکبات مین مستعمل ہے۔ کھانا کا حاصل بالمصدر۔

(۱) **تناول ساختن** استعمال صاحب آصفی

(۲) **تناول کردن** ذکر این کرده

(۳) **تناول نمودن** از معنی ساکت

مؤلف عرض کند که هر سه بمعنی نوالہ کردن و خوردن است (خسرو ۱) تناول گرنسازی لقمه را زود پاپشیمانی خوری کی داردت

سود ۲ (نثر عالی شیرازی ۲) دیگری تخم خشخاش ساچمه تناول کرده ۳ (نثر صادق شیرازی ۳) ان سنگ پرویز و نواس استاد تمیز با پنیر۔ نخانی و ماست جوانی تناول نمایند ۴ مخفی نماند که از سند بالا مصادر سازیدن و نمائیدن پیدا است که بجایش می آید (اردو) تناول کرنا بقول آصفیه کھانا

تنباکو بقول بهار برگ معروف می فرماید که در آثر رحیمی آورده که از طرف فرنگ به دکن آمد و از انجا در هند و از عهد اکبر پادشاه رواج یافت به تقدیر ما لفظ بسر قلیان کردن و کشیدن

مستعمل است که در ملحقات می آید. صاحب محیط می فرماید که بفتح تا و سکون نون و فتح بای موحده
و الف و ضم کاف و سکون واو بترکی تتن و در انگریزی توبی گو و بهندی بجر بهنگ گویند و
مشهور تماکوست سفوف برگ آن جهت زهر کژدم و زنبور دافع. مزاج آن گرم و خشک در
آخر سوم. معطش و مجفف دانیع هم اقسام ماهی و زلو و کژدم و مار است و دود کردن آن مصلح قی
هوای وبائی و تعفن آن و منقی رطوبات دماغ. محرک آن و جهت درد دندان رطوبی و ورم بلغمی
و سرفه رطوبی. کشیدن و خوردن آن نافع و دخان آن بجهت ناریت تقوی قوتها و جمله اعضا
خصوص عضوی که رطب ناک باشد و نافع مرطوب مزاج و درد قولنج. ملین شکم. محلل ریاح و
بواسیر که از کثرت رطوبت بود نافع و محلل رطوبات کثیر معده و معین بر هضم و جهت درد بارد
ریحی معده و تحلیل ریاح و رطوبات آن کشیدن و خوردن آن مفید و کذا ضعف بصر را که از
غلبه رطوبت باشد سود مند و هم چنین برای ضیق النفس که بسبب کثرت بلغم و خلط آن باشد یا بسبب
اجتماع رطوبت مائی در سینه و شش بود و نافع و منافع بی شمار دارد که در محیط اعظم دیدنی دارد
کسی گوید که (ع) برگ او به بود بمرد و زن ؛ گر بود رقت منی در تن ؛ تا زگر بهر نزله زود
گیرند ؛ بر رطوبات سر شفا یابند ؛ باردان را راز و شفاست مدام ؛ ناقهان را العکس دان تو تمام ؛
آورد گرچه ضعف قلب و دماغ ؛ لیک بهر سپرزدان تو چراغ ؛ کاروی حبس حیض
دان ای دوست ؛ می کند احتراق اوتا پوست ؛ ورم انثیین را ببرد ؛ گر کسی برگ او بران
بندد و ؛ می کند ضعف معده بهر جوان ؛ مصلح او گلاب و صندل دان ؛ مؤلف عرض کند
صاحب سابع این را لغت هندی گوید و معاصرین عجم لغت فارسی دانند و الله اعلم

ما این را مترجم و مبدل تمباکوی هندی دانیم چنانکه بام و پان و کبیم و کجین (اردو) صاحب آصفیه نے تمباکو پر فرمایا ہے کہ اردو اسم مذکر۔ امریکہ کی زبان مین ٹیکو تھا جسے پرتگالی ہند مین لائے۔ اصل مین ایک قسم کا پودا ہے جس کے پتے حقہ مین پینے اور پان کے ساتھہ کھانے مین آتے ہین۔ ہندوستان مین اس کے ساتھہ گڑ ملا کر قلیان مین پیتے ہین۔ عوام اسے تماکو کہتے ہین اس کا رواج جلال الدین اکبر کے وقت سنہ ۹۱۴ ہجری مین اول اول دکن مین پھر تمام ہند مین ہوا جس کی مفصل اور دلچسپ کیفیت وقائع اسد بیگ شیرو معتمد شہنشاہ اکبر مین ہے (الخ) آپ ہی نے فرمایا ہے تمباکو اصل لفظ ہے جو اردو مین مستعمل ہے۔ تنباکو بھی کہتے ہین۔

تنباکو سر قلیان کردن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی می فرماید کہ کنایہ از جہیا کردن حقہ باشد برای کشیدن (فوقی یزدی ع) وان یکی پہلو زند کا نیک سر قلیان ناز پکردہ اگر تنباکوِ لطفی کہ از من نگذری پ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) حقہ بھرنا۔ بقول آصفیہ چلم پر آگ رکھکر حقہ تیار کرنا حقہ پر آگ رکھنا

تنباکو کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قلیان کشیدن است (از بہار ع) آن جوانیکہ تنباکو کشید پ اولش اللہ و آخر ہو کشند پ (اردو) حقہ پینا۔ بقول آصفیہ۔ قلیان نوش کرنا۔

تنبان بقول برہان و جامع بضم اول بروزن جنبان زیر جامہ و ازار و شلوار را گویند عموماً و تنبان چرمی کشتی گیران خصوصاً۔ صاحب ناصری بہ نقل قول برہان گوید کہ این لغت بین الناس مشہور است ولی در مؤلف اللغۃ کہ ترجمہ قاموس است تنبان آمدہ کہ بالضم شلوار

کوچک باشد کہ ستر عورت مغلظہ کند و آن عربی است می فرماید کہ در اشعار فصحای فرس تنبان نہ دیدہ نشنیدہ استعمال شلوار بیشتر است۔ بہار گوید کہ تنبان و توبان بالضم ازار کشتی گیران است کہ در عرف حال تنکہ گویند۔ صاحب آنند این را بالفتح و لغت فارسی گوید۔ صاحب مؤید ہم این را بذیل لغات فارسی آوردہ گوید کہ ازار کوتاہ کشتی گیران است مؤلف عرض کند کہ تنبان بہ صراحت معرب تنبان فارسی در محیط المحیط آمدہ و در قاموس ہم تبان یافتہ می شود پس شک نیست کہ تنبان اسم جامد فارسی است و مخصوص برای شلوار کوچک کہ تا ران باشد و کشتی گیران می پوشند و باعتبار صناعت جامع کہ محقق زبان خود است این را بمعنی مطلق شلوار ہم صحیح دانیم و تبان را معرب این پندار یم

(اردو) تنبان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا ڈھیلا ڈھالا پاجامہ۔ غزارہ دکن میں چڈی اُس کوتاہ پاجامہ کا نام ہے جو صرف ران تک ستر عورت کے لئے ہوتا ہے جس کو پہلوان استعمال کرتے ہیں۔ مؤنث۔

تنبد | بقول برہان (۱) بفتح اول بروزن ابجد مستقبل خاموش بودن و لرزیدن یعنی می لرزد و خاموش می گردد و بضم ثالث (۲) جسم کل ہمچنانکہ (روانبد) نفس کل است چہ تن بمعنی جسم و روان بمعنی نفس و بد بمعنی ہمہ و کل باشد۔ صاحب جامع بر معنی دوم قانع و صاحبان رشیدی بر معنی اول۔ صاحب سروری این را بمعنی خاموش بودن بجوالہ ادات الفضلا گفتہ و بمعنی لرزدہم (امیر خسرو ؒ)

پای بہ تنبد چو بسر می رود ۔ ہستی و ثابت قدمی کی بود ۔ (مولوی معنوی ؒ) خیال خوش دہد زان دل بنازد ۔ خیال زشت آرد دل بہ تنبد

۔ صاحب ناصری در تعریف ہر دو معنی با برہان متفق و می فرماید کہ مصدر تنبد تنبیدن است کہ می آید خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی لرزد و بقول بعض

یعنی خاموش گردد ولیکن اوّل صحیح است (و بذکر معنی دوم بحوالۂ برہان) گوید کہ این وقتی درست باشد کہ معنی صاحب بفہم باشد **مؤلف** عرض کند کہ ضرورت نداشت کہ معنی اوّل را بطور اسم جامد ذکر کنند کہ این مضارع تنبیدن است کہ می آید و شامل باشد بر ہمہ معانیش عجب است

از برہان کہ این را مستقبل گفت معلوم می شود کہ در مضارع وحال ومستقبل فرق نمیکند نسبت معنی دوم عرض می شود کہ ہمین اصل است وآنچہ تنانبد و تنامبد گذشت مزید علیہ ومبدل این (اردو) (۱) دیکھو تنبیدن یہہ اس کا مضارع اور اس کے تمام مضمون پر شامل ہے (۲) دیکھو تنانبد۔

تنبسہ بقول برہان وسروری ورشیدی وناصری بروزن مدرسہ قالی را گویند خواہ کرمانی وخواہ جوشقانی ومعرب آن ملتفسہ صاحب جامع گوید کہ قلافرش **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) قالین یا قالی۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ غالیچہ ایک قسم کا بچھونا۔ فرش پشمین۔ فرہنگ آصفیہ نے اس کو مؤنث لکھا ہے۔ کتابت کی غلطی ہے یا دہلی کا استعمال۔

تنبگ بقول برہان بفہم اوّل بروزن اردک (۱) با انگشت ابہام وسبابہ ووسطی گرفتن چیزی خوردنی یعنی بسر انگشت چیزی برداشتن وخوردن و (۲) دہلی باشد دم دراز کہ از چوب وسفال سازند وبازیگران در زیر بغل گرفتہ بنوازند و (۳) جناغ زین اسپ و دامنۂ زین را نیز گویند وباین دو معنی بفتح اوّل ہم آمدہ وبجای حرف اوّل طای حطی ہم درست است صاحب جہانگیری معنی اوّل را ترک کردہ ذکر معنی دوم کند (مؤلف مقصود در ہجا می نشاند فجکی وبلبانی ہر شب بآنکہ ہرگز نشنیدی زسر کو تنبگ بگو) وبذکر معنی سوم می فرماید کہ

با اوّل مفتوح و ثانی زده (۴) کاہل و بیکار که آن را تنبل نیز گویند و با اوّل مضموم و ثانی زده و با ے مضموم (۵) مکر و حیله و (۶) جادو. صاحب جامع این را مرادف تنبک گوید و ذکر هر سه معنی اوّل الذکر می کند صاحب سروری بجائی این را مرادف تنبوک گفته و ذکر معنی سوم کرده و بجای دیگر بصراحت معنی دوم گوید که چنبر عمیق است که یک جانب آن را پوست خام گرفته باشند تا بوقت کار را جلاف می زنند (حکیم انوری ۲) و انجا که فتد مال تو در معرض قسمت پا تنبک زند حق طمعها بگذارد و می فرماید که دنبک و طنبک نیز گویند صاحب ناصری بر معنی دوم و سوم قناعت فرموده و راسته بر معنی دوم قانع. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم و سوم نسبت معنی سوم بجوالهٔ سروری صراحت مزید کند که جناغ زین دوال پهن است که در رکاب زین کشند و می فرماید که (۷) یعنی دریچهٔ زرگری است که بدان طلا و نقره گداخته ریزند و بقول قوسی گوید که دریچهٔ زرین است و می فرماید که این تصحیف باشد و صحیح بدین معنی تنبک به تقدیم با بر نون چنانکه گذشت. بهار بر ذکر معنی دوم قناعت کرده **مؤلف** عرض کند که به همه معانی اسم جامد فارسی زبان دانیم و معلوم می شود که تنبیک بزیادت تحتانی می آید اصل است و تنبوک که بواو عوض یای می آید مبدّلش چنانکه تارین و تارون و تنبک مخفف آن و آنچه خان آرزو نسبت معنی هفتم خیال خود ظاهر فرموده اتفاق. داریم با او که آن تنبک به فوقانی و موحّده و نون و کاف است و اگر سند استعمال این بمعنی هفتم پیش شود البته تقدیم بعض دانیم (**اردو**) (۱) کسی کھانے کی چیز کو دو انگلیون سے پکڑ کر اٹھانے کی حرکت. مونث. دکن مین چٹکی کہتے ہین جیسے یہ چٹکی بھر شکر عنایت کرو

(۲) ایک قسم کا دف جسکو بغل مین تھام کر بجاتے ہین۔ مذکر (۳) زین کا عریض تسمہ جو رکاب مین باندھتے ہین۔ مذکر (۴) کاہل۔ بیکار۔ دیکھو تنبل (۵) مکر۔ حیلہ۔ مذکر (۶) جادو۔ مذکر (۷) دیکھو تنبک کے پہلے معنے۔

(الف) تن بکار داون استعمال۔ صاحب
(ب) تن بکار دہی فدائی مذکر ب
گوید کہ یعنی پشت کار داشتن وشانہ در کار ہتی
نکردن است **مؤلف** عرض کند کہ ہرچہ بقیاس
می آید الف است یعنی مصدری کہ یعنی سعی
کردن در کاری۔ محقق اہل زبان آن را بصورت
مقولہ قائم کردہ واین تسامح اوست۔ ب
مشتق الف است وبس (اردو) کسی کام
مین کوشش کرنا۔

تنبک تعلیم اصطلاح۔ بقول بحر وبہار
تنبکی کہ در وقت تعلیم ورزش کشتی بشاگردان
نوازند واین رسم ولایت است (میر نجات
ے) در چمن تنبک تعلیم غمت غنچہ گل ہ رند بافغانی
طنبور نوازت بلبل ہ (سید برہنہ امیر علی شیر

کنکر اگر اینست کہ من می بینم ہ خوبان دگر تنبک
تعلیم کہ اند ہ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم
ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ مرکب اضافی
است موافق قیاس (اردو) وہ دف جو
کشتی گیر شاگردون کی تعلیم کے وقت بجاتے ہین مذکر

تنبک زدن مصدر اصطلاحی بقول
بہار بمعنی انگشت زدن است می فرماید کہ از
اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ **مؤلف** عرض کند
کہ سند این بر تنبک گذشت وتعریف بہار خوب
نیست مقصودش چنین نباشد کہ انگشت ہا
بر تنبک زدن ونواختن تنبک است مخفی نماند
کہ سند بالا متعلق بہ مصدر زدن است صیبی
ندارد کہ مرادف زدن وبجای خودش می آید
(اردو) تنبک بجانا۔ انگلیون سے تنبک پر تھاپ مارنا

تنبک ما به تنبک است مقولهٔ بهار گوید که معنی ساز است و کوک است. صاحب انند نقل نگارش مصداق (نقل نویس را عقل نباشد) مؤلف عرض کند که لغو است ـ (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تنبک نواز استعمال۔ بقول بہار معروف مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که تنبک بنوازد (لاادری ۵) شبی عیسی درین فیروزه ایوان پشاده تنبک نواز مهر تابان بد (اردو) تنبک نواز اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جو تنبک بجاتا ہو۔

تنبل بقول برہان وجامع بروزن صندل (۱) کاہل و بیکار و ہیچ کارہ و (۲) مسخرہ و (۳) بضم اوّل بروزن بلبل حیلہ و نیرنگ و مکر و فریب و (۴) جادو میفرماید که باین معنی بر وزن قرقل ہم آمدہ که بضم ثالث باشد صاحب جہانگیری بذیل تنبک گوید که آن را تنبل نیز خوانند بمعنی اوّل و سوم و چہارم (کمال اسمعیل ۳) در کنج خانہ نشست به دیوار دادنش ز خشک و زاہدیست نه از زرق و تنبل است ؛ و صاحبان رشیدی و ناصری بر معنی اوّل و سوم قناعت فرموده۔ صاحب سروری بر معنی سوم و چہارم قانع۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر سہ معانی اوّل کرده۔ صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار معنی اوّل را آورده و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم ہمزبانش و صاحب غدائی ہم۔ مؤلف عرض کند که این لغت ترکی زبان است و صاحب لغات ترکی این را بمعنی آدم فربہ و جاہل آورده و صاحب سواء السبیل این را بمعنی اوّل معرب ہم گفته ما بہر سہ معنی اوّل این را مقرس دانیم و آنچه تنبک بمعنی اوّل و سوم و چہارم گذشت صراحت ماخذش ہمدرانجا کرده ایم که ازین

هیچ تعلق ندارد (اردو) (۱) کاہل۔ست (۲) سخرہ (۳) مکر۔ فریب۔ مذکر (۴) جادو۔ مذکر

تملیت بقول برہان بروزن عندلیب بار کوچکی را گویند کہ بر بار بزرگ بندند و گاہ بر بالای چارواہا بندند و بر بالای آن سوار شوند و یک لنگ بار۔ صاحبان جہانگیری و جامع و سروری و سراج ذکر این کردہ اند۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تملیت کہ بجایش گذشت و اشارۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو تملیت۔

تنبو بقول بہار و انند نوعی از خیمہ (سنجر کاشی ؎) باد در وی چو آب در غربال ژاژ خاک بر فرق این کہن تنبو پاک **مؤلف** عرض کند کہ خیمہ خرد را نام است (اردو) تنبو بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ڈیرہ۔ پال۔ شامیانہ۔ نمگیرہ۔ بے چوبہ۔ خرگاہ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپ کا تسامح ہے کہ اسکو ہندی کہا اور معنے مین تعمیم بھی غیر صحیح ہے۔ ایک چھوٹے ڈیرے کو تنبو اور پال کہتے ہین جو شامیانے اور بے چوبے سے سوا ہوتا ہے۔

تنبور بقول برہان و جامع و ناصری بروزن زنبور سازیست مشہور و معرب آن طنبور بطا **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) تنبور۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ ایک قسم کا چھوٹا ڈھول۔ ایک قسم کا باجہ۔ طنبور طاے حطی سے بھی مستعمل ہے۔

تنبوک بقول برہان و جامع و سروری و ناصری بروزن مفلوک (۱) کبادہ و آن کمانیست بسیار کم زور و (۲) بمعنی جناغ زین کہ دامنۂ زین و تسمۂ رکاب باشد و طاق زین (خواجہ عمید لوکری ؎) در کمان چرخ پیش پیلکیت قرنج را ہم کمان تنبوک و ہم شمشیر ساطور آمدہ بکوہ خان آرزو در سراج در ہر دو معنی کردہ گوید کہ آنچہ تنبک بمعنی دوم

گذشت مخفف این باشد مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم مؤنث (۲) دیکھو تنبک کے تحریر سے معنے۔

تنبول بقول برہان و جامع و جہانگیری و سروری بروزن مقبول (۱) برگی باشد کہ در ہندوستان پان خوانند و با آہک و فوفل خورند و (۲) کباده را نیز گویند و آن کمانی باشد کمزور و (۳) نام قلعه ایست در ہندوستان (شیخ آذری ؎) برگ تنبول خاص ہندوستان ؎ بوزه آمد نصیب ترکستان ؎ (امیر خسرو ؎) کسی کز تو خورد تنبول امید ؎ کند بخشش ذخیره برگ جاوید ؎ (ابوالفرج ؎) کمان رستم دستان بسختی ؎ کم از تنبول نرم شهریار است ؎ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می فرماید کہ تانبول ہم گویند و آن بیخ بان یعنی خولنجان است و بذکر معنی دوم از معنی سوم ساکت۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این لغت ہندی است و مخفف تانبول کہ آن را تامول بمیم ہم گویند بہمان قاعده بدل با و نون بہ میم کہ در ہندی نیز جاریست و چون مخصوص ہندوستان است ہمین نام در فارسی و عربی شائع و بذکر معنی دوم و سوم نسبت معنی سوم گوید کہ الحال نام و نشان از قلعه مذکور نیست۔ صاحب رشیدی بر معنی اوّل و دوم قانع۔ بہار بذکر معنی اوّل قناعت کرده۔ صاحب سواد السبیل این را معرّب داند و تامبول را کہ بمیم سوم گذشت لغت سنسکرت خواند بمعنی برگ پان۔ صاحب ساطع کہ محقق سنسکرت است تامبول و تامول ہر دو را نه نوشته۔ پان را سنسکرت گوید۔ صاحب محیط ذکر این کرده می فرماید کہ تانبول ہم گویند کہ بہندی پان نامند برگ نبات تخمی است بیاره دار مانند لوبیا و انگور برگ آن پہن و نصف بالای آن صنوبری و سر آن

دوم بر تنبک اشاره کرده ایم (اردو) (۱) کمزور کمان (۲) دیکھو تنبک کے تحریر سے معنے۔

نوک دار که اهل بلاد عرب بنواحی عمان زراعت آن می کنند و در هند انواع آن بسیار است ـ
می فرماید که طبیعت آن بلحاظ اقسام فرقی دارد و بهترین آن مطلقاً برگ متوسط سفید نازک اکثر
اطبای یونان مزاج مطلق آن گرم در اول و خشک در دوم نوشته اند و بعضی گرم و خشک
در دوم شک نیست که در تنبول حدت و لطافت و دران قبض است فلهذا واجب که هار در
درجهٔ اول باشد و اکثر اهل هند را از کثرت تناول آن ضعف حاسهٔ ذوق بسیار عارض شود و الحاصل
برگ خوش طعم است و دران حدت و قبض و تجفیف باشد و تقوی بن دندان و نافع ورم لهات
و مفرح و منشط نفس و مقوی بدن و مولد خون جید و نافع بخر و قاطع بوی سیر و پیاز و شراب و
منافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که تامول بجایش گذشت که مخفف تامبول
است بحذف موحده و تامبول مبدل تانبول چنانکه کجین و کجیم و تنبول مخفف تانبول و
تانبول اصل است یکی از معاصرین عجم گوید که نه خیر تنبول بدون الف اصل است فارسیان
در تلفظ بزیادت الف تانبول هم استعمال می کنند و بقول شان تنبول لغت فارسی زبان است
و بجدی که در هند بتحقیق می رسد (تمبولمو) لغت سنسکرت می نماید که در تلنگانهٔ دکن بعض
برهمنان عالم زبان سنسکرت برزبان دارند و لیکن صاحب ساطع که محقق سنسکرت است
ازین ساکت اگر (تمبولمو) را لغت سنسکرت دانیم تنبول مخفف آن است که فارسیان استعمال
کردند و تامبول مزید علیه آن و تنبول مبدلش و تانبول مزید علیهش والله اعلم بحقیقة الحال ـ
فارسیان استعمال برگ پان و پان و تانبول و تنبول و تامبول و تمبول و تمول کرده اند و ما
این همه را مفرس دانیم و لغت سنسکرت تمبولمو را اگرچه صاحب ساطع ننوشته باشد باعتبار

زبان علمای سنسکرت صحیح دانیم (اردو) تنبول بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا پتا جو ہندوستان مین عورتین کثرت سے کھاتی ہین۔ پان۔

تنبہ بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی بروزن انبہ چوبی گندہ وبزرگ کہ در پس در نہند تا در کشودہ نگردد (امیر خسرو ؒ) ز نفس شوم آن روہای منکر کہ تنبہ گردیدہ ہر یک تنبۂ در ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ آن را کلندرہ نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم این را بزبان ندارند و فارسی قدیم گویند و این چوبی باشد ناتراشیدہ و ناہموار و لک و پک کہ آن را گاہی در پس در اندازند تا در کشودہ نگردد (اردو) دہ ناہموار اور موٹی لکڑی جو دروازہ بند کرنے کے بعد اُس کا ٹیکا دیتے ہین تاکہ دروازہ کھلنے نہ پاے مؤنث

تنبیدن بقول برہان وجامع بروزن خندیدن بمعنی (۱) لرزیدن و (۲) طپیدن و (۳) حرکت کردن و (۴) کمین کردن۔ صاحبان رشیدی وسروری ولغات در بر معنی اوّل قانع۔ صاحب بحر بذکر معنی اوّل ودوم وسوم گوید کہ (۵) بمعنی خاموش بودن ہم۔ می فرماید کہ سالم التصریف کہ غیر از ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید صاحب ہوار بذکر ہر پنج معانی گوید کہ این کامل التصریف است ازینکہ مضارع این تنبد باشد کہ بجایش مذکور شد۔ خان آرزو در سراج بر معنی اوّل وسوم وچہارم قناعت فرمودہ وبر مضارع این معنی پنجم را ہم نوشتہ صاحب ناصری بدیل تنبد اشارۂ این ہم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بقول معاصرین عجم اصل این تنبیدن تنبودن بود تای دوم حذف شد وبای فارسی بہ عربی بدل شدہ تنبیدن باقی ماند و معنی اوّل ودوم اصلی است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (۱) لرزنا (۲) تڑپنا (۳) حرکت کرنا (۴) گھات مین

بتپہنا۔ دیکھو پس نشستن کے چوتھے معنے (ہ) خاموش رہنا۔

تنبیک بقول برہان وجامع ورشیدی وسراج بضم اول وسکون ثانی مرادف ہمان تنبک کہ گذشت بمعنی دوم وسوم۔ صاحب برہان گوید کہ بہ بای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند وخان آرزو در سراج ہم کہ این اصل می نماید وتنبک کہ گذشت مخفف این وما اشارۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو تنبک کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

تنبیہ بقول بہار بیدار نمودن وآگاہانیدن می فرماید کہ بالفظ افتادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر موحدہ فارسیان بمعنی اسمی وحاصل بالمصدر استعمال این بامصادر خود کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تنبیہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ عبرت۔ نصیحت۔ جھڑکی۔ تہدید۔ چشم نمائی۔

تنبیہ افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی واقع شدن تنبیہ است (معزی۔ نیشاپوری ؎) سی سال گذشت آخر از غفلت پ تنبیہ فتاد چرخ گردان را پ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر فتادن پیدا است کہ مخفف افتادن است یعنی ندارد (اردو) تنبیہ واقع ہونا۔ چشم نمائی واقع ہونا۔

تنبیہ شدن استعمال۔ بمعنی بعمل آمدن تنبیہ وچشم نمائی ونصیحت وعبرت شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) ہیچ تنبیہی ظہوری را نشد پ این ہمہ گردست این مردم گشید پ (اردو) چشم نمائی ہونا۔ تنبیہ ہونا۔ سزا ہونا۔ عبرت ہونا۔

تنبیہ کردن استعمال۔ یعنی چشم نمائی کردن وآگاہانیدن است **مؤلف** عرض کند کہ

موافق قیاس است (ظہوری ؎) سادگیہای جنونش نکند تنبیہی ۔ خرد این خیرگی خود زسر ما ببرد ۔ و معنی میاد که از سند بالا مصدر کنند پیداست که بجایش می آید (اردو) تنبیہ کرنا سرزنش کرنا سزا دینا۔

تنبیہ یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حاصل کردن تنبیہ باشد (ظہوری ؎) دلم یافت تنبیہ دیگر بس است ۔ بهم سوخت در هجر ساغر بس است ۔ (اردو) تنبیہ پانا سزا پانا نصیحت پانا عبرت پانا۔

تن پرست اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و سرور می در لحقات مرادف تن آسای و تن پرور (صائب ؎) آنچه میدانند ماتم تن پرستان سور ماست ۔ دار نخل دیگران و رایت منصور ماست ۔ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی (اردو) دیکھو تن آسا۔

تن پرستیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و بسند این همان شعر صائب را پیش کرده که بر تن پرست گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی تن آسائی کردن و خود را از زحمت و مشقت نگاه داشتن است (اردو) تن پرستی کرنا کہہ سکتے ہیں یعنے مشقت اور زحمت سے اپنے آپ کو بچانا آرام میں رکھنا

تن پرش اصطلاح۔ بقول انند بروزن و برش در فارسی زبان بمعنی جستن اندام و بپارسی آن را پیکر چه هم خوانند و بعربی اختلاج و این پرش اگر در روی بود مقدمهٔ لقوه باشد و در شکم مقدمهٔ صرع و در پهلو آماس سپرز و در تمام اندام مقدمهٔ سکته مؤلف عرض کند که اگرچه صاحب انند حوالهٔ ناصری داده است و لیکن در ناصری نیافتیم و معاصرین عجم این را غلط دانند که پرش حاصل بالمصدر پریدن است و پرش تن و جسم پریدن اعضای تن است که انسان

را بحالت مرضی بوقوع آید (اردو) اصفا کا پہرکنا۔ پہرکنا۔

(الف) **تن پرور** اصطلاح۔ بقول بحر وبہار مرادف تن پرست و تن آسا **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است وموافق قیاس۔ صاحب آصفی گوید کہ بمعنی آنکہ تن وی معبود او باشد ما گوئیم کہ این ترجمۂ لفظی تن پرست است کہ پرستش کنندۂ تن باشد و تن پرور بمعنی حقیقی پرورش کنندۂ تن یعنی آرام طلب و بہ آرام زندگی بسر کنندہ واز زحمت ومشقت گریزندہ وہم او مصدر ---

(ب) **تن پروردن** قائم کردہ عیبی نداد کہ بمعنی تن آسا بودن است (سعدی شیرازی ؒ) اگر تن پرورست اندر فراخی ۔ چو تنگی بیند از سختی بمیرد ۔ (اردو) الف تن پرور۔ وہ شخص جو آرام طلب ہو۔ دیکھو تن آسا (ب) تن پروری کرنا۔

تنبک بقول برہان وجامع بدیل تنبک مراد قشر بمعنی چہارم **مؤلف** عرض کند کہ مبدلش چنانکہ تپ وتپ واسب واسپ (اردو) دیکھو تنبک کے چوتھے معنے۔

تن پوش اصطلاح بقول فدائی ہر جامہ کہ پوشش تن کسی باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو) ہر وہ کپڑا جس سے تن ڈھانکا جاوے۔ مذکر۔

تناک بقول برہان وجامع وسرور نام پادشاہی جہانگیر گوید ہر موئید بروزن غمناک نام پادشاہی بود ونام مردی ہم **مؤلف** عرض کند کہ از ہین اجمال بیان ترکش تفوق داشت (اردو) تناک ایک پادشاہ اور ایک مرد کا نام تھا جس کی تعریف مزید کسی محقق نے نہیں کی۔ مذکر۔

تن تن بقول بہار کنایہ از متعمد وسرود۔ (انوری ؒ) در خانہ تن مزن کہ زدستان عندلیب ۔ ہر دم ہزار نغمہ بباغچہ میرسد

تن تن است ۔ صاحب بحر ہنر بانش مؤلف عرض کند کہ غیر از اسم صوت نباشد (اردو) نغمہ و صدا کی آواز کو فارسیون نے تن تن کہا ہے ۔ مؤنث ۔

تنتنہ بقول برہان در ملحقات بروزن ارتنہ بمعنی بانگ و صدا و شور و غوغا و جنگ مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زباندان ازین لغت ساکت و ہر چہ پنجیال بہ سر سد ہمین کہ فارسیان لغت عرب طنطنہ را کہ بقول منتخب بالفتح و بفتح طای دوم و نون بمعنی حکایت آواز طنبور و مانند آن بود مقرس کردہ اند یا عربان تنتنۂ فارسی را معرب فرمودہ و از نکتہ اشارہ بتعرب در لغات عرب نیست خیال اول را قرین بقیاس دانیم (اردو) صاحب آصفیہ نے طنطنہ کو اردو مین بمعنی شان و شوکت ۔ رعب و داب و دبدبہ و تحکم و تمکنت لکھا ہے اسم مذکر ۔ لیکن اس کا ترجمہ شور و غل ۔ مذکر ۔ جنگ ۔ مؤنث ۔

تن تنہا اصطلاح ۔ بقول بہار و انند بمعنی واحد مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است بمعنی مجرد و بذات خود بلا شرکت غیری بعضی برانند کہ محاورۂ ہند است و لیکن استعمال صائب دلیل محاورۂ فارسی است (ب) اگر دو یار موافق زبان یکی سازند ؎ فلک بہ یک تن تنہا چہ می تواند کرد ؎ ۔ (اردو) تن تنہا کا استعمال انہین معنون دکن مین ہے اور بہ لحاظ محاورۂ فارسی اردو مین مستعمل ہو سکتا ہے ۔ تنہا مجرد ۔ صرف اپنی ذات سے جیسے "مین نے یہ کام تن تنہا کیا ہے"

تنتنہ بقول برہان و جامع و سراج بفتح اول و فوقانی و سکون ثانی (۱) تنیدہ و پیچیدۂ عنکبوت را گویند و بضم اول و فتح ثالث (۲) از نبور سیرخ ۔ صاحب رشیدی گوید کہ این

مخفف تنسته است که بمعنی تنیده و عنکبوت می آید صاحب سروری بر معنی اول قانع (شاعر ۵)
عشق او عنکبوت را ماند پاک که تنیدست تنسته گرد دلم پاک صاحب نوادر بدیل تنستن و تنودن و
تنیدن گوید که تنسته و تنیده و تنسته و تنسه و تنده همه مرادف یکدیگر است بمعنی اول مؤلف عرض
کند که این بحذف سین مهمله مخفف تنسته باشد که اسم مفعول است و بمعنی دوم بنفسه اسم جامد
(اردو) (۱) مکڑی کا جالا۔ مذکر (۲) زنبور سرخ۔ مؤنث۔

تنج بقول برہان بفتح اول بروزن رنج بمعنی (۱) درہم پیچیدن و (۲) فراہم فشردن و (۳) از
پی در آمدن و (۴) فراہم نشاندن می فرماید که هر فاعل را نیز گویند یعنی پیچنده و فشارنده و از پی
در آینده و امر بر این معنی هم یعنی درپیچ و بیفشر و از پی درای و بعضی گویند که تنج بمعنی از پی در آمده
و ترنج فشارنده و بکسر اول نیز گفته اند صاحب جامع گوید که بمعنی اول و دوم است و مصدر
آن تنجیدن باشد و بذکر معنی سوم و چهارم نمیفرماید که اسم فاعل و امر نیز صاحب سروری می طرازد
که بمعنی پیچیده و فراهم فشارنده و بمعنی امر نیز آمده (شمس فخری ۵) گهی می زن به پای کین و
می کش گهی میکش بپای قهر و مرتنج پاخان آرزو در سراج گوید که بمعنی درهم پیچیدن و فراهم
فشردن میفرماید که برهان بمعنی از پی در آمدن هم نوشته و صحیح اول است چه مشتق است از تنجیدن
و امر هم و تنجیدن که می آید مخفف ترنجیدن نیست چه درین صورت بضم تا می بود و حالانکه با گنج و رنج
قافیه کرده اند و برین قیاس جمیع این باب۔ صاحب نوادر این را بدیل تنجیدن آورده گوید
که مثله و امر بدین معنی و درهم افشرده مؤلف عرض کند که از جمیع محققین بالا یکی هم بحقیقت
پی نبرد یعنی خان آرزو۔ وای بر وکه او هم سکندری خورد تنجیدن مصدر ریشه مرکب

که بمعنی (۱) پیچیدن و (۲) درہم افشردن و (۳) درہم کشیدن و (۴) از پی آمدن و (۵) فراہم نشاندن می آید و شیخ زیر بحث اسم همان مصدر است که مصدر بترکیب آن باعلامت مصدر دیای معروف وضع شد پس این مشتق از مصدر نیست چنانکه خان آرزو گفته بلکه مصدر مرکب است ازین چنانکه ما گفته ایم و معنی این غیر از هیچ نیست و دیگر همه معانی مصدر بر سبیل مجاز است و معاصرین عجم گویند که الحق همین است و لغت فارسی قدیم محض بمعنی هیچ. اندرین صورت معانی مصدری بیان کرده برہان و خان آرزو هیچ است و هیچ و معنی فاعلی و مفعولی بیان کرده بعض محققین و این ترکیب است که مخصوص اسم فاعل و اسم مفعول ترکیبی است و بمعنی امر. امر حاضر همان تنجیدن شامل بر همه معانیش. این است حقیقت این اسم جامد فارسی که در تعریفش همه محققین بترکستان رفته اند. فتامل (اردو) پیچ بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. لپیٹ. بل. تاب. دیکھو پیچ.

(الف) تنجیدن	الف بقول برہان بروزن
(ب) تنجیده	رنجیدن (۱) بمعنی پیچیدن
و (۲) بمعنی درہم فشردن و هم او نسبت ب گوید که	
بروزن سنجیده بمعنی ترنجیده که درہم کشیده و فشارده	
گردیده و پیچیده باشد. صاحب جامع الف را	
ترک کرده و نسبت ب هم بان برہان صاحب	
سروری نسبت الف با برہان متفق و نسبت ب	
گوید که پیچیده و فراہم فشرده صاحب ناصری هم	

الف را ترک کرده و ب ب می فرماید که درہم کشیده بود که آن را ترنجیده هم خوانند و تنجیدن مصدر آنست صاحب رشیدی بترک الف نسبت ب می طرازد که مرادف ترنجیده صاحب جهانگیری هم الف را گذاشت و ب را بمعنی درہم کشیده انگاشت خان آرزو در سراج بترک ب نسبت الف می نگارد که مرادف ترنجیدن است بوزن رنجیدن بمعنی درہم کشیدن صاحب نوادر هم بر درہم افشردن

قانع ـ وصاحب موارد بهر دو معنی متفق با برهان صاحب بحر که محقق صادر فارسی است بذکر معنی اول و دوم گوید که (۳) در هم کشیدن و (۴) از پی آمدن و (۵) فراهم نشاندن (کامل التصریف) ومضارع این تنجد. **مؤلف** عرض کند که ب اسم مفعول این است و در معانی لازم اگر مفعول نگوئیم توانیم گفت که فارسیان بر ماضی مطلق این های هوز زیاده کرده اند که افاده معنی مفعولی کند واین مرکب است از همان اسم مصدر تنج که تجایش گذشت ویای معروف وعلامت دن و به اصول هم مصدر اصلی است که اسم این مصدر هم لغت فارسی زبان است بعضی از محققین این را تحقق ترنجیدن دانند شامل بر همه معانی او و اسم جامد این تنج را هم مخفف ترنج می گویند بر خلاف شادنهم وتنج را اسم جامد وغیر متعلق از ترنج دانیم معنی اول حقیقی است ودیگر همه معانی مجاز آن (اردو) الف (۱) دیکھو پیچیدن (۲) بچوڑنا (۳) کھینچنا ہونا (۴) ہونا (۵) تعاقب کرنا (۵) جمع کرنا ایک جگہ تنہا نا (ب) الف کا اسم مفعول۔

تنجیر بقول ناصری بالکسر بمعنی پاتیله است و پاتیله دیگی است که در ان حلوا و طعام پزند و معرب این طنجیر بطاء حطی بفتح طاست صاحب اند نقل نگارش بصراحت مزید که این لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که اگرچه دیگر همه محققین ازین لغت ساکت اند ولیکن باعتبار صاحب ناصری که محقق زبان خود است ما این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) پتیلا۔ مذکر۔ دیکھو پاتلہ۔

تنجه بقول ملحقات برهان مرادف تجه که بمعنی توشه دان گذشت **مؤلف** عرض کند که همین اصل است و آنچه به بیم گذشت مبدل این چنانکه گجین و گجیم۔ وظاهر امرکب معلوم می شود از تن که که بمعنی آسایش گذشت و جه که افاده معنی تصغیر کند چنانچه طاقچه معنی لفظی این آسایش قلیلی و کفایت از توشه دان که در غذا ازان آسایش قلیلی بهم رسد و در اسم جامد فارسی بودن این شکی نیست

لغات ترکی ازین ساکت بعضی از معاصرین عجم گویند که اصل این تانچه بود بمعنی حقیقی این کوچک دهان است که تان بمعنی فم و دهان بجایش گذشت و کنایه باشد از توشه دان این مخفف آنست و الله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دیکھو تنچہ۔

تن خریدن در چیزی مصدر اصطلاحی بقول بهار و انند لازم تن گرفتن در چیزی (خواجه نظامی ؎) کلاه کیان هم کیان را سزد پدر بن خز تن رومیان کی خزد ها **مؤلف** عرض کند که خریدن تن بمعنی گنجیدن تن است (اردو) جسم سمانا۔ یعنے کسی لباس کا جسم پر تنگ نہونا۔

تنخواه بقول بهار (۱) معروف می فرماید که بالفظ دادن و کردن و گرفتن مستعمل۔ خان آرزو در چراغ هدایت هم برهمین معروف قانع و صاحب فرهنگ فدائی می فرماید که بچم پولی است که سالانه یا ماهانه بپاداش چاکری می دهند یعنی مواجب و مشاهره و مستمری **مؤلف** عرض کند که (۲) بمعنی تن پرور و تن پسند ازین صورت این را اسم فاعل ترکیبی دانیم یعنی خواهندهٔ تن و سند این از سیر زاد اراب جویا بر (بزرگی تنخواه کردن) مذکور شد۔ مخفی مباد که بمعنی اقل اسم مفعول ترکیبی دانیم بمعنی خواهیدهٔ تن یعنی چیزی که تن او را خواسته برای پرورش خود (اردو) (۱) تنخواہ۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث مشاہرہ۔ درماهہ۔ مواجب ماہانہ۔ ماہیانہ (۲) دیکھو تن پرور۔

تنخواه دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مشاهره ادا کردن است (سلیم طهرانی ؎) غیر داغ از حاصل دنیا نصیب ما نشد ما همچو ماهی خوش زری ما را جهان تنخواه داد (اردو) تنخواہ دینا۔

تنخواه کردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی مقرر کردن مشاهره باشد (حیاتی کشمیری
ے) کند بر رهروان این کوه تنخواه ها بهر گامے
بزرگیهای این راه ها مخفی مباد که از سند بالا
استعمال مصدر کُندن پیدا است که بجایش می آید
و ما ازین سند مصدر تنخواه کردن را هم متعلق ندانیم
از بنکه تنخواه بصفت کوه واقع شده چنانکه صراحتش
بر مصدر (بزرگی تنخواه کردن) کرده ایم. باقی
حال تنخواه کردن بمعنی بالا درست است اگرچه
چه این سند متعلق با و نباشد (اردو) تنخواه
کرنا مشاہرہ مقرر کرنا۔

تنخواه گرفتن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت. صاحب بحر گوید که
(۱) بمعنی حقیقی است و باصطلاح لولیان (۲)
اعلام کردن وارسته هم ذکر این کرده **مؤلف**
عرض کند که معنی اول موافق قیاس است و معنی
دوم را طالب سند باشیم (مخلص کاشی ل)

بهای بوسه سیم قلب کی آن ماه می گیرد
تن خواهد از کس نقد جان تنخواه می گیرد (مخفی مباد
که از سند بالا استعمال مصدر گیرد ن پیدا است
نه گرفتن و هر دو مرادف یکدیگر است که بجایش
می آید (اردو) (۱) تنخواه لینا حاصل کرنا
(۲) اعلام کرنا۔

تنخواه گشتن استعمال بمعنی تنخواه قرار
یافتن و مشاهره شدن است. **مؤلف** عرض
کند که موافق قیاس است (ظهوری ے) آورده
است بر دل صاف نظر روان ها عکس بر آب
و آینه تنخواه گشته است ها (اردو) تنخواه
ہونا تنخواه قرار پانا۔

تن خود اصطلاح. بقول بهار با اضافت
(۱) انچه از ان خود باشد و از دیگری نبود و (۲)
گاهی بمعنی خود تن هم می آید (سعید اشرف ل)
غیر از بت هندوی فرنگی نگهم ها دیده است
کسی کافر بجز تن خود ها (ولہ ل) ای ترک

(ل م ل م)

شکار افگن شاهین تن خود ها تهانه کنونم از تو تنگین
تن خود ها در عشق رخت بکود کی ها بودم ها چون
طفل سرشک اشک خونین تن خود ها صاحب
بحر بمعنی اول قانع خان آرزو در چراغ هدایت

ذکر معنی دوم هم کرده واز رباعی بالا سند گرفته
عرض کند که بخیال ما تن خود بمعنی خود است نه بجز و تن
چنانکه از سند بالا پیداست و همین است معنی
دوم فتاحی (اردو) (۱) اپنا مال یعنی ملکیت (۲) خود

تنبیه القبول برهان وجامع بضم اول وسکون ثانی ودال ابجد (۱) معروف است که مرادف
تیز باشد و (۲) هر چیز که از جائی برجهد وجهنده و (۳) خشم و (۴) خشمگین وخشمناک وغضبناک
و (۵) درشت و (۶) توانا و فربه و (۷) غول بیابانی و (۸) دیو و (۹) سرکوه و (۱۰) بلند
و (۱۱) بلندی (سراج الدین راجی ۵) دم تیغ او آنچنان تیز و تند ها که با تیزیش تیغ برق
است کند ها (ظفرنامه ۵) روان از پیش لشکر بی شمار ها همه صفدر و تند وخنجر گذار ها
(مولوی معنوی ۵) وان دگر گفتی که پریانند و تند ها اندر و مهمان کشان با تیغ کند ها (فردوسی
۵) تو باشاه برشو ببالای تند ها زیران ولشکر مشو هیچ کند ها (فرخی ۵) گهی شکار فرود
آرد و برون آرد ها ز کوه تند پلنگ وز آب ژرف نهنگ ها (پور بهای جامی ۵) چشم او
سخت تنگ چون کس تر ها تند پیشانیش چو خانهٔ خر ها صاحب جهانگیری ذکر معنی اول وسوم وچهارم
وهشتم تا یازدهم کرده صاحب رشیدی بمعنی اول وچهارم وهشتم تا یازدهم قناعت فرموده
صاحب سروری ذکر معنی اول وچهارم ونهم ودهم کرده صاحب ناصری معنی اول وسوم وچهارم
وهشتم ونهم ودهم را آورده. بهار ذکر معنی اول گوید که معنی جلد هم داخل معنی اول است و
بمجاز بمعنی شوخ واستناد واستعمال این با مصادر فارسی که پیش کرده همه در لغات می آید

خان آرزو در سراج ذکر معنی اول فرموده گوید که تحقیق آنست اگرچه ظاهرا اسم جامد می نماید لیکن در واقع مشتق است و تندیدن مصدر این باشد بمعنی تیز شدن و معنی چهارم خشم گرفتن مجاز است و می فرماید که (۱۲) بمعنی شکوفه آوردن درختان نیز چنانکه در تحفه مسطور است از اینجاست که صاحب جهانگیری بمعنی خشکیدن آورده و ذکر معنی هشتم کرده گوید که غایتش بمعنی دیو که مزاجش آتشین است مجاز خواهد بود معنی نهم و یازدهم را هم آورده **مؤلف** عرض کند که فضولی اوست که تندرا مشتق از تندیدن خیال کرده نمی داند که تند اسم مصدر و اصل است و تندیدن کدمی آید وضع شد از همین تند و به تحقیق ما معنی اول و یازدهم اصل است و دیگر معانی مجاز آن و معنی دوازدهم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دیکھو تیز (۲) کودنے والا (۳) غصہ۔ مذکر (۴) غضبناک (۵) سخت (۶) توانا (۷) دیکھو غول بیابانی۔ مذکر (۸) دیو۔ مذکر (۹) پہاڑ کی چوٹی مؤنث (۱۰) بلند۔ (۱۱) بلندی۔ مؤنث (۱۲) درختوں کا پھولنا بمعنی حاصل بالمصدر۔

تنداب اصطلاح۔ بقول ناصری دوائی است روان و سیال که هرچه دران اندازند گداخته گردد و آن را تیزاب نیز گویند و معروف است۔ صاحب استند نقل نگارش۔ صاحب سفرنگ بشرح سده پنجاه و چهارم فقره دوم تیزاب آسمانی یعنی زاباد و خشور (و خشور) گوید که آبی که از دواهای تند و تیز سازند هرچه دران افتد بگداز د **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت آب تنداست (اردو) تیزاب۔ بقول آصفیہ مذکر۔ فارسی۔ نہایت تند عرق۔ ایک قسم کا کیمیائی مرکب۔ ایسڈ۔ نہایت ترش۔

(الف) تن داد	اصطلاح۔
(ب) تن دادن	صاحب مؤیدہ
(ج) تن دادن بچیزی	مطبوعہ بذکر

(د) تن دادن چیزی را الف گوید

(ه) تن دادن در چیزی که (۱) بمعنی راضی و فرمان بردار شدن و (۲) پوشیدن و در نسخ قلمی همین معنی بر (تن در داد) نوشته و در نسخه بمعنی دوم را بصورت مصدر نه نوشت یعنی (پوشید) صاحب آصفی بذکر ب گوید که با (بچیزی و در چیزی و چیزی را) بمعنی رضا دادن و قبول کردن (سنجر کاشی ب ه)

سنجر بسرم باز به تیغ و تبر آمد ✻ تن میدهم امروز که کارم بسر آمد ✻ (ظهوری ج ه) میدهی گر تنی گهی به کتان ✻ از کتان ماهتاب می ریزد ✻ (ولی ج ه) ندهد تن بمرهم رسمی ✻ سینه کز داغ برگزیده شود ✻ بهار ذکر ب و ج و د کرده (والهروی ج ه) میر آمد و زور شوق را دید ✻ ما داده تنی بکار برگشت ✻ (سلمان ساوجی ا ه) بر قامت بزرگی او لطس فلک ✻ می زیبد ار بزرگی او تن دران دهد ✻

صاحب بجز ذکر (ج) کرده معنی با آصفی متفق می فرماید که تن در دادن بچیزی هم بهمین معنی می آید که مرادف این است **مؤلف** عرض کند که از بعضی امثله استعمال مصدر دهیدن پیداست که بجایش می آید مخفی مباد که الف ماضی مطلق ب باشد و بس. ضرورت نداشت که ذکر مشتقات کنند و معنی دوم الف غلط است (اردو) الف ب کا ماضی مطلق راضی ہوا۔ (ب تا ہ) راضی ہونا

تند افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تند واقع شدن و تند و تیز شدن است (کلیم همدانی ه) مباد آتش سودای کس زین گونه تند افتد ✻ ز جوش گریه ام چشمی است چون دیگی لبسر رفته ✻ (اردو) تند و تیز ہونا تند واقع ہونا۔

تند باد اصطلاح۔ بقول انند بجوالهٔ فرهنگ فرنگ باد تند و تیز صاحب فدائی گوید که بتازی

سرسرنامند **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت همان بادتند است که بجایش گذشت (ظهوری ؎) نشد از تند باد آه ماه و هفته طولانی پوشکے کوکه گردابی کنم امروز فردا را پو (اردو) دیکھو بادتند۔

تندپار اصطلاح۔ بقول برہان و جامع (۱) موذیات را گویند مانند شیر و پلنگ و مار و عقرب و زنبور و مورچه و امثال آن و (۲) هر جانور که جانور دیگر را بخورد۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که برخلاف زندپار است که حیوانات بی آزار را نامند۔ صاحب فدائی بر معنی دوم قانع۔ صاحب سفرنگ به شرح هفتاد و سی فقرهٔ (دساتیر آسمانی انجزنا باد و خشورانِ خشور) ذکر این معنی اول کرده گوید که بالضم باشد۔ خان آرزو در سراج گوید که برهان ذکر این هر دو معنی کرده **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این تندپیاز یا تندشتر یا تندگاو یا تندخر

و سخت نتیجه باشد و کنایه از هر دو معانی بالا۔ معنی اول مجاز معنی دوم (اردو) (۱) وہ موذی جانور جو انسان کو نقصان پہنچائے یا کاٹ کھائے۔ مذکر (۲) وہ جانور جو کسی غذا دوسرے ضعیف جانوروں سے لے۔

تندپاری اصطلاح۔ بقول فدائی یعنی خونخواری و درندگی و سبعیت است **مؤلف** عرض کند که از همان تندپار بترکیب یائے مصدریست برسبیل مجاز۔ اگرچه دیگر همه محققین ازین ساکت اند ولیکن قول فدائی پایهٔ اعتبار دارد که از علمای معاصر عجم بود۔ (اردو) خونخواری۔ درندگی۔ مؤنث۔

تندپور اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و مؤید بضم های ابجد و سکون واو مجهول و رای قرشت و جیم و نون و بای ابجد یای حطی هم آمده کسی آید معنی بجای بای ابجد یای حطی هم آمده کسی آید خان آرزو در سراجی گوید که کسی ازین هر

تصحیف است **مؤلف** عرض کند که اصل
این تندی و ربود یعنی صاحب تندی و در
کثرت استعمال یای ساکن مفتوح شد و واو
متحرک ساکن از قبیل گنج ور و گنجور و رنج
ور و رنجور و این مبدل آنست چنانکه یاکند و
باکند محققین بالا در عرض معنی از غور رکاگرفته اند
و بمعنی مصدری بیان کردند معنی این برجستگی
و برجهنده باشد نه برجستن. معاصرین عجم با ما
اتفاق دارند که مرادف جهنده باشد و برزبانشان
شان نیست (اردو) کودنے والا۔ کودنے
جیسے بجلی کی کودنے۔

تندخو استعمال۔ کسی که خوی او تند باشد
بدخو. **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است موافق قیاس (ظهوری ۵) کسی را
گر کسی نامهربان و تندخو گوید ۵ ستمگار مرا بشناسید
اینها را باو گوید ۵ صاحب بحر بر تندخوی گوید
که آنکه بسهل چیزی ناخوش و بی دماغ نشود و

کونه اندیش بهار هم ذکر این کرده و صاحب فدائی
این را بمعنی مرد تنگ را غر و خشمناک گفته یعنی کسی
که زود بخشم آید و دوشمان آن خوش خوی. ما
گوئیم این مزید علیه تندخوست بزیادت تحتانی
در آخر (اردو) تندخو۔ بدمزاج۔ بداخلاق۔

تندخیال استعمال۔ بهار ذکر این کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف
همان تندخو است که گذشت و مرادف تند
رای که می آید (ملا طغرا در زیب لوائح) گروهی
رکابی که ناطقهٔ تندخیالان از بلندپایگی مناقبش
در مقام مفس شمار یست (اردو) دیکھو
تندخو۔ تندخیال اور سخت رائے بھی اردو
مین بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہین۔

تندر بقول برهان بضم اول و فتح ثالث و
سکون ثانی و رای قرشت (۱) بمعنی غرنده۔
عموماً و رعد را گویند خصوصاً و بضم ثالث هم
آمده و (۲) بلبل را نیز گویند که عربان حنادیب

خواننده صاحب جهانگیری این را مرادف تندو
گفته که می آید و بر معنی اول قناعت فرموده ۔
(فرخی در صفت اسپ ؎) نه چرخ است
و اجزای او چون ستاره پگه نه ابر است آوای
او همچو تندر پ (شرف شفرده هم بصفت اسپ
آورده (؎) از بانگ او چو بازان زهره
همی چکد پ نزیراکه خود چو برق مهیبش چو تندر
است پ صاحب رشیدی هم بر معنی اول قناعت
کرده مرادف تندو رگوید صاحب سروری
همزبانش ۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول
نسبت معنی دوم گوید که اگرچه برهان ذکرش
کرده ولیکن ما هیچ فرهنگی نیافتیم ۔ صاحب
فدائی گوید که آسمان غرنیش است و آن آواز
بیمناک که هنگام بارش از شکافتن ابر ها برمی آید
خان آرزو در سراج گوید که این مخفف تندور
باشد می فرماید که معنی مطلق رعد است و
غرنده هم نام رعد است مؤلف گوید که

برای معنی دوم بیان کرده برهان مشتاق سند
استعمال می باشیم که معاصرین عجم هم ازین پیغمبر اند
و همهٔ محققین دیگر ساکت و نسبت معنی اول
اتفاق داریم باخان آرزو و صراحت ماخذ
برتندور بیاید (اردو) (۱) دیکهو تندور
(۲) دیکهو بلبل ۔

تندرای اصطلاح ۔ بقول بحر و بهار
ناعاقبت بین و کوته اندیش (شیخ شیراز ؎)
مکن مردم آزاری ای تندرای پ که ناگه رسد
بر تو قهر خدای پ **مؤلف** عرض کند که بمعنی
تندخیال و تندخو و مرد سخت طبیعت است
و بمجاز معانی بالا توان گرفت ولیکن ضرورت
ندارد (اردو) دیکهو تندخو اور تندخیال ۔

تن در دادن مصدر اصطلاحی بقول
بهار و رشیدی و (ناصری و جهانگیری در ملحقات
(۱) کنایه از راضی شدن و قبول کردن ۔
خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که

(۲) بمعنی سعی کردن ہم چنانکہ "فلان در ین کار تن نمیدہد" می فرماید کہ این ہم گویا از معنی اول ماخوذ است۔ صاحب فدائی ہمہ بان بر بان مؤلف گوید با خان آرزو در معنی دوم ہم اتفاق داریم بعض محققین بالا (بچیزے) را با این مرکب کردہ اند معنی ..... **تن در دادن بچیزی** و ہمین مصدر بدون کلمۂ در ہم گذشت و این مرادف آن است۔ صاحب سروری ذکر مضارع این کردہ (انوری ۵) پایۂ قدر ترا از بہ نشان می خواستم ☆ گفت او کی در دہد تن را بہ این خلقان خام ☆ (سعدی ۵) چوگاو ارترا بایدت فربہی ☆ چو خر تن بجو رکسان در دہی ☆ مخفی مباد کہ از اسناد بالا مصدر دہیدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) (۱) راضی ہونا قبول کرنا (۲) سعی کرنا۔ دیکھو تن دادن بمعنی مطیع ہونا۔

تندرست اصطلاح۔ بقول بہار و آنند (۱) مقابل بیمار و اطلاق آن بر دولت نیز آمدہ (نظامی ۵) بشکرانۂ دولت تندرست ☆ بران پشتہ بنیاد افگند چست ☆ **مؤلف** گوید کہ معنی اول حقیقی و مجاز (۲) چیزی کہ نقصانی ندارد و سند بالا متعلق بہمین معنی مجازیست اسم فاعل ترکیبی (اردو) (۱) تندرست بقول آصفیہ۔ فارسی سکھی۔ بھلا چنگا صحیح سالم (۲) بے نقص۔ کامل۔

تندرستان را نباشد در دریش مثل صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجہت کسی زنند کہ ہیچ فکری ندارد از درد و رنج دیگران (اردو ۵) دکن مین کہتے ہین "دولت مند کو کیا غم" "بھلے چنگے درد کیا جانین"

تندرستی استعمال بقول فدائی بجہ

بدرود است که صحت و استقامت مزاج باشد
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
(اردو) تندرستی۔ مؤنث۔ بمعنی۔

تن درگمان دادن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و (ملحقات برہان) احاطۂ گمان کردن
و محیط ظن شدن و صاحب ظن و گمان گردیدن
صاحب مؤید قلمی ذکر مضارع این کرده بحوالۂ صاحب
شرف نامه گوید که محاط احاطت ظن شود و در
نسخۂ مطبوعه تسامح است **مؤلف** عرض کند که
موافق قیاس است (اردو) گمان اور
شک مین مبتلا ہونا۔

تندرو بقول برہان و جامع و رشیدی
و بحر و سروری بروزن تندخو بمعنی (۱) بخیل
و ممسک و (۲) ترش رو۔ خان آرزو در سراج
بذکر معنی اوّل گوید که این مجاز است چه تند بجا
بمعنی تیز باشد که عبارت از سرکه بود (سعدی
شیرازی) بنالید در و بیشی از ضعف حال
پا بر تند روئی خداوند مال ۔ **مؤلف**
عرض کند که معنی دوم حقیقی است و معنی اوّل
مجاز آن که ممسک و بخیل هم دائم تند رو
می باشد نمیدانیم که خان آرزو سرکه را بچه
ضرورت آورده شک نیست که تند رو بمعنی
ترشرو است (اردو) (۱) بخیل ممسک
(۲) ترشرو وہ شخص جو بدمزاج ہو اور بد
اخلاق۔ صاحب آصفیہ نے ترش رو پر فرمایا
ہے۔ ناخوش۔ مکدر۔ بدمزاج۔ بیدماغ۔
چڑچڑا۔

تندزبانی استعمال۔ بمعنی بدزبانی و تیز
زبانی **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
است (ظہوری ۵) دروغ های ظہوری
چه راست مانند است پالیش به تندزبانی در
افتراد اردو (اردو) بدزبانی۔ تندزبانی
مؤنث۔ دونوں کا استعمال۔ بقاعدۂ فارسی اردو
مین ہوسکتا ہے۔

تندس بقول برہان وجامع وجہانگیری ورشیدی وناصری بفتح ثالث بروزن ہرکس بمعنی تن مانند چہ وس بمعنی شبیہہ ونظیر ومانند باشد تفسیر تمثال وبکسر ثالث مخفف تندیس کہ آنہم تن مانند باشد چہ دیس ہم بمعنی شبیہہ ونظیر ومانند است (حکیم فرخی ؎) فرود وکاخ یکی بوستان چو باغ بہشت ٭ ہزار گونہ درو شکل تندس ودیبہ وخان آزود وسراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تندیسہ کہ بہمین معنی می آید اصل است وتندیس وتندس ہمہ مخففش (اردو) دیکھو تمثال۔

تندساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تیز کردن وبلند کردن صدا (نجات اصفہانی ؎) تا بگوئیم بجانان غم تنہائی را ٭ تندساز ید دف وتنبک غوغائی را ٭ مبادکہ از سند بالا استعمال مصدر رسازیدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تیز کرنا بلند کرنا (آواز کا)

تندسر بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری وناصری وسراج ہمان تندس کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمہ را بجا کردہ ایم کہ مخفف تندیسہ باشد (اردو) دیکھو تندس۔

تندفہم اصطلاح۔ بقول بہار وبحر وانند آنکہ سخن را زود دریابد (حکیم زلالی ؎) ایا زتند فہم تیز بینش ٭ نگار کارگاہ آفرینش ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تیز فہم۔ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو) تیز فہم۔ چالاک۔ بات جلد سمجھنے والا۔

(الف) تندکردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تیز کردن (شہید ؎) ہر لحظہ خیرہ می کنم اندر خطش نگاہ ٭ چون کودکے

نکرده سواد کتاب تند ؛ صاحب بحر ---- (ب) **تند کردن سواد کتاب** را بمعنی مطالعه خوب کردن و ملکه خواندن بهم رسانیدن قائم کرده و استنادش غالباً از سند بالا باشد بخیال ما خیال او درست است (اردو) الف تیز کرنا ب مطالعہ کرنا۔ پڑھنے کا ملکہ حاصل کرنا۔

تندو بقول برہان و جامع و رشیدی و جہانگیری بفتح اول و ضم ثالث بروزن بدرو عنکبوت را گویند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ آن را تندو ہم گویند (شمس فخری ۵) شہا غنقای قاف فتح و نصرت ؛ بود بر طاق ایوان تو تندو ؛ صاحب سروری گوید کہ تندو ہم بہمین معنی می آید۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند کہ تنندہ اصل است و تندو مبدلش چنانکہ اوسہ و اوسو و این مخفف آن بحذف یک نون (اردو) مکڑی۔ مؤنث۔

(الف) **تند و تیز** استعمال۔ بہار ذکر این کرده از معنی ساکت صاحب انتظام نقلش برداشته **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است تکرار تند است بامرادفش برای قوت بیان (ادہم ۵) چہ تند و تیز بدل بر دن من آمدہ ؛ پشتاب چیست بہ آتش گرفتن آمدہ ؛ و از مصدر...

(ب) **تند و تیز آمدن** پیداست کہ بمعنی آمدن بہ تیزی تمام و بعجلت تمام است (اردو) الف تند اور تیز۔ جلد جلد۔ بہت تیزی کے ساتھہ آنا۔ ب بہت تیزی کے ساتھہ آنا۔

تند و خند اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و سروری و بہار بضم اول و خای نقطہ دار این لغت از اتباع است و بمعنی تار و مار کہ زیر و زبر شدہ و از ہم پاشیدہ و بہ این معنی بہ فتح اول و خای نقطہ دار ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری (خند) را بہ واو (خوند) نوشتہ (شمس فخری ۵) از سر

فاهمه گشتند تا رومار پاره شوند تند باد قهر واصل
جمله تند وخند ۔ مؤلف عرض کند که همه
محققین بالا او را در خند داخل نکرده اند
تصحیف کتابت جهانگیری بیش نباشد و تصفیه
آخر این بجایش کنیم (اردو) دیکھو تارومار۔
تند وخند اصطلاح ۔ بقول جهانگیری و
رشیدی و خان آرزو در سراج همان (تند
وخند) که بدون واو بعد خای معجمه گذشت ۔
مؤلف عرض کند که تصحیف کتابت می نماید
که باظهار ضمهٔ خای معجمه واو را در کتابت
داخل کرده اند و ظاهرا بدون واو صحیح می نماید
(اردو) دیکھو تند وخند ۔

تندور بقول برهان وسروری بضم اول
و ثالث بروزن پرزور (۱) بمعنی رعد
باشد و بفتح ثالث هم به این معنی آمده و
(۲) بلبل را هم گویند که عرب عندلیب
خوانند ۔ صاحب جهانگیری بر معنی اول
قانع ۔ صاحب جامع نسبت معنی اول گوید که
مطلق غرنده وخصوصا رعد و ذکر معنی دوم هم
فرموده ۔ صاحب رشیدی بر معنی اول قناعت
کرده از منوچهری سند دهد (ه) خروشی
برکشیدی تند و تندور ۔ یکه معنی مردمان کرده
چو سوزن پاخان آرزو در سراج گوید که تند و
که به تخفیف رای مهمله گذشت محقق همین است
و هر دو بفتح دال اند و تنها بمعنی رعد و غرنده
هم رعد را نام است مؤلف عرض
کند که اصل این بفتح واو بود مرکب از لفظ
تند و کلمهٔ ور همچون تاجور و زور افادهٔ
معنی فاعلی کند پس معنی لفظی این تندی دارنده
و کنایه از رعد و به کثرت استعمال دال ساکن
متحرک شد و واو متحرک ساکن چنانکه گنجور و پنجور
و امثال آن و برای معنی دوم طالب سند
می باشیم که استعمالش از نظر ما نگذشت و معاصرین
عجم هم بر زبان ندارند و به تحقیق ما واتفاق

معاصرین بعجم بضم دال صحیح است نه بفتح آن (اردو) دیکھو تندر ۔

تندہ بقول برہان وجامع بضم اول بروزن عمدہ (۱) چیزی باشد کہ مانند غنچہ مرتبہ اول از درخت سر زند و بعد ازان برگ از میان او برآید و (۲) زنبور سرخ را نیز گویند ۔ می فرماید کہ بمعنی اول بجای دال ابجد زای ہوز ہم آمدہ ۔ صاحب جہانگیری بہ قناعت معنی اول می فرماید کہ سر بر زدن تندہ را تندیدن ہم گویند ۔ صاحب سروری گوید کہ بمعنی غنچہ ۔ وصاحب رشیدی ہمزبانش ۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول معنی دوم را بحوالۂ برہان آوردہ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول بیان کردۂ برہان می فرماید کہ آنچہ بہ زای ہوز آید البتہ تصحیف باشد وہم او در چراغ ہدایت گوید کہ (۳) ہمان تندر بلکہ مزید علیہ اوست ۔ (اشرف ۵۳) سمندی کو برفتن تندہ نبود ۔ پیای مردکم از کندہ بشود ۔ زلہ بردارش بہار بہ معنی سوم قناعت فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ این بمعنی اول شگوفہ باشند کہ در مبادی آن را کوپل گویند وہمین کوپل چون سخت و دراز شود صورت برگ گیرد وہمین است اسم مصدر تندیدن کہ می آید ومعنی دوم مجاز آن کہ زنبور سرخ ہم مشابہ شگوفہ باشد وبمعنی سوم مزید علیہ تند (اردو) (۱) کوپل ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو انگورہم (۲) زنبور ۔ مذکر (۳) دیکھو تند

تندی بقول ملحقات برہان درشتی وتیزی وجلدی وبلندی صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ تیز روی باشد ۔ صاحب مؤید بر درشتی وبلندی قانع **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری بر تند زیادہ کردہ اند وشامل باشد بر ہمۂ معانی مصدری آن (اردو) تندی ۔ مؤنث ۔ سختی ۔ تیزی ۔ جلدی ۔ (بلندی ۔ مؤنث)

(الف) تشدید | (ب) تشدیدن

تشدد رفتن یعنی تشدد گردید و رخشم شد و غنچه برگ و شگوفه برآوردن درخت چه هرگاه درخت شروع در برگ و شگوفه برآوردن کند گویند تشدید یعنی برگ و شگوفه برآورد یعنی منسوب ب گویند (۱) غنچه و برگ و شگوفه برآوردن درخت و (۲) درخشم شدن و (۳) اعراض کردن می فرماید که معنی اول بفتح اول هم بنظر آمده صاحب سروری بر الف ذکر معنی اول و دوم کرده و هم او ب را بمعنی اول مصدری آورده صاحب رشیدی الف و ب هر دو را بمعنی اول و دوم آورده صاحب بحر نسبت ب متفق بابان بهر سه معنی می فرماید که سالم التصریف است که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد و همزبانش ولیکن این کامل التصریف گوید

الفاظ بقول برهان بروزن جنبید ماضی

و تشدد را مضارع این داند صاحب نوادر هم ذکر این معنی اول و دوم کرده معنی سوم را ترک کرد (حکیم عنصری ؎) بصد جای تخم اندر آورد بخت ؎ به تشدید شاخ و برآورد رخت ؎ (ابو شکور ؎) به تشدید عذرا چو شیر نر ندید ؎ نیز دست بپستم او نوش کند ؎ معروف

عرض کند که الف ماضی ب باشد بهر سه معنیش و ب را اسم مصدر بمعنی اولش تشدده است بمعنی اولش گذشت های هوز را حذف کرده و بزیادت نخستانی معروف و علامت مصدر رومی مصدری وضع کردند و اسم مصدر بمعنی دوم همان تشدی که گذشت پس معنی اول و دوم هر دو اصل است و معنی سوم مجاز معنی دوم باشد حیف است که سند استشهادش بدست نیاید و با صاحب موارد اتفاق داریم در کامل التصریف بودن این از نکته تشدد و مضارع این موجود است (اردو) (۱) کلا پھوٹنا

کونپل نکلنا ۔ صاحب آصفیہ نے کلا بمعنی کونپل لکھا ہے لیکن کلا پھوٹنا کو نہیں بیان فرمایا اور صاحب مدار نے لکھا ہے (۲) غنچہ ہونا (۱۰) دیکھو اعراض کردن۔

(الف) تندیس الف و ب بقول برہان و جہانگیری و

(ب) تندیسہ جامع و رشیدی و ناصری و سروری ہمان تندس و تندسہ کہ گذشت (وقیقی الف ۵) گفتہ تندیس اوگر کیہ پیکر رنگ و نقارش شود و گر ستوہ ہا (معروف ب ۵) بیارائند آن را مبہ پیکران و باشکال تندیسہ پیکران خوانند **مؤلف** عرض کند کہ الف اصل است و ب فرید علیہ آن و تندسہ مخفف ب و تندس مخفف الف ما در انجا ہم اشارہ این کردہ ایم و صراحت ماخذ ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو تندس اور تندسہ۔

تندیوں بقول برہان بضم اول و یای تحتی

و سکون واو و رای قرشت بمعنی جستن و برجستن صاحب سروری بذکر معنی بالا گوید کہ بعد از دال بای موحدہ نیز بنظر رسیدہ کذا فی المؤید **مؤلف** عرض کند کہ طرز تعریف ناخوشنما است این ہمان تندو راست بمعنی رعد و مرکب است از تندی بمعنی خویش و کلمہ و کہ افادۂ معنی فاعلی کند بمعنی صاحب تندی و کنایہ از رعد دیگر ہیچ (اردو) دیکھو تندو کے پہلے معنے۔

تندیہہ بقول ملحقات برہان بر وزن تنقیہ بمعنی تندیسہ کہ صورت و تمثال باشد **مؤلف** عرض کند کہ مبدلش باشد کہ سین مہملہ بدل شد بہ ہائے ہوز چنانکہ خروس و خروہ (اردو) دیکھو تندیسہ۔

تن ربودہ اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ دستور سخن مولف **مؤلف** عرض کند کہ شتاق

سند استعمال می باشیم که از نظر ما نگذشت (اردو) لاف سخنگی مختلف فیہ۔

تنزه بقول سروری بضم تا وسکون نون وفتح زای مہملہ بمعنی غنچہ کہ برگ ازان بیرون آمدہ باشد

مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار صاحب سروری کہ محقق زبان خود است وسکوت دیگران تعجب خیز وتکمیل بحث این بر تنزه شود کہ بہ زای ہوز عوض رای مہملہ می آید (اردو) کونپل جس سے پتیاں ظاہر ہوں۔ مؤنث۔

تن زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان وجامع وبحر بازای ہوز بروزن کرگدن (۱) بمعنی خاموش بودن وخاموش شدن و (۲) صبر وتحمل کردن و (۳) آسودن۔ صاحب رشیدی بمعنی اول آوردہ وبہار ہم بر معنی اول قانع (قاضی نوری ؎) می خواستم کہ آہنگ شم بازتن زدم با خنجر بر کشیدم وبر خویشتن زدم

مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است ومعانی دوم وسوم مجاز آن (اردو) (۱) خاموش ہونا۔ خاموش رہنا (۲) صبر وتحمل کرنا (۳) آرام پانا۔

تن زده اصطلاح۔ بقول سروری بمعنی خاموش شدہ (شاعر ؎) از بد ونیک خلائق تن زدہ با نفس بدفرمای را گردن زدہ

صاحب رشیدی بر تن زدن گوید کہ ہمچنین تن زن وتن زدہ

مؤلف عرض کند کہ ہای ہوز کہ افادۂ معنی مفعولی کند بر ہا مطلق تن زدن زیادہ کردہ اند واین قائم مقام مفعول است ومعنی این خاموش۔ اسم جامد نیست بلکہ مشتق است از مصدر مذکور وشامل ہمہ معانی مفعولی مصدر (اردو) خاموش۔ ساکت۔

تنزغه بقول صاحب فرہنگ فدائی مرادف تنزغہ کہ بہ زای فارسی می آید بچم تن پرش

بیاد داست که اغلیج ولغوه باشد **مؤلف** عرض کند که تنژغه اسم جامد فارسی زبان است و این مبدل آن چنانکه ژند و زند و در وضع این و آن لفظ تن داخل می نماید و ژغه بمعنی پرش باشد قیاس همین می خواهد دیگی از دستوران معاصر تصدیق لغت ژغه بمعنی پرش کند که لغت زند و پازند است (**اردو**) دیکھو تن پرش۔

تنزل لغت عرب است بقول منتخب بفتح اول و دوم و زای مشدد مضموم بمعنی فرود آمدن به درنگ فارسیان بمعنی زوال استعمال این کنند **مؤلف** عرض کند که درست می نماید و استعمال فارسیان بمعنی کمی باشد مقابل ترقی و با مصادر فارسی هم که در ملحقات می آید و بدین معنی مقرس باشد (ظهوری ؎) خیره تر می شوند ناز و غرور پا عجز را صرفه در تنزل شد (**اردو**) تنزل۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ زوال۔ گھٹاو۔ کمی تخفیف۔

تنزل کردن استعمال۔ بمعنی کم شدن بمقابل ترقی کردن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) در ترقی ست ظهوری بقناعت نازم پا حکم فقر است که از خرج تنزل نکند پا (ولہ ؎) خرد و عشق هم سبق بودند پا این ترقی و آن تنزل کرد پا مخفی مباد که سند اول متعلق به مصدر کندن است که بجایش می آید (**اردو**) تنزل کرنا۔ ترقی کرنا کا مقابل۔

تن زن استعمال۔ بقول سروری بمعنی۔ خاموش شو (فرخی ؎) ای ابر بهمنی نه بچشم من اندر ای پا تن زن زمانکی و برآسا و کم گری پا می فرماید که بمعنی خاموش شونده هم آمده که بمعنی فاعلی باشد (حکیم سنائی ؎) تن مزن پاس دار مرتن را پا زانکه بر سر زنند تن زن را پا صاحب رشیدی بر تن زدن گوید که همچنین تن زن **مؤلف** عرض کند که تسامح رشیدی

است که مصدر را امر اوف امر حاضر گفت مقصود
بجز این نباشد که تن زن از مشتقات تن زدن است
و در اینجا همین قدر قابل بیان است که تن زن
(۱) بمعنی خاموش آمده و ما این را بدین معنی
اسم فاعل ترکیبی دانیم که تن بمعنی خاموشی
هم آمده (۲) امر حاضر مصدر تن زدن است
(اردو) (۱) خاموش (۲) خاموش رہ۔

تن زند استعمال۔ صاحب سروری گوید
که بمعنی خاموش شود (شیخ عطار ؒ) عشق
آتش در همه خرمن زند پاره بر فرقش نهند
و تن زند ؛ **مؤلف** عرض کند که مضارع
تن زدن است بمعنی حال که زند بمعنی می زند
آمده و ضرورت بیان این نداشت که از مشتقات
تن زدن است شامل بر همه معانیش (اردو)
خاموش رہتا ہے۔

تنزوی خطائی اصطلاح۔ بقول محیط بفتح
اول وسکون ثانی وضم زای معجمه وسکون واو

عصاره حنای صینی و گویند که آن دو نوع باشد
یکی مصنوعی بشکل شیاف طولانی کلان که بقدر دو سه
تولہ کم و زیادی سازند مائل بزردی و دوم
شیافی است کوچک اغبر رنگ مائل بسبزی
و شاه چینی غیر آنست و صاحب مخزن گوید که
آن را شاه صینی نیز گویند و آن قرصی است مصنوع
مرکب القوی مائل بحرارت و رادع و محلل
و قابض وجهت اورام حاره و باردہ و گزیدن
هوام و تسکین درد سر و اوجاع سائر اعضا
نافع (الخ) **مؤلف** عرض کند که این مرکب
فارسی زبان است و تنزو در فارسی قدیم بمعنی
عصاره مستعمل بود و حالا عوض آن عصاره بر
زبان دارند (اردو) تنزوی خطائی۔ فارسی
مین ایک دوا کا نام ہے جسکو عربی مین عصارۂ
حنائے صینی کہتے ہین۔ مؤنث۔

تنزه بقول برہان وجامع بضم اول وفتح
ثالث بروزن غنچه چیزی باشد که سخت

از درخت سرزند و بعد ازان برگ از میان آن
برآید. صاحب ناصری گوید که تبدیل همان تنده
است که در برهان مکرر کرده است صاحب
سروری این را به رای مهمله حوض زای معجمه
آورده **مؤلف** عرض کند که یکی معاصرین
عجم گوید که اصل این تنه زا بود یعنی زائیده تنه
فارسیان بحذف های هوز و تبدیل الف آخر
با ها چنانکه (یاسا و یاسه) تنزه کردند و تبدیل
اعراب هم متصرف محاوره باشد. (اردو)
کونپل. مونث. دیکھو تنزه و تنده.

تنزیب اصطلاح. بقول برهان مکسر ثالث
بر وزن ترتیب جامه کوچکی باشد که در زیر
قبا پوشند و ترکان (ارخالق) گویند صاحب
جامع برنوعی از کرپاس نازک قانع. صاحب
بحر برهان متفق صاحب ناصری می فرماید که
بافته ایست ریسمانی و ذکر قول برهان هم کرده
خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید
که در هندوستان نوعی از قماش نفیس که
از ملک بنگاله آرند. صاحب فدائی می طراز
که پارچه نازکی را گویند که گاه پوشیدنش تن
از زیرش نمایان باشد و از نیروی بر تن
زیبی می فزاید **مؤلف** عرض کند که از همه
محققین بالاجماع و فدائی اهل زبانند و تعریف
هر دو قریب یکدیگر است و ما اتفاق داریم
با هر دو که همین است. اسم فاعل ترکیبی.
(اردو) تن زیب دکن مین ایک باریک
اور نازک کپڑے کو کہتے ہین جس کے پہننے
سے جسم نمایان ہوتا ہے. موسم گرما مین اس
کا استعمال کرتے ہین. تعجب ہے کہ صاحب آصفیہ
نے اس کو ترک کیا ہے. مذکر. اور بلحاظ قول
برہان ایک لباس کوچک جو قبا کے اندر
پہنتے ہین. مذکر.

تن زیبیدن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده گوید که تن زیب جامه کوچکی است

که در زیر قبا پوشند **مؤلف** عرض کند که سبحان الله چه خوش تعریف مصدر مرکب است معنی این زیب و زینت دادن تن را (اردو) جسم کو زیب دینا۔

تنزغه بقول فدائی همان تنزغه که بجای خودش گذشت و ما آن را مبدل این و این را اسم جامد فارسی زبان قرار داده ایم (اردو) دیکھو تنزغه۔

تن سالار اصطلاح۔ بقول سفرنگ بشرح پنجمی فقره (نامه شست حی افرام) یعنی فلک الافلاک که سالار همه اجسام است۔ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و قلب اضافت سالار تن (اردو) دیکھو اورهٔ افلاک۔

تنستان بقول سفرنگ بشرح بست و سوم فقره (نامه سوم شست پای کلیو) یعنی عالم اجسام است **مؤلف** عرض کند که از قبیل گلستان و شبستان باشد (اردو) عالم اجسام۔ یعنے عالم سفلی۔ مذکر۔

تنستن بقول موارد مرادف تنیدن و تنودن بمعنی تار و پود را قائم کردن است (خواجه عمید لوبکی ؎) همان سراچه و خرگه که اوج مه می سود ؛ کنون حضیض نشین شد چو سایه در بن چاه ؛ فراش بوقلمون شد یکی پلاس درشت ؛ تنق تنسته آن عنکبوت جولاه ؛ صاحب نوادر هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که از طرز بیان صاحب موارد سالم التصریف ظاهر است که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعولش نیاید از بنجاست که او مضارع این ترک کرد و صاحب بحر که محقق مصادر است این را نیاورده تنسته بمعنی پرده عنکبوت می آید و این هر دو محققین غالبًا از همین تنسته این مصدر قائم کرده اند که بزیادت های هوز به ماضی مطلق

ده معنی مفعولی کرده است یعنی یافته شده
ظاهرا این مبدل تنیدن معلوم می شود بخیال ما
اسم مصدر تنیدن تن است و آن مخفف تان
وتان در سنسکرت بمعنی پرده سرود و تاب آمده
و تانا مصدر هندی از همین تان است و فارسیان
همین تان را به حذف الف تن کردند و
بقاعدهٔ خود بترکیب یای معروف و علامت
مصدر دن مصدر تنیدن ساختند که می آید
وجا دارد که اسم مصدر لغت فارسی تان است
که بمعنی تار گذشت و این بهتر است ازان
که لغت سنسکرت را گیریم فارسیان بحذف
الف ازهمین اسم مصدر تنیدن وضع کردند
وسین در آخر تن زیاده کرده اسم مصدر تنستن
قرار دادند چنانکه بینا را بینائس کردند بزیادت
سین و یکی از معاصرین عجم گوید که تنستن را
مرکب گیریم از تنسته که اسم مصدر باشد بمعنی
تنیدهٔ عنکبوت فارسیان های هوز این را

حذف کرده علامت مصدر تن بر و زیاده
کردند و یک فوقانی را از دو فوقانی مجتمعه حذف
کرده تنستن مصدری ساختند ما می گوئیم
که اندرین صورت ضرورت وضع این مصدر
باقی نمی ماند که سند استعمال این مصدر غیر ازین
تنسته یافته نمی شود ازینجاست که صاحب بحر
این را ترک کرده و به تحقیق تانستن را اسم جا
گفتن خوش نمی نماید که وضع لغت تقاضای
آن می کند. که این را از مصدر تنستن مشتق
گیریم و ماخذ این مصدر همین که بالا مذکور
شد (اردو) دیکھو تنیدن۔

تنسته بقول برهان و جهانگیری و جامع
و رشیدی و سروری و ناصری با سین بی نقطه
و تای قرشت بر وزن طبقچه بافتهٔ عنکبوت
را گویند خان آرزو در سراج گوید که تنسته که
همین معنی گذشت مخفف این است مؤلف
عرض کند که ماحقیقت این را بر مصدر تنستن

بیان کرده ایم (اردو) مکری کا جالا۔ مذکر

تنسوخ بالقول برهان و سروری و ناصری بضم سین بروزن مه رخ (۱) هر چیز را گویند که بسیار نادر و کمیاب و بیمثل و مانند و در نهایت نفاست باشد و معرب آن تنسوق است صاحب جهانگیری همزبان شان (ابن یمین ؎) دل سوال یک نظر می کرد زان فرخ رخش بکام از لب شیرین نیامد خبر به تلخی پاسخش بگاه مهرم کین نماید وقت صلح آید بجنگ بکدورباد اچشم بدزان شیوه های تنسخش بگ صاحب جامع معرب این تنسوخ به خای معجمه گوید صاحب رشیدی میفرماید که (۲) در هند پارچه الیست لطیف و معنی ترکیبی این خوش آینده تن چه سنخ بالضم بمعنی خوش است. خان آرزو در سراج گوید که تنسکهه در هندوستان نوعی از قماش نفیس و لطیف است چون نوع مذکور از تحفه های نفیس هندوستان است که در او اخر لفظ مذکور است برغیر هند هم بمجاز هر نفیس را می گفته باشند و فارسیان آن را تنسخ بگاف گویند و تازیان تنسوخ. هذا بالتحقیق مؤلف عرض کند که. لا و الله سنخ بالضم در فارسی زبان هم بمعنی خوش و خوشی می آید پس مغز اول را اصل و معنی دوم را مجازش گفتن البته بجاست جادارد که فارسیان همین پارچه هند را بزبان خود تنسخ گفته باشند یا پارچه لطیف را بدین اسم موسوم کرده باشند و در هندوستان تنسکهه پارچه نیست البته نین سکهه پارچه لطیف را نام است که معنی لفظی آن آرام بخشنده چشم است یعنی نرم چشم خوشنما و تکمیل این بحث بر تنسوقات می آید (اردو)

(۱) هر لطیف چیز۔ مؤنث (۲) نین سکهه بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا کپڑا جو عمدہ اور باریک ہوتا ہے بخلاف ململ یا

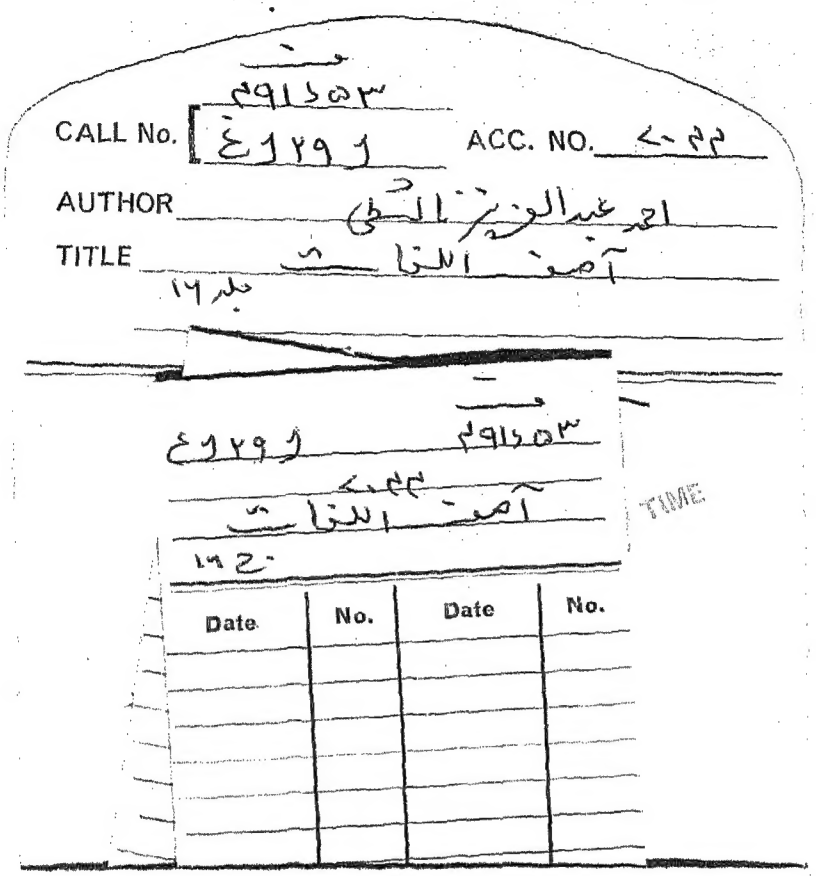

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.